مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابوسعید مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

میزان الاعتدال (اردو)

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابو سعید مدظلہ

جلد سوم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ میزان الاعتدال اردو (جلد سوم)

مؤلفہ ÷ الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبیؒ

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

فہرست مضامین

﴿حرف الظاء﴾

(دارم، داہر)

۲۵۸۹-دارم (ق)

اس نے سعید بن ابوبردہ سے روایت نقل کی ہے جب کہ اس سے صرف ابواسحاق سبیعی نے یہ روایت نقل کی ہے:

لا تسبقونی بالرکوع.

''مجھ سے پہلے رکوع میں نہ جاؤ''۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۵۹۰-داہر بن یحییٰ رازی

یہ رافضی اور بغض رکھنے والا شخص ہے عقیلی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ روایت نقل کی ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: یا ام سلمۃ، ان علیا لحمہ من لحمی، وھو بمنزلۃ ھارون من موسیٰ منّی، غیر انہ لا نبی بعدی.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُم سلمہ! علی کا گوشت میرے گوشت کا حصہ ہے اور اسے مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی تاہم میرے بعد وہ نبی نہیں ہوگا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے:

قال ابن عباس: ستکون فتنۃ، فمن ادرکھا فعلیہ بخصلتین: کتاب اللہ، وعلی بن ابی طالب، فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول - وھو آخذ بید علی: ھذا اول من آمن بی، واول من یصافحنی یوم القیامۃ، وھو فاروق ھذہ الامۃ، یفرق بین الحق والباطل، وھو یعسوب المؤمنین، والمال یعسوب الظلمۃ، وھو الصدیق الاکبر، وھو خلیفتی من بعدی.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عنقریب فتنہ آئے گا جو شخص اس (کا زمانہ) پائے اس پر دو چیزوں (کے ساتھ رہنا) لازم ہے اللہ کی کتاب اور حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

''یہ وہ پہلا شخص ہے' جو مجھ پر ایمان لایا اور قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرنے والا پہلا شخص یہ ہوگا' یہ اس اُمت کا فاروق ہے' جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرتا ہے' یہ اہل ایمان کا سردار ہے اور مال' ظلمت کا سردار ہے' یہ صدیق اکبر ہے' اور یہ میرے بعد خلیفہ ہوگا''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت جھوٹی ہے' میں نے کسی کو داہر کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ ابن ابی حاتم کو بھی نہیں' خرابی کی جڑ اس کا بیٹا عبداللہ ہے جو ''متروک'' ہے۔

۲۵۹۱-داؤد بن ابراہیم باہلی

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۲۵۹۲-داؤد بن ابراہیم

یہ قزوین کا قاضی ہے' اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' یہ جھوٹ بولتا تھا' میں اپنے ماموں کے ساتھ قزوین گیا' تو یہ اپنی ''مسند'' اٹھا کر میرے ماموں کے پاس لایا' جب میں نے ''مسند ابوبکر'' کے ابتدائی حصہ کا جائزہ لیا' تو اس میں ایک حدیث موجود تھی' جس کی شعبہ کی طرف جھوٹی نسبت کی گئی تھی' تو میں نے اسے ترک کردیا' میرے ماموں نے کوشش کی کہ میں اس سے روایات نوٹ کروں لیکن میں خود کو اس کے لیے تیار نہیں کرسکا۔

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک یہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

ان شابا احتضر، فاتاه النبی صلی الله علیه وسلم فقال: قل لا اله الا الله.قال: لا اقدر، علی قلبی کهیئة العقدة، فطلب امه، فقال: ارضی عن ابنك.قالت: اشهدك انی راضیة عنه.فقالها، فقال النبی صلی الله علیه وسلم: الحمد لله الذی نجاه بی.

''ایک نوجوان کا آخری وقت قریب آ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو: لا الٰــــہ الا اللہ! اس نے عرض کی: میں یہ نہیں کرسکتا' یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میرے دل میں کوئی گرہ لگی ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی والدہ کو بلوایا اور اس سے فرمایا: تم اپنے بیٹے سے راضی ہو جاؤ۔ اس عورت نے عرض کی: میں آپ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں اس سے راضی ہوں' تو اس لڑکے نے وہ (کلمہ) پڑھ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میری وجہ سے اسے نجات عطا کی''۔

اس کی سند میں ''فائد'' نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۲۵۹۳-داؤد بن ابراہیم

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اس نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔
ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۲۵۹۴- داؤد بن ابراہیم الواسطی.

حبیب بن سالم سے اس نے روایات نقل کی ہیں' طیالسی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور اس سے حدیث نقل کی ہے۔

۲۵۹۵- داؤد بن ابراہیم

یہ ایک شیخ ہے' جس نے عبدہ بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۵۹۶- وداؤد بن ابراہیم.

اس نے حسن بن شبیب سے روایت نقل کی ہے' یہ دونوں مستور ہیں۔

۲۵۹۷- داؤد بن ابراہیم عقیلی

خالد بن عبداللہ طحان سے اس نے روایات نقل کی ہیں' اسے ازدی نے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۲۵۹۸- داؤد بن ابراہیم بن روزبہ ابوشیبہ

یہ معروف شیخ ہے اور ''صدوق'' ہے۔ یہ 300 ہجری کے بعد کا ہے' ضعیف راویوں سے متعلق کتابوں میں کسی نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا' یہاں تک کہ ابن جوزی نے بھی نہیں کیا' لیکن پھر انہوں نے اپنی بعض تالیفات میں اسے کسی حجت کے بغیر ''واہی'' قرار دیا ہے۔

۲۵۹۹- داؤد بن اسود

اس نے جعفر بن ابومغیرہ سے روایت نقل کی ہے' یہ بزرگ ہے اور اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں' ازدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۲۶۰۰- داؤد بن ایوب قسملی

اس نے عباد بن بشر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دو موضوع روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے عباس بن فضل اسفاطی نے روایت نقل کی ہے۔

۲۶۰۱- داؤد بن بکر بن ابوفرات.

یہ داؤد بن ابوفرات ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۲۶۰۲- داؤد بن جمیل (ق)

بعض حضرات نے اس کا نام ولید بن جمیل ذکر کیا ہے' اس نے کثیر بن قیس کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

من سلك طريقا يطلب علما.
''جو شخص علم کے حصول کے راستے پر چلے''۔

عاصم بن رجاء بن حیوۃ نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی حدیث ''مضطرب'' ہے ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے جہاں تک ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

داؤد نامی راوی اپنے استاد کی طرح معروف نہیں ہے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''العلل'' میں تحریر کرتے ہیں: عاصم اور اس سے اوپر کے تمام راوی ضعیف ہیں تاہم یہ بات درست نہیں ہے۔

۲۶۰۳-(صح) داؤد بن حصین (ع) ابوسلیمان مدنی

یہ مشہور محدث ہے البتہ یہ بعض روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے اس کی ''نسبت ولاء'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آل سے ہے اس نے اپنے والد (ان کے علاوہ) اعرج اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے ابن اسحاق مالک محمد بن جعفر بن کثیر اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: ہم اس کی نقل کردہ حدیث سے بچا کرتے تھے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''لین'' ہے۔

ابوحاتم کہتے ہیں: اگر امام مالک نے اس سے روایت نقل نہ کی ہوتی تو اس کی نقل کردہ حدیث کو ''متروک'' قرار دیا جاتا علی بن مدینی کہتے ہیں: عکرمہ کے حوالے سے اس نے جو روایات نقل کی ہیں وہ ''منکر'' ہیں حسین بن شجاع بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شعبی اور سعید بن مسیب کی نقل کردہ ''مرسل'' روایات میرے نزدیک ان روایات سے زیادہ محبوب ہیں جو داؤد نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عکرمہ کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں اور دیگر مشائخ سے نقل کردہ روایات ''مستقیم'' ہیں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''الثقات'' میں تحریر کرتے ہیں: اس کا مسلک برا تھا لیکن یہ (اپنے مسلک کا) داعی نہیں تھا عباس دوری بیان کرتے ہیں: داؤد بن حصین کو میں ضعیف سمجھتا تھا تو یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا: وہ ثقہ ہے ایک مرتبہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

''مؤطا'' میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے جو اندازے کے تحت ''عرایا'' کو فروخت کرنے کے بارے میں ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے عکرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما احتلم نبی قط، انما الاحتلام بعبث من الشيطان.
''کبھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا کیونکہ احتلام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس میں خرابی کی وجہ داؤد کے بعد والا کوئی راوی ہے۔ داؤد ''صالح الحدیث'' ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مسند'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال: طلق ركانة بن عبد يزيد اخو المطلب امراته ثلاثا في مجلس واحد، فحزن عليها حزنا شديدا، فساله رسول الله صلى الله عليه وسلم: كيف طلقتها ؟ قال: طلقتها ثلاثا.قال: فقال في مجلس واحد؟ قال: نعم.قال: فانما تلك واحدة فارجعها ان شئت.قال: فرجعها.

فكان ابن عباس يرى: انما الطلاق عند كل طهر.

''حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو ایک ہی محفل میں تین طلاقیں دیدیں' پھر انہیں اس پر بہت افسوس ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے اس عورت کو کیسے طلاق دی تھی؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اسے تین طلاقیں دی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ایک ہی مجلس میں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک شمار ہوگی اگر تم چاہو تو اس عورت سے رجوع کرلو' تو انہوں نے اس عورت سے رجوع کرلیا''۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے: ہر طہر میں ایک طلاق دی جانی چاہیے۔

اس راوی نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم رد زينب على ابي العاص بعد ست سنين بالنكاح الاول ولم يحدث نكاحا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' چھ سال گزر جانے کے باوجود' سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف' پہلے نکاح کی بنیاد پر بھجوادیا تھا' آپ نے ان کا ازسرِنو نکاح نہیں کروایا تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے' اور یہ کہا ہے: یہ اس حوالے سے معروف نہیں ہے' شاید یہ داؤد نے اپنے حافظے کی بنیاد پر نقل کی ہے۔

داؤد بن حصین کا انتقال 135 ہجری میں ہوا' اس پر قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے کا بھی الزام ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ عکرمہ کی طرح بُرے لوگوں کے سے نظریات رکھتا تھا' (یعنی خارجی تھا) لیکن یہ اس مسلک کا داعی نہیں تھا' جو لوگ داعی ہوں' ان کی نقل کردہ روایات سے پہلوتہی لازم ہوتی ہے۔

۲۶۰۴-داؤد بن حنین

یہ ایک شیخ ہے' جس نے احمد بن مصعب سے روایات نقل کی ہیں' اس کی حالت مجہول ہے۔

۲۶۰۵-داؤد بن خالد لیثی (س) مدنی.

ایک قول کے مطابق (اس کا اسم منسوب) ''مکی'' ہے' اس نے مقبری سے اور اس سے معلّٰی بن منصور اور یحیٰی حمانی نے روایات نقل

کی ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''جسے قاضی بنایا گیا' اسے گویا چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا''۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے کہا: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

ابن عدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے کچھ ''منکر'' روایات نقل کی ہیں' جن میں سے ایک روایت یہ ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

كان اذا نزل عليه الوحي وهو على ناقته تذرف عينها وتزيف باذنيها

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی اونٹنی پر تھے' تو اس اونٹنی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کانوں کو جھکا کر چلنا شروع کر دیا''۔

۲۶۰۶-داؤد بن خالد بن دینار (د) مدنی.

اس نے ربیعہ اور ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے محمد بن معن اور ابن ابوفدیک نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے صرف ایک ہی حدیث کو محفوظ قرار دیا گیا ہے۔ جو شہداء کی قبور کے بارے میں ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس سے یہ روایت منقول ہے اور ایک اور روایت بھی منقول ہے' جو اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

كان اذا نزل عليه الوحي، وهو على ناقته تذرف عينها وتزيف باذنيها

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی' آپ اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے' تو اس اونٹنی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کانوں کو جھکا کر چلنا شروع کر دیا''۔

(ابن عدی کہتے ہیں:) مجھے یہ اُمید ہے' اس (راوی میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: داؤد بن خالد بن دینار مدنی ''مجہول'' ہے' ہم اس سے واقف نہیں ہیں' شاید یہ ''ثقہ'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ اور سابقہ راوی ایک ہی شخصیت ہیں۔

۲۶۰۷-داؤد بن دلہاث جہنی

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

۲۶۰۸-داؤد بن راشد (د) طفاوی صائغ.

اس نے ابومسلم بجلی سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے معتمر بن سلیمان' مقری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مقری نے اس سے قرآن کے بارے میں ایک حدیث روایت کی ہے' یہ راوی کوئی چیز نہیں ہے۔

۲۶۰۹-داؤد بن زبرقان (ت،ق) رقاشی، بصری.

اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے ثابت' زید بن اسلم اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے ابن ابوعروبہ' شعبہ' یہ دونوں اس کے اساتذہ میں سے ہیں' (اور ان کے علاوہ) احمد بن منیع اور ابن عرفہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث ''مقارب'' ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث کو ترک کر دیا جائے گا۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے' اس کے حوالے سے دس سے زیادہ روایات نقل کی ہیں اور انہیں ''منکر'' قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 180 ہجری کے آس پاس ہوا تھا' ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں' لیکن پھر انہیں ایک طرف رکھ دیا' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

۲۶۱۰-داؤد بن سلیمان بن جندل.

علی بن حرب طائی سے اس نے روایات نقل کی ہیں' خطیب کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے علی بن حرب کی طرف جھوٹ کے طور پر' یہ روایت منسوب کی ہے' جو ان کی سند کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

كيف تفلح والدينا احب اليك من احنى الناس عليك.

''تم کیسے کامیاب ہو سکتے ہو' جب کہ دنیا تمہارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے' جو تم پر لوگوں سے زیادہ مہربان ہے''۔

۲۶۱۱-داؤد بن سلیمان جرجانی الغازی

اس نے امام علی رضا اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اس سے واقف نہیں ہیں' یہ شیخ بہرصورت کذاب ہے' اس سے ایک نسخہ منقول ہے' جس کی امام علی رضا کی طرف جھوٹی نسبت کی گئی ہے' یہ نسخہ اس سے علی بن محمد بن مہرویہ قزوینی نے نقل کیا ہے' جو اس سے نقل کرنے میں سچا ہے۔

اس نے امام علی رضا کے حوالے سے' ان کے والد (اور آباؤ اجداد) کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے:

اختتنوا اولادكم يوم السابع، فانه اطهر واسرع نبتا للحم، ان الارض تنجس من بول الاقلف اربعين يوما.

''(پیدائش کے) ساتویں دن اپنے بچوں کا ختنہ کرو' کیونکہ یہ زیادہ پاکیزگی کا باعث بھی ہوگا' اور اس سے گوشت جلد بنے گا' جس شخص کے ختنے نہ ہوئے ہوں' اس کے پیشاب سے زمین چالیس دن تک نجس رہتی ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من ادی فریضة فله دعوة مجابة.

''جو شخص فرض ادا کرلے' اسے مستجاب دعا کا حق حاصل ہوجاتا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

العلم خزائن ومفتاحه السؤال

''علم' خزانہ ہے اور اس کی چابی' سوال کرنا ہے''۔

۲۶۱۲-داؤد بن سلیمان

اس نے حازم بن جبلہ سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے' (اس کا اسم منسوب) خراسانی ہے۔

۲۶۱۳-داؤد بن سلیمان بن جبیر.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۶۱۴-داؤد بن سلیمان.

یہ خالد بن حمید کا استاد ہے' یہ دونوں مجہول ہیں۔

۲۶۱۵-داؤد بن سلیمان

اس نے قیس بن ربیع سے روایات نقل کی ہیں' یہ جزری بزرگ ہے' ازدی نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

۲۶۱۶-داؤد بن سلیمان.

اس نے امیر بلال بن ابوبردہ سے' جب کہ اس سے زید بن حباب نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۲۶۱۷-داؤد بن سنان.

یہ اسحاق فروی کا استاد ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۶۱۸-داؤد بن سوار.

اس کا درست نام سوار بن داؤد ابوحمزہ ہے' یہ وکیع کا استاد ہے' اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۲۶۱۹-داؤد بن ابی صالح (د)، مدنی.

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''موضوع'' روایات نقل کرتا ہے۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمشي الرجل بين المراتين اذا استقبلتاه.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ جب سامنے سے دو عورتیں آ رہی ہوں' تو آدمی ان کے درمیان میں سے گزرے''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں صرف اسی حدیث کے حوالے اس سے واقف ہوں اور یہ ''منکر'' ہے۔

۲۶۲۰-داؤد بن ابوصالح، حجازی.

اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' اس سے ایک روایت منقول ہے' جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس سے صرف ولید بن کثیر انصاری نے روایت نقل کی ہے۔

۲۶۲۱-داؤد بن صغیر شامی.

اس کی کنیت ''ابوعبدالرحمان'' ہے' اس نے کثیر النواء سے روایات نقل کی ہیں' ابوبکر خطیب کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' (اس کے باپ کا نام) ''صغیر'' حافظ ضیاء کی تحریر میں نقطے کے بغیر اور پیش کے ساتھ ہے اور یہ غلطی ہے' کیونکہ تاریخ بغداد سے' اس شخص کا تذکرہ میں نے ''نسخہ سمیساطیہ'' سے نقل کیا ہے' جو مستند ہے اور مصنف کے خطی نسخے سے منقول ہے' اس میں ''صغیر'' ہی تحریر ہے' جس میں (''ص'' پر) زبر ہے اور اس کے بعد ''غین'' ہے۔
یہ داؤد بن صغیر بن شبیب ابوعبدالرحمان بخاری ہے' یہ شامی نہیں ہے' کیونکہ شامی کا کوئی وجود نہیں ہے' پھر خطیب نے یہ کہا ہے: اس نے بغداد میں سکونت اختیار کی تھی' اور اس نے اعمش' ابوعبدالرحمان النواء شامی اور سفیان سے' جب کہ اس سے اسحاق بن سنین اور فضل بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف تھا اور 233 ہجری تک زندہ تھا۔

۲۶۲۲-داؤد بن عباد

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میرا خیال ہے' یہ ابن عفان ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۲۶۲۳-داؤد بن عبداللہ (ق) بن ابوالکرام

(ابوالکرام کا نام) محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب جعفری ہے' (اس راوی کی کنیت اور اسم منسوب) ابوسلیمان مدنی ہے۔

اس نے امام مالک اور ابن ابی یحییٰ سے‘ جب کہ اس سے ابوحاتم اور تمتام نے روایات نقل کی ہیں‘ ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے‘ خلیلی کہتے ہیں: یہ ''مقارب الحدیث'' ہے اور بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے‘ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں وہم پایا جاتا ہے۔

۲۶۲۴-داؤد بن عبداللہ (عو) اودی ابوالعلاء کوفی

اس نے حمید بن عبدالرحمان حمیری اور دیگر حضرات سے‘ جب کہ اس سے ابوعوانہ اور ابن فضیل نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ‘ ثقہ اور قدیم ہے‘ یہ ابن ادریس کے چچا کے علاوہ کوئی اور فرد ہے‘ کوسج نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے‘ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے‘ یہ آزاد ہوگا‘ کیونکہ یہ (قول) ابن یزید کے بارے میں ہے۔

۲۶۲۵-داؤد بن عبدالجبار کوفی مؤدب

اس نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں‘ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے‘ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ جھوٹ بولتا تھا‘ میں نے اسے دیکھا ہوا ہے‘ یہ بغداد میں قائد تھا‘ جب کہ سعید بن محمد جری کہتے ہیں: یہ جسر کا مؤذن تھا‘ میں نے اس سے سماع کیا ہے‘ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث تھا‘ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک تھا۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ‘ اس راوی کے حوالے سے‘ اس کی سند کے ساتھ‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا اقبلت الرايات السود من قبل الشرق فلا يردها شيء حتى تنصب بايلياء .

''جب مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے آئیں گے تو کوئی ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکے گا‘ یہاں تک کہ انہیں ایلیاء میں نصب کیا جائے گا''۔

(اس کی سند میں موجود) ابوشراعہ نامی راوی کا نام سلمہ بن مجنون ہے۔

خطیب بغدادی کی تاریخ میں اس راوی کے حوالے سے ابوشراعہ کا یہ بیان منقول ہے:

كنا عند ابن عباس في البيت فقال: اذا خرجت الرايات السود فاستوصوا بالفرس خيرا، فان دولتنا معهم، فقال ابوهريرة: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اذا اقبلت الرايات السود من قبل الشرق فان اولها فتنة، واوسطها هرج، وآخرها ضلالة.

''ہم بیت اللہ میں‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے‘ انہوں نے فرمایا: جب سیاہ جھنڈے نکل آئیں‘ تو ان شہسواروں کے ساتھ بھلائی کرنے کی تلقین قبول کرو‘ کیونکہ ہماری حکومت ان کے ساتھ ہوگی‘ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے' تو ان کے آغاز میں فتنہ ہوگا' درمیان میں قتل عام ہوگا اور آخر میں گمراہی ہوگی''۔

سعدویہ نے داؤد نامی اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں ابراہیم بن جریر کے ساتھ موجود تھا' انہوں نے ایک سانپ دیکھا تو بولے: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من رای حیة فلم یقتلها فرقا منها فلیس منا.

''جو شخص کوئی سانپ دیکھے اور پھر اس سے ڈر کر' اسے نہ مارے' تو وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

محمد بن عقبہ سدوسی نے' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل العنب خرطا

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو انگور کے گچھے کو منہ میں رکھ کر دانہ نکال کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے''۔

عقیلی نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے: اور یہ کہا ہے: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

اس راوی نے سلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من تغوط علی ضف نهر یتوضا منه ویشرب فعلیه لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین.

''جو شخص کسی نہر کے کنارے ایسی جگہ قضائے حاجت کرے' جہاں سے وضو کیا جاتا ہو یا پانی پیا جاتا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوتی ہے''۔

۲۶۲۶- داؤد بن ابی ہند،

یہ حجت ہے' مجھے نہیں معلوم کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایت کیوں نقل نہیں کی۔

۲۶۲۷- داؤد بن عبدالحمید

اس نے زکریا بن ابوزائدہ سے روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث اس کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے' اسحاق بن ابراہیم بغوی نے اس سے روایت نقل کی ہے' اس نے موصل میں رہائش اختیار کی تھی' اصل کے اعتبار سے یہ کوفہ کا رہنے والا ہے' عقیلی بیان کرتے ہیں: اس نے عمرو بن قیس ملائی سے ایسے روایت نقل کی ہیں' جن کی متابعت نہیں کی گئی' ان میں سے ایک رویت یہ ہے:

یا فاطمة قومی الی اضحیتك فاشهدیها.

''اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ اور (قربانی کے وقت) اس کے پاس موجود رہو''

۲۶۲۸- (صح) داؤد بن عبدالرحمٰن (خ،م) مکی عطار، ابوسلیمان.

اس نے قاسم بن ابوبزہ' عمرو بن دینار اور ایک جماعت سے' جب کہ اس سے شافعی، قتیبہ اور متعدد افراد نے روایت نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابراہیم بن محمد شافعی کہتے ہیں: میں نے فضیل (بن عیاض) سے زیادہ عبادت گزار اور داؤد عطار سے زیادہ پرہیز گار اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔

حاکم بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے' ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے'

ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ صالح ہے۔

۲۶۲۹-داؤد بن عبدالرحمٰن واسطی

اس نے سفیان بن حسین سے روایت نقل کی ہے' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۶۳۰-داؤد بن عبیداللہ (س).

اس نے خالد بن معدان کے حوالے سے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' علاء اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' شاید یہ ابن حارث ہے۔

۲۶۳۱-داؤد بن عبیداللہ بن مسلم.

اس نے بکر بن مصاد سے، جب کہ اس سے برجلانی نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۲۶۳۲-داؤد بن عثمان ثغری

اس نے مصر میں امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: یہ جھوٹی روایات بیان کرتا تھا' یحییٰ بن عثمان بیان کرتے ہیں: داؤد نے ہمیں حدیث بیان کی' پھر اس کے بعد یحییٰ نے ''غریب'' حدیث ذکر کی ہے۔

۲۶۳۳-داؤد بن عجلان (ق) مکی بزاز

اس نے ابوعقال' ابراہیم بن ادھم کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے وہ روایت منقول ہے' جو بارش کے دوران طواف کرنے کی فضیلت کے بارے میں ہے' جب کہ اس سے محمد بن یحییٰ عدنی اور احمد بن عبدہ ضبی نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۲۶۳۴-داؤد بن عطاء (ق) مدنی، ابوسلیمان

یہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ایک ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام داؤد بن ابوعطاء ہے' اس نے زید بن اسلم اور صالح بن کیسان سے روایات نقل کی ہیں' اس سے اس کے استاد امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے (ان کے علاوہ) ابراہیم بن منذر اور عبداللہ بن محمد ازدی نے روایات نقل کی ہیں' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' میں نے اسے دیکھا ہوا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

شیخ ابن ابوعاصم اپنی کتاب ''السنہ'' میں تحریر کرتے ہیں: اسماعیل بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اول من يصافحه الحق عمر، واول من ياخذ بيده فيدخله الجنة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے ساتھ حق تعالیٰ سب سے پہلے مصافحہ کرے گا وہ عمر ہے اور یہ وہ پہلا شخص ہے جس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے جنت میں داخل کرے گا''۔

یہ روایت انتہائی منکر ہے۔

۲۶۳۵- داؤد بن عفان.

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ خراسان میں گھومتا پھرتا تھا' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جھوٹی روایات بیان کرتا تھا' ہم نے اس کا نسخہ نوٹ کیا ہے' جو عمار بن عبدالمجید نے اس کے حوالے سے نقل کیا تھا' کتابوں میں اس کا تذکرہ صرف تنقید کے طور پر کیا جا سکتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر اس نے نقل کی ہے:

من قبل غلاما لشهوة عذب في النار الف سنة.

''جو شخص کسی لڑکے کو شہوت کی وجہ سے بوسہ دے' اسے جہنم میں ایک ہزار سال تک عذاب دیا جائے گا''۔

اس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

الامناء سبعة: اللوح، والقلم، واسرافيل، وميكائيل، وجبرائيل، ومحمد صلى الله عليه وسلم، ومعاوية.

''سات امین ہیں: لوح' قلم' اسرافیل' میکائیل' جبرائیل' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور معاویہ''۔

۲۶۳۶- داؤد بن علی ہاشمی (ت)

یہ منصور کا چچا ہے' یہ حجت نہیں ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے یہ جھوٹ نہیں بولتا ہوگا' اس نے ایک حدیث نقل کی ہے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح نقل کیا ہے' ورنہ داؤد نامی راوی کے حوالے سے ابن عدی نے متعدد روایات نقل کی ہیں' اس نے اپنے والد کے حوالے سے دس سے زیادہ روایات نقل کی ہیں' جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو ابن ابولیلیٰ نے داؤد بن علی کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

محاملی کہتے ہیں: داؤد علم کلام سے ناواقف تھا' وراق کہتا ہے: داؤد نے یہ بات بیان کی ہے: جہاں تک لوحِ محفوظ کا تعلق ہے' تو وہ

مخلوق نہیں ہے لیکن جو چیز لوگوں کے درمیان ہے وہ مخلوق ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ یہ چیز اسی بات پر زیادہ دلالت کرتی ہے کہ وہ علم کلام سے ناواقف تھا' کیونکہ جمہور علماء نے اس بارے میں کوئی فرق نہیں کیا ہے کہ جو چیز لوحِ محفوظ میں ہے اور جو مصاحف میں تحریر ہے ان کے درمیان کوئی فرق ہے کیونکہ محدثین کے نزدیک حادث ہونا لازم ہوتا ہے' اس لیے علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ ذاتِ مقدسہ کے ساتھ جو چیز قائم ہے وہ مخلوق نہیں ہے کیونکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ ہے اور جو چیز ہماری طرف نازل ہوئی ہے' وہ حادث ہے' وہ لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہیں:

ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث.

''جب بھی ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی نیا ذکر آتا ہے''۔

تو قرآن جس بھی صورت میں ہو' اسے تلاوت کیا جائے' لکھا جائے' یا سنا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور اس کا نازل ہونا مخلوق نہیں ہے۔

اس نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صوموا عاشوراء ، وخالفوا فیه الیهود، صوموا قبله یوما وبعده یوما.

''عاشورہ کے دن روزہ رکھو اور اس دن کے بارے میں یہودیوں کے برخلاف کرو' اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھو''۔

حسن بن حیی نے داؤد کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

بعثنی العباس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم، وهو فی بیت خالتی میمونة،فقام یصلی من اللیل، فلما صلی الرکعتین قبل الفجر قال: اللّٰهم انی اسالك رحمة من عندك تهدی بها قلبی ... الحدیث بطوله.

''حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا آپ اس وقت میری خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے' آپ رات کے وقت اُٹھ کر نوافل ادا کرنے لگے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرلیں' تو آپ نے یہ دعا پڑھی:

''اے اللہ! میں تیری بارگاہ کی طرف سے ملنے والی ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں' جس کے ذریعے تُو میرے دل کو ہدایت پر ثابت قدم رکھے''۔

اس کے بعد طویل حدیث ہے' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت عباس نے مجھے بھیجا'' اور اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

اللّٰهم انی اسالك الفوز عند القضاء ، ونزل الشهداء ، وعیش السعداء ، والنصر علی الاعداء ، اللّٰهم

انی انزل بك حاجتی وان قصر رایی، وضعف عملی.

''اے اللہ! میں تجھ سے (تقدیر کے) فیصلے کے وقت کامیابی کا' شہداء کے پڑاؤ کا' سعادت مندلوگوں کی طرح کی زندگی کا' دشمن کے خلاف مدد کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں تیری مدد سے اپنی حاجت پوری کرسکتا ہوں' اگرچہ میری رائے چھوٹی ہے اور میرا عمل کمزور ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے طویل روایت کو دارمی کے حوالے سے محمد بن عمران سے نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتی بطیر فقال: اللّٰھم ائتنی باحب خلقك الیك یاکل معی، فجاء علی فاکل معه وابن شعیب لا یعرف.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک (بھنا ہوا) پرندہ لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تُو میرے پاس اس شخص کو لے آ' جو تیرے نزدیک' تیری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہو' تاکہ وہ میرے ساتھ اسے کھائے' تو اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُسے کھایا''۔

اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

المؤمن خلق مفتونا توابا نسیا، فان ذکر ذکر.

''مؤمن کو ایسا پیدا کیا گیا ہے کہ وہ آزمائش کا شکار ہوتا ہے' توبہ کرنے والا ہوتا ہے اور بھول جانے والا ہوتا ہے' اگر اُسے یاد دلا دیا جائے تو اُسے یاد آ جاتا ہے''۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: میرے نزدیک اس کی ان روایات میں کوئی حرج نہیں ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا سے نقل کی ہیں۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ سفاح کے دورِ حکومت میں کوفہ کا گورنر رہا تھا' پھر مدینہ منورہ کا گورنر رہا تھا' یہ فصیح تھا' جب سفاح کی بیعت کی گئی اور وہ خطبہ دینے کے لیے منبر پر چڑھا تو اُسے گھیر لیا گیا' تو اس نے چچا داؤد بن علی کو منبر پر آگے کیا' تاکہ وہ کلام کرے اور اس نے کلام کیا اور بلیغ کلام کیا اور لوگوں کے ساتھ وعدے وعید کیے۔

اس کا انتقال ادھیڑ عمری میں 133 ہجری میں ہوا۔

۲۶۳۷-داؤد بن علی اصبہانی ظاہری فقیہ ابوسلیمان

شیخ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اسے ''متروک'' قرار دیا تھا' اسی طرح بیان کیا گیا ہے' اس کی پیدائش 200 ہجری میں ہوئی' اس نے سلیمان بن حرب' قعنبی' مسدد' اسحاق بن راہویہ' ابوثور سے احادیث کا سماع کیا اور کتابیں تصنیف کیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ امام تھا' پرہیزگار تھا' زاہد تھا' مناسک ادا کرنے والا تھا' اس کی کتابوں میں بہت سی احادیث ہیں' لیکن اس سے روایات نقل کم کی گئی ہیں' اس سے اس کے بیٹے محمد نے روایت نقل کی ہے' یا زکریا ساجی نے اور ایک جماعت نے روایات

نقل کی ہیں۔ابواسحاق کہتے ہیں: اس کی پیدائش 202 ہجری میں ہوئی تھی۔اس نے اسحاق اور ابوثور سے علم حاصل کیا تھا' یہ زاہد تھا' لیکن اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں' ابن حزم کہتے ہیں: یہ اصبہانی کے نام سے اس لیے معروف ہے' کیونکہ اس کی والدہ اصبہانیہ تھیں' ویسے یہ عراقی تھا' اس نے اٹھارہ ہزار صفحے تحریر کیے ہیں۔

ابواسحاق کہتے ہیں: ایک بات یہ بیان کی گئی ہے' اس کی محفل میں سبز چادروں والے چار سو لوگ شریک ہوتے تھے' یہ امام شافعی کے متعصب حامیوں میں سے ایک تھا' اس نے ان کے مناقب میں ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے: بغداد میں علم کی ریاست اس پر آ کر ختم ہوئی تھی' یہ اصل میں اصبہان کا رہنے والا تھا' لیکن اس کی پیدائش کوفہ میں ہوئی تھی اور نشو و نما بغداد میں ہوئی اور اس کی قبر بھی وہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: داؤد نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے اسے منع کر دیا' انہوں نے یہ بتایا: محمد بن یحییٰ ذہری نے اس کے معاملے کے بارے میں مجھے خط لکھا ہے کہ یہ اس گمان کا قائل ہے: قرآن' حادث ہے' تو یہ میرے قریب نہ آئے' تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا: اے ابوعبداللہ! یہ تو اس بات کی نفی کرتا ہے' اور اس کا انکار کرتا ہے' تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: محمد بن یحییٰ اس سے زیادہ سچے ہیں۔

محمد بن ابراہیم نیشاپوری بیان کرتے ہیں: اسحاق بن راہویہ نے جب اپنے گھر میں داؤد بن علی کا کلام سنا' تو اس پر حملہ کر کے اس کی پٹائی کی اور اس کا انکار کیا۔

محمد بن حسین بیان کرتے ہیں: میں نے داؤد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: قرآن' حادث ہے اور میں جو قرآن کے الفاظ پڑھتا ہوں وہ مخلوق ہیں۔

مروزی بیان کرتے ہیں: داؤد' اسحاق بن راہویہ کے پاس گیا اور وہاں اس نے ایسا کلام کیا' جس کے بارے میں دو آدمیوں نے گواہی بھی دی' اس نے یہ کہا: قرآن حادث ہے۔

سعید بن عمرو بردعی بیان کرتے ہیں: ہم امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود تھے' عبدالرحمٰن بن خراش نے یہ کہا: داؤد کافر ہے' تو امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ڈانٹا پھر امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص کے پاس ایسا علم ہو' جو اسے بچائے بھی نہیں اور وہ اس پر اکتفاء بھی نہ کرے اور وہ شخص علم کلام کی طرف جائے' تو پھر تمہارے ہاتھ میں کوئی چیز بھی نہیں ہے' جہاں تک امام شافعی کا تعلق ہے' تو میرے علم کے مطابق انہوں نے اپنی کتابوں میں کہیں بھی اس طرح کی فضول باتیں ذکر نہیں کیں' جو بعد میں سامنے آئی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے صرف دینداری کی وجہ سے اس سے بچاؤ کیا تھا' تم داؤد کا جائزہ لے لو' اگر وہ اس چیز پر اکتفاء کر لیتا ہے' جس پر اہل علم نے اکتفاء کیا ہے' تو میرا یہ خیال ہے کہ وہ اہل بدعت کو زیادہ نقصان پہنچاتا' جتنا اس کے پاس بیان ہے اور علم ہے' لیکن اس نے زیادتی کی' یہ نیشاپور سے آیا تھا' اس نے محمد بن رافع' محمد بن یحییٰ' عمرو بن زرارہ' حسین بن منصور اور ایک جماعت کی طرف خط لکھا' اس چیز کے بارے میں جو اس نے یہاں نئی پیش کی تھی' تو میں نے اس کے انجام کی وجہ سے اسے چھپا دیا' پھر یہ بغداد آ گیا' اس نے صالح بن احمد کے ساتھ بات کی کہ وہ اپنے والد کی خدمت میں حاضری کے لیے اسے اجازت دلوائے' تو اس نے کہا: یہ وہ مکتوب ہے' جو محمد بن یحییٰ نے مجھے لکھا ہے'

جس میں یہ تحریر ہے: یہ اس بات کا قائل ہے' قرآن حادث ہے' اس لیے یہ میرے قریب نہ آئے۔

حسین بن اسماعیل محاملی بیان کرتے ہیں: داؤد علم کلام سے ناواقف تھا۔ داؤد وراق بیان کرتے ہیں: داؤد نے یہ بات بیان کی ہے کہ جہاں تک اُس قرآن کا تعلق ہے کہ جو لوحِ محفوظ میں ہے تو وہ مخلوق نہیں ہے' لیکن جو قرآن لوگوں کے درمیان موجود ہے' وہ مخلوق ہے۔

محاملی کہتے ہیں: داؤد علم کلام سے ناواقف تھا' وراق کہتا ہے: داؤد نے یہ بات بیان کی ہے: جہاں تک لوحِ محفوظ کا تعلق ہے' تو وہ مخلوق نہیں ہے لیکن جو چیز لوگوں کے درمیان ہے' وہ مخلوق ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ یہ چیز اسی بات پر زیادہ دلالت کرتی ہے کہ وہ علم کلام سے ناواقف تھا' کیونکہ جمہور علماء نے اس بارے میں کوئی فرق نہیں کیا ہے کہ جو چیز لوحِ محفوظ میں ہے اور جو مصاحف میں تحریر ہے ان کے درمیان کوئی فرق ہے' کیونکہ محدثین کے نزدیک حادث ہونا لازم ہوتا ہے' اس لیے علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ ذاتِ مقدسہ کے ساتھ جو چیز قائم ہے وہ مخلوق نہیں ہے کیونکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ ہے اور جو چیز ہماری طرف نازل ہوئی ہے' وہ حادث ہے' وہ لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہیں:

ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث.

''جب بھی ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی نیا ذکر آتا ہے''۔

تو قرآن جس بھی صورت میں ہو' اسے تلاوت کیا جائے' لکھا جائے' یا سنا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور اس کا نازل ہونا مخلوق نہیں ہے۔*

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) قاضی محاملی بیان کرتے ہیں: میں نے داؤد کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' میں نے اس کی طرح عمدہ تواضع کے ساتھ اور کسی مسلمان کو نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' داؤد کا انتقال رمضان کے مہینے میں 270 ہجری میں ہوا۔

۲۶۳۸- داؤد بن عمر نخعی.

اس نے ابوحازم سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام داؤد بن عمرو ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' جیسا کہ ابن حزم نے اپنی کتاب ''المحلی'' میں نقل کیا ہے۔

۲۶۳۹- (صح) داؤد بن عمرو (م) ضبی بغدادی.

اس نے نافع بن عمر جمحی' حماد بن زید اور مخلوق سے روایات نقل کی ہیں' یہ صدوق تھا اور علم حدیث کا ماہر تھا' اس سے امام مسلم' ابن ناجیہ' بغوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی رکاب کو تھاما تھا' یہ روایت ابوحسن عطار نے نقل کی ہے کہ اس نے خود ایسا دیکھا تھا' امام

* یہی کلمات امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے داؤد بن علی ہاشمی کے ترجمہ میں تحریر کیے ہیں' فتنبہ' مترجم

بغوی بیان کرتے ہیں: داؤد بن عمرو بن زہیر' جو ثقہ اور مامون ہیں' انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے داؤد بن عمرو ضبی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں' یہ کہاں سے تعلق رکھتا ہے؟ میں نے کہا: اس نے شہر میں رہائش اختیار کی' انہوں نے دریافت کیا: ہمارے شہر میں' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں؟ میں نے کہا: (خلیفہ) ابوجعفر کے شہر میں' انہوں نے دریافت کیا: یہ کس کے حوالے سے احادیث بیان کرتا ہے؟ میں نے کہا: منصور بن اسود' صالح بن عمر اور نافع بن عمر کے حوالے سے' تو انہوں نے کہا: یہ تو بہت بڑا شیخ ہے' یہ کون سے خاندان سے تعلق رکھتا ہے؟ میں نے کہا: آلِ مسیّب سے' تو وہ بولے: یہ وہ لوگ ہیں کہ جو خود کو نیک ظاہر کرتے ہیں' ان میں سے کوئی ایک صدقہ کرتا ہے اور دوسرا بانس بیچتا ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں' کیا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اس سے واقف ہو؟ میں نے کہا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سعدویہ نے یہ کہا ہے کہ یہ منحوس ہے پھر اس کے بعد کوئی بات نہ کی اور نہ ہی مزید تعارف کروایا ہے تو اس پر انہوں نے یہ کہا: سعدویہ اس شخص کے بارے میں زیادہ علم رکھتے ہوں گے' جنہوں نے اس کے ساتھ علم حدیث حاصل کیا' پھر مجھ تک یہ روایت پہنچی کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عبدالخالق بن منصور نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ ابن جوزی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور صرف یہ کہا ہے: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے کوئی حدیث نقل نہیں کی اور یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 228 ہجری میں ہوا تھا۔

شیخ عبدالخالق بن بدران اور یوسف بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بيت لا تمر فيه جياع اهله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں' اس گھر کے رہنے والے بھوکے ہوتے ہیں''۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت ابن طحلاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۲۶۴۰-داؤد بن عمرو (د) دمشقی.

اس نے مکحول' ابوسلام اسود اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ہیثم' خالد بن عبداللہ اور اہل واسط نے روایات نقل کی ہیں' یہ واسط کا گورنر تھا' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' عجلی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

احسنوا اسماء كم ''اپنے نام خوبصورت رکھو''۔

اور اس حدیث کو بھی:

اذا ارسلت كلبك (المعلم) وذكرت اسم الله فكل، وان اكل منه.

''جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام لے لو تو تم اسے کھالو اگرچہ اس کتے نے خود بھی اس شکار میں سے کچھ کھالیا ہو''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت ابوثعلبہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ روایت منکر ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس شخص کی نقل کردہ احادیث مقارب ہوتی ہیں' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیخ ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

۲۶۴۱-داؤد بن ابی عوف (د،س،ق) ابوجحاف

اس نے ابوحازم اشجعی' عکرمہ اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے دونوں سفیانوں' علی بن عابس اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ایسا فرد نہیں ہے کہ اس سے استدلال کیا جائے' یہ شیعہ ہے اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات اہل بیت کے فضائل کے بارے میں ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یا علی من فارقنی فارق الله، ومن فارقك یا علی فارقنی.

''اے علی! جو مجھ سے جدا ہوا' وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو گیا' اور جو تم سے جدا ہوا وہ مجھ سے لاتعلق ہو گیا''۔

یہ روایت منکر ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: اما انك یابن ابی طالب وشیعتك فی الجنة، وسیجی اقوام ینتحلون حبك یمرقون من الاسلام، یقال لهم الرافضة: فان لقیتهم فاقتلهم، فانهم مشرکون.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن ابوطالب! جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو تم اور تمہارے شیعہ جنت میں ہوں گے اور عنقریب کچھ لوگ آئیں گے' جو تم سے محبت کرنے کا دعویٰ کریں گے' یہ لوگ دین سے نکل جائیں گے اور انہیں رافضہ کہا جائے گا' اگر تم ان سے ملو' تو تم ان سے جنگ کرنا' کیونکہ وہ مشرک ہوں گے''۔

تو اس میں خرابی کی جڑ تلید بن سلیمان ہے کیونکہ اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے' اس روایت کو ابوجارود' زیاد بن منذر نے نقل کیا ہے اور یہ ساقط ہے' اس نے اسے ابوجحاف سے نقل کیا ہے۔

۲۶۴۲-داؤد بن ابوفرات (د،ت،ق)

یہ داؤد بن بکر بن ابوفرات اشجعی ہے' جو ان کا آزاد کردہ غلام ہے' یہ مدنی شیخ ہے' اس نے ابن منذر' صفوان بن سلیم اور دیگر حضرات

سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے اسماعیل بن جعفر' ابوضمرہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا ثقہ ہونا نقل کیا ہے' جب کہ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ متین نہیں ہے' میں یہ کہتا ہوں: اس سے کتابوں میں روایات منقول ہیں'

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام.

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کر دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے''۔

۲۶۴۳-(صح) داؤد بن ابوفرات (خ،ت،س،ق) کندی مروزی

(اس کی کنیت) ابوعمرو ہے' اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے ابن بریدہ اور ابراہیم صائغ سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے ابن مہدی' عفان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اس کا انتقال اور حماد بن سلمہ کا انتقال ایک ہی سال میں ہوا تھا' یہ داؤد بن عمرو بن ابوفرات ہے۔

۲۶۴۴-داؤد بن فراہیج

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، جب کہ اس نے شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے شعبہ اور ابوغسان محمد بن مطرف نے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہے۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: شعبہ نے داؤد بن فراہیج کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یعقوب حضرمی کہتے ہیں: شعبہ نے داؤد کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں' اس کی عمر بھی زیادہ ہو گئی تھی اور یہ غریب بھی ہو گیا تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ سے یہ بھی منقول ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابن مدینی نے یحییٰ القطان کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جتنی مقدار میں روایات نقل میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جس میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

ہشام بن عمار نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما حسن اللہ خلق رجل وخلقہ فتطعمہ النار.

''جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کی شکل وصورت اور اخلاق کو خوب صورت کر دے' تو پھر اُسے جہنم میں نہیں ڈالے گا''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب اس کی عمر زیادہ ہو گئی تو یہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا' ویسے یہ ''ثقہ'' اور ''صدوق'' ہے۔

۲۶۴۵-داؤد بن فضل حلبی

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی' ازدی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

۲۶۴۶-داؤد بن کثیر.

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ رقہ کے رہنے والوں میں سے ہے' اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے اسحاق بن موسیٰ خطمی اور یحییٰ حمانی نے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ الثقات میں کیا ہے۔

۲۶۴۷-داؤد بن کردوس.

یہ مجہول ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

۲۶۴۸-داؤد بن مثنی

اس نے عمرو بن شعیب سے روایات نقل کی ہیں' ازدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۲۶۴۹-داؤد بن محبر (ق) بن قحذم، ابوسلیمان بصری

یہ صاحبِ عقل تھا اور کاش اس نے کوئی تصنیف نہ کی ہوتی' اس نے شعبہ' ہمام اور ایک جماعت سے، اس کے علاوہ مقاتل بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے ابوامیہ' حارث بن ابواسامہ اور ایک جماعت نے نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ نہیں جانتا تھا کہ حدیث کیا چیز ہوتی ہے؟ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی۔ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی' یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' جہاں تک عباس دوری کا تعلق ہے تو انہوں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ شخص حدیث کے حوالے سے معروف رہا' لیکن پھر اس نے حدیث کے علم کو ترک کر دیا اور کچھ معتزلیوں کی ہم نشینی اختیار کی' ان لوگوں نے اسے خراب کر دیا' ویسے یہ ''ثقہ'' ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایسا ثقہ ہے' جو ضعیف ہونے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

عبدالغنی بن سعید نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: کتاب ''العقل'' کو میسرہ بن عبدربہ نے تحریر کیا تھا' پھر داؤد بن محبر نے اسے چوری کر لیا اور اس میں اپنی اسانید شامل کر دیں' جو میسرہ کی اسانید نہیں تھیں' پھر عبدالعزیز نے اسے چوری کر لیا' پھر سلیمان بن عیسیٰ نے اسے چوری کر لیا' یا جس طرح بھی انہوں نے کہا:

عبدالخالق بن سعید نے اسے اپنی سند کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ستفتح مدينة يقال لها قزوين، من رابط فيها اربعين ليلة كان له في الجنة عامود من ذهب، وزمردة خضراء، على ياقوتة حمراء، لها سبعون مصراع من ذهب، كل باب منها فيه زوجة من الحور العين،

عمرة فی رمضان کحجة معی.

''رمضان میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کی مانند ہے''۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا انتقال 551ہجری میں ہوا۔

۲۶۵۹-داؤد بن یزید ثقفی

(اس کا اسم منسوب) بصری ہے۔

۲۶۶۰-داؤد صفار

اس نے سالم بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں (یہ اور سابقہ راوی) دونوں مجہول ہیں۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: جہاں تک ثقفی نامی (سابقہ راوی) کا تعلق ہے' تو اس نے عاصم بن بہدلہ اور حبیب معلم سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۶۶۱-داؤد سراج (س) ثقفی.

اس سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، جب کہ اس سے قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۶۶۲-داؤد بصری.

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' ازدی بیان کرتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۲۶۶۳-داؤد طفاوی (د) ابو بحر

(اس کا اسم منسوب) بصری ہے' یہ ابن راشد ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' عمرو بن مرزوق اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہوتی ہے' پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل روایت نقل کی ہے' جو قرآن کے بارے میں ہے اور یہ روایت ہے: کہ قرآن' پڑھنے والے کے لیے' اس کی قبر میں اس کا ہم نشین ہوگا اور ایسے شخص کی لحد اس کے لیے چار سو برس کی مسافت جتنی وسیع ہو جائے گی' اس شخص کے لیے ریشم کا بُنا ہوا بچھونا بچھایا جائے گا' جس کے اندر مشک بھرا ہوا ہوگا اور اس کے لیے نور سے بھرا ہوا چراغ رکھا جائے گا' جس کا چراغدان سونے کا ہوگا۔

۲۶۶۴-داؤد جوار بی.

یہ رافضیوں اور مجسمہ فرقوں کا سرغنہ ہے' اور جہنم کا کیڑا ہے' ابوبکر بن ابوعون کہتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جوار بی اور مریسی دونوں کافر ہیں' پھر یزید نے جوار بی کی مثال بیان کرتے ہوئے کہا: ایک مرتبہ جوار بی نے واسط کا پل عبور کیا وہ پل ٹوٹ گیا تو اس پل پر موجود ہر چیز ڈوب گئی' پھر اس دریا کے اندر سے ایک شیطان نکلا اور اس نے کہا کہ میں داؤد جوار بی ہوں۔

میں یہ کہتا ہوں: میرے علم کے مطابق اس سے کوئی روایت منقول نہیں ہے' جیسے بشر مریسی' ابواسحاق نظام' ابوہذیل علاف' ثمامہ بن اشرس' ہشام بن حکم رافضی مشبہی' ضرار بن عمرو' معمر ابومعتمر عطار بصری' ہشام بن عمرو فوطی' ابوعیسیٰ الملقب بالمزدا' ابوموسیٰ فراء (نے بھی کوئی روایت نقل نہیں کی) تو کیونکہ ان لوگوں نے کوئی حدیث روایت نہیں کی اس لیے میں نے ان کا تذکرہ کرنے کی زحمت نہیں کی' اللہ تعالیٰ نے ان سے نجات عطا کی۔

(دبیس)

۲۶۶۵-دبیس بن سلام قصبانی.

اس نے علی بن عاصم سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' جب کہ طستی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۶۶۶-دبیس ملائی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام دبیس بن حمید ہے۔

(دجین)

۲۶۶۷-دجین، ابوغصن بن ثابت یربوعی بصری.

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کوئی چیز نہیں ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ہمارے سامنے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے یہ کہا ہے: دجین نامی راوی لائق اعتماد' لیکن یہ بات ان سے مستند طور پر منقول نہیں ہے' دجین سے ابن مبارک' وکیع اور عبدالصمد نے روایات نقل کی ہیں اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ یہ لائق اعتماد لوگوں سے روایات نقل کریں۔

دجین' بنو یربوع سے تعلق رکھنے والا دیہاتی تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابن مبارک اور مسلم نے اس سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابن مہدی کہتے ہیں: دجین نے ایک مرتبہ ہم سے کہا: عمر بن عبدالعزیز کے غلام نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگوں نے اسے ترک کر دیا' اس کے بعد لوگ اسے تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ اس نے یہ کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم

نے حدیث بیان کی ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلنا لعمر: مالك لا تحدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ قال: اخشى ان ازيد او انقص، وانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار.

''ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں میں اس کے الفاظ میں کوئی کمی یا بیشی نہ کر دوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے''۔

یہ روایت وکیع اور ایک جماعت نے اس سے نقل کی ہے۔

۲۶۶۸-دجین عرنی.

یہ ایک شیخ ہے' جس کے حوالے سے ابن مبارک نے روایات نقل کی ہیں' میرے خیال میں یہ گزشتہ والا راوی ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۶۶۹-دحیبہ بنت علیبہ (د،ت)

یہ سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا کی لے پالک تھی اور اس کی بہن کا نام صفیہ ہے' اس نے سیدہ قیلہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں' عبداللہ بن حسان عنبری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی' اور اُس نے بھی ایک طویل روایت نقل کی ہے۔

(دراج)

۲۶۷۰-دراج، ابوسمح (عو) مصری.

یہ ابوہیثم عتواری کا شاگرد ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہوتی ہیں' انہوں نے اسے لین قرار دیا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے اور فضلک رازی نے یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے اور نہ ہی اسے کوئی کرامت حاصل ہے (یعنی بزرگی حاصل ہے)۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ روایات نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

احمد بن اسحاق نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلا قال: طوبی لمن رآك وآمن بك.قال: طوبی لمن رآنی وآمن بی، ثم طوبی ثم طوبی لمن آمن بی ولم یرنی، فقال رجل: یا رسول اللّٰه ما طوبی! قال: شجرة فی الجنة مسیرة مائة عام، ثیاب اهل الجنة تخرج من اکمامها.

''ایک شخص نے عرض کی: اس شخص کی خوش نصیبی ہے جس نے آپ ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ پر ایمان لایا۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی خوش نصیبی ہے جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا' پھراُس شخص کی خوش نصیبی ہے اور مزید خوش نصیبی ہے کہ جو مجھ پر ایمان لایا' حالانکہ اس نے میری زیارت نہیں کی' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ خوش نصیبی کیا ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے' جس کی مسافت ایک سو سال کی مسافت جتنی ہے اور اہل جنت کے کپڑے اس کی شاخوں میں سے نکلیں گے''۔

ابن وہب نے عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے ایک نسخہ نقل کیا ہے' جس میں ابوہیثم کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی گئی ہے:

اصدق الرؤیا بالاسحار.

''سب سے زیادہ سچے خواب وہ ہوں گے' جو سحری کے وقت دیکھے جائیں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اذکروا اللّٰه حتی یقال مجنون.

''اللہ تعالیٰ کا اتنا ذکر کرو کہ یہاں تک کہ کہا جائے کہ یہ پاگل ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

المجالس ثلاثة: سالم، وغانم، وشاجب

''محفلیں تین قسم کی ہوتی ہیں: سلامتی والی' غنیمت حاصل کرنے والی اور گناہ لازم کرنے والی''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے:

الشتاء ربیع المؤمن.

''موسم سرما مؤمن کی بہار ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: " فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة " فقلت: فما اطول هذا؟ فقال: والذی نفسی بیده انه لیخفف عن المؤمن ... وذکر الحدیث.

''ایک ایسا دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی' میں نے عرض کی: یہ تو کتنا زیادہ طویل ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' یہ مؤمن کے لیے مختصر ہو جائے گا''۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

ابن یونس کہتے ہیں: یہ مصر میں واعظ تھا' اس کا انتقال 126 ہجری میں ہوا۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ''متروک'' ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان الارضین بین کل ارض والتی تلیها مسیرة خمسمائة سنة.والعلیا منها علی ظهر حوت قد التقی طرفاه فی السماء ، وهو علی صخرة، والصخرة بید ملك.

''کچھ زمینیں ہیں جن میں سے ہر ایک کا دوسری زمین سے فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت جتنا ہے' اور ان میں سے جو سب سے اوپر ہے' وہ ایک مچھلی کی پشت پر ہے' جس کے دونوں سرے آسمان سے ملتے ہیں اور وہ ایک چٹان پر ہے' اور وہ چٹان ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے''۔

ابن مندہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مشہور ہیں' یہ مصر کا رہنے والا ہے۔

(درباس، درست)

۲۶۷۱-درباس بن دجاجہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۲۶۷۲-درست بن حمزہ

اس نے مطر وراق سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ایک قول کے مطابق یہ درست بن زیاد ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: درست بن زیاد نے مطر سے روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

خلیفہ بن خیاط نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من عبدین متحابین فی اللہ استقبل احدهما صاحبه فیتصفحان ویصلیان علی النبی صلی اللہ علیه وسلم الا لم یفترقا حتی یغفر لهما.

''جب اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے' دو بندے ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔:

۲۶۷۳-درست بن زیاد (د) بصری قزاز

ایک قول کے مطابق اس کا لقب خزاز ہے' اس نے ابان بن طارق' حمید بن جدعان اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، جب

کہ اس سے نصر بن علی، مسدد، محمد بن مثنیٰ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ واہی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث قائم نہیں ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اور ابن حمزہ دونوں ضعیف ہیں۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے: اہل بصرہ کا ایک تیسرا شیخ بھی ہے جس کا نام درست ہے، وہ ثقہ ہے، اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں جب کہ ابن ابوعروبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

درست نامی اس راوی نے یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا عند النبى صلى الله عليه وسلم فقيل: مات فلان.قال: اليس كان معنا آنفا ؟ قالوا: بلى.قال: سبحان الله كانها اخذة على غضب، المحروم من حرم وصيته.

''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہوتے تھے، تو عرض کی جاتی تھی کہ فلاں کا انتقال ہو گیا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ کچھ دیر پہلے ہمارے پاس نہیں تھا، لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! گویا کہ یہ ایسی پکڑ ہے جو غضب کے عالم میں ہوئی ہے، وہ شخص محروم ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا''۔

اس راوی کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول ہے جو اس نے یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے (جس کے یہ الفاظ ہیں:)

الشمس والقمر ثوران عقيران فى النار.

''سورج اور چاند جہنم میں دو ذبح شدہ بیل کی حالت میں ہوں گے''۔

(درمک، دعامہ)

۲۶۷۴-درمک بن عمرو

اس نے ابواسحاق کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے، امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی

۲۶۷۵-دعامہ

یہ قتادہ کا والد ہے، اس کے بیٹے کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اور یہ بات مستند نہیں ہے کہ اس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(دعبل)

۲۶۷۶-دعبل بن علی خزاعی

یہ شاعر ہے انتہا پسند ہے' رافضی ہے' بغض رکھنے والا ہے' برا بھلا کہنے والا ہے' یہ متوکل کے ڈر سے بھاگ گیا تھا اور تقریباً 90 سال تک زندہ رہا تھا' اس کے حوالے سے امام مالک سے کچھ منکر روایات منقول ہیں۔

۲۶۷۷-دعبل (یا شاید) دغفل.

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں اس کا مہمل طور پر تذکرہ ہے' ابوعباس نباتی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ دعبل شاعر ہے' جس کا انتقال 240 ہجری کے بعد ہوا تھا اور یہ بزرگ ہو چکا تھا۔

۲۶۷۸-دغفل بن حنظلہ نسابہ

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ سنتیں نقل کی ہیں' جس کے بارے میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے' البتہ کسی نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا ہے' ایک قول کے مطابق اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے لیکن یہ مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے مجہول ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اس سے واقف نہیں ہے۔ اس کا اسم منسوب ذہلی شیبانی ہے' ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' انہوں نے فرمایا: جی نہیں! یہ کہاں سے صحابی ہو سکتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں یہ بات نقل کی ہے کہ اسحاق بن راہویہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

کان علی النصاری صوم شهر رمضان، فولی علیهم ملك فمرض فقال: لئن شفاه الله لیزیدن عشرا، ثم کان علیهم ملك بعده فاکل اللحم فوجع فقال: لئن شفاه الله لیزیدن ثمانیة ایام. ثم کان بعده ملك فقال: ما ندع من هذه الایام ان نتمها ونجعل صومنا فی الربیع ففعل، فصارت خمسین یوما.

''پہلے عیسائیوں پر رمضان کے روزے فرض تھے' پھر ایک بادشاہ ان کا حکمران بنا' وہ بیمار ہو گیا تو اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اُسے شفا عطا کی تو وہ ان میں دس دنوں کا اضافہ کر دے گا' پھر ایک اور بادشاہ ان پر بنا' اس نے گوشت کھایا تو اسے تکلیف ہوگئی' اُس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا کی تو اس میں مزید آٹھ دنوں کا اضافہ کر دے گا' پھر اس کے بعد ایک اور بادشاہ بنا تو اس نے کہا کہ ہم ان دنوں کو پورا کریں گے اور ہم بہار آنے تک اپنے روزے رکھتے رہیں گے تو اس

نے ایسا ہی کیا' تو یہ ان کے پچاس دن ہو گئے''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی اور نہ ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا سماع معروف ہے۔

ابن سیرین کہتے ہیں: دغفل ایک عالم شخص تھا لیکن اس پر علمِ نسب میں مہارت کا غلبہ تھا۔

عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں: امیر معاویہ نے دغفل کی طرف پیغام بھیجا اور اس سے عربوں کے نسب کے بارے میں دریافت کیا' علم نجوم کے بارے میں بھی دریافت کیا اور عربی زبان وادب کے بارے میں دریافت کیا اور قریش کے انساب کے بارے میں دریافت کیا تو دغفل نے ان کو اس کے بارے میں بتایا' کیونکہ وہ ان چیزوں کا عالم تھا' تو امیر معاویہ نے کہا: اے دغفل! تم نے یہ سب باتیں کہاں سے یاد کی ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: ایک ایسی زبان کے ذریعے' جو سوال کرنے والی ہے' ایک ایسے دل کے ذریعے' جو عقل رکھنے والا ہے' تو امیر معاویہ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ یزید کو ان علوم کی تعلیم دے۔

(دفاع، دلہاث)

۲۶۷۹-دفاع بن دغفل (ق).

اس نے عبدالحمید بن صیفی سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اس کی نقل کردہ روایت خضاب کے بارے میں ہے۔

۲۶۸۰-دلہاث بن جبیر

اس نے ولید بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔

(دلہم)

۲۶۸۱-دلہم بن اسود (د).

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے' یہ معروف نہیں ہے' اس نے اپنے باپ سے سماع کیا ہے' جب کہ اس سے صرف عبدالرحمٰن بن عیاش سمعی نے سماع کیا ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۶۸۲-دلہم بن دہثم

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے تاہم اسے ''متروک'' قرار نہیں دیا گیا۔ ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۲۶۸۳-دلہم بن صالح (د،ت،ق) کندی، کوفی۔

اس نے امام شعبی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے وکیع' ابونعیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک عیسیٰ بن مسیّب سے زیادہ محبوب ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں حرج نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(دلیل، دہشم)

۲۶۸۴-دلیل بن عبدالملک فزاری حلبی

اس نے سدی کے حوالے سے' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، جب کہ اس سے اس کے بیٹے عبدالملک نے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے' جس کا کتابوں میں ذکر کرنا جائز نہیں ہے' یہ بات امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

من اراد ان یمسك بالقضیب الیاقوت الاحمر فلیمسك بحب علی رضی الله عنه.

''جو شخص سرخ یاقوت کی چھڑی کو پکڑنا چاہتا ہو' اسے علی سے محبت کو لازم پکڑنا چاہیے''۔

۲۶۸۵-دہشم بن جناح

اس نے شبابہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے' اس کی نقل کردہ احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

۲۶۸۶-دہشم بن قران (ق)

اس نے یحییٰ بن ابوکثیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' ابوبکر بن عیاش' مروان بن معاویہ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابوبکر بن عیاش نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' پھر انہوں نے ایک کتاب تحریر کی ہے جو یحییٰ بن ابوکثیر سے منقول روایات کے بارے میں ہے' لیکن پھر انہوں نے اسے ''متروک'' قرار دے دیا۔

جہاں تک ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کا ذکر الثقات میں کر کے غلطی کی ہے' انہوں نے اس کا ذکر الضعفاء میں کیا ہے تو یہ ٹھیک کیا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ بنوحنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

یاخذ ماء جدیدا للاذنین.

''آپ ﷺ (وضو کرتے ہوئے) کانوں کے لیے نئے سرے سے پانی لیتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے لیکن یہ روایت ہیثم نامی راوی کی حالت کی وجہ سے اور نمران نامی راوی کے مجہول ہونے کی وجہ سے مستند نہیں ہے۔

(دوید، دیسم)

۲۶۸۷-دوید بصری.

اس نے اسماعیل بن ثوبان سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ لین ہے۔

۲۶۸۸-دیسم

یہ بنوسدوس سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ یہ اپنی نقل کردہ احادیث کی وجہ سے ہی شناخت کیا جا سکا ہے جو اس حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے حوالے سے نقل کی ہے:

ان اهل الصدقة يعتدون

''بے شک زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں''۔

ایوب سختیانی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(دیلم)

۲۶۸۹-دیلم بن غزوان (ق) بصری.

اس نے حکم بن حجل' ثابت اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، جب کہ اس سے مسدد' عارم اور ہدبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ الکامل میں کرتے ہوئے اس کو قوی قرار دیا ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے چار غریب روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۶۹۰-دیلم بن فیروز.

ایک قول کے مطابق اس کا نام ابن مبروز حمیری ہے' اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہے' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۲۶۹۱-دیلم بن ہوشع ابووہب جیشانی

اس نے ضحاک بن فیروز اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے یزید بن ابوحبیب نے روایات نقل کی ہیں' اس کا

شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ سند میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

''یارسول اللہ! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے اور میری دو بیویاں سگی بہنیں ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے جسے چاہو طلاق دے دو' اے فیروز!''۔

جریر بن حازم' یحییٰ بن ایوب کے حوالے سے یزید سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(دینار)

۲۶۹۲-دینار، ابوسعید عقیصا

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کا شمار بنوتمیم کے آزاد شدہ غلاموں میں ہوتا ہے۔امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔سعدی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

۲۶۹۳-دینار، ابویحییٰ القتات.

امام ابن ابوحاتم نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے حالانکہ صحیح یہ ہے کہ اس کا نام عبدالرحمٰن ہے اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔
اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۲۶۹۴-دینار، ابوعمر (ق).

اس نے محمد بن حنفیہ سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' یہ بشر بن غالب اسدی کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اس نے حضرت زید بن ارقم' محمد بن حنفیہ' مسلم بطین سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے اسماعیل بن سلمان اور سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔وکیع کہتے ہیں: یہ ابوعمر بزار ہے اور مشہور نہیں ہے۔ایک اور قول کے مطابق اس کا نام دینار بن عمر ہے۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے۔

ایک قول کے مطابق یہ مختاری گروہ سے تعلق رکھتا تھا اور مختار بن عبید کا سگا بھائی تھا' جو کذاب ہے۔

۲۶۹۵-دینار ابومکیس حبشی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ شخص ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے اور اس پر تہمت بھی عائد کی گئی ہے۔امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی۔خطیب بغدادی کہتے ہیں: احمد بن محمد بن غالب باہلی غلام خلیل نے' اس کے علاوہ حمدون بن

احمد سنسار نے، محمد بن موسیٰ بربری نے اور ابن ناجیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی عِشیۃ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اس نے 240 ہجری کے زمانے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کی ہے اس کے بعد انہوں نے پرندے سے متعلق روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن ناجیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے خادم دینار کو سنا' یہ کالے رنگ کا مالک ہے' اس نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' پھر اس نے مرفوع حدیث نقل کی:

من حبس طعاما اربعين يوما ثم اخرجه وتصدق به لم يقبل منه.

''جو شخص چالیس دن تک کھانا روکے رکھے اور پھر اسے نکال دے اور صدقہ کردے تو یہ اس کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: محمد بن احمد نے دینار کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں کہ میرے مالک حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی' پھر اس نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

الشعر في الانف امان من الجذام.

''ناک میں موجود بال' جذام سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہیں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے:

يقول تعالى: الشيب على المؤمن من نوري، وانا اكرم من ان احرق نوري بناري.

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: مؤمن کا سفید بال میرے نور کی وجہ سے ہے اور میں اس سے بلند و برتر ہوں کہ میں اپنے نور کو اپنی آگ کے ذریعہ جلادوں''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے:

من اتى في دبره سبع مرات حول الله شهوته من قبله الى دبره.

''جو شخص سات مرتبہ پچھلی شرمگاہ میں بُرا فعل کروائے' تو اللہ تعالیٰ اس کی شہوت کو' اس کے آگے سے' اس کی پچھلی شرمگاہ کی طرف منتقل کردیتا ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے:

قل سبحان الله وبحمده سبعين مرة يغفر لك ذنوب سبعين سنة.

''70 مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھو' تمہارے ستر سالوں کے گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے:

اذا اتى الرجل اهله احتسابا لم يتفرقا حتى يغفر لهما، وان كانا عشارين.

''جب کوئی شخص ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی

مغفرت ہوجاتی ہے اگرچہ وہ ٹیکس وصول کرنے والے ہوں''۔

والاعزب العفیف اذا اجنب خلق اللہ من جنابتہ طیرا اخضر یسبح، وثوابہ للاعزب. ومن اغتسل من حلال اعطی الف قصر من در واعطی ثواب الف شہید بکل قطرة.

''اور جب کوئی پاک دامن کنوارہ شخص جنبی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جنابت کے قطروں کے ذریعے ایک سبز رنگ کا پرندہ پیدا کرتا ہے جو تسبیح پڑھتا رہتا ہے اور اس کا ثواب اس کنوارے شخص کو ملتا ہے اور جو شخص حلال طور پر (صحبت کرنے کے بعد) غسل کرتا ہے تو اسے موتیوں سے بنے ہوئے ایک ہزار محل دیئے جائیں گے اور اسے ایک ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا جو ہر ایک قطرے کے عوض میں ہوگا''۔

قفاف نے ہم سے کہا: میں نے دینار کے حوالے سے دو سو پچاس احادیث یاد کی تھیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اگر تو یہ اسی قسم کی تھیں تو اس کا حساب یہی ہوگا کہ اس نے اس کے حوالے سے بیس ہزار روایات نقل کیں، جو سب جھوٹی تھیں۔

۲۶۹۶- دینار، ابوہارون.

اس نے میمون بن سنباذ سے روایت نقل کی ہیں، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۲۶۹۷- دینار، ابوکثیر

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۲۶۹۸- دینار (د، ت)

اس نے اپنے آقا عمرو بن حارث مصطلقی سے روایات نقل کی ہیں، اس سے صرف اس کے بیٹے عیسیٰ بن دینار نے روایات نقل کی ہیں، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حرف الذال

(ذاکر، ذر)

۲۶۹۹-ذاکر بن موسیٰ بن شیبہ عسقلانی.

ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اس نے رواد بن جراح کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لان یربی احدکم جرو کلب بعد سنة خمسین ومائة خیر من ان یربی ولدا لصلبه

''ایک سو پچاس سال گزرنے کے بعد آدمی کا اپنے کتے کے پلّے کی پرورش کرنا' اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ اپنے سگے بیٹے کی پرورش کرے''۔

یہ روایت مستند سند کے ساتھ منقول ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

۲۷۰۰-(صح) ذر بن عبداللہ (م،ع) ہمدانی

یہ تابعی ہے اور ثقہ ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ پہلا شخص ہے جس نے ارجاء (کے عقیدے) کے بارے میں گفتگو کی تھی۔ ازدی بیان کرتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' یہ مرجئی تھا۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مرجئی تھا۔ مغیرہ کہتے ہیں: ذر نامی اس راوی نے ابراہیم نخعی کو سلام کیا تو انہوں نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کا ارجاء کا عقیدہ تھا۔

ابومختار طائی بیان کرتے ہیں: ذر نے ابوبختری کے ساتھ طائی کے سامنے سعید بن جبیر کی شکایت کی اس نے کہا: میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا اور پھر انہوں نے اس کے بارے میں کلام کیا تو سعید بولے: یہ شخص روزانہ ایک گناہ کرتا ہے' اللہ کی قسم! میں اس کے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔ یحییٰ بن معین اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ذر نامی راوی ثقہ ہے' ابوبختری نے سعید سے اس کے بارے میں کلام کیا تو سعید بولے: یہ شخص روزانہ نیا گناہ کرتا ہے' اللہ کی قسم! میں اس کے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ذر، ثقہ ہے۔

۲۷۰۱-ذواد بن علبہ (ت،ق) ابومنذر حارثی کوفی

اس نے لیث بن ابوسلیم اور مطرف بن طریف سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے سعید بن منصور' جبارہ بن مغلس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متین نہیں ہے' اس کی

حدیث رخصت ہوگئی تھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی بعض احادیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جہاں تک فضیلت کا تعلق ہے اور عبادت کا تعلق ہے تو اس حوالے سے اس کے کیا کہنے۔ ابن نمیر کہتے ہیں: یہ صالح اور ''صدوق'' ہے' ایک جماعت نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: یا ابا ھریرۃ، اشکنب درد ؟ قلت: لا.قال: صل فان فی الصلاۃ شفاء.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فارسی میں) ارشاد فرمایا ہے: اے ابوہریرہ! کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نماز ادا کرو کیونکہ نماز میں شفاء ہے''۔

اس روایت کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے تاہم زیادہ مستند روایت وہ ہے' جسے محاربی نے لیث کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور روایت (کے متن میں استعمال ہونے والے فارسی الفاظ سے مراد ہے:) کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟

(ذؤیب)

۲۷۰۲- ذؤیب بن عباد:

اس نے عکرمہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے اور اس سے روایت نقل کرنے والا شخص بھی مجہول ہے۔

۲۷۰۳- ذؤیب بن عمامہ سہمی

اس نے امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے لیکن اس بارے میں شدت نہیں کی' اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

افتتحت ام القری بالسیف، والمدینۃ بالقرآن.

''میں نے اُم القریٰ (یعنی مکہ) کو تلوار کے ذریعے فتح کیا' اور مدینہ کو قرآن کے ذریعے فتح کیا''۔

یہ منکر روایت ہے اور ان روایات میں شامل ہے' جنہیں نقل کرنے میں ذؤیب نامی راوی منفرد ہے۔

(ذوالنون، ذہیل، ذیال)

۲۷۰۴- ذوالنون مصری (مشہور صوفی بزرگ)

یہ صوفی اور عارف ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: انہوں نے امام مالک کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں

غور وفکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ ان کا نام ثوبان بن ابراہیم تھا اور ایک قول کے مطابق فیض بن احمد تھا۔ اور ایک قول کے مطابق ان کی کنیت ابوالفیض اور ایک قول کے مطابق ابوالفیاض ہے۔

محمد بن یوسف کندی نے مصر کے موالیوں کی تاریخ میں یہ بات نقل کی ہے' ان میں سے ایک ذوالنون بن ابراہیم تمیمی ہے' جو قریش کے آزاد کردہ غلام ہیں' ان کے والد حبشی تھے۔ ابن یونس کہتے ہیں: یہ عالم تھے' فصیح تھے' دانش ور تھے' یہ نوبہ کے رہنے والے تھے۔

ان کا انتقال 245 ہجری میں ہوا' ان کے والد نوبی تھے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ انہیں آزمائش میں مبتلا کیا گیا اور اذیتیں دی گئیں' کیونکہ ان کے پاس ایسا علم تھا جو لوگوں کے ذہنوں سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔

مصر میں یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے احوال کی ترتیب اور اولیاء کے مقامات کے بارے میں کلام کیا' تو جاہل لوگوں نے یہ کہا: کہ یہ بے دین ہیں۔

سلمی نے یہ بات نقل کی ہے: جب ان کا انتقال ہوا' تو پرندوں نے ان کے جنازے کے اوپر سایہ کیا ہوا تھا۔

۲۷۰۵- ذہیل بن عوف (ق) طہوی.

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' سلیط بن عبداللہ طہوری کے علاوہ اور کسی نے ان سے روایات نقل نہیں کی' ان سے صرف ایک روایت منقول ہے۔

۲۷۰۶- ذیال بن عبید بن حنظلہ

انہوں نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔

﴿حرف الراء﴾

(راشد)

۲۷۰۷- راشد بن جندل (ت، م) یافعی، مصری.

اس نے حبیب بن اوس سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ بسم اللہ پڑھنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ یزید بن ابوحبیب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی۔

۲۷۰۸- راشد بن داؤد (س) صنعانی دمشقی.

اس نے ابواسماء رحبی اور ابواشعث سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے یحییٰ بن حمزہ، ہیثم بن حمید اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ دحیم اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، اس پر اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

۲۷۰۹- راشد بن سعد (عو) حمصی.

یہ صفین میں شریک ہوئے، انہوں نے حضرت سعد، حضرت ثوبان، حضرت عوف بن مالک اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جب کہ ان سے زبیدی، ثور، معاویہ بن صالح اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سعد نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان میں کوئی حرج نہیں ہے، صرف ابن حزم کی رائے منفرد ہے، وہ یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان کا اعتبار کیا جائے گا، ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا انتقال 108 ہجری میں ہوا۔

۲۷۱۰- (صح) راشد بن کیسان (م، د، ت، ق).

انہوں نے میمون بن مہران، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے حماد بن زید، سفیان ثوری، ابونعیم اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الثقات میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بعض اوقات غلطی کرتا تھا، اس کی کنیت ابوفزارہ ہے۔ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوفزارہ کی نقل کردہ احادیث مستند نہیں ہوتیں، ان کے صاحبزادے نے ان سے اسی طرح سنا ہے اور انہوں نے اس کا تذکرہ راشد نامی راویوں کے حالات میں کیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور سمجھدار ہے، اس کا ذکر برائی کے ساتھ

نہیں کیا جائے گا۔

۲۷۱۱-راشد ابو سریہ یمامی.

اس نے خالد بن معدان سے، جب کہ اس سے عکرمہ بن عمار نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۲۷۱۲-راشد بن معبد

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابو موسیٰ مدینی کہتے ہیں: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ سہل بحشل کہتے ہیں: عامر بن جامع نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

كنا نصلي في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في لحفنا.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم اپنے لحافوں میں ہی نماز ادا کر لیتے تھے"۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ یزید بن ہارون اور ابو نعیم نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا شمار اہل واسط میں ہوتا ہے۔

۲۷۱۳-راشد، ابو سلمہ کوفی.

اس نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۲۷۱۴-راشد ابو الکمیت.

ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابو مکیث ہے اور اسم منسوب کوفی ہے' اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے' یہ صرف ایک حدیث کے حوالے سے معروف ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں: جریر نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگایا کرتا تھا۔

۲۷۱۵-راشد، ابو محمد (ق) حمانی.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ' سیدہ معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق اس کا نام راشد بن نجیح ہے' اس سے حماد بن زید' ابو نعیم اور عبد الوہاب ثقفی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الثقات میں یہ تحریر کیا ہے: یہ بعض اوقات غلطی کرتا تھا جب کہ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ یہ قرآن مجید کے رسم الخط کا بڑا عالم تھا۔

ایک سند کے ساتھ راشد نامی اس راوی کا یہ قول منقول ہے:

اتیت عبد الله بن الحارث بن نوفل فسالته عن الاسم الاعظم، فقال: حدثنا ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول عند الکرب: لا اله الا الله الحلیم العظیم..وذکر الحدیث.

''میں عبداللہ بن حارث کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے ان سے اسم اعظم کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:
''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بُردبار ہے اور عظمت والا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

۲۷۱۶-راشد، ابومسرہ عطار مکی

یہ ابویحییٰ بن ابومسرہ کا دادا ہے' سعید بن سلام عطار نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو قتادہ سے منقول ہے' بعض حضرات نے اسے واہی قرار دیا ہے جب کہ میرے نزدیک خرابی کی جڑ سعید نامی راوی ہے۔

۲۷۱۷-راشد، (ق)

اس نے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صلاته اذا رکع لو صب علی ظهره ماء لا استقر.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نماز میں جب رکوع کرتے تھے تو یوں ہوتا تھا کہ اگر آپ کی پشت پر پانی ڈالا جائے تو ایک جگہ ٹھہرا رہے گا''۔

طلحہ بن زید رقی جو ایک واہی راوی ہے' اس کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۲۷۱۸-راشد

اس نے سائب بن خباب سے، جب کہ اس کے بیٹے عبدالملک نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' اسی طرح درج ذیل راوی بھی مجہول ہے۔

۲۷۱۹-راشد بن حفص

۲۷۲۰-راشد.

یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا مؤذن تھا اور عوف اعرابی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۷۲۱-راشد

یہ خیر بن تحمر رعینی کا غلام ہے' اس نے تبیع سے' جب کہ اس سے اس کے غلام خیر نے روایات نقل کی ہیں' یہ (اور سابقہ راوی) دونوں مجہول ہیں۔

(رافع، رباح)

۲۷۲۲-رافع بن اسید بن ظہیر انصاری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' میرے علم کے مطابق عبدالحمید کے والد جعفر بن عبداللہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' اس سے زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت کے بارے میں روایت منقول ہے۔

۲۷۲۳-رافع بن سلمان (یا شاید) ابن سالم۔

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، جب کہ محمد بن ابراہیم تیمی نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۷۲۴-رافع بن سلمہ

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ (اور سابقہ راوی) دونوں مجہول ہیں۔

۲۷۲۵-رباح بن صالح

اس نے عبیداللہ بن ابورافع سے روایات نقل کی ہیں' جو ان کے والد سے منقول ہیں' یہ راوی مجہول ہے۔

۲۷۲۶-رباح بن عبیداللہ بن عمر عمری

اس نے سہیل بن ابوصالح اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

احمد بن اسحاق نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

بئس الشعب جیاد -مرتین او ثلاثا. قالوا: بم ذاك یا رسول اللہ؟ قال: تخرج منه الدابة فتصرخ ثلاث صرخات فیسمعها من بین الخافقین.

''سب سے بُری گھاٹی جیاد ہے' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی' تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں سے ایک جانور نکلتا ہے اور وہ تین مرتبہ چیخ مارتا ہے جسے دونوں افق کے درمیان کی ہر مخلوق سنے گی (سوائے جن وانس کے)''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ہشام نامی راوی منفرد ہے۔

۲۷۲۷-رباح بن عثمان

اس نے اسماعیل بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۲۷۲۸- رباح بن ابومعروف (م، س) مکی

اس نے مجاہد' عطاء سے، جب کہ اس سے ابوعلی حنفی' ابونعیم اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں پائی ہے۔

۲۷۲۹- رباح نوبی

اس نے سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' بعض محدثین نے اسے لین قرار دیا ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(ربیح)

۲۷۳۰- ربیح بن عبدالرحمٰن (د، ق) بن حضرت ابوسعید خدری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جو وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں ہے اور یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کی طرف سے قربانی کی تھی اور تین دوسری روایات نقل کی ہیں۔

۲۷۳۱- ربیح بن نوفل کوفی

اس نے امام شعبی سے جب کہ اس سے ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ ایک کم درجے کا صالح شخص ہے۔ ازدی بیان کرتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے۔

(ربیع)

۲۷۳۲- ربیع بن اسماعیل، ابوعاصم

اس نے جعدی سے روایات نقل کی ہیں جو جعدہ بن ہبیرہ کی اولاد میں سے ہے' جب کہ اس سے بکیر بن اسود اور محمد بن اسماعیل احمسی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۲۷۳۳- ربیع بن بدر (ت، ق) ابوالعلاء تمیمی بصری، علیلہ

اس نے ابوزبیر اور ثابت سے، جب کہ اس سے علی بن حجر' داؤد بن رشید اور دیگر افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ

کہتے ہیں: یہ کوئی شے نہیں ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ضعیف ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے۔
ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس کے مشائخ میں سے ابن عون نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق ہشام بن عمار جب دحیم پر ناراضگی کا اظہار کرنا چاہتے تو یہ کہتے تھے: ربیع بن بدر نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' اس سال جس سال دحیم کی پیدائش ہوئی تھی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

القرآن شافع مشفع، وماحل مصدق.

"قرآن ایک ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور ایک ایسا بحث کرنے والا ہے جس کی بات کی تصدیق کی جائے گی"۔

یہ روایات عبداللہ نامی راوی نے اعمش کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' پھر اس کے بعد انہوں نے اس سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند ایک اور روایت بھی نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مبغض بني امية وبني حنيفة وثقيف.

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت آپ' بنوامیہ' بنوحنیفہ اور ثقیف قبیلے سے ناراض تھے"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

ما من يوم الا ينزل من بركات الجنة في الفرات.

"روزانہ جنت کی برکات' دریائے فرات میں نازل ہوتی ہیں"۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله لا يهتك ستر عبد فيه مثقال حبة من خير.

"بے شک اللہ تعالیٰ ایسے کسی بندے کی پردہ دری نہیں کرتا جس کے اندر رائی کے دانے جتنی بھلائی موجود ہو"۔

۲۷۳۴- ربیع بن برہ

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور اس کا داعی تھا' اس سے کوئی مسند روایت منقول نہیں ہے۔

۲۷۳۵- ربیع بن خیطان

ایک قول کے مطابق (اس کے باپ کا نام) حطیان ہے' اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دمشقی ہے۔ عمر بن عبدالواحد نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق (اس کے باپ کا نام) جیظان ہے''۔

۲۷۳۶- ربیع بن حبیب (ق) عبسی مولاہم کوفی.

اس نے نوفل بن عبدالملک اور دیگر حضرات سے، جب کہ اس سے وکیع اور عبیداللہ بن موسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں: یہ شیعہ ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں۔ اس سے ایک روایت سنن ابن ماجہ میں بھی منقول ہے' جو دودھ دینے والی بکری کو ذبح کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہیں۔

۲۷۳۷- ربیع بن حبیب بصری

اسے ''متروک'' قرار نہیں دیا جائے گا' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابوسلمہ حنفی بصری ہے' جس نے حسن (بصری)' محمد (بن سیرین) اور امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے بہز بن اسد اور یحییٰ القطان نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' علی بن مدینی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کے بارے میں یہ رائے ہے کہ اسے ''متروک'' قرار نہیں دیا گیا' تو اس رائے کو اس کے حق میں جرح شمار نہیں کیا جائے گا۔

۲۷۳۸- ربیع بن خلف.

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۲۷۳۹- الربیع بن زیاد الہمدانی.

یہ بکریاں کوفہ لا کر بیچا کرتا تھا' اس نے اعمش اور ان کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے' جب کہ اس سے اصرم بن حوشب اور محمد بن عبید اسدی نے روایات نقل کی ہیں' میں نے اس کے بارے میں کسی کی تضعیف نہیں دیکھی ہے اور یہ جائز الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو یحییٰ بن سعید اور دیگر اہل مدینہ سے منقول ہیں' لیکن ان روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۲۷۴۰- ربیع بن سعد جعفی

یہ کوفی ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''انواع'' (یعنی صحیح ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ میں) امام ابویعلی کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اپنی ''مسند'' میں بھی نقل کی ہے' اس راوی سے یہ روایت وکیع نے نقل کی ہے۔

۲۷۴۱- ربیع بن سلیم کوفی

اس نے ابوعمر' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کا غلام تھا' اس کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اعتذر الى الله قبل الله عذره، ومن كف غضبه كف الله عنه عذابه.

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کر لیتا ہے اور جو شخص اپنے غصے پر قابو پا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لیتا ہے''۔

یہ روایت اس سے زید بن حباب نے نقل کی ہے اور یہ مسند ابن ابی شیبہ میں ہے۔ ازدی بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیخ ہے۔

۲۷۴۲- ربیع بن سلیمان ازدی بصری خلقانی

اس نے صارم سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۲۷۴۳- ربیع بن سہل.

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔

یہ ربیع بن ساحل بن دکین بن ربیع بن عمیلہ بن فزاری ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ علی بن ربیعہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سمعت عليا على منبر كم هذا، وهو يقول: عهد النبى الامى صلى الله عليه وسلم انه لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق.

''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تم لوگوں کی اس منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارے ساتھ صرف کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی تم سے بغض رکھے گا''۔

۲۷۴۴- ربیع بن صبیح (ت، ق) بصری.

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد سے' جب کہ اس سے ابن مہدی' آدم اور علی بن جعد نے روایات نقل کی ہیں' قطان اس سے راضی نہیں تھے۔ امام شافعی کہتے ہیں: یہ ایک ایسا شخص تھا جو بہت زیادہ جہاد میں شرکت کرنے والا تھا۔ ابو ولید کہتے ہیں: یہ تدلیس نہیں کرتا تھا' اس کے بارے میں کسی نے کلام نہیں کیا' ربیع اس پر فوقیت رکھتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ صالح ہے لیکن

قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: یہ مسلمانوں کے سرداروں میں سے ایک ہے۔

امام رامہرمزی کہتے ہیں: بصرہ میں یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے تصنیف کی ابواب بندی کی' وہ ربیع بن صبیح ہے' پھر سعید بن ابوعروبہ ہے' اس راوی نے یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان للشيطان كحلا ولعوقا ونشوقا، فلعوقه الكذب، ونشوقه الغضب، وكحله النوم.

''شیطان کا ایک سرمہ ہے' ایک چاٹنا ہے اور ایک سونگھانے کی چیز ہے' تو اس کا چاٹنا جھوٹ بولنا ہے' اس کا سونگھانے کی چیز غصہ کرنا ہے' اس کا سرمہ نیند ہے''۔

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

اكثر الحيض خمسة عشر.

''حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے''۔

بشر بن عمر بیان کرتے ہیں: میں شعبہ کے پاس آیا تو وہ یہ کہہ رہے تھے: تم لوگ میرے حوالے سے روایات نقل کرتے ہو' جو میں نے کبھی بیان ہی نہیں کی ہوتی ہیں' تو تم میں سے جس شخص نے مجھے سنا کہ میں نے ربیع بن صبیح پر تنقید کی' تو اللہ کی قسم! میں اس وقت تک تمہارے سامنے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا جب تک تم اس کے پاس جا کر اپنی کہی ہوئی بات کو جھٹلاتے نہیں ہو' چونکہ ربیع میں کچھ ایسی خصوصیات ہیں کہ وہ جس بھی شخص میں ان میں سے ایک بھی ہو تو اس کو اس کی وجہ سے سردار بنایا جائے گا۔

شعبہ کہتے ہیں: ربیع بن صبیح اس مرتبے تک پہنچے تھے جس مرتبہ تک احنف بھی نہیں پہنچے تھے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے بڑی کوشش کی کہ یحییٰ مجھے ربیع کے حوالے سے منقول کوئی حدیث سنادیں' لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔

فلاس بیان کرتے ہیں: میں نے عفان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ربیع کی نقل کردہ تمام روایات مقلوب ہیں۔

۲۷۴۵- ربیع بن عبداللہ بن خطاف بصری احدب.

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے واہی قرار دیا ہے' اس نے حسن اور محمد بن سیرین کے حوالے سے منقطع روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: تم اس سے کوئی چیز روایت نہ کرو۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۲۷۴۶- ربیع بن لوط (س)، کوفی.

اس نے حضرت براء رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے، جب کہ اس سے شعبہ' ابن عیینہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' جس شخص نے اسے جھوٹا کہا ہے اس نے غلطی کی ہے۔ سبتی نے اپنے ''ذیل'' میں یہ بات تحریر کی ہے کہ اس کی سند اس پائے کی نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ربیع بن لوط کے بارے میں کہی تھی۔

۲۷۴۷- ربیع بن مالک

اس نے خولہ سے، جب کہ اس سے حجاج بن ارطاۃ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث ثابت نہیں ہے۔

۲۷۴۸- ربیع بن محمود ماردینی.

یہ دجال ہے، مفتری ہے، اس نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور لمبی عمر کا دعویٰ کیا تھا اور یہ پانچ سو ستانوے ہجری کی بات ہے۔ وادیاشی نے سلفی کے بارے میں دو اشعار مجھے سنائے تھے اور اپنے ان الفاظ کے ذریعے ان دونوں کو پختہ کیا۔

رتن آٹھواں آدمی ہے، ماردینی نواں آدمی ہے، ربیع بن محمود اور وہ پھیلنے والا ہے۔

۲۷۴۹- ربیع بن مطرق

مروان بن معاویہ نے اس سے احادیث نقل کی ہیں، یحییٰ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ ابن جوزی نے اس کا ذکر کیا ہے، شاید یہ نضر بن مطرق ابولبہ تھا، جس کا نام تصحیف کے طور پر ذکر کر دیا گیا ہے۔

۲۷۵۰- ربیع بن یحییٰ اشنانی

اس نے شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، یہ ''صدوق'' ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ناپسند کرنے کے باوجود یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے اور ثبت ہے، جہاں تک امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے اور بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا۔ اس نے ثوری کے حوالے سے منکر روایت نقل کی ہے جو محمد بن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے اور دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے بارے میں ہے، بعض حافظانِ حدیث نے یہ کہا ہے کہ اس نے اتنے، اتنے ہزار احادیث کو ضائع کیا ہے۔

اس کا انتقال 224 ہجری میں ہوا۔

۲۷۵۱- ربیع بن یحییٰ بن مقسم مدائنی.

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ خطیب کہتے ہیں: اس نے شعبہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں اور اس سے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں، شاید یہ پہلے والا راوی ہی ہے۔

۲۷۵۲- ربیع غطفانی.

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں، ابن عدی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اور اس کا اسم منسوب انہوں نے بیان نہیں کیا۔

(ربیعہ)

۲۷۵۳- ربیعہ بن ربیعہ.

یہ ایک شیخ ہے' جس کے حوالے سے ولید بن مسلم نے روایات نقل کی ہیں' یہ معروف نہیں ہے۔

۲۷۵۴- ربیعہ بن سیف (د، ت، س) معافری مصری.

یہ تابعی ہے' اس نے ابوعبدالرحمٰن حبلی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں، جب کہ اس سے لیث بن سعد' ضمام بن اسماعیل اور مفضل بن فضالہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن یونس کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم ربیعہ کے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع سے واقف نہیں ہیں۔

حافظ عبدالحق ازدی نے اسے' اس روایت کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے جو اس نے نقل کی ہے:

یا فاطمة ابلغت معهم الكداء ؟ قال: لا. قال: لو بلغت معهم الكداء ما دخلت الجنة حتى يدخلها جد ابيك.

''اے فاطمہ! کیا تم ان لوگوں کے ساتھ کداء (قبرستان) تک گئی تھیں؟ تو انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ان لوگوں کے ساتھ کداء تک گئی ہوتیں' تو اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوتیں' جب تک تمہارے باپ کا دادا اس میں داخل نہ ہوتا''۔

انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف الحدیث ہے اور اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس روایت میں ربیعہ کی متابعت نہیں کی گئی اور اس کی نقل کردہ روایات میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' جہاں تک امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے کتاب التمییز میں اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال تقریباً 120 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

۲۷۵۵- ربیعہ (بن عبداللہ یا شاید) عبدالرحمٰن بن حصن غنوی

یہ تابعی ہے اور اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' اس نے اپنی دادی سے روایات نقل کی ہیں' جن کا نام بنت نبہان تھا۔ یہ دونوں معروف نہیں ہیں۔ ان کے حوالے سے صرف وہ روایت منقول ہے' جو ابوعاصم نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے' جو یوم رؤس کے دن خطبہ دینے کے بارے میں ہے۔ البتہ سراء نامی خاتون سے سانپ کو مارنے کے بارے میں بھی حدیث منقول ہے اور یہ خاتون مجہول ہے' اس کا نام ساکنہ بنت جعد تھا۔

۲۷۵۶-(صح) ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن (ع) فروخ مدنی فقیہ

یہ مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے اور فقیہہ ہے' یہ ربیعہ الرائے کے نام سے معروف ہے اور منکدر تیمی کی آل کے آزاد کردہ غلام ہیں' ان کی کنیت ابوعثمان ہے' ایک قول کے مطابق ابوعبدالرحمٰن ہے' انہوں نے حضرت سائب بن یزید' حضرت انس اور سعید بن میسّب سے احادیث کا سماع کیا ہے جب کہ ان سے شعبہ' امام مالک اور ابوضمرہ نے سماع کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابوعمرو کہتے ہیں کہ ایک قول کے مطابق یہ آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گئے تھے۔ میں نے ان کا تذکرہ صرف اس لیے کیا ہے' کیونکہ ابوحاتم بن حبان نے ان کا تذکرہ ''الضعفاء'' کے ''ذیل'' میں کیا ہے اور ابوعباس نباتی نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے۔ تمام کتابوں کے مصنفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

سوار بن عبداللہ قاضی کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو ربیعہ رائے سے زیادہ بڑا عالم ہو' تو ان سے دریافت کیا گیا: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سیرین بھی نہیں؟ انہوں نے کہا: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سیرین بھی نہیں۔

عبدالعزیز ماجشون کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جو ربیعہ سے زیادہ سنت کا محافظ ہو۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 136 ہجری میں ہوا تھا۔

۲۷۵۷-ربیعہ بن عثمان (م،س،ق).

اس نے نافع' ابن منکدر اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں، جب کہ اس سے ابن مبارک اور جعفر بن عون نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی مدنی ہے۔

۲۷۵۸-ربیعہ بن کلثوم (م،س) بن جبر بصری

اس نے اپنے والد اور حسن سے، جب کہ اس سے یحییٰ القطان' عفان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابن عدی نے اس کا ذکر ''الکامل'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے تھوڑی سی روایات منقول ہیں۔

۲۷۵۹-ربیعہ بن محمد، ابوقضاعہ طائی.

اس نے ذوالنون مصری سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جوزجانی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' انہوں نے یہ کہا ہے: اس نے (درج ذیل روایت) ذوالنون مصری کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

انقض كوكب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انظروا، فمن انقض في داره فهو الخليفة بعدي، فنظرنا فاذا هو في منزل علي. فقال جماعة: قد غوى محمد في حب علي، فنزلت: والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى

''ایک مرتبہ ایک ستارہ ٹوٹا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات کا جائزہ لو کہ یہ ٹوٹ کر کس کے گھر میں گرا ہے؟ (یہ جس کے گھر میں گرا ہوگا) میرے بعد خلیفہ وہ ہوگا' جب ہم نے اس کی تحقیق کی تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں گرا تھا' اس پر کچھ لوگوں نے کہا: حضرت محمد ﷺ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں خود رفتہ ہو چکے ہیں تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ستارے کی قسم ہے' جب وہ نیچے کی طرف آیا' تمہارے ''آقا'' نہ تو گمراہ ہوئے اور نہ ہی بھٹکے''۔

۲۷۶۰- ربیعہ بن نابغہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قربانی کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے جو مستند نہیں ہے یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

۲۷۶۱- ربیعہ بن ناجد (ق)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ابوصادق نے اس سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں:

علی اخی دوارثی ''علی میرا بھائی اور میرا وارث ہے''۔

(رتن، رجاء)

۲۷۶۲- رتن ہندی

آپ کیا سوچ سکتے ہیں کہ رتن کیا چیز ہے؟ یہ بلاشبہ ایک دھوکے باز بڈھا ہے جو 600 ہجری کے بعد نمودار ہوا اور اس نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا' حالانکہ صحابہ جھوٹ نہیں بولتے' لیکن اس نے اللہ اور اُس کے رسول کے بارے میں جرات کا مظاہرہ کیا' میں نے اس کے بارے میں ایک رسالہ تحریر کیا ہے' ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 632 ہجری میں ہوا' یہ تو جتنا جھوٹا تھا سو تھا' لیکن لوگوں نے بہت سی جھوٹی اور ناممکن باتیں بھی اس کی طرف منسوب کی ہیں۔

۲۷۶۳- رجاء بن حارث

اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں' یہ ابوسعید بن عوذ ہے' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' فضل سینانی اور ابو ولید عدنی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۷۶۴- رجاء بن ابو رجاء باہلی

اس نے محجن بن ادرع سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں مدینہ منورہ اور دجال کا تذکرہ ہے۔ عبداللہ بن شقیق کے علاوہ اور کسی

نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۷۶۵-رجاء بن سہل صاغانی.

اس نے اسماعیل بن علیہ سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا خطیب کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۲۷۶۶-رجاء بن صبیح (ت) ابویحییٰ

یہ کباڑیے کا کام کرتا تھا اس نے ابن سیرین اور یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اس کے حوالے سے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی ''جامع'' میں ایک حدیث منقول ہے اور وہ حدیث یہ ہے:

الرکن والمقام یاقوتتان. ''رُکن اور مقام دو یاقوت ہیں''۔

۲۷۶۷-رجاء بن ابوعطاء مصری

اس نے واہب معافری سے روایات نقل کی ہیں یہ کم درجے کا صالح شخص ہے حاکم کہتے ہیں: مصری (یعنی یہ راوی) موضوع روایات نقل کرنے والا شخص ہے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں پھر اُنہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو ہم تک اہلِ مصر کی مسلسل سند کے ساتھ پہنچی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من اطعم اخاه المسلم حتی یشبعه، وسقاه من الماء حتی یرویه بعده اللّٰه من النار سبع خنادق ما بین کل خندق مسیرة خمسمائة عام.

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلائے یہاں تک کہ اُسے سیر کر دے اور اُسے پانی پلائے یہاں تک کہ اُسے سیراب کر دے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے سات خندقوں جتنا دُور کر دے گا جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہوگا''۔

یہ حدیث غریب اور منکر ہے جسے نقل کرنے میں ادریس نامی راوی منفرد ہے جو ایک صوفی تھا۔

۲۷۶۸-رجاء انصاری (د،ق).

اس کے حوالے سے دو حدیثیں منقول ہیں جو ابن شداد اور ایک دوسرے شخص سے منقول ہیں اعمش کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(رجال، رحمہ)

۲۷۶۹-رجال بن سالم

اس نے عطاء سے روایت نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ لیکن اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے' جو اس نے عطاء کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

الابدال من الموالی، ولا یبغض الموالی الا منافق.

''ابدال کا تعلق' موالی سے ہوگا اور موالیوں سے کوئی منافق ہی بغض رکھے گا''۔

۲۷۷۰-رحمہ بن مصعب واسطی

اس نے عثمان بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت عمر یقبل الحجر.

''میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے (کہ وہ اس بات کے قائل ہیں:) جو شخص رات کے وقت عرفہ میں وقوف کرلے' وہ حج کو پالیتا ہے' یہ روایت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

(رداد، ردیح)

۲۷۷۱-رداد لیثی (د)

ابوسلمہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اور اس نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے صلہ رحمی کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۲۷۷۲-ردیح بن عطیہ

اس نے ابراہیم بن ابوعبلہ سے روایت نقل کی ہے' ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے جب کہ دیگر حضرات نے اسے تھوڑا سا کمزور قرار دیا ہے۔

(رزق)

۲۷۷۳-رزق اللہ بن اسود

اس نے ثابت بنانی سے روایت نقل کی ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: لیکن اس کا متن درست ہے اور وہ یہ ہے: ''بچہ فراش والے کو ملے گا'' یہ روایت بکر بن محمد نے اس سے نقل کی ہے۔

۲۷۷۴-رزق اللہ بن سلام طبری.

اس نے سفیان بن عیینہ سے منکر سند والی ایک روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے: حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قرأت البارحة فغشيني كالغمامة.. الحديث.

''گذشتہ رات میں قرأت کر رہا تھا کہ مجھ پر بادل کی طرح کی کوئی چیز چھا گئی''۔

۲۷۷۵-رزق اللہ بن موسیٰ (س،ق) ابوبکر بغدادی.

اس نے ابن عیینہ اور خالد طحان سے، جب کہ اس سے امام نسائی امام ابن ماجہ ابن صاعد اور محاملی نے روایات نقل کی ہیں خطیب نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے لیکن اُنہیں وہم ہوا ہے اس نے ایک حدیث مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے جو اس نے یحییٰ القطان سے نقل کی ہے اور اسی وجہ سے عقیلی نے یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایت میں وہم پایا جاتا ہے۔

(رزیق)

۲۷۷۶-رزیق اعمیٰ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ازدی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

۲۷۷۷-رزیق بن سعید (د) مدنی.

اس نے ابوحازم سلمہ سے، جب کہ اس سے صرف موسیٰ بن یعقوب نے ایک حدیث روایت کی ہے۔

۲۷۷۸-رزیق ابوعبداللہ الہانی.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور اُن کی مانند افراد سے روایات نقل کی ہیں جب کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے اس سے ارطاۃ بن منذر اسماعیل بن عیاش اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۲۷۷۹-رزیق بن شعیب

ابن حزم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(رزین)

۲۷۸۰-رزین بن سلیمان احمری.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، جب کہ اس سے علقمہ بن مرثد نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ایک قول کے مطابق اس کا نام سلیمان بن رزین ہے۔

۲۷۸۱-رزین بن عقبہ

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے شاید یہ ابن عمارہ ہے اس سے نجدہ بن مبارک کوفی نے روایات نقل کی ہیں۔یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۲۷۸۲-رزین کوفی اعمیٰ

یہ ''متروک'' ہے اور اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ بات ازدی نے بیان کی ہے حبیب بن ابوثابت نے اس سے روایت نقل کی ہے پھر ازدی نے اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

من فارقنی فارق اللہ، ومن فارق علیا فقد فارقنی، ومن تولاہ فقد تولانی..الحدیث.

''جو شخص مجھ سے لاتعلق ہوا وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہوگیا اور جو شخص علی سے لاتعلق ہوا وہ مجھ سے لاتعلق ہوگیا جس نے اُس سے نسبت رکھی اُس نے مجھ سے نسبت رکھی''

(رشدین)

۲۷۸۳-رشدین بن سعد (ت،ق) مہری مصری

اس نے زہرہ بن معبد اور یونس بن یزید سے، جب کہ اس سے قتیبہ ابوکریب عیسیٰ بن مثرود اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اس بات کی پروانہیں کرتا کہ یہ کس سے روایت نقل کررہا ہے البتہ وعظ ونصیحت سے متعلق روایات اس سے نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ صالح الحدیث ہے۔یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے جوزجانی کہتے ہیں: اس کے پاس بہت سی منکر احادیث ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ نیک اور عبادت گذار شخص تھا لیکن اس کا حافظہ خراب تھا اور یہ قابلِ اعتماد نہیں ہے۔

ابو یوسف رقی بیان کرتے ہیں: جب تم بقیہ کو یہ کہتے ہوئے سنو: ابو حجاج مہری نے ہمیں حدیث بیان کی ہے تو یہ بات جان لو کہ وہ رشدین بن سعد ہو گا۔ قتیبہ کہتے ہیں: رشدین کے ہاتھ میں جو بھی چیز رکھی گئی وہ اُنہوں نے پڑھ دی' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لكل شيء قمامة وقمامة المسجد لا والله، وبلى والله.

''ہر چیز کا ایک کوڑا ہوتا ہے اور مسجد کا کوڑا یہ ہے کہ وہاں یہ کہا جائے: جی نہیں! اللہ کی قسم! جی ہاں! اللہ کی قسم!''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الذی یتخطی رقاب الناس یوم الجمعة یتخذ جسرا الی جهنم.

''وہ شخص جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر جاتا ہے' وہ جہنم کی طرف جانے والے پل پر چڑھتا ہے''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے:

لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الفاعل والمفعول به، وانا منهم بریء

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ کیا گیا (اُن دونوں پر) لعنت کی ہے اور میں ان لوگوں سے بری الذمہ ہوں''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو لم ابعث فيكم لبعث عمر نبيا.

''اگر مجھے تمہارے درمیان مبعوث نہ کیا جاتا' تو عمر کو نبی بنا کر مبعوث کیا جاتا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: رشدین نے اس حدیث کا متن اُلٹ لیا ہے' حدیث کا اصل متن یہ ہے:

لو كان بعدی نبی لكان عمر.

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

يبعث الله الاسلام يوم القيامة على صورة الرجل عليه رداؤه، ولا يكمل الرجل الا بردائه، فياتی الرب عزوجل فيقول: يا رب، منك خرجت، واليك اعود، فشفعنی اليوم فيمن تشبث الی. فيقول: قد شفعتك.. الحديث.

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسلام کو ایک مرد کی شکل میں اُٹھائے گا' جس پر اُس کی چادر ہو گی' ویسے آدمی اپنی چادر کے ذریعے ہی مکمل ہوتا ہے' اسلام پروردگار کی بارگاہ میں آئے گا اور یہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری طرف

سے نکلا تھا اور تیری طرف لوٹ آیا ہوں تو تُو آج اُن لوگوں کے بارے میں میری شفاعت قبول کر لے جنہوں نے مجھے مضبوطی سے اختیار کیا' تو پروردگار فرمائے گا: میں نے تمہاری شفاعت قبول کی''۔

یہ روایت ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان اللہ یبغض الشیخ الغربیب.

''بے شک اللہ تعالیٰ غربیب بوڑھے کو ناپسند کرتا ہے''۔

رشدین نے اس کی وضاحت کی ہے: یعنی وہ شخص جو سیاہ خضاب لگاتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تبکین الا لاحد رجلین، فاجر مکمل فجورہ، او بار مکمل برہ.

''تم دو میں سے کسی ایک پر ہی رونا' ایک وہ گنہگار جس کا گناہ مکمل ہو اور ایک وہ نیکوکار جس کی نیکیاں مکمل ہوں''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الاکل باصبع اکل الملوک فلا تفعلہ، ولا تاکل باصبعین، فانہ اکل الشیطان، وکل بثلاث.

''ایک انگلی سے کھانا بادشاہوں کے کھانے کا طریقہ ہے' تم ایسا نہ کرنا اور تم دو انگلیوں سے بھی نہ کھانا' کیونکہ یہ شیطان کا کھانے کا طریقہ ہے' تم تین انگلیوں سے کھانا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اتی کاھنا فصدقہ فقد برء مما انزل علی محمد، ومن اتاہ غیر مصدق لم تقبل لہ صلاۃ اربعین یوما

''جو شخص کاہن کے پاس جائے اور اُس کی تصدیق کرے تو وہ اُس چیز سے لاتعلق ہو جاتا ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا اور جو شخص کاہن کے پاس جائے لیکن اُس کی تصدیق نہ کرے تو اُس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں تعلیق کے طور پر' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لا یجد العبد صریح الایمان حتی یحب للہ، ویبغض للہ، فاذا احب للہ وابغض للہ فقد استحق الولایۃ من اللہ. قال: وان اولیائی من عبادی واحبائی من خلقی الذین یذکرون بذکری، واذکر بذکرھم.

''بندہ اُس وقت تک صحیح ایمان کو نہیں پا سکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض نہیں رکھتا' جب وہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھے اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ولایت کا مستحق ہو جاتا ہے'

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بے شک میرے بندوں میں سے میرے دوست اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب لوگ وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں اُن کا ذکر کرتا ہوں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الغسل يوم الجمعة مثل الغسل من الجنابة.

''جمعہ کے دن جو غسل کیا جاتا ہے وہ غسلِ جنابت کی مانند ہوگا''۔

اس راوی کا انتقال 188 ہجری میں ہوا۔

۲۷۸۴-رشدین بن کریب (ت،ق)

یہ (یعنی اس راوی کا باپ کریب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام ہے اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بھی زیارت کی ہے۔ عیسیٰ بن یونس ابن ہذیل اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابن مدینی اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس کے بھائی محمد کے بارے میں بھی غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تصل على قبر ولا الى قبر.

''قبر پر یا قبر کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو''۔

حالانکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث مستند طور پر منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز ادا کی تھی۔

(رشید)

۲۷۸۵-رشید بن ابراہیم

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۷۸۶-رشید زربری

اس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۲۷۸۷-رشید ہجری.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ جوزجانی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور ثقہ نہیں ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی

مترجم عرض پرداز ہے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کو شاید اس کا مفہوم سمجھنے میں وہم ہوا ہے کیونکہ جس روایت میں قبر پر نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے اس سے مراد عین قبر کے اوپر نماز ادا کرنا ہے اور جس روایت میں قبر پر نماز ادا کرنے کا ذکر ہے اس سے مراد قبر کے پاس قبر میں مدفون شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا ہے واللہ اعلم روشن عفی عنہ

نہیں ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: شعبی نے رشید ہجری حبہ عرنی اور اصبغ بن نباتہ کو دیکھا ہے وہ انہیں کسی چیز کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔ حبیب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''دابۃ الارض اپنے منہ کے ذریعے کھائے گا اور سرین کے ذریعہ باتیں کرے گا''۔

اس پر رشید ہجری نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ ''دابہ'' آپ ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔

زکریا بن ابوزائدہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں پر اعتراضات کرتے ہیں حالانکہ آپ نے اُن حضرات سے ہی علم حاصل کیا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: کس کی بات کر رہے ہو؟ میں نے کہا: حارث اور صعصعہ کی اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک صعصعہ کا تعلق ہے تو وہ ایک خطیب تھا میں نے اُس سے خطابت کا فن سیکھا جہاں تک حارث کا تعلق ہے تو میں نے اُس سے حساب سیکھا باقی رہ گیا رشید ہجری تو میں تمہیں اُس کے بارے میں بتاتا ہوں ایک شخص نے مجھ سے کہا: تم ہمارے ساتھ اُس کے پاس چلو جب ہم وہاں گئے اور اُس نے مجھے دیکھا تو اُس نے ایک شخص سے اشارے میں کہا: اور تیس کا عدد بنا کر دکھایا وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ وہ ہم میں سے ہے پھر اُس نے بتایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہم لوگ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہم نے کہا: آپ ہمیں امیر المؤمنین کے پاس لے چلیں اُنہوں نے فرمایا: اُن کا تو انتقال ہو گیا ہے ہم نے کہا: جی نہیں! بلکہ وہ زندہ ہیں اور وہ اس وقت بھی یہ بات جانتے ہیں کہ چادر کے اندر کیا ہے؟ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہیں اس بات کا علم ہے تو پھر تم اندر اُن کے پاس چلے جاؤ لیکن وہاں ہجوم نہ کرنا۔ (یہ واقعہ سنانے کے بعد) امام شعبی نے کہا: میں نے ایسے شخص سے کیا علم حاصل کیا ہو گا۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: رشید ہجری کوفی تھا اور رجعت پر ایمان رکھتا تھا امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام شعبی نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں رشید کے پاس گیا تو اُس نے بتایا: ایک مرتبہ میں حج کے لیے روانہ ہونے لگا تو میں نے سوچا: مجھے پہلے امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضری دینی چاہیے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر آیا میں نے ایک شخص سے کہا: تم امیر المؤمنین سے میرے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو تو اُس شخص نے کہا: کیا اُن کا انتقال نہیں ہو چکا ہے؟ میں نے کہا: وہ تمہارے درمیان فوت ہوئے ہیں لیکن اللہ کی قسم! وہ اس وقت بھی زندہ انسانوں کی طرح سانس لے رہے ہیں تو اُس شخص نے کہا: اگر تم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس راز سے واقف ہو تو اندر چلے جاؤ! میں اندر امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کچھ چیزوں کے بارے میں بتایا جو آگے چل کر رونما ہوں گی۔ اس پر امام شعبی نے رشید ہجری سے کہا: اگر تو تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے! اس بات کی اطلاع زیاد تک پہنچی تو اُس نے رشید ہجری کو بلوایا اُس کی زبان کٹوا دی اور اُسے عمرو بن حریث کے گھر کے دروازے پر مصلوب کر دیا۔

۲۷۸۸- رشید، ابوموہوب کلابی.

اس نے حیان بن ابوسلمہ سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

(رضراض، رفاعہ)

۲۷۸۹-رضراض

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۲۷۹۰-رفاعہ ہاشمی

یہ زید بن عبداللہ بن مسعود ادیب ہے' یہ انتہائی جھوٹا اور انتہائی شریر تھا' اس نے چالیس احادیث کی اسانید ایجاد کیں' جنہیں ابن ودعان نے اُس سے چوری کر لیا اور خود اُن کا دعویٰ کر دیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

العلم الذی لا یعمل به کالکنز الذی لا ینفق منه، اتعب صاحبه نفسه فی جمعه، ثم لم یصل الی نفعه.

''وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے وہ ایسے خزانے کی مانند ہے جس میں سے خرچ نہ کیا جائے' وہ اپنے آپ کو جمع کرنے کی مشقت کا شکار کرتا ہے لیکن اُس کے فائدے تک نہیں پہنچتا''۔

اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام زید نامی اس راوی پر ہے۔

۲۷۹۱-رفاعہ بن ہریر بن عبدالرحمٰن بن رافع بن خدیج.

ابن ابوفدیک نے اس سے سماع کیا ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے کچھ چیزیں روایت کی ہیں۔

(رفدہ، رفیع)

۲۷۹۲-رفدہ بن قضاعہ.

اس نے ثابت بن عجلان سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ دمشقی ہے' ابومسہر بیان کرتے ہیں: یہ قبیلے کا غلام ہے' اُن کی مراد غسان قبیلہ ہے' اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: اس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے جو اُس شخص کو قتل کرنے کے بارے میں ہے' جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کیا تھا۔

۲۷۹۳-(صح) رفیع ابوالعالیہ (ع) ریاحی

اس کے تفصیلی حالات ابن عدی کی کتاب ''الکامل'' میں منقول ہیں' یہ ''ثقہ'' ہے' امام شافعی کا اس کے بارے میں یہ کہنا: ابوالعالیہ ریاحی کی حدیث ریاح (ہوا) ہے' اس سے مراد اس کی نقل کردہ صرف وہ حدیث ہے' جو اس نے (نماز کے دوران) قہقہہ لگانے کے بارے میں ''مرسل'' طور پر روایت کی ہے اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: مرسل روایت حجت نہیں ہوتی' لیکن جب ابوالعالیہ کسی روایت کو ''مسند'' کے طور پر نقل کرے' تو وہ حجت ہوگی۔

(رکن، رکین)

۲۷۹۴-رکن شامی.

اس نے مکحول اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' عبداللہ بن مبارک نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

قلت: یارسول اللہ یتوضأ الرجل للصلاة ثم یقبل اهله ویلاعبها ینقض ذلك وضوء ہ؟ قال: لا.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص نماز کے لیے وضو کرتا ہے اور پھر اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے اور اُس کے ساتھ خوش فعلی کرتا ہے تو کیا اُس کا وضو ٹوٹ جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں!''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ذراری المسلمین تحت العرش، شافع ومشفع، ومن لم یبلغ اثنتی عشرة سنة، ومن بلغ ثلاث عشرة سنة فعلیه وله.

''کمسنی میں فوت ہونے والے مسلمانوں کے بچے عرش کے نیچے ہوں گے' وہ شفاعت کریں گے اور اُن کی شفاعت قبول ہوگی' یہ وہ بچہ ہے جو بارہ سال کی عمر تک نہ پہنچا ہو' لیکن جب بارہ سال کا ہو جائے تو اُس پر احکام لاگو ہوں گے اور اُسے اجر و ثواب حاصل ہوگا''۔

اس راوی کا انتقال تقریباً 160 ہجری میں ہوا۔

۲۷۹۵-رکین بن عبدالاعلی

سفیان ثوری نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور جریر ضبی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس نے تمیم بن حذلم سے احادیث کا سماع کیا ہے' جریر بن عبدالحمید کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں شامل نہیں ہے جن سے حدیث کو حاصل کیا جائے کیونکہ یہ غفلت کا شکار تھا اور سرکاری عہدے پر فائز تھا۔

(رمیح)

۲۷۹۶- رمیح بن ہلال

اس نے عبداللہ بن بریدہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' پھر امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: میرے علم کے مطابق ابوتمیلہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مشہور راویوں سے منکر روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۲۷۹۷- رمیح

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' اس کی حدیث اس سے مستلم بن سعید نے روایت کی ہے: ''جب مال فے کو ذاتی دولت سمجھا جانے لگے''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے اور ہم اس راوی کو صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں۔

(رواد)

۲۷۹۸- روادبن جراح عسقلانی (ق)، ابوعصام

اس نے خلید بن دعلج' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں، جب کہ اس سے اسحاق' یحییٰ بن معین' ابوبکر بن ابی شیبہ اور عباس ترقفی نے روایات نقل کی ہیں' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ سنت کا عالم تھا لیکن اس نے سفیان کے حوالے سے منکر احادیث بیان کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے منکر روایات کے علاوہ احادیث نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا محل صدق ہے لیکن اس کا حافظہ متغیر ہوگیا تھا' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' ابن عدی کا کہنا ہے: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں لوگوں نے اس کی متابعت نہیں کی ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اجتنب اربعا دخل الجنة: الدماء، والاموال، والفروج، والاشربة.

''جو شخص چار چیزوں سے اجتناب کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا: خون (یعنی قتل)' (حرام) اموال' شرمگاہ اور مشروبات''۔

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث بھی منقول ہے:

المراة اذا صلت خمسها، وصامت شهرها، واحصنت فرجها، واطاعت زوجها دخلت الجنة.

''جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے' اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے' وہ جنت میں داخل ہوگی''۔

ذاکر عسقلانی جو خود ثقہ نہیں ہے اُس نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے کہ جب فلاں سال ہوگا تو یوں اور یوں ہو جائے گا۔

یہ روایت عبدالغفار رملی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

اس روایت کا کچھ حصہ عباس ترقفی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

خیر کم فی المائتین کل خفیف الحاذ.قالوا: وما خفیف الحاذ ؟ قال: من لا اهل له، ولا ولد.

''دوسو سال گزرنے کے بعد تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہوگا' جس کا بوجھ کم ہو'لوگوں نے عرض کی: بوجھ کم ہونے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے بیوی بچے نہ ہوں''۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے:

اذا کان سنة خمسین ومائة فلان یربی احدکم جر وکلب خیر من ان یربی ولدا.

''جب 150 ہجری ہو جائے گی' تو اُس وقت آدمی کا کتے کے پلّے کو پالنا' اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ اپنی اولاد کو پالے''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روّاد (نامی اس راوی) نے سفیان سے روایات نقل کی ہیں' یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور مستند نہیں رہا' اس کی زیادہ تر احادیث مستند نہیں ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' اور مامون ہے' عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس نے سفیان کے حوالے سے منقول حدیث میں غلطی کی ہے یعنی یہ روایت: ''جب کوئی عورت پانچ نمازیں ادا کرے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اور اس حدیث میں بھی غلطی کی ہے ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کا بوجھ ہلکا ہو''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر ہے' اور یہ ''ثقہ'' راویوں کی حدیث سے متابعت نہیں رکھتی' میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اس روایت کا آغاز یوں ہوا: ایک شخص روّاد کے پاس آیا اور اُس نے یہ بات اس کے سامنے ذکر کی' روّاد کو یہ بات اچھی لگی' اُس نے اسے نوٹ کر لیا اور بعد میں اسے حدیث کے طور پر بیان کر دیا' وہ یہ سمجھا کہ شاید اُس نے اس کا بھی سماع کیا ہے۔

(رؤبہ)

۲۷۹۹-رؤبہ بن رویبہ

اس نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے' جسے بعض ضعیف راویوں نے اس سے روایت کیا ہے' رؤبہ نامی اس راوی کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۸۰۰-روبہ بن عجاج شاعر.

اس نے اپنے والد سے، اور اس سے علاء بن اسلم اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ شخص جھوٹ بیان نہیں کرتا۔

ابوحاتم سجستانی، ابراہیم بن عرعرہ اور دیگر حضرات نے اس راوی کے حوالے سے اس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:
میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ شعر سنایا:
ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے:
كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى سفر وحاد يحدو :

طاف الخيالان فهاجا سقما — خيال تكنى وخيال تكتما
قامت تريك خشية ان تصرما — ساقا بخنداة وكعبا ادرما

والنبى صلى الله عليه وسلم لا ينكر ذلك.
''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، ایک حدی پڑھنے والے نے یہ شعر پڑھنے شروع کیے۔
ترجمہ: دوخیالات نے چکر لگایا یعنی دوخیالات آئے گھومے اور مانند پڑ گئے ایک خیال چھپ گیا اور دوسرا چھپنے کو ہے قبل اس کے کہ منقطع ہوئے مکمل عورت تک لے گئے اور بلند ہوئے اور بچوں کے دودھ والے دانتوں کی طرح گر گئے۔
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہیں کیا''۔
ابن شبہ کہتے ہیں: یہ غلطی ہے، کیونکہ یہ حجاج نامی شاعر کے اشعار ہیں اور اُس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روبہ ثقہ نہیں ہے۔

(روح)

۲۸۰۱-روح بن اسلم باہلی.

اس نے حماد بن سلمہ اور ہمام سے روایات نقل کی ہیں، جب کہ اس سے دارمی اور حمید بن زنجویہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حدیث نقل کرنے میں یہ کمزور ہے، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، عفان کہتے ہیں: یہ کذاب ہے، لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی، یعنی ضائع ہوگئی تھی۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے اس کی اسی طرح وضاحت کی ہے۔

۲۸۰۲-روح بن جناح.

یہ ولید بن عبدالملک کا غلام ہے اس نے مجاہد اور شہر سے، جب کہ اس سے ولید بن مسلم اور ابن شعیب نے روایات نقل کی ہیں' دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مروان کا بھائی ہے ان دونوں کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن ان دونوں سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابواحمد حاکم کہتے ہیں: بیت المعمور کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں: اس کے معاملے میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

فی السماء الدنیا بیت یقال له البیت المعمور حیال الکعبة.وفی السماء الرابعة نهر یقال له الحیوان یدخله جبریل کل یوم، فینغمس فیه ثم یخرج فینتفض انتفاضة یخرج منها سبعون الف قطرة، یخلق الله من کل قطرة ملکا یؤمرون ان یاتوا البیت المعمور فیطوفون به، فلا یعودون الیه ابدا، یولی علیهم احدهم یؤمر ان یقف بهم من السماء موقفا یسبحون الله الی یوم القیامة.

''آسمانِ دنیا پر ایک گھر ہے جس کا نام بیت المعمور ہے' یہ خانۂ کعبہ کے عین اوپر ہے اور چوتھے آسمان پر ایک نہر ہے' جس کا نام ''حیوان'' ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام روزانہ اُس میں داخل ہوتے ہیں' اُس میں ڈبکی لگاتے ہیں پھر باہر نکل کر اپنے جسم کو جھاڑتے ہیں تو اُن کے جسم سے ستر ہزار قطرے نکلتے ہیں' اللہ تعالیٰ اُن میں سے ہر ایک قطرے کے ذریعے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے اور ان سب فرشتوں کو یہ حکم ہوتا ہے کہ وہ بیت المعمور جا کر اُس کا طواف کریں اور پھر انہیں دوبارہ کبھی اُس کے طواف کا موقع نہیں ملتا' اُن میں سے ایک فرشتے کو ان کا نگران مقرر کیا جاتا ہے جو اُنہیں ساتھ لے کر آسمان میں ایک جگہ کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر وہ فرشتے قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد.

''ایک فقیہ، شیطان کے لیے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابن ابولیلیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت عمر بال فمسح ذکره فی التراب ثم توضا ثم التفت الی فقال: هکذا علمنا.

''میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد' مٹی کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو صاف کیا اور پھر وضو کر لیا' پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: ہمیں اسی طرح تعلیم دی گئی ہے''۔

۲۸۰۳-روح بن حاتم بزاز، بغدادی

اس نے ہشیم اور اسماعیل بن عیاش سے، جب کہ اس سے ابن ابودنیا' ابویعلیٰ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابراہیم

بن عبداللہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۲۸۰۴- روح بن صلاح مصری.

اس کو ابن سیابہ کہا جاتا ہے' ابن عدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس کی کنیت ابوحارث ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' حاکم کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور مامون ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''رشک دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ اُس کے ساتھ مصروف رہے' وہ اُس کے حلال کو حلال قرار دے اور اُس کے حرام کو حرام قرار دے' اور دوسرا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اُس مال کے ذریعے قریبی عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر عمل کرے تو (رشک کرنے والا شخص) یہ آرزو کرے کہ وہ اُس کی مانند ہو جائے اور جس شخص میں چار خوبیاں ہوں تو اُسے کوئی نقصان نہ ہوگا خواہ اُس کے پاس دنیا کی اور کوئی بھی چیز نہ ہو: اچھے اخلاق' پاکدامنی' گفتگو کرتے ہوئے سچ بولنا اور امانت کی حفاظت کرنا''۔

روح کا انتقال 233 ہجری میں ہوا۔

۲۸۰۵- (صح) روح بن عبادہ (ع) قیسی.

یہ ''ثقہ'' اور مشہور ہے اور اہلِ بصرہ کے علماء میں سے ''حافظ الحدیث'' ہے' اس نے حسین معلم' ابن عون اور ایک مخلوق سے احادیث روایت کی ہیں' جب کہ اس سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' عبد بن حمید' ابوبکر صاغانی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ کدیمی نے ابن مدینی کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے یہ بات دیکھی ہے کہ روح سے ایک لاکھ سے زیادہ احادیث منقول ہیں' البتہ میں نے اُس سے دس ہزار احادیث نوٹ کی ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ قواریری نے کسی دلیل کے بغیر اس کے بارے میں کلام کیا ہے' ابن مدینی بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن نے روح بن عبادہ کا تذکرہ کیا تو میں نے کہا: آپ ایسا نہ کریں کیونکہ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کی بات لے کر (پھیلا دیں گے) تو اُنہوں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' پھر وہ اندر گئے اور اُنہوں نے ازسرِنو وضو کیا کیونکہ وہ اس بات کے قائل تھے کہ غیبت کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ عبدالرحمٰن نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ راوی اسناد میں وہم کا شکار ہو جاتا ہے اور یہ کوئی نقصان دِہ بات نہیں ہے۔ یعقوب بن شیبہ نے محمد بن عمر کے حوالے سے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ قواریری جس نے بیس سے زیادہ جھوٹے مشائخ سے احادیث روایت کی ہیں' وہ یہ کہتا ہے کہ میں روح کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کروں گا' تو یعقوب بن شیبہ نے یہ بات بیان کی: میں نے عفان کو سنا ہے کہ وہ روح بن عبادہ کے معاملے سے راضی نہیں تھے' پھر اُن کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی کہ اُنہوں نے روح کو قوی قرار دیا ہے۔ احمد بن فرات کہتے ہیں: بیس آدمیوں نے روح پر تنقید کی ہے لیکن اس کے بارے میں اُن لوگوں کا قول نافذ نہیں ہوگا۔

کتانی نے ابوحاتم کا یہ قول نقل کیا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے باب: آزادی کا بیان اور کتاب "الکنیٰ" میں یہ کہا ہے: روح' قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! عبدالرحمٰن بن مہدی اس سے زیادہ قوی ہے' لیکن یہ صدوق اور علم حدیث کا ماہر ہے' یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: روح اُن افراد میں سے ایک تھے جو روایات سن کر حاصل کر لیتے تھے لیکن وہ صاحب مروت شریف اور صدوق تھے اور بہت زیادہ روایات نقل کرنے والے شخص تھے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: روح جب سے جوان ہوئے اُس کے بعد سے مسلسل علم حدیث کی خدمت میں مصروف رہے۔ علی بیان کرتے ہیں: ابن مہدی نے روح پر تنقید کی ہے اور اُنہیں اُن روایات کے حوالے سے منکر قرار دیا ہے جو روایات اُنہوں نے ابن ابوذئب کے حوالے سے زہری سے مسائل کے طور پر نقل کی ہیں' جب میں معن کے پاس آیا تو اُنہوں نے وہ نکال کر مجھے دکھائیں اور بولے: یہ روایات تمہارے بصری کے پاس ہیں جو اس نے ہمارے ساتھ سنی ہیں' تو میں عبدالرحمٰن کے پاس آیا اور اُنہیں اس بارے میں بتایا تو میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا کہ اس نے اُسے میرے لیے حلال قرار دے دیا ہے۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: میں نے عفان کو سنا کہ وہ روح بن عبادہ کے معاملے سے راضی نہیں تھے' ابوعبید آجری بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: قواریری نے روح کی زیادہ سے زیادہ نوسو روایات کو منکر قرار دیا ہے' جو اُنہوں نے امام مالک کے حوالے سے سماع کے طور پر روایت کی ہیں۔ روح کا انتقال 205 ہجری میں ہوا۔

۲۸۰۶- روح بن عبدالکریم

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۲۸۰۷- روح بن عبید

محمد بن ربیعہ کلابی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۲۸۰۸- روح بن عبدالواحد

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

طلب العلم فريضة علي كل مسلم.

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

یہ روایت عقیلی نے محمد بن احمد انطاکی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۲۸۰۹- روح بن عطاء بن ابی میمونہ

اس نے اپنے والد اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم فی الصلاۃ تسلیمۃ قبالۃ وجھہ۔

''نبی اکرم ﷺ نماز (کے آخر) میں سامنے کی طرف ایک ہی مرتبہ سلام کرتے تھے''۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے چند روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: میں اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

۲۸۱۰-روح بن عیینہ طائی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۲۸۱۱-روح (بن عنبسہ) اموی

اس نے اپنے والد سے، جب کہ اس سے صرف اس کے بیٹے عبدالکریم نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۸۱۲-روح بن غطیف

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے واہی قرار دیا ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تعاد الصلاۃ من قدر الدرھم من الدم۔

''(اگر جسم یا کپڑے پر) ایک درہم کی مقدار جتنا خون لگا ہو' تو نماز کو دُہرایا جائے گا''۔

اس راوی سے اس روایت کو نقل کرنے میں قاسم بن مالک مزنی منفرد ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

لا یعاد المریض الا بعد ثلاث۔

''بیمار کی عیادت تین دن بعد ہی کی جائے گی''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: روح بن غطیف کا شمار اہلِ جزیرہ میں ہوتا ہے۔

۲۸۱۳-روح بن فضل

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مجہول ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث کے حوالے سے یہ معروف ہے۔

۲۸۱۴-روح بن مسافر ابو بشر، بصری

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا' ایک مرتبہ اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے' جوزجانی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔

روح نے ابواسحاق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم شديدالبياض، كثير الشعر، يضرب شعره منكبيه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت انتہائی سفید تھی اور آپ کے بال بہت زیادہ تھے' آپ کے بال کندھوں تک آتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع روایت نقل کی ہے:

الايمان يمان، والحكمة يمانية، وجهال اهل اليمن ارق افئدة والين قلوبا.

''ایمان یمنی ہے' دانائی بھی یمنی ہے اور اہلِ یمن کے جاہل لوگ بھی سب سے زیادہ نرم دل اور حساس ہوتے ہیں''۔

اس روایت میں لفظ ''جاہل لوگ'' منکر ہے' اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ روایت ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لما اسرى بى ما سمعت شيئا احلى من كلام ربى.فقلت: يا رب، اتخذت ابراهيم خليلا، وكلمت موسىٰ (تكليما) الحديث بطوله.

''جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں نے اپنے پروردگار کے کلام سے زیادہ عمدہ اور کوئی آواز نہیں سنی' میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تُو نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا' حضرت موسیٰ کو کلیم بنایا''۔(اس کے بعد طویل حدیث ہے)

۲۸۱۵-روح بن مسیّب کلبی بصری

اس نے ثابت اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث محفوظ نہیں ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کم درجے کا صالح شخص ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' راویوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے تو اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مهنة احداكن فى بيتها تدرك بها عمل المجاهدين فى سبيل الله.

''عورت گھر کے کام کاج کے ذریعے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے عمل (کے اجر وثواب) تک پہنچ جاتی ہے''۔

(ریاح، ریحان)

۲۸۱۶-ریاح بن صالح

یہ مجہول ہے۔

۲۸۱۷-ریاح بن عمرو قیسی

یہ ایک بُرا آدمی ہے' یہ بات امام ابوداؤد نے بیان کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ کوفہ کے بدعتی صوفیوں میں سے ایک ہے' اس نے مالک بن دینار سے اور اس

سے روح بن عبدالمؤمن نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' ابوعبید آجری بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ' ابوحبیب' حیان جریری اور ان کے ساتھ چوتھی رابعہ' یہ زندیق ہیں۔

۲۸۱۸- ریحان بن سعید (د،س) ناجی

اس نے عباد بن منصور سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حجت نہیں ہے' ابوعبید کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ گویا اس سے راضی نہیں تھے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 203 ہجری میں ہوا' ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' جن میں امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں۔

۲۸۱۹- ریحان بن یزید (د،ت).

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، اور اس سے سعد بن ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' جہاں تک یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اس کی نقل کردہ حدیث یہ ہے:

لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي.

''خوشحال شخص اور کام کرنے کی صلاحیت رکھنے والے صحت مند شخص کیلئے صدقہ لینا جائز نہیں ہے''۔

﴿حرف الزای﴾

(زاذان)

۲۸۲۰-(صح) زاذان ابوعمر (م،عو) کندی مولاہم کوفی

ایک قول کے مطابق یہ ''جابیہ'' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے میں شریک ہوئے تھے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس نے حضرت عمر حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں، جب کہ اس سے عمرو بن مرہ' محمد بن جحادہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حکم سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ آپ نے زاذان سے استفادہ نہیں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ بہت زیادہ کلام کرتے تھے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں' ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے' اور یہ بات کہی ہے: اس کی نقل کردہ احادیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے سلمہ بن کہیل سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ابوبختری میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ محدثین کے نزدیک متین نہیں ہے' ابن جحادہ بیان کرتے ہیں: زاذان کھردرا کپڑا فروخت کرتا تھا اور جب کوئی شخص اس کے پاس آتا تو یہ اُسے دونوں کناروں میں سے بُرا حصہ دکھاتا تھا اور اُس کے ساتھ ایک ہی بولی طے کرتا تھا' پھر ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے زاذان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر توبہ کی تھی۔

۲۸۲۱-زاذان، ابویحییٰ (د، ت، ق) القتات.

ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالرحمٰن اور ایک قول کے مطابق یزید ہے' اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

(زافر)

۲۸۲۲-زافر بن سلیمان (ت، ق) قوہستانی.

اس نے ''رے'' (تہران) میں رہائش اختیار کی تھی' پھر یہ بغداد منتقل ہو گیا' اس نے لیث بن ابوسلیم' ابن جریج اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے یحییٰ بن معین' ابن عرفہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' یہ قوہیہ کپڑے بغداد لایا کرتا تھا' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مرسل روایات منقول ہیں

اور یہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور صالح ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا تھا اور بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا تھا' اگرچہ یہ سچا تھا' اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ ابن عساکر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما احتلمت اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته، فقال لی: لا تدخل علی النساء .قال: فما اتی علی یوم کان اشد منه.

''جب مجھے احتلام ہوا تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اب تم خواتین کے پاس (گھر کے اندر) نہیں جاؤ گے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے لیے اُس سے زیادہ تکلیف دِہ دن اور کوئی نہیں آیا''۔

یہ روایت ذاکر کے علاوہ اور کسی نے امام مالک سے نقل نہیں کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا انزل اللہ عاهة صرفت عن عمار المساجد.

''جب اللہ تعالیٰ کوئی آفت نازل کرتا ہے' تو وہ آفت' مساجد کو آباد کرنے والوں سے پھیر دی جاتی ہے''۔

یہ روایت اس راوی سے محمد بن بکار بن ریان نے نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' اس سے ایک منکر حدیث منقول ہے جو اس نے امام مالک سے نقل کی ہے' زکریا ساجی بیان کرتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا ہے۔

(زامل، زاہر)

۲۸۲۳- زامل بن زیاد طائی.

علی بن محمد مدائنی نے اس سے حکایت نقل کی ہے اور یہ مجہول ہے۔

۲۸۲۴- زاہر بن طاہر ابوالقاسم شحامی.

یہ نیشاپور کی مسند ہے' اس کا سماع مستند ہے' لیکن اس میں نماز کے حوالے سے خلل پایا جاتا تھا' اس لیے بہت سے حافظانِ حدیث نے احتیاط کے پیش نظر اس سے روایت کو ترک کر دیا' جب کہ دیگر حضرات نے سختی اور شدت کی وجہ سے ایسا کیا۔

(زائدہ)

۲۸۲۵- زائدہ بن سلیم

اس نے عمران بن عمیر سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۲۸۲۶-زائدہ

اس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ایک ہے۔

۲۸۲۷-زائدہ بن ابورقاد (س) ابومعاذ.

اس نے زیاد نمیری سے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' یہ بصری ہے اس سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے ثابت اور ایک جماعت سے نقل کی ہیں۔ اس سے محمد بن ابوبکر مکرمی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے؟ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لام عطية: اذا خفضت فاشمي ولا تنهكي، فانه اسنى للوجه، واحظى عند الزوج.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب تم ختنہ کرو تو ذرا بلند کرو خوب جھکا کر ختنہ نہ کرو' کیونکہ یہ چہرے کو زیادہ صاف کرتا ہے اور شوہر کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل رجب يقول: اللهم بارك لنا في رجب وشعبان، وبلغنا رمضان.

''جب رجب کا مہینہ آتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت رکھ دے۔ اور ہمیں رمضان تک پہنچا دے''۔

زیاد نامی راوی بھی ضعیف ہے۔

(زبان)

۲۸۲۸-زبان بن سلمان

اس نے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے' میرے علم کے مطابق ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۲۸۲۹-زبان بن فائد (د،ت،ق).

اس نے سہل بن معاذ کے حوالے سے اُن کے والد سے روایت نقل کی ہے' جب کہ اس سے لیث' رشدین بن سعد اور ایک جماعت

نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی احادیث منکر ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے' ابن یونس کہتے ہیں: یہ مصر کا سرکاری اہلکار بنا تھا اور وہاں کا عادل ترین حکمران تھا' اس کا انتقال 155 ہجری میں ہوا۔

(زبرقان)

۲۸۳۰- زبرقان بن عبداللہ (د) ضمری.

اس نے اپنے والد کے چچا حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے صرف کلیب بن صبح نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۸۳۱- زبرقان بن عبداللہ عبدی، ابوالورقاء کوفی

اس نے کعب بن عبداللہ سے، جب کہ اس سے اسرائیل اور سفیان نے روایات نقل کی ہیں' یہ حدیث میں وہم کا شکار ہوتا ہے' عقیلی نے اس کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث میں وہم پایا جاتا ہے۔

(زبید)

۲۸۳۲- (صح) زبید بن حارث (ع) یامی،

یہ ''ثقہ'' تابعین میں سے ایک ہے' اس میں تھوڑا سا تشیع پایا جاتا ہے' قطان کہتے ہیں: یہ ثبت ہے' کئی حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے' ابواسحاق جوزجانی نے اپنے عام اسلوب کے مطابق اس جیسے دیگر حضرات کے ساتھ اس کا ذکر یوں کیا ہے:

اہلِ کوفہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے مذہبی نظریات کی تعریف نہیں کی گئی' یہ کوفہ کے محدثین کے سردار ہیں' جیسے ابواسحاق' منصور' زبید الیامی' اعمش اور دیگر حضرات' جو ان کے معاصرین میں سے ہیں' لوگوں نے حدیث بیان کرنے میں ان کی سچائی کی وجہ سے ان سے روایات نوٹ کیں لیکن جب یہ کسی روایت کو ''مرسل'' کے طور پر نقل کریں' تو لوگوں نے اس بارے میں توقف کیا۔

(زبیر)

۲۸۳۳- (صح) زبیر بن بکار (ق)

یہ امام ہے' صاحبِ نسب ہیں اور مکہ کا قاضی ہے' یہ ''ثقہ'' اور علم کے ماہرین میں سے ایک ہے' اس کے بارے میں احمد بن علی سلیمانی کے اس قول کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا کہ اُنہوں نے اس کا شمار اُن لوگوں میں کیا ہے' جو احادیث ایجاد کرتے تھے اور ایک مرتبہ

اُنہوں نے یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔

۲۸۳۴- زبیر بن جنادہ (ت) ہجری کوفی.

اس نے ابن بریدہ اور عطاء سے، جب کہ اس سے حرمی بن عمارہ اور ابوتمیلہ نے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' اور اس شخص نے غلطی کی' جس نے یہ کہا: اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' اگر ابن جوزی نے اس کا تذکرہ نہ کیا ہوتا' تو میں بھی اس کا ذکر نہ کرتا۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے لیکن مشہور نہیں ہے۔

۲۸۳۵- زبیر بن حبیب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر اسدی

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں' یہ مدنی ہے' اس میں کمزوری پائی جاتی ہے' ابن عدیؒ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن کاسب اور معن نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۸۳۶- زبیر بن خربوذ

عثمان غطفانی نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور مجہول ہے۔

۲۸۳۷- زبیر بن خریق (د)، جزری

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے محمد بن سلمہ حرانی نے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے عطاء کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور وہ تیمّم کے ہمراہ پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں ہے۔

۲۸۳۸- زبیر بن زبیر جہضمی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، جب کہ اس سے سعید بن زید نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۲۸۳۹- زبیر بن سعید (د، ت، ق) بن سلیمان بن سعید بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمی

اس نے مدائن میں رہائش اختیار کی' اس نے عبداللہ بن علی' قاسم اور ایک جماعت سے، جب کہ اس سے عبداللہ بن مبارک' ابوعاصم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے' اُنہوں نے ایک اور مقام پر یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور طلاقِ بتہ سے متعلق حدیث کے حوالے سے معروف ہے۔ عبداللہ بن مبارک نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ یضحک بھا جلساء ہ یزل بھا ابعد من الثریا.

''بعض اوقات آدمی ایک بات کہتا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوؤں کو ہنساتا ہے' لیکن وہ اُس بات کی وجہ سے

(جہنم میں) اُس سے زیادہ گہرائی میں گرے گا' جتنا (زمین سے) ثریا ستارہ دُور ہے''۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

۲۸۴۰- زبیر بن سلیم (ق)

یہ ایک بزرگ ہے' جس کی شناخت نہیں ہو سکی' ابن لہیعہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی' اس کی نقل کردہ حدیث شبِ برات میں (اللہ تعالیٰ کے آسمانِ دنیا کی طرف) نزول کے بارے میں ہے۔

۲۸۴۱- زبیر بن شعشاع

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گدھے کا گوشت مباح ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مستند طور پر یہ حدیث منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر اس (یعنی گدھے کے گوشت) سے منع کر دیا تھا۔ عبدالصمد تنوری نے طلحہ بن حسین کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۲۸۴۲- زبیر بن عبداللہ، ابو یحییٰ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' اُنہوں نے اس کا تذکرہ ''الذیل'' میں کیا ہے۔

۲۸۴۳- زبیر بن عبداللہ مدنی

اس نے سفیان بن سلیم سے روایات نقل کی ہیں' یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' عقدی اور موسیٰ زمعی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المدينة تربتها مؤمنة.

''مدینہ منورہ کی مٹی مؤمن ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابن رو ہیمہ کے نام سے معروف ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۲۸۴۴- زبیر بن عبدالرحمٰن بن زبیر بن باطا قرظی مدنی

یہ صحابہ کرام کی اولاد میں سے ہے' اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے صرف مسور بن رفاعہ نے روایت نقل کی ہے' اس کے حوالے سے حدیثِ عسیلہ ''موطا'' میں منقول ہے۔ ایک مرتبہ اس نے اُسے ''مرسل'' کے طور پر نقل کیا اور اپنے والد کا ذکر نہیں کیا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۲۸۴۵- زبیر بن عبید (ق)

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں، جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام نہیں (بلکہ کوئی اور) ہے، ابو عاصم نبیل کے والد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۲۸۴۶- زبیر بن عثمان (د) بن عبداللہ بن سراقہ

یہ صرف اُس حدیث کے حوالے سے منکر ہے، جو اس نے محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ایاکم والقسامة ''تم لوگ قسامت سے بچ کر رہنا''۔

موسیٰ بن یعقوب زمعی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے، اور اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۲۸۴۷- زبیر بن عروہ بن زبیر بن عوام

ابن ابو حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے، یہ مجہول ہے۔

۲۸۴۸- زبیر بن عدی کوفی (ع)

یہ ''رے'' (تہران) کا قاضی تھا، اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ یحییٰ بن معین، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور عجلی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ، لیکن ''مقارب الحدیث'' ہے۔

۲۸۴۹- زبیر بن عیسیٰ

یہ حمیدی کبیر کا والد ہے، اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں، عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

۲۸۵۰- زبیر بن منذر (ق) ساعدی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۲۸۵۱- زبیر بن ولید (د) شامی.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں، شریح بن عبید اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۲۸۵۲- زبیر، (س).

یہ محمد بن زبیر کا والد ہے، اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نذر ماننے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، اس کا بیٹا اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

(زحر، زربی)

۲۸۵۳-زحر بن حصن

اس نے اپنے دادا سے، جب کہ اس سے ابوسکین طائی نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۸۵۴-زربی

یہ اناروں کا سوداگر تھا' سوید بن سعید نے اس سے حدیث روایت کی ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۲۸۵۵-زربی ابوعبداللہ (ت،ق)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں' یہ ہشام بن حسان کی مسجد میں امامت کرتا تھا اور ایک قول کے مطابق وہاں اذان دیتا تھا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور ابوسلمہ تبوذکی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے ابن سیرین کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الشاة من دواب الجنة.

''بکری جنت کے جانوروں میں سے ایک ہے''۔

(زرارہ)

۲۸۵۶-زرارہ بن اعین کوفی،

یہ حمران کا بھائی ہے اور رافضی ہے' عقیلی نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا علی، لا یغسلنی احد غیرك.

''اے علی! تمہارے علاوہ کوئی اور مجھے غسل نہ دے''۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ ابن سماک کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حج کے لیے گیا تو قادسیہ کے مقام پر میری ملاقات زرارہ بن اعین سے ہوئی' وہ بولے: مجھے آپ سے ایک اہم کام ہے' میں نے دریافت کیا: وہ کیا؟ تو اُنہوں نے کہا: جب آپ کی ملاقات امام جعفر صادق سے ہو تو اُن کی خدمت میں میرا اسلام پیش کیجیے گا اور اُن سے یہ پوچھیے گا کہ وہ مجھے بتائیں کہ میں جہنمی ہوں یا جنتی ہوں؟ میں نے اُن کی اس بات پر اعتراض کیا تو اُنہوں نے مجھ سے کہا: وہ یہ بات جانتے ہیں' اور وہ مسلسل میرے سامنے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ میں

نے اُن کی بات کوتسلیم کرلیا' جب میری ملاقات امام جعفر صادق سے ہوئی اور میں نے اُن سے اس بارے میں ذکر کیا تو اُنہوں نے مجھے جواب دیا: وہ جہنمی ہے۔ امام جعفر صادق کے اس جواب پر مجھے کچھ اُلجھن ہوئی' میں نے دریافت کیا: آپ کو کیسے پتا چلا؟ اُنہوں نے فرمایا: جوشخص میرے بارے میں اس بات کے علم کا دعویدار ہو'وہ جہنمی ہوگا۔ جب میں واپس آیا اور زرارہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی' تو میں نے اُنہیں بتایا کہ امام جعفر صادق نے مجھے یہ جواب دیا تھا کہ وہ جہنمی ہے' تو زرارہ نے کہا: اُنہوں نے تمہیں گھما پھرا کر جواب دیا ہے' میں نے دریافت کیا: گھما کر جواب دینے سے مراد کیا ہے؟ تو زرارہ نے کہا: اُنہوں نے تمہارے ساتھ ''تقیہ'' کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: زرارہ نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں' ابن ابوحاتم نے اس کے حالات میں صرف یہی بات بیان کی ہے کہ اس نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں اور سفیان ثوری نے یہ کہا ہے: اس نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا بھی نہیں ہے۔

۲۸۵۷- زرارہ بن ابوحلال عتکی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، جب کہ اس سے روح بن عبادہ نے روایات نقل کی ہیں' اور (اس کی حالت) مستور ہے۔

۲۸۵۸- زرارہ

اس نے' اعمال کے فضائل کے بارے میں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' اگر تو یہ زرارہ بن ابی اوفی نہیں ہے' تو پھر یہ معروف نہیں ہے۔

۲۸۵۹- زرارہ (س)

اس نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(زرزور)

۲۸۶۰- زرزور مخزومی

اس نے ابن عیینہ سے حکایت نقل کی ہے' اس کا پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۲۸۶۱- زرزور

یہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی اولاد کا غلام ہے' ابن عیینہ نے اس سے روایت نقل کی ہے اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

(زرعہ)

۲۸۶۲- زرعہ بن ابراہیم

اس نے عطاء سے روایت نقل کی ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۲۸۶۳- زرعہ بن عبداللہ

یہ بقیہ کے مشائخ میں سے ایک ہے ازدی بیان کرتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۲۸۶۴- زرعہ بن عبدالرحمٰن زبیدی

یہ بقیہ کا استاد ہے اور "متروک" ہے اور (اس کی نقل کردہ) روایت جھوٹی ہے۔

۲۸۶۵- زرعہ بن عبدالرحمٰن

یہ معمر تیمی کا غلام ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(زریق)

۲۸۶۶- زریق بن محمد کوفی

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں امیر بن ماکولا نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(زفر)

۲۸۶۷- زفر بن اوس (س) بن حدثان

یہ مالک بن اوس کا بھائی ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۲۸۶۸- زفر بن قیس ہمدانی

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے نباتی نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۲۸۶۹- زفر بن محمد فہری مدنی

عثمان بن عبدالرحمٰن حرانی نے اس سے حدیث روایت کی ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۲۸۷۰-زفر بن ہذیل عنبری (امام زفر رحمۃ اللہ علیہ)

یہ فقہاء اور عبادت گزاروں میں سے ایک ہیں' یہ صدوق ہیں' یحییٰ بن معین اور دیگر کئی حضرات نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن سعد کہتے ہیں: یہ حدیث میں کوئی چیز نہیں تھے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 158 ہجری میں 48 برس کی عمر میں ہوا۔[1]

۲۸۷۱-زفر بن وثیمہ (د) بن مالک بن اوس بن حدثان نصری

یہ اہل شام میں سے ہیں' انہوں نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسجد میں شعر سنانے اور حدود قائم کرنے کی ممانعت سے متعلق حدیث روایت کی ہے' عبدالحق نے اسے یعنی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے' ابن قطان بیان کرتے ہیں: اس حدیث کی علت یہ ہے کہ زفر نامی راوی کی حالت مجہول ہے' محمد بن عبداللہ شعیثی اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن معین اور دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

(زکار، زکریا)

۲۸۷۲-زکار بن علی

اس سے اس کے بیٹے ربیعہ نے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۲۸۷۳-(صح) زکریا بن اسحاق (ع) مکی

یہ عمرو کا شاگرد ہے اور ثقہ' حجت اور مشہور ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے' لیکن ثقہ ہے۔

۲۸۷۴-زکریا بن ایوب

شبابہ نے ہمیں اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' احمد بن علی خراز نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

من تطير رجع كافرا

''جو شخص فال نکالے وہ کافر ہو کر واپس آتا ہے''۔

---

[1] امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف ''سیر اعلام النبلاء'' میں امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات ذکر کیے ہیں اور آغاز میں انہیں فقیہہ' مجتہد اور عالم ربانی قرار دیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ان کی پیدائش 110 ہجری میں ہوئی اور انہوں نے امام ابوحنیفہ کے علاوہ اعمش' اسماعیل بن ابوخالد' محمد بن اسحاق' حجاج بن ارطاۃ اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ فقہ کے سمندر تھے اور اپنے وقت کے دانشور ترین شخص تھے' انہوں نے امام ابوحنیفہ سے علم فقہ حاصل کیا اور ان کا شمار ان کے اکابر تلامذہ میں ہوتا ہے' یہ ان افراد میں سے ایک ہیں' جنہوں نے علم اور عمل کو جمع کیا اور یہ حدیث کے درایتی پہلو پر زیادہ توجہ دیتے تھے اور متقن تھے۔ مترجم

۲۸۷۵-زکریا بن بدر

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے، یہ مجہول ہے۔

۲۸۷۶-زکریا بن حکیم حبطی کوفی ابویحییٰ

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے' یہ یحییٰ بن حکیم کا بیٹا ہے۔

عثمان بن سعید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے زکریا بن یحییٰ کوفی کی، شعبی کے حوالے سے نقل کردہ روایات کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: وہ کوئی چیز نہیں ہے۔

ابن عدی نے اسی طرح ذکر کیا ہے، پھر انہوں نے عباس دوری کے حوالے سے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: زکریا بن حکیم جسے

''حبطی'' کہا جاتا ہے، اُسے ''بدی'' بھی کہا جاتا ہے، اُس کی نقل کردہ حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ابوعلی نے ان کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: زکریا بن حکیم ''ثقہ'' نہیں ہے۔

ابن دورقی نے اُن کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے، اس میں بھی یہی کہا گیا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: زکریا بن حکیم حبطی ''بدی''، جسے ''بدن'' بھی کہا گیا ہے، اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں، جو اُن سے منقول روایات سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں، یہاں تک کہ بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے معتمد روایات ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من آذى المسلمين في طرقهم اصابته لعنتهم.

''جو مسلمانوں کو ان کے راستے کے حوالے سے تکلیف دے، ان کی لعنت اس تک پہنچے گی''

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے

۲۸۷۷-زکریا بن دوید (بن محمد بن اشعث بن قیس) کندی

یہ کذاب ہے۔ اس نے امام مالک، ثوری اور دیگر اکابرین سے سماع کا دعویٰ کیا اور یہ بات بیان کی، اُس کی عمر 130 سال ہے' یہ 260 ہجری کے بعد کی بات ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حمید طویل کے حوالے سے جھوٹی روایات بیان کرتا ہے' اس کی کنیت ابواحمد ہے، یہ شام میں گھومتا پھرتا رہا اور حدیثیں بیان کرتا رہا' یہ کہتا تھا: اس کی عمر 135 سال ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من داوم على صلاة الضحى كنت انا وهو في الجنة في زورق من نور في بحر من نور حتى يزور الله.

''جو شخص چاشت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرے گا' میں اور وہ جنت میں' نور کے سمندر میں نور کی چھوٹی کشتی پر ہوں گے' یہاں

تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا''
اسی کی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے
انتما وزیرای فی الدنیا و (فی) الآخرۃ، وانا وانتما نسرح فی الجنۃ.
قالہ لابی بکر وعمر ..الحدیث.
''تم دونوں دنیا اور آخرت میں میرے وزیر ہو، میں اور تم دونوں (ہم اکٹھے) جنت میں آرام کریں گے''
راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمائی تھی۔
یہ دونوں روایات احمد بن موسیٰ بن معدان نے ''حران'' میں ہمیں بیان کی تھیں، زکریا بن دوید کے حوالے سے ایک نسخہ منقول ہے ، جسے ہم نے نوٹ کیا، وہ سارے کا سارا جھوٹی روایات پر مشتمل ہے، جنہیں ذکر کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۸۷۸-(صح) زکریا بن ابوزائدہ (ع)

یہ امام شعبی کا شاگرد ہے، یہ صدوق اور مشہور حافظ ہے۔
اس سے شعبہ، یحییٰ قطان اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے، اس کی نقل کردہ حدیث میٹھی (یعنی قابل قبول) ہوتی ہے۔ یہ اسماعیل بن ابوخالد سے کافی قریب ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔
ابوزرعہ بیان کرتے ہیں: یہ کم تر درجے کا صالح شخص ہے، اور امام شعبی کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں بکثرت ''تدلیس'' کرتا ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''لین الحدیث'' ہے اور ''تدلیس'' کرتا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے، لیکن ''تدلیس'' کرتا ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابواسحاق کے حوالے سے، زکریا اور اسرائیل کی نقل کردہ روایات کمزور ہوتی ہیں، ان دونوں نے ابواسحاق سے آخری عمر میں سماع کیا تھا۔
یہ روایت بیان کی گئی ہے: اس کا انتقال 149 ہجری میں ہوا۔

۲۸۷۹-زکریا بن زید مدنی

یہ واقدی کا استاد ہے، یہ مجہول ہے۔

۲۸۸۰-زکریا بن صہیب

اس نے ابوصالح سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۲۸۸۱-زکریا بن صمصامہ

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ زر (بن حبیش) کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

قرأت القرآن كله على على، فلما بلغت والذين آمنوا وعملوا الصالحات فى روضات الجنات بكى حتى ارتفع نحيبه، ثم رفع راسه الى السماء، ثم قال: يازر، امن على دعائى.

ثم قال: اللهم انى اسالك اخبات المخبتين، واخلاص الموقنين، ومرافقة الابرار، واستحقاق حقائق الايمان.. الحديث بطوله. ثم قال: يازر، اذا ختمت فادع بهذا، فان حبيبى صلى الله عليه وسلم امرنى ان ادعو بهن عند ختم القرآن.

میں نے پورا قرآن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے تلاوت کیا' جب میں اس آیت پر پہنچا:

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے' وہ جنت کے باغات میں ہونگے''

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگ پڑے یہاں تک کہ ان کی ہچکیوں کی آواز آنے لگی' پھر انہوں نے اپنا سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور بولے: اے زر! میری دعا پر آمین کہو' پھر انہوں نے یہ دعا کی: اے اللہ میں تجھ سے عاجزی کرنے والوں کی عاجزی کا' یقین رکھنے والوں کے اخلاص کا' نیک لوگوں کے ساتھ کا' اور ایمان کے حقائق کا حقدار ہونے کا سوال کرتا ہوں''

اس کے بعد راوی نے طویل روایت نقل کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زر! جب تم قرآن ختم کرو' تو یہ دعا مانگو' کیونکہ میرے محبوب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے یہ حکم دیا تھا' کہ جب میں قرآن ختم کروں' تو ان کلمات کے ذریعے دعا مانگا کروں۔

یہ روایت حمامی نے نقل کی ہے

۲۸۸۲-زکریا بن عبداللہ بن یزید صہبانی

اس نے یحییٰ حمانی سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۲۸۸۳-زکریا بن عبداللہ

یہ شیخ ہے۔ اس نے ابوعلی حنفی سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

۲۸۸۴-زکریا بن عبدالرحمٰن برجمی

ازدی نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الصلاة على نور على الصراط. ومن صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين

عاما.

''مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور ہوگا' اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر 80 مرتبہ درود بھیجے گا' اس کے 80 سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے''

۲۸۸۵- زکریا بن ابوعبیدہ

اس نے بہز بن حکیم سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے۔

عقیلی نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے، انہوں نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ بہز کے دادا کے حوالے سے، ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا' جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا''

یہ روایت دوسری ''قوی'' سند کے ساتھ منقول ہے، جسے احمد بن عبدالمؤمن نے زکریا بن ابوعبیدہ ناجی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۲۸۸۶- زکریا بن عطیہ

اس نے عثمان بن عطاء خراسانی سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۲۸۸۷- زکریا بن عیسیٰ

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' اس سے عمر بن ابوبکر مؤملی سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۲۸۸۸- زکریا بن ابومریم

یہ شیخ ہے، اس نے ہشیم سے روایات نقل کی ہیں، نسائی کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ہم نے شعبہ کے سامنے اس کا ذکر کیا، تو انہوں نے چیخ ماری۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان بین شفیر جهنم الی قعرها سبعین خریفا من صخرة تهوی .فقیل له: تحت ذلك من شیء ؟ قال: نعم غی وآثام

''جہنم کے کنارے سے لے کر اس کے گڑھے (کے آخری حد) تک اتنا فاصلہ ہے' کہ جتنا کوئی پتھر ستر برس تک گرتا رہے (تو وہاں تک پہنچے گا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا اس کے نیچے کوئی چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! غی اور آثام ہیں (یہ دو کنویں ہیں جن سے دوزخیوں کے لیے پیپ نکلتی ہے)

۲۸۸۹- زکریا بن منظور بن عقبہ بن ثعلبہ قرظی

اس نے ہشام بن عروہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے اور اس کا ذکر دوبارہ آئے گا، کیونکہ منظور نامی شخص' اس کا دادا ہے۔

۲۸۹۰- زکریا بن یحییٰ کندی

اس نے شعبی سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ شخص نابینا تھا۔

۲۸۹۱- زکریا بن یحییٰ (د، س، ق) بن عمارہ

اس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ حدیث (روایت کرنا) جائز ہے، تاہم اس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، ابن جوزی نے اسی طرح بیان کیا ہے، ویسے یہ شخص سچا ہے۔

اس نے ابن معین، ابن مدینی، فلاس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو ان کی رائے اس کے بارے میں اچھی تھی' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیخ ہے

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الثقات'' میں تحریر کرتے ہیں: اس کا انتقال 189 ہجری میں ہوا۔

۲۸۹۲- زکریا بن یحییٰ بدی.

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کا ذکر (زکریا) بن حکیم (کے حالات کے تحت) گزر چکا ہے۔

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' یہ ''زکریا السمسار'' ہے۔

۲۸۹۳- زکریا بن یحییٰ کسائی کوفی.

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ ایک برا شخص ہے' جو بری روایات بیان کرتا ہے۔ میں نے کہا: مجھے تو اس نے یہ کہا ہے: کہ آپ نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں' تو یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے چہرہ پھیر لیا اور اللہ کے نام کی قسم اُٹھا کر یہ کہا: کہ وہ نہ تو کبھی اُس کے پاس گئے ہیں' اور نہ ہی انہوں نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں۔

یحییٰ نے یہ بھی بتایا: یہ شخص اس بات کا اہل ہے کہ اس کیلئے کنواں کھودا جائے' اور اسے اس میں ڈال دیا جائے۔

ابویعلیٰ موصلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید علی رضی اللہ عنہ وھو یقول: اللہ ولیی، وانا ولیك، ومعاد من عاداك، ومسالم من سالمت.

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا' آپ ﷺ نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا ولی ہے اور میں تمہارا ولی ہوں اور میں اس سے دشمنی رکھوں گا' جو تم سے دشمنی رکھے گا اور اس سے ٹھیک رہوں گا' جو تم سے ٹھیک رہے گا''

(اس روایت کی سند میں) علی بن القاسم کوفی وہ شخص ہے' جس کے حوالے سے زکریا اور دیگر راویوں نے روایات نقل کی ہیں' جب کہ معلیٰ وہ راوی ہے جس نے دس سے کم مرفوع روایات نقل کی ہیں۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: زاذان بیان کرتے ہیں

قال علی لابی مسعود: انت المحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین ؟ قال: او لیس کذاك ؟ قال: اقبل المائدۃ او بعدھا ؟ قال: لا ادری.

قال: لا دریت! انہ من کذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: کیا آپ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا تھا' انہوں نے دریافت کیا: کیا ایسا نہیں ہے؟ انہوں نے دریافت کیا: کیا یہ سورہ مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے یا بعد کی بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' انہوں نے کہا: آپ کو معلوم نہیں ہے' کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کی طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرتا ہے' اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے''

عقیلی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بات نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر ثابت ہے کہ آپ نے سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد مسح کیا تھا' جیسا کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

محمد بن عثمان بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

مکتوب علی باب الجنۃ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی.

''جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے: محمد' اللہ کے رسول ہیں' میں نے علی کے ذریعے ان کی تائید کی ہے''

حافظ ابونعیم بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں:

علی باب الجنۃ: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، علی اخو رسول اللہ قبل ان یخلق السموات بالفی عام.

''جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' محمد' اللہ کے رسول ہیں' علی' آسمانوں اور زمین کی تخلیق

سے دو ہزار سال پہلے اللہ کے رسول کے بھائی تھے''

خطیب نے حسن نامی اس راوی کے حالات میں ابونعیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

کسائی نے ابن فضیل اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

۲۸۹۴-زکریا بن یحییٰ بن اسد مروزی

یہ ابن عیینہ کا شاگرد ہے' ابوالحسین ابن المنادی کہتے ہیں: ابویحییٰ زکرویہ' جس نے خبر واحد نقل کی ہے' جو اس نے ہمارے سامنے ربیع الثانی 270 ہجری میں سفیان کے حوالے سے نقل کی تھی۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: اس کا لقب ''جوذابہ'' ہے۔ انہوں نے اسی طرح بیان کیا' اور اگر ازدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں نہ کیا ہوتا' تو میں بھی اس کا ذکر نہ کرتا۔ پھر انہوں نے اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کہی' بلکہ یہ کہا ہے: اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے سفیان بن عیینہ سے سماع کیا ہے۔

۲۸۹۵-زکریا بن یحییٰ مصری، ابویحییٰ الوقار

اس نے ابن وہب اور اس کے بعد کے افراد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا' صالح جزرہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے

صالح کہتے ہیں: زکریا الوقار نے ہمیں حدیث بیان کی جو بڑے کذابوں میں سے ایک ہے۔

ابن یونس کہتے ہیں: یہ فقیہ تھا۔ اس کا ایک حلقہ تھا' یہ 80 برس تک زندہ رہا۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: یہ صالح، عبادت گزار اور فقیہ تھا' قرآن (کے مخلوق ہونے یا نہ ہونے کی بحث) کے زمانے میں' یہ مصر چھوڑ کر مغربی (افریقہ) کے شہر طرابلس چلا گیا تھا۔

ابن یونس اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا اسررت بقراء تی فاقرء وا معی، واذا جهرت فلا یقرا معی احد.

''جب میں (نماز کے دوران) پست آواز میں تلاوت کروں' تو تم بھی میرے پیچھے تلاوت کرلیا کرو' اور جب میں (نماز کے دوران) بلند آواز میں تلاوت کروں' تو کوئی میرے ساتھ تلاوت نہ کرے''

جب ابوطاہر بن سرح تک یہ روایت پہنچی' تو وہ غصے میں آ گئے' انہوں نے بشر بن بکر کی تحریر نکالی' تو یہ روایت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے

حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے' یا شاید امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے (مرسل روایت کے طور پر) منقول تھی' یہ شک حلوانی کو ہے۔

حلوانی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اس کے بعد انہوں نے حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی ملاقات سے متعلق روایت ذکر کی۔

حلوانی کہتے ہیں: میں نے ابن وہب کی اصل میں یہ روایت دیکھی ہے' سفیان ثوری کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی''

تاہم یہ روایت دوسری سند کے ساتھ مستند طور پر منقول ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان رجلا قال: یا رسول الله، وقعت علی اهلی فی رمضان نهارا.قال: فجر ظهرك فلا یفجرن بطنك.

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے رمضان میں' دن کے وقت (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے'

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری پشت نے گناہ کیا ہے' لیکن تمہارا پیٹ ہرگز گناہ نہ کرے''

مرادی کے علاوہ سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے اور کہمس بن معمر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

اذا اراد الله بعبد هوانا انفق ماله فی الطین.

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رسوا کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو وہ اس کے مال کو مٹی میں (یعنی تعمیرات میں) خرچ کرواتا ہے''

عباس بصری نامی راوی ''صدوق'' ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

کانت رایة رسول الله صلی الله علیه وسلم سوداء ، ولواء ه ابیض، مکتوب فیه: لا اله الا الله محمد رسول الله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ تھا' اور چھوٹا جھنڈا سفید تھا' جس میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے مصر کے مشائخ کو دیکھا کہ وہ عبادت گزاری' اجتہاد اور فضیلت کے حوالے سے ابویحییٰ (نامی اس راوی) کی تعریف کرتے تھے۔ اس کے حوالے سے بہت سی روایات منقول ہیں جن میں سے بعض مستقیم بھی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 254 ہجری میں ہوا۔

۲۸۹۶-زکریا بن یحییٰ (ق) بن منظور بن ثعلبہ بن ابو مالک قرظی مدنی.

ابن عدی نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے۔

عباس دوری، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، اور کئی مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے لوگ کہتے ہیں: یہ طفیلی ہے جب کہ معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ "ثقہ" نہیں ہے احمد بن محمد بن محرز اور ابوداؤد نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ واہی الحدیث ہے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ زکریا بن منظور بن عقبہ بن ثعلبہ بن ابو مالک قرظی ابویحییٰ ہے۔

آگے چل کر انہوں نے یہ کہا: اس نے محمد حسن بن زبالہ، عتیق زبیری، ابراہیم بن منذر، حمیدی اور اسحاق بن ابواسرائیل سے روایات نقل کی ہیں اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لا یغنی حذر من قدر، و الدعاء ینفع مما نزل، ومما لم ینزل

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بچاؤ تقدیر سے نہیں بچا سکتا اور دعا اس چیز کے بارے میں بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو گئی ہے اور اس چیز کے بارے میں بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل نہیں ہوئی"۔

عباس دوری یحییٰ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: زکریا بن منظور قاضی کے عہدے پر فائز ہوا تو اس نے حماد بربری کے خلاف فیصلہ دے دیا اسی وجہ سے ہارون اسے "رقہ" لے آیا یہ راوی ثقہ نہیں ہے۔

ایک مرتبہ ان سے دریافت کیا گیا: تو انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تو میں نے یحییٰ سے کہا: میں نے پہلے ایک مرتبہ آپ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اس وقت تو آپ نے کسی اچھی رائے کا اظہار نہیں کیا تھا تو یحییٰ نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لوگ یہ کہتے ہیں: یہ طفیلی ہے (شاید اس سے مراد مفت خورہ یا حکومتی وظیفہ خوار ہے)۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: زکریا بن منظور "منکر الحدیث" ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

القدریة مجوس هذه الامة الحدیث

"قدریہ (فرقے کے لوگ) اس اُمت کے مجوسی ہیں"

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے:

یا عائشة، اتقی النار ولو بشق تمرة فانها تسد من الجائع ما تسد من الشبعان.

"اے عائشہ! جہنم سے بچنے کی کوشش کرو، خواہ کھجور کے ایک (آدھے) ٹکڑے کے ذریعے کرو کیونکہ یہ بھوکے آدمی کو بھی

سہارا دے دیتی ہے جیسا کہ سیراب آدمی کو سہارا دیتی ہے''۔

ابن ماجہ میں اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو اس نے اپنے دادا محمد بن عقبہ کے حوالے سے سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے جو تسبیح پڑھنے کے بارے میں ہے۔

۲۸۹۷- زکریا بن یحییٰ سراج مقری

240 ہجری کے آس پاس یہ مصر میں رہتا تھا۔

ابن یونس نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۸۹۸- زکریا بن یحییٰ (خ)، ابوالسکین الطائی

یہ مشہور شخص ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس نے منکر روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

اس نے محاربی اور ابوبکر بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ بن ناجیہ اور ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۸۹۹- زکریا بن یحییٰ حبطی

اس کا ذکر (زکریا) بن حکیم (کے نام کے تحت) گزر چکا ہے۔

۲۹۰۰- زکریا بن یحییٰ بن داؤد الحافظ، ابویحییٰ ساجی بصری

یہ ثبت راویوں میں سے ایک ہے' مجھے اس کے بارے میں کسی بھی جرح کا علم نہیں ہے۔

ابوالحسن بن القطان کہتے ہیں: حدیث کے بارے میں اس راوی سے متعلق اختلاف کیا گیا ہے' کچھ لوگوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور دیگر نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس کا انتقال 307 ہجری میں ہوا۔

۲۹۰۱- زکریا بن یحییٰ بن الخطاب.

اس نے ابوہلال کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی' یہ بات عقیلی نے بیان کی ہے' اس نے ایک حدیث ذکر کی ہے' جس کا متن عمدہ ہے۔

۲۹۰۲- زکریا بن یحییٰ بن حارث.

اس نے امام مالک کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ خراسان کا رہنے والا ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

يا علي، اتق الدنيا، فمن كثر نشبه كثر شغله، ومن كثر شغله اشتد حرصه، ومن اشتد حرصه كثر همه، ومن كثر همه نسي.

''اے علی! دنیا سے بچ کے رہنا' کیونکہ جس شخص کا مال زیادہ ہوگا' اس کی مصروفیات بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی مصروفیات زیادہ ہوں گی اس کی حرص بھی زیادہ ہوگی اور جس کی حرص زیادہ ہوگی' اس کی پریشانیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی پریشانیاں زیادہ ہوگی' وہ (آخرت کو) بھول جائے گا''

یہ روایت جھوٹی ہے۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کا احتمال نہیں رکھتے۔

۲۹۰۳-زکریا بن یحییٰ الکنانی،ابو یحییٰ.

اس نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' لیکن اس تک جانے والی اس روایت کی سند بھی تاریکیوں پر مشتمل ہے' خطیب بغدادی نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں اس کا ذکر کرتے ہوئے' وہ روایت نقل کی ہے' جس کا متن یہ ہے:

لا يزال الخير في انتقاص، والشر في زيادة.

''بھلائی ہمیشہ کمی میں رہے گی اور برائی' زیادتی میں رہے گی''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ دونوں راوی ایک ہی ہیں۔

۲۹۰۴-زکریا بن یحییٰ بن اسد مروزی

یہ ابن عیینہ کا شاگرد ہے۔یہ ''صدوق'' ہے

ابوالحسین بن منادی کہتے ہیں: ابو یحییٰ زکرویہ جس نے سفیان کے حوالے سے صرف ایک روایت ہمارے سامنے بیان کی تھی' اس کا انتقال 270 ہجری میں ربیع الثانی کے مہینے میں ہوا، امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے ''جوزابہ'' بھی کہا جاتا ہے' ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: اس نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے سفیان بن عیینہ سے سماع کیا ہے' جب وہ بغداد میں تھے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے اس کا تذکرہ صرف اس لیے کیا ہے' کیونکہ ازدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۹۰۵-زکریا بن یحییٰ ضمیری.

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من بات وفي بطنه جزرة بات آمنا من القولنج

''جو شخص ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کے پیٹ میں اونٹ کا گوشت ہو' وہ قولنج سے محفوظ حالت میں رات بسر کرتا

ہے''۔

اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں شعیب بن احمد منفرد ہے، میں اس سے بھی واقف نہیں ہوں۔

۲۹۰۶-زکریا.

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں' منصور نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(زمعہ)

۲۹۰۷-زمعہ بن صالح (ت،ق).

اس نے عمرو بن دینار اور طاؤس کے بیٹے کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کا اسم منسوب یمانی ہے' اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی' ابن مہدی، عبدالرزاق اور ایک مخلوق نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے جو روایت نقل کی ہے، اس کی سند میں اس کے ساتھ دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین نے ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ کم درجے کا صالح الحدیث ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ لین اور واہی الحدیث ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں اس کے برخلاف بھی نقل کیا گیا ہے' آخری زمانے میں ابن مہدی نے اسے ''متروک'' قرار دے دیا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یہ زیادہ غلطیاں کرتا ہے' اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابوداؤد طیالسی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انا صنعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما لم يشركني فيه احد ونقشه: محمد رسول الله.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگوٹھی تیار کی تھی' اس میں کوئی میرے ساتھ شریک نہیں ہوا تھا' اس پر محمد رسول اللہ نقش تھا''۔

(زمیل)

۲۹۰۸-زمیل (د،س).

اس نے اپنے آقا عروہ بن زبیر سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے یزید بن الہاد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوسکتی' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں۔

اهدی لی ولحفصة طعام، وكنا صائمتين فافطرنا، فقال النبی صلى الله عليه وسلم: صوما يوما مكانه.

''مجھے اور حفصہ کو کھانا تحفے کے طور پر دیا گیا' ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' ہم نے روزہ ترک کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا''۔

لیث بن سعد نے اپنی سند کے ساتھ عروہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

''تورات میں بات تحریر ہے کہ جو شخص ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے۔ وہ ملعون ہے''

(زنفل، زہدم)

۲۹۰۹- زنفل عرفی (ت) مکی.

اس نے ابن ابوملیکہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' حمیدی کہتے ہیں: بچے اس کے ساتھ کھیلا کرتے تھے

اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

ان النبی صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد امرا قال: اللهم خر لی داختر لی.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میرے لیے بہتری کر دے' اور میرے لیے (بہتر کام کو) اختیار کر دے (یا میرے لیے اس میں بھلائی رکھ دے)''

یہ روایت اس سے ابراہیم بن وزیر نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ ابن عبداللہ ہے اور ایک قول کے مطابق ابن شداد ہے۔

۲۹۱۰- زہدم بن حارث طائی.

اس نے بہز بن حکیم کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے' اس سے منقول روایت بیری کاٹنے والے پر لعنت کے بارے میں ہے۔

۲۹۱۱- زہدم بن حارث مکی.

اس نے حفص بن غیاث کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

عقیلی کہتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اتانی جبرائیل فقال: یا محمد، اتیتك بکلمات لم آت بهن احدا قبلك، قل: یامن اظهر الجمیل، وستر القبیح، ولم یاخذ بالجریرة ... الحدیث.

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! میں آپ ﷺ کے پاس ایسے کلمات لے کر آیا ہوں' آپ سے پہلے میں یہ کلمات کسی کے پاس لے کے نہیں آیا' آپ ﷺ یہ پڑھا کریں: اے وہ ذات! جس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا اور قبیح چیز کو پردے میں رکھا اور گناہ پر (فوراً) پکڑ نہیں کرتا''۔

(زہرہ، زہیر)

۲۹۱۲-زہرہ (س)

اس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت اس بارے میں ہے:

ان الصلاة الوسطی هی الظهر ''نمازِ وسطیٰ سے مراد ظہر کی نماز ہے''

یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

۲۹۱۳-زہیر بن اسحاق.

اس نے یونس بن عبید سے روایات نقل کی ہیں' اس میں ضعف پایا جاتا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ ابن منکدر کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جو بہت زیادہ منکر نہیں ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابن جوزی کہتے ہیں: یہ ابواسحاق سلولی بصری ہے۔

۲۹۱۴-زہیر بن ثابت.

ابن حزم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک (درج ذیل راوی کا تعلق ہے' تو وہ یہ ہے)

۲۹۱۵-زہیر بن ابوثابت

اس نے شعبی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ثقہ ہے۔

۲۹۱۶-زہیر بن سالم (د، ق).

اس نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حمص کا رہنے والا ہے اور منکر ہے' اس نے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابووہب کلاعی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۲۹۱۷-(صح) زہیر بن عباد رواسی

اس نے ابوبکر بن شعیب سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے حسین بن حمید عکی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وکیع بن جراح کا چچازاد ہے یہ کوفہ کا رہنے والا تھا اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی اس نے امام مالک، حفص بن میسرہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے حسن بن سفیان، حسن بن الفرج غزی، ابوحاتم رازی نے روایات نقل کی ہیں دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

اس کا انتقال 238 ہجری میں ہوا۔

۲۹۱۸-زہیر بن عبداللہ

اس نے ایک صحابی سے یہ روایت نقل کی ہے:

''جو شخص بغیر منڈیر والی چھت پر سوئے اور اس سے گر جائے اور اس سے ہو جائے تو ذمہ اس سے بری ہو جاتا ہے اور اسی طرح جو شخص طغیانی کے وقت سمندر میں سفر کرے''۔

ابوعمران جونی نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الادب المفرد'' میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۲۹۱۹-زہیر بن العلاء

اس نے عطاء بن ابومیمونہ سے روایات نقل کی ہیں اس سے ابواشعث احمد بن مقدام نے روایات نقل کی ہیں

ابوحاتم رازی کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: اس کی نقل کردہ روایات موضوع ہیں، جن میں سے ایک روایت یہ ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

كثرة العرب قرة عين لي

''عربوں کی کثرت میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے''

۲۹۲۰-زہیر بن مالک، ابوالوازع

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں بہت زیادہ غفلت پائی جاتی تھی البتہ اس کی نقل کردہ احادیث صالح ہے۔

۲۹۲۱-زہیر بن محمد تمیمی مروزی

اس نے محمد بن منکدر، صفوان بن سلیم، اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' اس سے عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن ابوبکیر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' میمونی نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مقارب الحدیث ہے' مروزی نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: زہیر نامی وہ شخص' جس سے اہل شام نے روایات نقل کی ہیں' وہ دوسرا زہیر ہے' اثرم نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل شام نے' زہیر کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

ابن مدینی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' احمد بن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عثمان دارمی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔

ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ ''قوی'' نہیں ہے' دوسرے مقام پر انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

عمرو بن ابوسلمہ نے اس کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: یہ جائز الحدیث ہے، امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے' اس کے حافظے میں خرابی پائی جاتی تھی اس کی شام میں بیان کردہ روایات' اس کی عراق میں بیان کردہ روایات سے زیادہ منکر ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: زہیر بن محمد تمیمی عنبری ابومنذر نے مکہ میں سکونت اختیار کی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

ولید بن مسلم کہتے ہیں: زہیر بن محمد مروزی نے زید بن اسلم کا بیان نقل کیا ہے

رایت ابن عمر یصلی وازرارہ محلولة.وقال: رایت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یفعله.

''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا' وہ نماز ادا کر رہے تھے اور ان کے بٹن کھلے ہوئے تھے' انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''العلل'' میں کہتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے' زہیر کی نقل کردہ اس احادیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: میں اس بزرگ سے پرہیز کرتا ہوں' گویا کہ اس کی نقل کردہ احادیث ایجاد کی ہوئی ہوتی ہیں' میرے نزدیک یہ زہیر بن محمد نہیں ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس بوڑھے کو ضعیف قرار دیا ہے' وہ کہتے ہیں: یہ شیخ' اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ لوگ اس کا نام تبدیل کر دیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''حدیث'' کے طور پر نقل کی ہے:

قرا علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم سورة الرحمن حتی ختمها، ثم قال: مالی اراکم سکوتا! للجن کانوا احسن منکم ردا، ما قرأت علیهم: " فبای آلاء ربکما تکذبان " من مرة الا قالوا: ولا بشیء من نعمك ربنا نکذب، فلك الحمد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے سورہ الرحمٰن کی تلاوت کی اور اسے مکمل تلاوت کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں خاموش دیکھا ہے' جنات نے تم سے زیادہ بہتر ردِعمل ظاہر کیا تھا' جب میں نے ان کے سامنے اس کی تلاوت کی' کہ تم اپنے پروردگار کی کون' کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے' تو میں نے جب بھی یہ آیت تلاوت کی' تو انہوں نے یہ کہا: اے ہمارے پرودگار! ہم تیری نعمتوں میں سے کسی بھی چیز کا انکار نہیں کرتے' اور حمد تیرے لیے ہی مخصوص ہے''

ہشام بن عمار، الولید کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس کا سرقہ کیا، انہوں نے ولید کے حوالے سے یہ روایت نقل کر دی، ان لوگوں میں سلیمان بن احمد واسطی، علی بن جمیل رقی، عمرو بن مالک بصری، برکہ بن محمد حلبی شامل ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ثلاثة لا یقبل الله لهم صلاة، لا یرفع لهم الی السماء حسنة: العبد الآبق حتی یرجع، المراة الساخط علیها زوجها حتی یرضی، السکران حتی یصحو.

''تین لوگ ایسے ہیں کہ جن کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرے گا' اور ان کی کوئی اچھائی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی' ایک مفرور غلام جب تک وہ واپس نہیں آجاتا' ایک وہ عورت جس کا شوہر' اس سے ناراض ہو' جب تک وہ راضی نہیں ہوجاتا' اور ایک نشے کا شکار شخص جب تک وہ ہوش میں نہیں آتا''۔

ابوداود طیالسی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

المرء علی دین خلیله، فلینظر احدکم من یخالل.

''آدمی اپنے ساتھی کے دین پر ہوتا ہے تو ہر شخص کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس کا دوست کون ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع ''حدیث'' کے طور پر نقل کی ہے:

الحسن والحسین وختنهما لسبعة ایام.

''امام حسن اور امام حسین کا ختنہ سات دن بعد ہوا تھا''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من خضب بالسواد سود الله وجهه یوم القیامة

''جو شخص سیاہ خضاب استعمال کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو سیاہ کرے گا''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت موضوع ہے' ابن عبدالبر کہتے ہیں: زہیر بن محمد نامی راوی تمام لوگوں کے نزدیک ضعیف ہے'

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی نہیں! بلکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' زہیر کا انتقال 162 ہجری میں ہوا تھا۔

۲۹۲۲-زہیر بن محمد الابلی.

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ لین اور ضعیف ہے، شاید ان کی مراد محمد بن زہیر ہے۔

۲۹۲۳-زہیر بن مرزوق (ق)

اس نے علی بن زید بن جدعان سے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی.

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: علی بن غراب نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لا یحل منع الملح والنار والماء

''نمک' آگ اور پانی کا نہ دینا جائز نہیں ہے''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۲۹۲۴-(صح) زہیر بن معاویہ (ع) ابوخیثمہ جعفی کوفی الحافظ

اس نے زیاد بن علاقہ، سماک، اور ان کے طبقہ کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

اس سے قطان، ابن مہدی، نفیلی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

شعیب بن حرب کہتے ہیں: زہیر' شعبہ جیسے بیس آدمیوں سے بڑا ''حافظ الحدیث'' ہے ابن عیینہ کہتے ہیں: کوفہ میں اس کے مانند اور کوئی شخص نہیں تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: زہیر نے عمدہ مشائخ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں یہ ''ثبت'' ہے' البتہ ابن اسحاق کے حوالے سے اس نے جو روایات نقل کی ہیں' ان میں یہ ''لین'' ہے' کیونکہ اِس نے اُن سے آخری عمر میں سماع کیا تھا۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' البتہ اس نے ابواسحاق سے اختلاط کا شکار ہو جانے کے بعد سماع کیا تھا۔

امام نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور ثبت ہے' اس کا انتقال رجب کے مہینے میں 173 ہجری میں ہوا،

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا ابواسحاق کے حوالے سے روایت میں کمزور ہونا' ابواسحاق کے حوالے سے ہے' اس کے حوالے سے نہیں ہے۔

۲۹۲۵-زہیر بن منقذ

اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔
اس سے عبداللہ بن میمون نے روایات نقل کی ہیں۔

(زیاد)

۲۹۲۶-زیاد بن ابیہ الامیر

اس کے صحابی ہونے کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی' اگرچہ یہ ہجرت کے سال پیدا ہوا تھا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''الضعفاء'' میں کہتے ہیں: اس کے ظاہری احوال پر معصیت غالب تھی' اور اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ جس شخص کی یہ صورتحال ہو' اسے ترک کردیا جاتا ہے۔

ابن عساکر کہتے ہیں: اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی' اس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اسلام قبول کیا تھا' یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے عراق کا گورنر بنا تھا۔

اس سے ابن سیرین، عبدالملک بن عمیر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: زیاد کے پاس ایک شخص کے بارے میں سوال آیا' جس کا انتقال ہوگیا تھا اور اس نے پسماندگان میں ایک پھوپھی اور خالہ چھوڑی تھی، اس نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ یہ بات جانتے ہیں؟ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی صورتِ حال میں کیا فیصلہ دیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اس نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھوپھی کو بھائی کی جگہ اور خالہ کو بہن کی جگہ قرار دیا تھا' انہوں نے پھوپھی کو دو تہائی حصے دیے تھے اور خالہ کو ایک تہائی حصہ دیا تھا۔

یہ زیاد ابن سمیہ ہے، اسے زیاد بن عبید بھی کہا گیا ہے، جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھ لاحق کیا' تو اسے زیاد بن ابوسفیان کہا جانے لگا، امیر معاویہ کہتے تھے: یہ ان کا بھائی ہے۔

۲۹۲۷-زیاد بن اسماعیل (م،ت،ق)

اس نے محمد بن عباد بن جعفر سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس سے ابن جریج اور ثوری نے روایات نقل کی ہیں، یہ عمر رسیدہ نہیں ہے۔

۲۹۲۸-زیاد بن امیہ

یہ تابعی ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے۔

یونس بن ابواسحاق نے اپنے والد کے حوالے سے زیاد بن امیہ سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ یہ کہتا ہے: جو بھی شخص پچاس سال کا ہوتا ہے' تو اس کے فوراً بعد اس کے جسم کے کسی نہ کسی حصے میں کوئی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔

۲۹۲۹-زیاد بن انعم افریقی

اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث نقل نہیں کی' البتہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۹۳۰-زیاد بن بیان (د،ق)

اس کی نقل کردہ روایت درست نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

المهدی من عترتی، من ولد فاطمة

''مہدی' میری آل میں سے' اور یہ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا''

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: زیاد بن بیان رقی' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۹۳۱-زیاد بن ثویب (س،ق).

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دم کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

اس کے حوالے سے صرف عاصم بن عبیداللہ عمری نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۹۳۲-زیاد بن جاریہ (د).

اس نے حبیب بن مسلمہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''صدوق'' ہے اور ''جائز الحدیث'' ہے۔

اس کی نقل کردہ روایت مال غنیمت میں سے انعام کی ادائیگی کے بارے میں ہے، ایک جماعت نے اس سے روایت نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اس کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' تاہم انہوں نے اس کا نام زید بیان کیا ہے۔

۲۹۳۳-زیاد بن جبل.

اس نے ابوزبیر سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۲۹۳۴-زیاد بن حارث.

حاکم کہتے ہیں: عمرو بن دینار اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۲۹۳۵-زیاد بن حذیم (س) بن عمرو سعدی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اس کا بیٹا موسیٰ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۲۹۳۶-زیاد بن ابوحسان نبطی واسطی.

حاکم کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے بھی روایات نقل کی ہیں' شعبہ نے اس پر شدید تنقید کی ہے اور اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے: جو فریاد کرنے والے مظلوم کی مدد کرنے کے بارے میں ہے۔

۲۹۳۷-زیاد بن حسان بصری

یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہے' محدثین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۲۹۳۸-زیاد بن حسن (ت) بن فرات تمیمی کوفی قزاز.

اس نے اپنے والد اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ابوسعید الاشج اور ابن نمیر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ما فی الجنة شجرة الا وساقها من ذهب

''جنت میں ہر درخت کا تنا سونے سے بنا ہوا ہوگا''

پھر انہوں نے یہ کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۳۹-زیاد بن ابوحفصہ

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' اس کی نقل کردہ روایت موضوع ہونے سے مشابہت رکھتی ہے۔

۲۹۴۰-(صح) زیاد بن ربیع (خ، د، ق).

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اس نے اپنی سند کے ساتھ ایک خاتون

کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، جس کا نام فسیلہ ہے وہ یہ بیان کرتی ہے اس نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم امن العصبيه ان يحب الرجل قومه ؟ قال: لا.ولكن من العصبية ان يعين قومه على الظلم.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: آدمی کا اپنی قوم سے محبت رکھنا' کیا عصبیت میں شمار ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ عصبیت یہ ہے' کہ آدمی اپنی قوم کی ظلم میں مدد کرے''

ابن مثنیٰ کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق وہ خاتون حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: یہ زیاد بن ربیع ابوخداش یحمدی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں غور وفکر کی گنجائش ہے' پھر انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ اس کی نقل کردہ روایات میں ایک روایت یہ ہے: جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

اسلمت بعد نزول المائدة فرايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين.

''میں نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم نقول - اذا عطسنا: الحمد لله على كل حال.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی کہ جب ہم چھینک ماریں' تو یہ کہیں: الحمد لله على كل حال (ہر حال میں' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے)''۔

عثمان بن ابوشیبہ نے زیاد سے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح بخاری'' میں زیاد سے روایت نقل کی ہے۔

ابن مثنیٰ کہتے ہیں: اس کا انتقال 185 ہجری میں ہوا' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''واہی'' ہے۔

اس نے ابوعمران جونی، عاصم بن بہدلہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

اس سے احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابوشیبہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

ابن مثنیٰ کہتے ہیں: اس کا انتقال 185 ہجری میں ہوا۔

۲۹۴۱-زیاد بن ابوجصاص بصری واسطی

اس نے حضرت انس، ابوعثمان نہدی اور ابن سرین سے روایات نقل کی ہیں۔

اس سے یزید بن ہارون، وعبدالوہاب بن عطاء اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن معین اور ابن مدینی کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ واہی ہے، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے۔
جہاں تک امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے' تو انہوں نے کتاب "الثقات" میں یہ کہا ہے: یہ بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے' ابن جوزی کہتے ہیں: راویوں میں سات آدمیوں کا نام زیاد بن ابوزیاد ہے' ان میں اس بصاص کے علاوہ اور کوئی مجروح نہیں ہے۔

۲۹۴۲-زیاد بن زید الاعسم

اس نے شریح سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے
عبدالرحمٰن ابن اسحاق الواسطی جو ضعیف ہے، اس نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۹۴۳-زیاد بن سعد (د) بن ضمیرہ

ایک قول کے مطابق (اس کا نام) زیاد بن ضمیرہ ہے' ایک قول کے مطابق (اس کا نام) زید بن ضمیرہ ہے۔
اس نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ اس نے اپنے والد اور اپنے چچا سے روایات نقل کی ہیں۔
اس سے محمد بن جعفر بن زبیر نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۲۹۴۴-زیاد بن سمح صنعانی

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں' اس سے یحییٰ بن عمیر نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔
ابن ابوحاتم نے "باب شین" میں اس کا ذکر کیا ہے' اور اس کا نام زیاد بن شمخ بیان کیا ہے۔

۲۹۴۵-زیاد بن سفیان

اس نے ابوسلمہ سے روایات نقل کی ہیں' حافظ سمع کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۲۹۴۶-زیاد بن ابوسودہ (د، ق)

اس نے اپنے بھائی عثمان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ابعثوا بزیت یسرج فی قنادیله - یعنی بیت المقدس
"زیتون کا تیل بھیجو جو وہاں کی قندیلوں میں چراغ روشن کیا جائے" یعنی بیت المقدس میں ایسا کیا جائے۔
یہ روایت انتہائی منکر ہے' سعید بن عبدالعزیز نے اسے زیاد کے حوالے سے، اس خاتون سے نقل کیا ہے، یہ "منقطع" ہے۔
یہ روایت ثور بن یزید نے زیاد کے حوالے سے متصل سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

عبدالحق کہتے ہیں: یہ روایت قوی نہیں ہے، ابن قطان کہتے ہیں: زیاد اور عثمان ان لوگوں میں سے ہیں، جن کی نقل کردہ روایت سے بچنا لازم ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میمونہ نامی یہ خاتون "میمونہ بنت سعد" ہے اور ایک قول کے مطابق بنت سعید ہے اس کے حوالے سے "سنن" میں چار روایات منقول ہیں اور چاروں روایات منکر ہیں، پہلی روایت وہ ہے، جو ہم نے بیان کر دی ہے، دوسری روایت یہ ہے کہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی، تیسری روایت اس شخص کے بارے میں ہے، جو رمضان میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: کہ اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور چوتھی روایت زیب و زینت کا اظہار کرنے والی عورت کے بارے میں ہے۔

پھر مجھے یہ نہیں معلوم، کہ کیا سعید بن عبدالعزیز نے زیاد سے سماع کیا ہے؟ یا انہوں نے لفظ "عن" کے ذریعے تدلیس کے طور پر اس کا ذکر کیا ہے، ثور بن یزید اور معاویہ بن صالح نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں، میں نے کہا: تو پھر روم کا اس بارے میں کیا ہوگا، بلکہ ان دونوں کے یہ الفاظ ہیں: میں نے کہا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کہ جو شخص اس بات کی طاقت نہ رکھتا ہو کہ وہ وہاں تک سوار ہو کر جا سکے؟ (یا سامان بھیج سکے؟) تو ان دونوں نے یہ زائد الفاظ نقل کیے ہیں: "اس میں ایک نماز ادا کرنا، ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے"۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

۲۹۴۷-زیاد بن طارق.

اس نے ابوجرول سے روایات نقل کی ہیں، یہ منکر ہے اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے.

عبید اللہ بن رماحس اِس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۲۹۴۸-زیاد بن عبداللہ نمیری بصری.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس سے سہیل بن ابوصالح اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے انہوں نے "الضعفاء" میں بھی اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے،

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ تناقض ہے اس کے حوالے سے مساجد تعمیر کرنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔

۲۹۴۹-زیاد بن عبداللہ النخعی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے

عباس بن ذریح اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۲۹۵۰-زیاد بن عبداللہ (یا شاید) ابن عبید.

اس نے شعبی سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے، اس کی کنیت ابوسکن ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۲۹۵۱-زیاد بن عبداللہ (ق).

اس نے عاصم بن محمد عمری سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔
بقیہ نے مسلم بن عبداللہ کے حوالے سے' اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۹۵۲-(صح) زیاد بن عبداللہ (خ،م) طفیل بکائی کوفی

یہ ابن اسحاق کا شاگرد ہے۔
اس نے منصور، عبدالملک بن عمیر، اور اکابرین سے روایات نقل کی ہیں۔
اس سے احمد، فلاس، حسن بن عرفہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث' اہل صدق کی احادیث ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: سیرت کے بارے میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ سیرت کے علاوہ روایات میں یہ قابل اعتماد نہیں ہے' علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' پھر میں نے اسے ترک کر دیا' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا' امام ابوزارعہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی ہے' جو اس کے علاوہ دوسرے راوی سے بھی منقول ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے' ابن سعد کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ ضعیف ہے تاہم محدثین نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن ادریس کہتے ہیں: ابن اسحاق کے بارے میں زیاد بکائی سے زیادہ ''ثبت'' اور کوئی نہیں ہے' کیونکہ اس نے اسے دو مرتبہ املاء کروائی تھی۔

صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ اپنی ذات کے حوالے سے ضعیف ہے' تاہم یہ ان لوگوں میں سے ایک ہے' جو ''سیرت'' کے بارے میں ''ثبت'' شمار ہوتے ہیں۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اذن بلال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی صوتین صوتین والاقامۃ مثل ذلک.

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منیٰ میں موجودگی کے دوران' دو دو کلمات کے ذریعے اذان کہی اور اقامت بھی اس طرح کہی''

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الخندق حتى غربت الشمس.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے دن' اس وقت تک نماز ادا نہیں کی' جب تک سورج غروب نہیں ہو گیا''

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

قال رجل: يارسول الله ايصبغ ربك ؟ قال: نعم صبغا لا ينفض، احمر ،اصفر ،ابيض.

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار بھی رنگ لگاتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! وہ ایسا رنگ ہے جو مدھم نہیں ہوتا، سرخ، زرد، سفید۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

تراصوا في الصف، فان الشيطان يقوم في الخلل.

''اس طرح صفیں ملا کر رکھو' کیونکہ شیطان خالی جگہ کے درمیان آ کر کھڑا ہو جاتا ہے''۔

یہ اور دیگر روایات ابن عدی نے نقل کی ہیں اور پھر یہ کہا ہے: میں اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 183 ہجری میں ہو گیا تھا۔

۲۹۵۳- زیاد بن عبدالرحمٰن (د) ابوالخصیب.

یہ تابعی بصری ہے۔

اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۲۹۵۴- زیاد بن عباد.

اس نے کعب سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۲۹۵۵- زیاد بن عبیدہ

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' جو جھوٹی روایت ہے۔

۲۹۵۶- زیاد بن عبید حمیری مصری.

حیوہ بن شریح کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے' اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

۲۹۵۷-زیاد بن عثمان.

اس نے عباد بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۲۹۵۸-زیاد بن عمرو بن ہند جلمی (س، ق) کوفی

منصور اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۲۹۵۹-زیاد بن عمرو.

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو بن زیاد ہے۔

۲۹۶۰-زیاد بن قیس (س).

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' عاصم بن بہدلہ اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۲۹۶۱-زیاد بن کثیر.

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۲۹۶۲-زیاد بن کلیب (م، د، ت، س) ابومعشر تمیمی کوفی.

اس نے ابراہیم اور شعبی سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ ایک سو دس ہجری میں ادھیڑ عمری میں انتقال کر گیا تھا' اس سے روایات نقل کرنے والا آخری شخص ابن ابوعروبہ ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اپنے حافظے میں متین نہیں ہے۔

۲۹۶۳-زیاد بن مالک.

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ حجت نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے عبداللہ سے سماع اور حکم کے اس سے سماع پتہ نہیں چل سکا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں۔

القارن یطوف طوافین ویسعی سعیین

''حج قران کرنے والا شخص دو مرتبہ طواف کرے گا اور دو مرتبہ سعی کرے گا''۔

۲۹۶۴-زیاد بن ابومریم (ق) جزری.

اس نے عبداللہ بن معقل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ''ندامت توبہ ہوتی ہے''

اس راوی میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔
میرے خیال میں عبدالکریم بن مالک کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔
ایک قول کے مطابق یہ جراد بن جرح ہے' اور ایک قول کے مطابق یہ دونوں دو الگ آدمی ہیں۔

۲۹۶۵-زیاد بن ابومسلم بصری صفار العابد.

اسے فراء بھی کہا گیا ہے' اس نے ابولعالیہ اور سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے وکیع' ابن مہدی اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ القطان نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے عبداللہ بن شعیب نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۲۹۶۶-زیاد بن ابوملیح ہذلی.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۲۹۶۷-زیاد بن ملیک ،ابوسکینہ

یہ ایک ایسا بزرگ ہے' جس کی حالت پوشیدہ ہے' نہ تو اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے اور نہ ہی ضعیف قرار دیا گیا ہے' تو یہ جائز الحدیث ہے' اس سے جعفر بن برقان، ابوبکر بن ابومریم نے روایات نقل کی ہیں یہ اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

دعوا الحبشة ما ودعوكم.
''تم حبشیوں کو اس وقت تک چھوڑے رہو' جب تک وہ تمہیں چھوڑے رہیں''

۲۹۶۸-زیاد بن منذر (ت) ہمدانی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب ''ثقفی'' اور ایک قول کے مطابق ''نہدی'' ہے۔
اس نے ابوبردہ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے مروان بن معاویہ، محمد بن سنان عوقی اور متعدد لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کذاب ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ رافضی ہے' یہ فضائل اور مثالب کے بارے میں احادیث ایجاد کرتا تھا' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منذر بن بن زیاد ہے' یہ ''متروک'' ہے۔
دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جارودیہ نامی فرقہ اس کی طرف منسوب ہے' جو لوگ اس بات کے قائل ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں سب سے افضل ہیں۔ یہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں اور یہ اس بات کے قائل ہیں: امامت' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے ساتھ مخصوص ہے' جب کہ ان میں سے بعض لوگ رجعت کا عقیدہ رکھتے ہیں' اور بعض لوگ متعہ

کو مباح قرار دیتے ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ترمذی کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

من اطعم مؤمنا علی جوع.

''جو شخص کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے''

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کذاب ہے اور اللہ کا دشمن ہے۔

اس نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر علیا بثلم الحیطان.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو باغ کی ٹوٹی ہوئی جگہ کے بارے میں حکم دیا''۔

۲۹۶۹-زیاد بن منذر، ابوحازم، شیعی.

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے ان کی کتاب میں اس کا ذکر نہیں کیا۔

۲۹۷۰-زیاد بن میمون ثقفی فاکہی.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام زیاد ابو عمار بصری ہے اور ایک قول کے مطابق زیاد بن ابو عمار ہے اور ایک قول کے مطابق زیاد بن ابو حسان ہے' ہوسکتا ہے کہ محدثین نے اس کا نام تدلیس کے طور پر نقل کیا ہو' تاکہ اس کی حالت کے شناخت نہ ہوسکے۔

لیث بن عبدہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا: زیاد بن میمون کم یا زیادہ کو برابر نہیں رکھتا۔

ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

یزید بن ہارون کہتے ہیں: یہ کذاب ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اسے ''متروک'' قرار دے دیا تھا۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ واہی الحدیث ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس کے پاس آیا' تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' میں نے یہ احادیث ایجاد کی ہیں۔

بشر بن عمر زہرانی کہتے ہیں: میں نے زیاد بن میمون سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے اس نے) نقل کی ہے، تو اس نے جواب دیا: کیا لوگ میرے بارے میں یہ گمان کرتے ہیں، میں یہودی یا عیسائی تھا؟ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات بیان کرتا رہا ہوں، میں نے ان سے رجوع کر لیا ہے، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

حسن بن علی خلال کہتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون کو سنا: انہوں نے زیاد بن میمون کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: میں نے یہ قسم اٹھائی

ہے کہ میں اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کروں گا، میں نے اس سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو اس نے بکر بن عبداللہ کے حوالے سے وہ حدیث مجھے سنا دی۔ پھر میں نے (کچھ عرصہ بعد) دوبارہ اس حدیث کے بارے میں پوچھا، تو اس نے وہ مورق کے حوالے سے سنا دی، پھر میں نے (کچھ عرصہ بعد) دوبارہ اس کے بارے میں دریافت کیا: تو اس نے وہ روایت حسن کے حوالے سے مجھے سنائی۔

محمود بن غیلان بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: آپ نے عباد بن منصور سے بکثرت روایات نقل کی ہیں' لیکن کیا وجہ ہے آپ نے ان سے عطارہ والی وہ حدیث نہیں سنی؟ جو نضر بن شمیل نے ہمارے سامنے بیان کی ہے، تو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: تم خاموش رہو! میں اور عبدالرحمٰن بن مہدی، زیاد بن میمون سے ملے، ہم نے اس سے سوال کرتے ہوئے کہا: یہ احادیث' جو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں (ان کی حیثیت کیا ہے؟) تو وہ بولے: آپ دونوں کی کیا رائے ہے؟ جو شخص توبہ کرتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! (کرتا ہے)، تو اس نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تھوڑی یا زیادہ (کوئی حدیث) نہیں سنی، کیونکہ جب لوگ یہ نہیں جانتے تو آپ بھی نہیں جانتے ہونگے، کہ میری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پھر ہمیں اطلاع ملی کہ وہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) روایات نقل کرتا ہے، میں اور عبدالرحمان اس کے پاس آئے، تو وہ بولا: میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر ہمیں اطلاع ملی کہ وہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) احادیث بیان کررہا ہے، تو ہم نے اسے ترک کردیا۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے، جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

طلب العلم فريضة.

''علم حاصل کرنا فرض ہے''

صباح بن سہل ''ضعیف'' ہے، جس نے زیاد بن میمون سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ، کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ليس من امراة تحمل حملا الا كان لها كاجر القائم الصائم المخبت، فاذا وضعت كان لها بكل رضعة عتق رقبة. والرجل اذا جامع زوجته واغتسل باهي الله به الملائكة.

''جو عورت حاملہ ہوتی ہے اسے نوافل ادا کرنے والے روزہ دار اور عاجزی کرنے کروانے کی مانند اجر ملے گا اور جب وہ بچے کو جنم دے گی تو ہر ایک مرتبہ دودھ پلانے کے عوض میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا' اور جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد غسل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتا ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ، کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان الله ليس بتارك احدا يوم الجمعة من المسلمين الا غفر له.

''بے شک اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن کسی مسلمان کو ترک نہیں کرتا' مگر یہ کہ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے اس کا زمانہ پایا ہے۔

۲۹۷۱-زیاد بن مینا (ت،ق).

اس نے ابوسعد بن ابوفضالہ سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: اس میں ''لین'' ہونا پایا جاتا ہے۔

ابوسعد کا صحابی ہونا محل نظر ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: یہ زیاد مجہول ہے

۲۹۷۲-زیاد بن یزید زیادی.

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس نے یزید حمیری سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۲۹۷۳-زیاد، ابوالسکن.

اس نے امام شعبی سے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق یہ زیاد بن عبداللہ ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' یہ وہ آخری شیخ ہے' جس نے شعبی سے روایات نقل کی ہیں۔

وقال ابن معین: یہ مخرم میں تھا' یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

زیاد بن ایوب کہتے ہیں: زیاد ابوسکن نے ہمیں یہ بات بتائی' میں شعبی کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اس وقت روٹی اور پنیر کھا رہے تھے انہوں نے کہا: میں نکلنے سے پہلے (یہ کھا کر) بردباری حاصل کرنا چاہتا ہوں' ان کی مراد یہ تھی: مجلس قضاء کی طرف جانے سے پہلے۔

۲۹۷۴-زیاد.

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق یہ زیاد بن اسلم ہیں' اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ ہے' یہ مجہول ہے

۲۹۷۵-زیاد، مولیٰ بنی مخزوم.

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اسماعیل بن ابوخالد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۲۹۷۶-زیاد، مولیٰ معیقیب.

اس نے ''مرسل'' روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۲۹۷۷-زیاد، ابوعمرو.

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۹۷۸-زیاد، ابوبشر.

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' موسیٰ بن عقبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۹۷۹-زیاد

یہ ابومقدام ہشام کا والد ہے' یہ ''ضعیف الحدیث'' ہے۔

۲۹۸۰-زیاد ابوہاشم

اس کے حوالے سے، اس کے بیٹے نے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ سابقہ راوی ہے' لفظ ہاشم نسخہ نقل کرنے والوں کو غلطی ہے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں آدم نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: زیاد ابوہشام' جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا غلام ہے' وہ پسندیدہ شخصیت نہیں ہے:

ابوالفضل عباس بن فضل انصاری بیان کرتے ہیں: اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

ان عثمان قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اظل الله فى ظله من انظر معسرا، او ترك لغارم.

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنا سایہ نصیب کرے گا' جو کسی تنگدست شخص کو (قرض کی ادائیگی کے لیے) مہلت دے' یا مقروض کو (قرض) معاف کردے''

۲۹۸۱-زیاد الطائی (ت).

اس نےحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے' اس سے حمزہ الزیات نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کو ''لین'' قرار دیا ہے۔

۲۹۸۲-زیاد ابوالوقار (د،ق) کوفی عصفری

یہ سفیان کا والد ہے' اس نے حبیب بن نعمان اسدی، کے حوالے سے خریم بن فاتک سے روایات نقل کی ہیں، زیاد کے بارے میں یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کس پائے کا ہے؟

اس کے حوالے سے اس کے بیٹے سفیان بن زیاد نے یہ حدیث نقل کی ہے:

عدلت شهادة الزور بالاشراك.

''جھوٹی گواہی کو، شرک کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے''۔

ایک قول کے مطابق حبیب نے خریم بن فاتک کے بیٹے ایمن سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۹۸۳-زیاد، ابوالابرد (ت، ق).

اس نے اسید بن ظہیر سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نقل کردہ اس حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

''مسجد قباء میں نماز ادا کرنا' عمرہ کرنے کی مانند ہے''

اس کے حوالے سے صرف عبدالحمید بن جعفر نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۹۸۴-زیاد

یہ راوی منکر ہے' اس کی شناخت اس حدیث کے علاوہ پتا نہیں چل سکی' جو ابو جعفر رازی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

لا تقبل صلاة رجل في جسده شيء من الخلوق.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسے شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی' جس کے جسم پر ذراسی بھی خلوق (مخصوص قسم کی خوشبو) لگی ہو''

۲۹۸۵-زیاد، ابوہشام.

یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے' اس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دوسرے غلام محجن سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے اس کے بیٹے ہشام نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث چلنے والی نہیں ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ پسندیدہ شخصیت نہیں ہے۔

اس نے تنگ دست شخص کو افطاری کروانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۲۹۸۶-زیاد، ابوعمار.

یہ زیاد بن میمون ہے اور یہی وہ زیاد بن ابوعمار ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۲۹۸۷-زیاد.

یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' شاید یہ زیاد بن عمرو ہے' ایک قول کے مطابق فہری ہے' جس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں اور جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۲۹۸۸-زیاد، ابوعمر بصری.

عقیلی نے اس کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے کہا: عبدالرحمٰن نے اہل بصرہ کے دو مشائخ سے روایات نوٹ کی ہیں' انہوں نے دریافت کیا: وہ دونوں کون ہیں؟ میں نے کہا: زیاد ابوعمر۔ یحییٰ نے اپنے سر کو حرکت دی اور بولے: وہ تو دو روایتوں کو تین بنا کر نقل کرتا ہے' اور پھر اس نے کچھ ایسی روایات بھی نقل کی ہیں' جن میں وہ غفلت کا شکار ہوا ہے' میں نے کہا: دوسرا شخص قاسم خدانی ہے انہوں نے کہا: وہ منکر شخص ہے' پھر انہوں نے اس کی کچھ تعریف بھی کی' میں نے کہا: عبدالرحمٰن تو یہ کہتا ہے: کہ زیاد ابوعمر ثبت ہے' تو یحییٰ نے اپنے منہ کو ٹیڑھا کیا اور بولے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن جہاں تک اس کی نقل کردہ احادیث کا تعلق ہے' تو وہ مستند نہیں ہیں۔

۲۹۸۹-زیاد.

اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی، اس نے ابومنذر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حثا في قبر ثلاثا.

''نبی اکرم ﷺ نے قبر پر تین مرتبہ دونوں ہاتھ بھر کر مٹی ڈالی''

اس روایت کو نقل کرنے میں ہشام بن سعد منفرد ہے یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

۲۹۹۰-زیاد، مولیٰ معیقیب.

اس کا ذکر ہو چکا ہے' سعید بن ابوایوب نے اس سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے' اس کی نقل کردہ روایت مرسل ہے۔

(زیادہ)

۲۹۹۱-زیادہ بن محمد انصاری (د).

اس نے محمد بن کعب قرظی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے لیث بن سعد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

ابوصالح بیان کرتے ہیں: لیث بن سعد نے' اس راوی کے حوالے سے' اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ينزل الله في آخر ثلاث ساعات يبقين من الليل، فينظر الله في الساعة الاولى منهن في الكتاب

الذی لا ینظر فیه غیره، فیمحو ما یشاء ویثبت، ینظر فی الساعة الثانیة فی عدن وهی مسکنه التی یسکن، لا یکون معه فیها الا الانبیاء والصدیقون والشهداء ، فیها ما لم یخطر علی قلب بشر، ثم یهبط فی آخر ساعة منااللیل فیقول: الا مستغفر یستغفرنی فاغفر له، الا سائل یسالنی فاعطیه، الا داع یدعونی فاستجیب له، حتی یطلع الفجر.

''جب رات گزرنے میں آخری تین گھڑیاں باقی رہ جاتی ہیں' تو اللہ تعالیٰ نزول کرتا ہے' ان میں سے پہلی گھڑی میں' اللہ تعالیٰ اس کتاب کو دیکھتا ہے' جس میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں دیکھ سکتا' پھر وہ جس چیز کو چاہتا ہے اسے مٹا دیتا ہے اور جیسے چاہتا ہے اسے برقرار رکھتا ہے' دوسری گھڑی میں وہ اس عدن کو دیکھتا ہے' جہاں اس کا مسکن ہے' جہاں وہ رہتا ہے' اس عدن میں اس کے ساتھ صرف انبیاء' صدقین اور شہداء رہتے ہیں' اس میں ایسی چیزیں ہیں' جن کا کبھی کسی انسان کے ذہن میں خیال بھی نہیں آیا پھر وہ رات کی آخری گھڑی میں نیچے اتر آتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا مجھ سے مغفرت طلب کرے گا؟ کہ میں اس کی مغفرت کر دوں، کیا کوئی مانگنے والا مجھ سے کچھ مانگے گا کہ میں اسے عطا کر دوں، کیا کوئی دعا کرنے والا مجھ سے دعا مانگے گا؟ کہ میں اس کی دعا قبول کرلوں' ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے''

یہ الفاظ منکر ہیں زیادہ نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے انہیں نقل نہیں کیا۔

یہ ذم (کے الفاظ والی) اس حدیث کو نقل کرنے میں بھی منفرد ہے:

''اللہ تعالیٰ ہمارا پروردگار ہے' جو آسمان میں ہے'' یہ اس نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(زید)

۲۹۹۲-(صح) زید بن اسلم (ع) مولیٰ عمر

ابن عدی نے زیادتی کی ہے کہ اس کا ذکر ''الکامل'' میں کیا ہے، کیونکہ یہ ''ثقہ'' اور ''حجت'' ہے۔

حماد بن زید کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا، وہاں (محدثین) زید بن اسلم کے بارے میں کلام کر رہے تھے، تو عبید اللہ بن عمر نے مجھ سے کہا: ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے، صرف یہ ہے کہ یہ اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر بیان کرتا ہے۔

۲۹۹۳-(صح) زید بن ابوانیسہ (ع) رہاوی، ابواسامہ

یہ حفاظ حدیث میں سے ایک ہے۔

اس نے شہر بن حوشب، عطاء، عمرو بن مرہ، اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں' اس سے امام مالک، عبید اللہ بن عمرو، اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور ''فقیہ'' ہیں، علم کو روایت کرنے والے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) حدیث میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ ''حسن الحدیث'' ہے۔

۲۹۹۴-زید بن ایمن (ق).

اس نے عبادہ بن نسی سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ، فنبی اللہ حی یرزق.

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) ''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ حرام کیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے' تو اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے''

اس کے حوالے سے صرف سعید بن ابو ہلال نے روایات نقل کی ہیں، تاہم ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قاعدے کے مطابق اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۲۹۹۵-زید بن بکر جوزی

یہ انتہائی ''منکر الحدیث'' ہے، یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

انہوں نے اس کے حوالے سے اسماعیل بن مسلم سے ایک روایت نقل کی ہے۔ یہ ''متروک'' ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقیۃ من الحیۃ، فقال:اعرضھا علی، فعرضتھا: باسم اللہ شجۃ قرنیۃ، ملحۃ فی بحر قفطا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ھذہ مواثیق اخذھا سلیمان علی الھوام، لا اری بھا باسا.قال: فلدغ رجل وھو مع علقمۃ فرقاہ بھا، فکانما نشط من عقال.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بچھو کے ڈنگ مارنے کے دم کا ذکر کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے الفاظ میرے سامنے پیش کرو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ الفاظ پیش کیے: اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے شجۃ قرنیۃ، ملحۃ فی بحر قفطا

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ عہد ہیں' جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے' زمین کے حشرات الارض سے لیے تھے' میرے نزدیک ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو زہریلے جانور نے کاٹ لیا' وہ علقمہ کے ساتھ تھا' علقمہ نے اسے ان الفاظ کے ذریعے دم کیا' تو اس کی یہ حالت ہوگئی جیسے اسے رسیوں سے آزاد کر دیا گیا ہو۔

۲۹۹۶-زید بن تغلب

اس نے ابومنذر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اپنے استاد کی طرح اس کے بارے میں بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔

۲۹۹۷-زید بن جاری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر الحدیث ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے' اس کی نقل کردہ حدیث بھی درست نہیں ہے۔

۲۹۹۸-زید بن جبیرہ (ت، ق) ابوجبیرہ انصاری

اس نے اپنے والد اور ابوطوالہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے لیث، سوید بن عبدالعزیز، اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث نوٹ نہیں کی جائیگی۔
ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
خصال لا تنبغي في المساجد: لا تتخذ طرقا، لا يشهر فيها سلاح، لا ينشر فيها فرش، لا ينثر فيها نبل، لا يمر فيها بلحم، لا يضرب فيها حد، لا يقص فيها جراحة، لا تتخذ سوقا.
''کچھ کام ایسے جو مسجد میں نہیں کیے جانے چاہیے' تم اسے راستہ نہ بناؤ' اس میں ہتھیار سونت کر نہ چلو' اس میں بچھونے نہ بچھاؤ' اس میں تیر لے کر نہ جاؤ' اس میں گوشت لے کر نہ گزرو' اس میں حد جاری نہ کی جائے' اس میں کسی زخم کا قصاص نہ لیا جائے' اور اسے بازار نہ بناؤ''
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
من قتل مؤمنا متعمدا فقد كفر بالله.
''جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا، اس نے اللہ تعالیٰ کا کفر کیا''
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ، کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
من لم يعرف حق عترتي والانصار والعرب فهو لاحد ثلاث: اما منافق، اما ولد زنية، اما حملته امه على غير طهر.
''جو شخص میری عترت، انصار اور عربوں کے حق کی پہچان نہیں کرتا، وہ تین میں سے کوئی ایک ہوگا، یا منافق ہوگا، یا ولد الزنا ہو

گا، یا اس کی ماں کو طہر کے علاوہ حالت میں اس کا حمل ٹھہرا ہوگا''
ثوری کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایات ''مقلوب'' ہیں' یہ روایت ہشام بن عمار نے اسماعیل کے حوالے سے نقل کی ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

خیر نسائکم العفیفة الغلمة.

''تمہاری خواتین میں سب سے بہتر وہ ہیں، جو پاک دامن اور نوجوان ہوں''
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' یہ زید بن جبیرہ بن محمود بن ابوجبیرہ بن ضحاک انصاری مدنی ہے، یہ عمر رسیدہ نہیں ہے۔
یحییٰ بن ایوب نے اپنی ''سند'' کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلاة في سبع مواطن. الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز ادا کرنے سے منع کیا''
یہ غلطیاں بہت کرتا ہے، ابن عدی نے اس کا طویل ترجمہ ذکر کیا ہے، پھر انہوں نے یہ کہا: زید کوفہ کے ''ثبت'' راویوں میں سے ایک ہے، اس کی سچائی میں کوئی شک نہیں ہے، البتہ سفیان ثوری کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایات کو سند کے اعتبار سے ''غریب'' قرار دیا گیا ہے۔
لیث نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ سابقہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

۲۹۹۹- زید بن جساس

اس نے محمد بن حنیفہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔
ایک قول کے مطابق: یہ ابن جناس ہے۔

۳۰۰۰- (صح) زید بن حباب (م، عو)

یہ عبادت گزار اور ثقہ ہے' یہ صدوق اور جوال ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: ثوری کے حوالے سے نقل کردہ اس کی روایات مقلوب ہیں، یحییٰ بن معین نے ایک مرتبہ اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
علی بن مدینی اور امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے لیکن بکثرت غلطیاں کرتا ہے' ابن عدی نے اس کے طویل حالات نقل کیے ہیں' پھر یہ بات بیان کی ہے: زید نامی یہ راوی کوفہ کے ثبت راویوں میں سے ایک ہے' جس کے سچے ہونے میں شک نہیں ہے' البتہ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جنہیں غریب قرار دیا گیا ہے' جو اس

نے سفیان ثوری سے نقل کی ہیں اور انہیں ان کی سند کے حوالے سے غریب قرار دیا گیا ہے۔

اس سے ایک یہ روایت منقول ہے جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

علیکم بالشفاء ین القرآن والعسل.

''شفاء دینے والی دو چیزوں کو اختیار کرنا تم پر لازم ہے، قرآن اور شہد''

(محدثین کی) ایک جماعت نے یہ روایت ''موقوف'' روایت کے طور پر سفیان ثوری سے نقل کی ہے۔

اس نے داؤد بن مدرک کے حوالے سے، جو معروف نہیں ہے، عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بامراۃ من مزینۃ ترفل فی زینۃ لھا فی السجد، فقال: انما لعن بنو اسرائیل حیث زینوا نساء ھم.. الحدیث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک خاتون کے پاس سے ہوا، جو مزینہ قبیلے سے تعلق رکھتی تھی، وہ مسجد میں اپنا دامن گھسیٹ کر تکبر کے ساتھ چل رہی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بنی اسرائیل پر اس وقت لعنت کی گئی' جب انہوں نے اپنی عورتوں کو اس طرح آراستہ کیا''

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے، جو اس نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین: رب اغفر لی وارحمنی وارفعنی واجبرنی.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے:

''اے میرے پروردگار! تو میری مغفرت کردے، مجھ پر رحم کر، مجھ بلندی عطا کر اور مجھے ٹھیک رکھنا''۔

۳۰۰۱-زید بن حبان (س، ق) رقی

اس نے زہری اور ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ابواحمد زبیری، معمر بن سلیمان، اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

حنبل کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو وہ بولے: اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا ہے، لوگ کہتے ہیں: یہ شراب پی کر مدہوش ہو جاتا تھا۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔

کوسج نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

معمر کہتے ہیں: اس نے فساد کا شکار ہونے سے پہلے ہمیں احادیث بیان کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

انه كان ينهى عن القبلة للصائم، يقول: ليس لاحد من العصمة ما كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزہ دار شخص کو (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے سے منع کرتے تھے، وہ یہ کہتے تھے: کسی بھی شخص کو وہ عصمت حاصل نہیں ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی''۔

اس کا انتقال 158 ہجری میں ہوا۔

۳۰۰۲-زید بن حسن مصری

اس نے امام مالک کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں: یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ کون ہے؟

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

لو ان رجلا صام نهاره وقام ليله حشره الله على نيته.

''اگر کوئی شخص دن کے وقت روزہ رکھے اور رات کے وقت نوافل پڑھتا رہے' تو بھی اللہ تعالیٰ اس کا حشر اس کی نیت کے مطابق کرے گا''

یہ روایت ''منکر'' ہے اور امام مالک سے منقول ہونے کے طور پر اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۳۰۰۳-زید بن حسن بن زید بن امیرک حسینی

طرادزینبی کے ایام میں اس نے چالیس احادیث ایجاد کی تھیں۔

ابن جوزی کہتے ہیں: یہ کذاب (جھوٹا) وضّاع (روایات ایجاد کرنے والا) اور دجّال (دھوکے باز) ہے۔

۳۰۰۴-زید بن حسن (ت) قرشی کوفی صاحب الانماط

اس نے جعفر بن محمد اور معروف بن خربوذ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

اس سے ابن راہویہ اور نصر الوشاء نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۳۰۰۵-زید بن حماد بن سلمہ بن دینار بصری

ابن جوزی کی کتاب ''الموضوعات'' کے خطبے میں یہ بات تحریر ہے: یہ اپنے والد کی کتابوں میں سے احادیث کو چوری کیا کرتا تھا۔

۳۰۰۶-زید بن حواری العمی (عو) ابوالحواری بصری

یہ ہرات کا قاضی تھا'

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب، اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے اس کے دو بیٹوں عبدالرحیم اور عبدالرحمٰن اور ان کے علاوہ شعبہ اور ہشیم نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ ضعیف ہے البتہ اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے البتہ اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: شاید شعبہ نے اس سے زیادہ ضعیف کسی راوی سے روایت نقل نہیں کی تھی سعدی کہتے ہیں: یہ متماسک ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یوشك الفالج ان یفشو فی الناس حتی یتمنوا الطاعون مکانه.

''عنقریب لوگوں کے درمیان فالج اتنا پھیل جائے گا کہ وہ اس کی جگہ طاعون (میں مبتلا ہونے) کے آرزومند ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یکره للمؤذن ان یکون اماما

''موذن کے لیے یہ بات مکروہ ہے کہ وہ امام ہو''۔

شاید اس روایت میں خرابی کی جڑ ''سلام'' نامی راوی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من احتجم یوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر کان دواء للسنة

''جو شخص منگل کے دن مہینے کی سترہ تاریخ کو پچھنے لگوائے تو یہ سال بھر کے لیے دوا ہوں گے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

سالت ربی فیما اختلف فیه اصحابی من بعدی، فاوحی الله الی: یا محمد ان اصحابك عندی بمنزلة النجوم بعضهم اضوا من بعض، فمن اخذ بشیء مما هم علیه من اختلافهم فهو عندی علی هدی.

''میں نے اپنے پروردگار سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا جس کے بارے میں میرے بعد میرے اصحاب کے درمیان اختلاف ہوگا تو پروردگار نے میری طرف وحی کی ''اے محمد! تمہارے اصحاب میرے نزدیک ستاروں کی مانند ہیں جن میں سے بعض دوسروں سے زیادہ روشن ہیں تو جو شخص ان کے درمیان اختلافی چیز میں سے کسی کو بھی حاصل کرے گا وہ میرے نزدیک ہدایت پر شمار ہوگا''

یہ روایت جھوٹی ہے اس کے راوی عبدالرحیم کو محدثین نے ''متروک'' قرار دیا ہے اور نعیم نامی راوی منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۳۰۰۷-زید بن رباح (خ،ت،ق) مدینی

اس نے ابوعبداللہ الاغر سے (احادیث کا) سماع کیا ہے۔

میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں پایا' جس نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہوں' صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں، انہوں نے اسے عبیداللہ بن اغر کے ساتھ ملایا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

۳۰۰۸-زید بن رفاعہ ہاشمی، ابوخیر

یہ فلسفے کا ماہر ہونے کے باوجود جھوٹی احادیث ایجاد کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔

اس نے ابن درید اور ابن انباری سے استفادہ کیا ہے' خطیب کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

لالکائی کہتے ہیں: میں نے اس کو رے (تہران) میں دیکھا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے چالیس موضوع روایات منقول ہیں' جنہیں ابن ودعان نے چوری کرلیا تھا۔

۳۰۰۹-زید بن رفیع، جزری.

اس نے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے' اس سے محمد بن حمزہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۰۱۰-زید بن زائد (د،ت).

اس نے ابن مسعود سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ولید بن ہشام نے روایات نقل کی ہیں۔

ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث صحیح نہیں ہوتی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی۔

۳۰۱۱-زید بن ابوزرقاء (د،س) موصلی.

اس نے رملہ میں رہائش اختیار کی تھی، یہ صدوق' مشہور اور عبادت گزار ہے۔

ابن عمار کہتے ہیں: میں نے فضیلت میں اس کی مانند' معافی کی مانند اور قاسم جرمی کی مانند' کوئی شخص نہیں دیکھا' اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اسے غریب قرار دیا گیا ہے۔

۳۰۱۲-زید بن سعید واسطی

اس نے ابواسحاق فزاری کے حوالے سے جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے۔

من ادخل علی مؤمن سرورا لم تمسه النار

''جو شخص کسی مومن پر خوشی داخل کرے اسے آگ نہیں چھوئے گی''

احمد بن ابوغالب نے اپنی ''سند'' کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

من ادخل علی مؤمن سرورا فقد سرنی، من سرنی فقد اتخذ عند الله عهدا، من اتخذ عند الله عهدا فلن تمسه النار ابدا.

''جو شخص کسی مومن پر خوشی داخل کرے اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لیے عہد ہے اور جس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عہد ہے اسے آگ کبھی نہیں چھوئے گی''

۳۰۱۳-زید بن سکن

اس سے اسحاق بن ضیف نے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۳۰۱۴-زید بن ابوشعثاء (د) ابوالحکم

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مصافحہ کے بارے میں روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے صرف ابوبلج نے روایات نقل کی ہیں۔

ایک قول کے مطابق اس کے اور حضرت براء رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک شخص ہے۔

۳۰۱۵-زید بن صالح

اس نے وزاع بن نافع سے روایات نقل کی ہیں اس سے ابووھب جزری نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ مجہول ہے، اسی طرح (درج ذیل راوی بھی مجہول ہے)۔

۳۰۱۶-زید بن صبیح

۳۰۱۷-زید بن ظبیان (ت،س).

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے صرف ربعی بن خراش نے روایت نقل کی ہے، البتہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نقل کردہ حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

۳۰۱۸-زید بن عبدحمید (ق) بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب عدوی مدنی

اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی

ہے۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن صيام رجب كله.

''نبی اکرم ﷺ نے رجب کے پورے مہینے میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے''

یہ روایت اس کے حوالے سے داؤد بن عطا نے نقل کی ہے اور داؤد نامی راوی ضعیف ہے اور اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

اس کے حوالے سے عیسیٰ بن یونس نامی راوی نے بھی ایک موقوف حدیث نقل کی ہے۔

۳۰۱۹-زید بن عبداللہ بن مسعود ہاشمی، ابوقاسم

اس پر یہ الزام ہے کہ اس نے آداب کے بارے میں چالیس روایات ایجاد کی ہیں' یہ بات نباتی نے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابوخیر بن رفاع ہے، اللہ تعالیٰ اسے بھلائی عطا نہ کرے' ابوالفتح سلم بن ایوب رازی (رے) نے چار سو ہجری کے بعد اس سے ان چالیس روایات کا سماع کیا تھا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاربعين حديثاً، فقال: من حفظها على امتى دخل الجنة، حشر مع الانبياء والعلماء ، فقلت: يا رسول الله، اى الاحاديث هى؟ قال: ان تؤمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبيين والبعث والحساب والموقف والشفاعة والقدر والوتر كل ليلة، لا تعق والديك..الى ان قال: ولا تقل للقصير يا قصير، سرد ما بقى.

''میں نے نبی اکرم ﷺ سے چالیس احادیث کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: میری امت کا جو شخص انہیں یاد کرلے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کا حشر انبیاء اور علماء کے ساتھ ہوگا، میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ احادیث کون سی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ' آخرت کے دن، فرشتوں اور کتاب، نبیوں' بعثت' حساب' موقف' شفاعت اور تقدیر پر ایمان رکھو اور رات میں کسی بھی وقت وتر ادا کرلو اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو' یہاں تک کہ یہ الفاظ کہے: کہ تم کسی چھوٹے شخص کو چھوٹا نہ کہو''۔

اس کے بعد اس نے پوری روایت نقل کی ہے' یہ جھوٹ ہے۔

۳۰۲۰-زید بن عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے حوالے سے دو روایات منقول ہیں' اس سے ابراہیم بن منذر اور ابن ابواویس نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۰۲۱-زید بن عبدالرحمٰن.

اس نے عمرو بن شعیب سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۰۲۲-زید بن عفیف

یہ بھی اسی طرح (مجہول) ہے۔

۳۰۲۳-زید بن عطاء (ت،س) بن سائب

اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں' اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیخ ہے' لیکن معروف نہیں ہے۔

۳۰۲۴-زید بن عمر بن عاصم

اس نے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۳۰۲۵-زید بن عوف، ابوربیع

اس کا لقب ''فہد'' ہے۔
اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' محدثین نے اس کو ''متروک'' قرار دیا ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں اور یہ کہا ہے: (اس کی نقل کردہ روایات کو) معروف اور منکر قرار دیا گیا ہے۔
فلاس کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے' اس پر یہ الزام عائد کیا ہے: کہ اس نے دو روایات چوری کی ہیں۔

۳۰۲۶-زید بن عیاش (عو) مدنی زرقی

اس نے سعد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے عمران بن ابوانس اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ عبداللہ بن زید ہے، جو اسود بن سفیان کا غلام ہے' عمران بن ابوانس نامی راوی جس کا ذکر کیا گیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، معاملے کے اعتبار سے یہ صالح ہے۔
ابن حزم نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ مجہول ہے

۳۰۲۷-زید بن عیاض

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور قدیم ہے، ایوب سختیانی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اولاد الزنا یحشرون فی صور القردة والخنازیر.

''زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے (قیامت کے دن) بندروں اور خنزیروں کی شکل میں اٹھائے جائیں گے''

ابن ابوحاتم نے زید نامی راوی کا مختصر طور پر ذکر کیا ہے اور انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا۔

۳۰۲۸-زید بن محمد بن خلف مصری.

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور ''لین'' ہے اس نے بحر بن نصر اور اس کی مانند افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن یونس کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

عمر بن عبدالمنعم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے عبداللہ بن ابوقتادہ کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔

انه كان يطلب رجلا بحق فاختبا منه، فقال: ما حملك على ذلك ؟ قال: العسر، فاستحلفه على ذلك فحلف، فدعا بصكه فاعطاه اياه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من انسى معسرا او وضع له انجاه الله من كروب يومالقيامة.

''وہ (یعنی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) ایک شخص کی تلاش میں تھے جس سے انہوں نے قرض وصول کرنا تھا وہ ان سے چھپ رہا تھا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: تنگ دستی کی وجہ سے، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس سے حلف لیا تو اس نے اس بات کا حلف اٹھالیا تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے معاہدے کی تحریر منگوائی اور وہ اسے دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے یا اسے (کچھ یا مکمل قرض) معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی سختیوں سے نجات عطا فرمائے گا''

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر اس راوی کے حوالے سے جریر بن حازم کے حوالے سے حماد بن زید کے حوالے سے ایوب سے نقل کی ہے۔

۳۰۲۹-زید بن معاوی

یہ کوفی ہے اس نے علقمہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ''ذیل'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور دیگر حضرات نے اس بارے میں ان کا ساتھ دیا ہے۔

۳۰۳۰-زید بن نعیم.

یہ راوی اس حدیث کے علاوہ (اور کسی حوالے سے) شناخت نہیں ہوسکا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رجلین اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ناقة ... الحدیث.

''دو آدمی ایک اونٹنی کے بارے میں مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے''

یہ روایت ''غریب'' ہے جسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

۳۰۳۱- زید بن نفیع

یہ تابعی ہے اور ''مرسل'' روایات نقل کرتا ہے۔

اس سے اسید بن ابواسید نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۳۰۳۲- زید بن واقد' ابوعلی سہمی بصری

اس نے حمید سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے ''رے'' میں اس سے (احادیث) کا سماع کیا تھا اور یہ ان کا سب سے قدیم شیخ ہے۔

ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۳۰۳۳- زید بن واقد

اگر تو یہ مشہور راوی ہے' پھر یہ ''قریشی دمشقی'' ہے اور مکحول کے ثقہ شاگردوں میں سے ایک ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال ایک سو اڑتیس ہجری میں ہوا۔

۳۰۳۴- (صح) زید بن وہب (ع)

یہ جلیل القدر اور ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں' ان سے استدلال کرنے پر اتفاق پایا جاتا ہے' البتہ یعقوب فسوی کی رائے مختلف ہے انہوں اپنی (کتاب) ''تعریف'' میں یہ بات بیان کی ہے' کہ ان کی نقل احادیث میں بہت زیادہ خلل پایا جاتا ہے' تاہم فسوی کا یہ قول درست نہیں ہے' پھر انہوں نے ان کی روایت کے طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

یا حذیفة، باللہ انا من المنافقین

''اے حذیفہ! اللہ کی قسم' میں منافقین میں سے ایک ہوں''

فسوی کہتے ہیں: یہ بات ناممکن ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ ان کی نقل کردہ روایت کے ضعیف ہونے پر اس بات سے بھی استدلال کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان خرج الدجال تبعه من کان یحب عثمان.

''اگر دجال نکل آیا' تو وہ شخص اس کی پیروی کرے گا' جو عثمان سے محبت کرتا ہوگا''

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ربذہ میں یہ حدیث بیان کی' وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' ہمارے سامنے

اُحد پہاڑ آ گیا۔

یہ اس سے منقول وہ روایت ہے' جو فسوی نے منکر قرار دی ہے' فسوی سے پہلے کسی نے اسے منکر قرار نہیں دیا' اگر ہم اس طرح کے وسوسوں کو آنے دیں' تو ہمیں بہت سی ثابت شدہ سنتوں کو فاسد وہم کی بنیاد پر مسترد کرنا پڑے گا' اور ہم بطور خاص زید بن وہب کے بارے میں یہ دروازہ نہیں کھول سکتے' کہ ان کی ایسی ثابت شدہ روایات کو مسترد کر دیں' جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں' حالانکہ وہ ایک ایسے شخص کی حدیث ہے' جو صادق اور مصدوق ہے اور زید نامی یہ صاحب' سردار ہیں' جلیل القدر ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی' لیکن یہ ابھی راستے میں ہی تھے کہ اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر سابقین اوّلین سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ ان سے ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین نے اور دیگر حضرات نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ اعمش نے یہ کہا ہے: جب زید بن وہب کسی بھی شخص کے حوالے سے تمہیں حدیث بیان کریں' تو گویا کہ یہ حدیث تم نے اس شخص سے سنی ہے' جس کے حوالے سے انہوں نے تمہارے سامنے اسے بیان کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 90 ہجری سے پہلے' یا کچھ بعد میں ہو گیا تھا۔

۳۰۳۵-زید بن یثیع (ت) ہمدانی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ابواسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے' انہوں نے اس کا نام ابان بن تغلب بن زید بن نفیل بیان کیا ہے' تاہم پہلا قول درست ہے۔

۳۰۳۶-زید بن یحییٰ بیع

یہ بغداد کا رہنے والا ہے اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے' ابرقوہی نے اس سے صحیح سماع کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے ایک قول یہ بھی ہے: کہ اس نے لوین کے جزء میں اپنا نام شامل کر دیا تھا' جو محمد بن سری تمار کے نسخے میں ہے' تو طلباء ان دونوں کو اس کے حوالے سے سمجھ نہیں سکے۔

۳۰۳۷-زید' ابوعمر

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (محدثین نے) ان کے حوالے سے سکوت کیا ہے' ابن جوزی اور عقیلی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

زید بن ابی انیسہ نے اس کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں' جن کا متن محفوظ ہے۔

۳۰۳۸-زید' ابواسامہ (س) حجام۔

اس نے عکرمہ' مجاہد' اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ابومعاویہ' ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ازدی کہتے ہیں: (محدثین) نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۳۰۳۹-زید نمیری

اس نے حسن سے روایات نقل کی ہیں' اس سے حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں' یہ منکر راوی ہے۔

۳۰۴۰-زید

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہے۔

۳۰۴۱-زید سلمی

اس نے ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں (یعنی یہ راوی اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

(زینب)

۳۰۴۲-زینب سہمیہ (ق)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے عمرو بن شعیب نے یہ روایت نقل کی ہے:

کان یقبل ولم یتوضا.

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کا) بوسہ لے لیتے تھے' اور ازسرِ نو وضو نہیں کرتے تھے''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ عورت مجہول ہے' اس کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوسکتی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عمرو بن شعیب کی پھوپھی ہے۔

۳۰۴۳-زینب بنت کعب (عو) بن عجرہ

اس خاتون کے حوالے سے صرف سعد بن اسحاق نے حدیث نقل کی ہے' جو سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا سے عدت کے بارے میں منقول ہے۔

ابن حزم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس خاتون کی نقل کردہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

حرف السین

۳۰۴۴-سابق بن عبداللہ رقی

اس نے ابوخلف کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اذا مدح الفاسق اهتز العرش

''جب فاسق کی تعریف کی جائے تو عرش ہلنے لگتا ہے''

یہ روایت اس راوی کے حوالے معافی بن عمران نے نقل کی ہے، یہ روایت ''منکر'' ہے۔ تاہم ابوخلف نامی راوی کی شناخت کا پتہ نہیں چل سکا۔ ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اس کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ذکر کی ہے، وہ یہ کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابوسعید اور ایک قول کے مطابق ابومہاجر ہے۔

اس کے حوالے سے احمد بن شبان موصلی اور ابوولید ریاح بن جراح نے روایات نقل کی ہیں۔

اس سے معان ابن رفاعہ نے روایات نقل کی ہیں' محمد بن عبیداللہ قردوانی نے' اپنے والد کے حوالے سے سابق ''رقی'' سے تقریباً تیس روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ''سابق بربری'' نہیں ہے' جو صوفی ہے، جس نے ''زہد'' (یعنی تصوف) کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۳۰۴۵-سابق بن ناجیہ (د، ق)

اس نے ابوسلام سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے صرف ہاشم بن بلال نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے سے راضی ہوں''۔

۳۰۴۶-سالم بن ابراہیم

یہ ائمہ و مشائخ کا معاصر ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثبت'' نہیں ہے' سالم نے حکیم بن خذام کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''متروک'' ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من یمن المراة تبکیرها بانثی.

''عورت کی برکت میں یہ چیز شامل ہے کہ وہ باکرہ ہو''۔

یہ سالم بن ابراہیم بن ابوبکر بن عیاش ہے۔

۳۰۴۷-سالم بن ثابت

یہ واقدی کا استاد ہے، یہ مجہول ہے۔

۳۰۴۸-(صح) سالم بن ابوالجعد (ع).

یہ ثقہ تابعین میں سے ایک ہے، تاہم یہ "تدلیس" اور "ارسال" کرتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے (احادیث کا) سماع نہیں کیا، اور نہ ہی ان سے ملاقات کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ اس کی احادیث صحیحین میں موجود ہیں، جب کہ صحیح بخاری میں اس کے حوالے سے وہ روایات بھی منقول ہیں، جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہیں۔ جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، اس کی نقل کردہ روایات سنن نسائی اور سنن ابوداؤد میں مذکور ہیں۔

۳۰۴۹-سالم بن ابوحفص (ت) عجلی کوفی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے اور امام شعبی اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں، اس سے دونوں سفیانوں اور محمد بن فضیل نے روایات نقل کی ہیں، فلاس کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، یہ "تشیع" میں افراط کا شکار تھا۔

جہاں تک یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے، تو انہوں نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کے "غالی" ہونے کا عیب ذکر کیا گیا ہے اور مجھے یہ امید ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن بشر عبدی کہتے ہیں: میں نے سالم بن ابوحفصہ کو دیکھا ہے، اس کی داڑھی لمبی تھی اور وہ احمق شخص تھا، وہ یہ کہتا تھا: میری یہ خواہش ہے، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ میں موجود ہر خوبی میں ان کا حصہ دار ہوتا۔

جریر بن عبدالحمید کہتے ہیں: میں نے سالم بن ابوحفصہ کو دیکھا، وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، اور یہ کہہ رہا تھا:

"اے بنوامیہ کو ہلاکت کا شکار کرنے والے! میں حاضر ہوں"

ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے سالم بن ابوحفصہ کو یہ کہتے سنا: امام شعبی جب مجھے دیکھتے تھے تو یہ کہتے تھے: اے اللہ کے سپاہی رکو اور یوں اڑ جاؤ جیسے جَو کا دانا اڑ جاتا ہے۔

سالم کہتے ہیں: وہ میرے ساتھ مذاق کرتے (ہوئے ایسا کہتے) تھے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: عمر بن ذر نے سالم سے کہا: تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے؟ اسی وجہ سے تم میں حرج ہے، اس نے دریافت کیا: میں نے؟ عمر بن ذر نے کہا: جی ہاں! کیونکہ تم ان کے قتل سے راضی تھے۔

حسین بن علی جعفی بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن ابوحفصہ کو دیکھا ہے، اس کی داڑھی طویل تھی، اور وہ احمق تھا، وہ کہتا تھا، میں نعثل کو قتل کروانے والی ذات کی بارگاہ میں حاضر ہوں، میں بنوامیہ کو ہلاک کرنے والی ذات کی بارگاہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔

علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: میں نے جریر کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے سالم بن ابوحفصہ کو اس لیے ترک کر دیا، کیونکہ وہ شیعہ کا

مخالف تھا۔

علی کہتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا گمان ہوگا؟ جسے جریر نے ترک کر دیا ہو۔

ابن عیسیٰ کہتے ہیں: ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا گمان ہوگا، جریر کے نزدیک جس میں ''غالی پن'' پایا جاتا ہو، ان کی مراد یہ ہے: جریر میں بھی ''تشیع'' پایا جاتا تھا۔

محمد بن طلحہ نے خلف بن حوشب کے حوالے سے، سالم بن ابوحفصہ سے روایت نقل کی ہے، جوان لوگوں کا سردار تھا، جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تنقیص کیا کرتے تھے۔

یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: سالم جب کوئی حدیث بیان کرتا تھا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل سے آغاز کرتا تھا، باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من احب الحسن والحسين فقد احبني، من ابغضهما فقد ابغضني

''جو شخص حسن اور حسین سے محبت کرتا ہے' وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے' وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے''۔

۳۰۵۰- سالم بن ابوحماد

کسی ایک نے اس پر تنقید نہیں کی' البتہ اس کے حوالے سے ایک منکر روایت منقول ہے۔

احمد بن عبدالکریم نے اپنی ''سند'' کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كانت الانبياء يعزلون الخمس فتجيء النار فتاكله، امرت ان اقسمه في فقراء امتي.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے انبیاء ''خمس'' کو الگ کرتے تھے، پھر آگ آ کے اُس کو کھا لیتی تھی' مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں اسے اپنی امت کے غریبوں میں تقسیم کر دوں''

۳۰۵۱- سالم بن دینار (د) ابوجمیع

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۳۰۵۲- سالم بن رزین (س، ق).

اس سے علقمہ نے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ حدیث ثابت نہیں ہے، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' اس کے حوالے سے طلاق کے بارے میں یہ روایت منقول ہے۔

ایک قول کے مطابق اس کا نام رزین بن سلیمان ہے' علقمہ بن مرثد نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۰۵۳- سالم بن سلمہ ابوسترہ ہذلی.

اس سے ابن بریدہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۰۵۴- سالم بن صالح رازی

اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' یہ بات ابوالفرج بن جوزی نے بیان کی ہے، یہ سالم بن صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف ہے۔

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو اس نے اپنے والد سے نقل کی ہے۔

اس سے ابراہیم بن سعد نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۰۵۵- سالم بن عبداللہ کلابی

اس نے بعض تابعین کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' جو خضاب کے بارے میں ہے۔

۳۰۵۶- سالم بن عبداللہ (ت،ق) خیاط

اس نے حسن اور محمد سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''لین'' ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے' تو انہوں نے اس کے حوالے سے ''نو'' ایسی روایات نقل کی ہیں' جن کے متون عمدہ ہیں' وہ کہتے ہیں: میں نے اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں کوئی خرابی نہیں دیکھی۔

ابن عیینہ نے بھی اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں۔

۳۰۵۷- سالم بن عبدالاعلیٰ

(اور ایک قول کے مطابق) بن عبدالرحمٰن' (اور ایک قول کے مطابق) ابن غیلان ابوالفیض ہے۔

اس نے نافع اور عطاء سے روایات نقل کی ہیں' بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ کوفہ کا رہنے والا ہے' عبداللہ بن ادریس اور دیگر حضرات نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی روایت کردہ حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

یہ وہ شخص ہے جس نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم: کان اذا اشفق من الحاجة ربط فی یدہ خیطا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کام کے حوالے سے اندیشہ ہوتا' تو آپ اپنے ہاتھ میں دھاگہ باندھ لیتے تھے''

ایک جماعت نے یہ روایت سالم کے حوالے سے نقل کی ہے' اس نے عطاء کے حوالے سے کئی منکر روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (محدثین) نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا یحل لامراۃ تدخل الحمام.

''عورت کے لیے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ حمام میں داخل ہو''

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے' یہ سالم ابوالغیث مولیٰ ابن مطیع ہے' ابوعبداللہ الحذاء نے ''رجال مالک'' میں یہ کہا ہے: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس کے نام سے واقف نہیں ہوں' یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' جبکہ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۳۰۵۸- سالم بن علاء (ت) ابوعلاء مرادی

ایک قول کے مطابق (اس کا نام) سالم بن عبدالواحد ہے۔

اس نے ربعی بن حراش اور عطیہ العوفی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے یعلی بن عبید اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن معین اور نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۳۰۵۹- سالم بن عجلان (خ، د، س، ق) افطس،

یہ ''تابعی'' ہے اور مشہور ہے' بعض حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث ''صالح'' نہیں ہوتی اور یہ ''مرجئی'' ہے' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے اور ''مرجئی'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے ''معضل'' روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ روایات میں ''تقلیب'' کر دیتا ہے' اس پر برے فعل کا الزام عائد کیا گیا' تو اسے باندھ کر قتل کر دیا گیا۔

نفیلی کہتے ہیں: جب یہ 132 ہجری میں ''حران'' آیا' تو عبداللہ بن علی نے سالم کو پیغام بھیجا اور پھر اس کی گردن اڑا دی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے سالم بن عبداللہ اور سعید بن جبیر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

اس سے ثوری، مروان ابن شجاع، اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۰۶۰- سالم بن غیلان (د، ت، س)

یہ ابن وہب کا استاد ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ''الثقات'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

اس نے یزید بن ابوحبیب اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۰۶۱- سالم بن مخراق

اس سے مروان بن معاویہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' اس نے ابوالعدبس منیع کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۳۰۶۲- سالم بن نوح (م، د، ت، س) عطار

اس نے یونس بن عبید اور جریری سے روایات نقل کی ہیں' اس کی کنیت ابوسعید ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

فلاس کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہا: سالم بن نوح نے مجھ سے کہا: یونس اور جریری کی کتابیں مجھ سے ضائع ہو گئی تھیں' میں نے چالیس سال بعد انہیں پایا' اور ان دونوں کے حوالے سے احادیث بیان کیں' تو یحییٰ نے کہا: اس میں حرج کیا ہے؟

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق اور ثقہ ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے غریب اور مختلف روایات منقول ہیں، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''قوی'' قرار دیا ہے اور اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی ہیں۔

۳۰۶۳- سالم بن ہلال

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۳۰۶۴- سالم ابوحماد

یہ ''سدی'' کا شاگرد ہے۔

۳۰۶۵- سالم مولیٰ عکاشہ

یہ ابوعاصم نبیل کا استاد ہے۔

۳۰۶۶- سالم

جس نے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے غلام سالم سے روایات نقل کی ہیں، (سالم نامی یہ سابقہ تینوں راوی) مجہول ہیں۔

۳۰۶۷- سالم، ابوغیاث

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے نضر بن شمیل نے روایات نقل کی ہیں' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۳۰۶۸- سالم، ابوالغیث (ع)

جوابن مطیع کا غلام ہے' ابوعبداللہ بن الحذاء کہتے ہیں: یہ امام مالک کے شاگردوں میں سے ہے۔
ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس کے نام سے واقف نہیں ہوں، یہ "ثقہ" نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ ثقہ ہے۔

۳۰۶۹- سالم ابوعلاء

اس نے ابراہیم طائی سے روایات نقل کی ہیں' عبدالصمد تنوری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۳۰۷۰- سالم ابوجمیع قزاز

اس نے محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "لین الحدیث" ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیخ ہے۔

۳۰۷۱- سالم دورقی

یہ پتہ نہیں چل سکا یہ کون ہے؟ ازدی نے اس کو چھوڑ دیا۔

۳۰۷۲- سالم فراء (د)

اس نے زید بن اسلم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' صرف عمرو بن حارث نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر "الثقات" میں کیا ہے۔

۳۰۷۳- سالم سہمی (ع)

اس نے اپنے آقا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
صرف عمرو بن شعیب نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

۳۰۷۴- سالم مکی (د)

اس نے ایک صحابی سے روایات نقل کی ہیں' ابن اسحاق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(سائب)

۳۰۷۵- سائب خولانی

اس نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۳۰۷۶-سائب نکری

یہ محمد کا والد ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۳۰۷۷-سائب بن مالک

اس نے فضالہ بن عبید سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اگر تو یہ عطاء کا والد ہے' تو پھر یہ ثقہ ہے۔

۳۰۷۸-سائب (د،س).

اس نے اپنے آقا حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے اذان کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(سباع)

۳۰۷۹-سباع بن ثابت (عو).

اس نے سیدہ امّ کرز ا سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اس کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

اقروا الطير علی مکناتها

''پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو''

عبیداللہ بن ابویزید مکی اس سے روایت نقل کرنے سے منفرد ہے۔

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے، جو ابن عیینہ نے ،عبیداللہ، اس کے والد، سباع کے حوالے سے' اس خاتون (یعنی سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا) کے حوالے سے نقل کی ہے، یہ بات کہی گئی ہے، اس میں ابن عیینہ کو وہم ہوا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: عبیداللہ نے، سباع، محمد بن ثابت کے حوالے سے، اس خاتون سے، عقیقہ سے متعلق حدیث کا ایک حصہ نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

جب کہ درست یہ کہ یہ ابن جریج سے منقول ہے اور اس کی سند میں محمد بن ثابت کا ذکر نہیں ہے۔

(سبرہ، ست العباد)

۳۰۸۰-سبرہ

یہ ایک ایسا شخص ہے، جس کے حوالے سے اسماعیل سدی نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۰۸۱-ست عباد مصری.

روت عن (ابن) رفاعة بعض الخلعيات.

اس نے ابن رفاعہ کے حوالے سے "خلعیات" کا کچھ حصہ نقل کیا ہے اس سے فخر مقدسی نے روایات نقل کی ہیں حافظ زکی الدین بن منذری نے اس کے سماع کے بارے میں کلام کیا ہے انہوں نے یہ کہا ہے: کہ یہ ایسے خط میں منقول ہے جس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

(سحیم، سدیف)

۳۰۸۲- سحیم (س)، مولیٰ بنی زہرہ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں زہری اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔
اس کے حوالے سے وہ روایت منقول ہے جوان حبشیوں کے بارے میں ہے جو بیت اللہ پر حملہ کریں گے اور انہیں وہاں دھنسا دیا جائے گا۔

۳۰۸۳- سدیف بن میمون مکی

یہ رافضی ہے اس نے ابن حسن کے ساتھ خروج کیا تھا منصور نے اس پر قابو پا کر اسے قتل کروا دیا تھا عقیلی کہتے ہیں: یہ غالی رافضی تھا۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: من ابغضنا اهل البيت حشره الله يوم القيامة يهوديا وان صام وصلى، ان الله علمني اسماء امتى كما علم آدم الاسماء كلها، مثل لى امتى فى الطين فمر بى اصحاب الرايات فاستغفرت لعلى وشيعته.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم اہل بیت کے ساتھ بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے یہودیوں کو ساتھ اٹھائے گا اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو روزہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی امت کے اسماء کا علم عطا کیا جس طرح اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اسماء کا علم عطاء کیا میرے لیے میری امت کو مٹی میں مثالی صورت میں پیش کیا گیا میرے سامنے کچھ جھنڈوں والے لوگ گزرے تو میں نے علی اور اس کے ساتھیوں کے لیے دعائے مغفرت کی"

حنان نامی راوی کہتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد نے ان کے سامنے یہ روایت بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میں یہ گمان نہیں کرتا کہ میرے والد نے کسی کو اس طرح کی کوئی روایت بیان کی ہوگی۔

(سدیر، سراج)

۳۰۸۴- سدیر بن حکیم صیرفی کوفی

یہ "صالح الحدیث" ہے' جوز جانی کہتے ہیں: یہ قابل مذمت نظریات رکھتا ہے۔

احمد بن ابومریم نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے' ابن جوزی کہتے ہیں: سفیان ثوری نے اس سے روایات نقل کی ہیں' پھر انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے' ابن عیینہ کہتے ہیں: یہ غلط بیانی کرتا تھا۔

عقیلی کہتے ہیں: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو "غالی رافضی" ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے۔

۳۰۸۵- سراج بن مجاعہ حنفی (د)

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ جنہیں "صحابی" ہونے کا شرف حاصل ہے' جب کہ اس سے صرف اس کے بیٹے بلال نے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ "الثقات" میں کیا ہے۔

(سرور)

۳۰۸۶- سرور بن مغیرہ۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "حدیث" نقل کی ہے:

من کانت له ثلاث بنات یعولهن فله الجنة

"جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی کفالت کرے تو اسے جنت ملے گی"

ازدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(سریج، سریع)

۳۰۸۷- سریج بن نعمان (خ،عو) جوہری

اس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ لیکن حدیث میں غلطی کرتا ہے۔

۳۰۸۸-سریع بن عبداللہ

اس نے ایک منقطع روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے

۳۰۸۹-سریع بن عبداللہ واسطی (س) جمال

یہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے اور ''صدوق'' ہے۔

(سری)

۳۰۹۰-سری بن اسماعیل (ق) کوفی.

یہ امام شعبی کا شاگرد ہے' یحییٰ القطان کہتے ہیں: ایک ہی محفل میں میرے سامنے اس کا جھوٹ واضح ہو گیا تھا' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا' عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: الخمر من خمس..الحدیث.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: خمر پانچ چیزوں سے بنتی ہے''۔

ایک جماعت نے یہ روایت اس کے حوالے سے نقل کی ہے یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' جو لیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب، (خالد بن) کثیر، سری بن اسماعیل سے نقل ہوئی ہے

۳۰۹۱-سری بن خالد مدنی

اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی، ازدی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

۳۰۹۲-سری بن عاصم بن سہل، ابو عاصم ہمدانی

یہ ''معتز باللہ'' کا اتالیق ہے، بعض اوقات اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف بھی کر دی جاتی ہے۔

اس نے ابن علیہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی نے اسے ''واہی'' قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا ہے' اس نے حرمی ابن عمارہ سے بھی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن خراش نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

اس کی نقل کردہ آزمائشوں میں سے ایک روایت یہ ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الایمان بالقدر یذهب الهم والحزن

''تقدیر پر ایمان رکھنا غم اور تکلیف کو ختم کر دیتا ہے''

اس کی نقل کردہ مصائب میں سے ایک روایت یہ ہے' جس کا متن یہ ہے:

رایت حول العرش وردة مکتوب فیها محمد رسول الله، ابوبکر الصدیق.

''میں عرش کے اردگرد ایک پھول دیکھا' جس میں محمد رسول اللہ' ابوبکر صدیق لکھا ہوا تھا''

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت یہ ہے: جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لله ملك من یاقوتة علی زمردة کل یوم یسعر

''اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے' جو زمرد پر' یاقوت سے بنا ہوا ہے' وہ روزانہ (قیمت) بڑھاتا ہے''

۳۰۹۳- سری بن عبید اللہ سلمی.

اس نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں، ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے' عباد بن یعقوب نے اس کے حوالے سے' امام جعفر صادق کے حوالے سے' ان کے والد امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قضی بالیمین مع الشاهد

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم سے فیصلہ دے دیا تھا''

یہ روایت ''موطاء'' میں امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' ان کے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

۳۰۹۴- سری بن عبد الحمید.

یہ بقیہ کا استاد ہے' یہ متروک الحدیث ہے۔

اس سے یہ روایت منقول ہے کہ نماز خوف سہو نہیں ہوگا۔

۳۰۹۵- سری بن مخلد.

میں اس سے واقف نہیں ہوں ازدی کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔

۳۰۹۶- سری بن یحییٰ (س) بن ایاس (بن حرملہ)

(اس کی کنیت اور اسم منسوب) ابوالہیثم شیبانی بصری ہے۔

اس نے حسن اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ابن وہب، سعید بن ابومریم، ابوالولید اور متعدد افراد نے روایات

نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے، ثقہ ہے۔ ابوالفتح کہتے ہیں: اس کی حدیث منکر ہے' ابوالفتح نے یہ کہہ کر اپنے آپ کو تکلیف دی ہے' ابوعمر بن عبدالبر جب ان کے اس قول پر مطلع ہوئے' تو وہ غصے میں آ گئے اور انہوں نے اس کے سامنے یہ لکھ دیا: سری بن یحییٰ نامی راوی اس کتاب کے مصنف یعنی ازدی سے زیادہ ایک سوگنا زیادہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ، امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اس کا انتقال حماد بن سلمہ کے ساتھ ہوا تھا' تاریخ فسوی میں یہ بات مذکور ہے: ضیاء بن عبیدہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ان کے ہاتھ کو ہاتھ میں پکڑ کر چلتے ہوئے دیکھا' جب انہوں نے نماز ادا کر لی' تو میں نے ان سے دریافت کیا' تو وہ بولے: اے ضیاء کیا تم نے انہیں دیکھا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ بولے: میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم ایک نیک آدمی ہو' وہ میرے بھائی حضرت خضر تھے' انہوں نے مجھے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ میں عنقریب حکمران بنوں گا اور انصاف سے کام لوں گا۔

(سعاد، سعدان)

۳۰۹۷- سعاد بن عبدالرحمٰن (ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام سعد بن سلیمان ہے' اس نے عون بن ابوجحیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیعہ ہے۔ قوی نہیں ہے۔

۳۰۹۸- سعدان بن اشوع ہمدانی

اس نے شعبی سے روایات نقل کی ہیں' میں واقف نہیں ہوں کہ کس نے اس کا یہ نام بیان کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ سعید بن اشوع کا لقب ہے۔

۳۰۹۹- سعدان بن بشر ابومجالد

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۳۱۰۰- سعدان بن سعد لیثی

امام ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے' یہ مجہول ہے

۳۱۰۱- سعدان بن سعید حکمی۔

اس نے مقاتل بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۱۰۲- سعدان بن عبدہ قداحی

اس نے عبیداللہ عتکی سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: یہ غیر معروف ہے۔

۳۱۰۳- سعدان بن ہشام رقی.

یہ مجہول ہے

۳۱۰۴- سعدان بن یحییٰ حلبی.

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اس پائے کا نہیں ہے۔

۳۱۰۵- سعدان حکمی.

اس نے مقاتل سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(سعد)

۳۱۰۶- سعد بن الاخرم (ت) طائی کوفی.

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کا بیٹا مغیرہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس سے درج ذیل روایت منقول ہے:

لا تتخذوا الضيعة فترغبوا في الدنيا.

''تم زیادہ ساز و سامان حاصل نہ کرو ورنہ تم دنیا میں راغب ہو جاؤ گے''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

۳۱۰۷- سعد بن اوس (عو) عبسی

اس نے بلال بن یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے' بعض حافظانِ حدیث نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' صرف ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ کوفی ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے ابونعیم' ابواحمد زبیری اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن جوزی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔

۳۱۰۸- سعد بن اوس (د، ت، س) بصری.

اس نے ابویحییٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ بلیغ خطیب تھا۔

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۱۰۹-سعد بن حبیب

اس نے حسن سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۱۰-سعد بن زنبور

اس نے فلاں سے روایات نقل کی ہیں یہ دونوں راوی مجہول ہے۔

۳۱۱۱-سعد بن زیاد، ابوعاصم

اس نے سالم سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متین نہیں ہے موسیٰ بن اسماعیل اور قواریری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۱۲-سعد بن سعید (م،عو)،

یہ یحییٰ بن سعید انصاری مدنی کا بھائی ہے اس کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے۔
احمد بن حنبل نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے تاہم اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔
امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ جس میں شوال کے چھ نفلی روزوں کا تذکرہ ہے اور اس میں اس روایت کا مدار اسی پر ہے۔
اس سے اس کے بھائی شعبہ اور دونوں سفیانوں نے روایات نقل کی ہیں۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

كسر عظم الميت ككسره حيا.

''میت کی ہڈی کو توڑنا زندہ شخص کی ہڈی کو توڑنے کی مانند ہے''

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی نقل کردہ حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔
ابومعاویہ نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

انها اهدت بدنتين فضلتا

''انہوں نے دو جانور قربانی کے لیے بھیجے وہ دونوں گم ہو گئے''

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سعد بن سعید ''موذ'' ہے۔
ہمارے شیخ ابن دقیق العید کہتے ہیں: لفظ ''موذ'' کے تلفظ کے بارے میں اختلاف ہے بعض حضرات نے اسے تخفیف کے ساتھ

پڑھا ہے یعنی یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے جب کہ بعض حضرات نے اسے ''شد'' کے ساتھ پڑھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اچھی طرح سے ادائیگی کرنے والا ہے۔

۳۱۱۳- سعد بن سعید بن ابوسعید مقبری (ق).

اس نے اپنے بھائی سے روایات نقل کی ہیں اس کی کنیت ابوسہل ہے ابن عیینہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

ہشام بن عمار کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا سهم في الاسلام لمن لا صلاة له، لا صلاة لمن لا وضوء له

''ایسے شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہ ہو''۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے سعد کے بارے میں متقدمین کا کوئی کلام نہیں دیکھا اور اس کی نقل کردہ روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام روایات اس کے بھائی عبداللہ سے منقول ہیں اور عبداللہ نامی راوی کو ایک مرتبہ ساقط قرار دیا گیا ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام ''عباد'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اپنی ذات کے اعتبار سے مستقیم ہے خرابی کی جڑ اس کا بھائی ہے۔

۳۱۱۴- سعد بن سعید

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اللهم انك اخرجتني من احب البلاد الي، فاسكني احب البلاد اليك.

''اے اللہ! تو نے مجھے اس شہر سے نکالا ہے جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا تو اب تو مجھے اس شہر میں رہائش عطاء کر جو تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو''

یہ روایت امام حاکم نے اپنی مستدرک میں نقل کی ہے۔

۳۱۱۵- سعد بن سعید جرجانی

اس نے نہشل سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت درست نہیں ہے یعنی درج ذیل روایت:

اشراف امتي حملة القرآن.

''میری امت کے معزز لوگ وہ ہیں جو قرآن کے عالم (یا حافظ) ہوں''

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص تھا' اس کا لقب ''سعدویہ جرجانی'' ہے' اس کے حوالے سے ایک ایسی روایت منقول ہے' جو اس نے ثوری سے نقل کی ہے' جس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال: یقول اللہ: ایھا الشاب التارک شھوته لی، المتبذل شبابه من اجلی، انت عندی کبعض ملائکتی، لک عندی بکل یوم ولیلة اجر صدیق.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے وہ نوجوان جس نے میری خاطر اپنی شہوت کو ترک کر دیا' اور میرے لیے اپنی جوانی کو خرچ کر دیا' تو میری بارگاہ میں میرے بعض فرشتوں کی مانند ہے' اور میری بارگاہ میں تجھے ہر دن اور ہر رات کے عوض میں صدیق کا عمل ملے گا''

اس روایت کی سفیان کی طرف نسبت جھوٹی ہے' البتہ جہاں تک قرآن کے عالم (یا حافظ) والی حدیث کا تعلق ہے' تو اسے ایک اور سند کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

۳۱۱۶- سعد بن سعید ساعدی.

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۱۷- سعد بن سنان (ق، د، ت)

اور ایک قول کے مطابق سنان بن سعد ہے' اس نے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس کی احادیث کو نوٹ نہیں کیا' کیونکہ اس کی روایت میں ''اضطراب'' پایا جاتا ہے اور اس میں بھی اضطراب پایا جاتا ہے۔

جوزجانی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات ''واہی'' ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' ابن قطان نے یہ بات نقل کی ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: کہ صدقہ کی وصولی میں زیادتی کرنے والا شخص زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی مانند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

تقبلوا لی بست اتقبل لکم بالجنة، اذا حدث احدکم فلا یکذب..وذکر الحدیث.

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب کوئی شخص بات کرے تو غلط بیانی نہ کرے''

اس کے بعد پوری حدیث ہے اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اذا اراد الله بعبد خيرا عجل له العقوبة فى الدنيا.

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو اسے (کسی جرم کی) دنیا میں ہی سزا دے دیتا ہے''

اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

بين يدى الساعة فتن كقطع الليل المظلم.

''قیامت سے پہلے ایسے فتنے ہونگے' جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہونگے''

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے۔

اذا احب الله قوما ابتلاهم، فمن رضى فله الرضا، من سخط فله السخط.

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے' تو ان لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' تو جو شخص (اس آزمائش سے) راضی رہتا ہے اسے (اللہ تعالیٰ کی) رضامندی نصیب ہوتی ہے اور جو شخص ناراض ہوتا ہے' اسے ناراضگی نصیب ہوتی ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تقوم الساعة على احد يقول: لا اله الا الله، يامر بالمعروف، ينهى عن المنكر.

''ایسے کسی شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو لا اله الا الله پڑھتا ہو' نیکی کا حکم دیتا ہو اور برائی سے منع کرتا ہو''

سلیمانی کہتے ہیں: سعید بن ابوایوب' ابن اسحاق، عمرو بن الحارث، ابن لہیعہ نے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے، سنان بن سعد سے نقل کرتے ہیں' یہ حضرات یونہی کہتے ہیں، اور یہی درست ہے۔

۳۱۱۸- سعد بن شعبہ بن حجاج.

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے پاس اس کے والد کے حوالے سے بہت زیادہ روایات نہیں تھیں۔

اس نے حسن بن یسار سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے اپنے دو بیٹوں کا نام سعد رکھا' لیکن نہ تو وہ سعادت مند ثابت ہوئے اور نہ ہی وہ کامیاب ہوئے' وہ ان سے یہ کہا کرتے تھے: کہ تم ہشام دستوائی کے پاس جاؤ' تو وہ بچے آگے سے جواب دیتے تھے: میں کبوتر چھوڑنا چاہتا ہوں۔

نباتی اور عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۳۱۱۹- سعد بن طارق (م،عو)، ابومالک اشجعی.

احمد اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے، اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائیگا۔

عقیلی کہتے ہیں: قنوت کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

نباتی کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے' یحییٰ القطان اس سے روایت نقل کرنے سے رک گئے تھے،

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور اس نے سعد بن یزید بن ہارون اور دیگر لوگوں کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں۔

۳۱۲۰- سعد بن طالب.

اس نے حماد سے روایات نقل کی ہیں' اس کی کنیت ابوغالب شیبانی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث میں ضعف پایا جاتا ہے۔ ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس سے احمد بن یونس اور دیگر نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۲۱- سعد بن طریف (ت، ق) اسکاف حنظلی کوفی.

اس نے عکرمہ اور ابووائل سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کرے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ فوری طور پر احادیث گھڑ لیا کرتا تھا' فلاس کہتے ہیں۔ یہ ضعیف تھا اور غالی شیعہ تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

لا تسلم علی اصحاب الریاحین ولا علی اصحاب الشطرنج.

فسق و فجور کی مجلس والوں اور شطرنج کھیلنے والوں کو سلام نہ کرو''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

کان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع من تمر لرجل، فقال لرجل من الانصار: اقضہ، فاعطاہ تمرا دون تمرہ فردہ.فقال الانصاری: اترد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرہ ؟ قال: نعم، من احق بالعدل منہ! قال: فاکتحلت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دموعا.فقال: خذ، من احق بالعدل منی، انہ لا تقدس امۃ لا یاخذ ضعیفھا حقہ من قویھا، ھو لا یتتعتع.ثم قال: یا خولۃ، عدیہ واقضیہ وادھنیہ، فانہ لیس من غریم یخرج من عند غریمہ وھوراض الا صلت علیہ دواب الارض وحیتان البحار، لیس من غریم یلوی غریمہ وھو یجد الا کتب علیہ فی کل یوم ولیلۃ اثم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھجوروں کا ایک صاع ادا کرنا تھا' آپ نے ایک انصاری شخص سے کہا: اسے ادائیگی کر دو' اس نے اسے ایسی کھجوریں دیں' جو اس کی دی ہوئی کھجوروں سے کم تر حیثیت کی تھیں' تو وہ اس نے واپس کر دیں' انصاری نے

کہا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی کھجوریں واپس کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! انصاف کرنے کا حق دار نبی اکرم ﷺ سے زیادہ اور کون ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں لے لو' مجھ سے زیادہ انصاف کرنے کا حق دار اور کون ہوگا؟

ایسی امت پاکیزگی اختیار نہیں کر سکتی' جس کے کمزور شخص کا حق طاقت ور شخص سے وصول نہ کیا جائے' اور وہ بھی اپنے حق کی وصولی کے لئے حرکت نہ کرے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے خولہ تم شمار کرو اور ادا کرو اور زیادتی کر کے ادا کرو' کیونکہ جب بھی کوئی قرض خواہ اپنے مقروض کے پاس سے راضی ہو کر نکلتا ہے' تو زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں' اور جو مقروض اپنے قرض خواہ سے ٹال مٹول کرتا ہے' تو وہ قیامت کے دن یہی صورتِ حال پائے گا کہ اس کے لیے ہر ایک دن کے عوض میں گناہ لکھا گیا ہوگا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله وسلم: تحفة الصائم الدهن والمجمر.

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: روزہ دار کا تحفہ تیل اور عود ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من ادمن الاختلاف الى المسجد اصاب اخا مستفادا فى الله، علما مستطرفا، كلمة تدله على هدى، اخرى تصرفه عن الردى، رحمة منتظرة، يترك الذنوب حياء او خشية

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جو شخص باقاعدگی سے مسجد آتا جاتا ہو' اور اپنے کسی بھائی سے اللہ کی رضا کے لیے ملتا ہو اور علم حاصل کرتا ہو' یا کسی ہدایت کی بات کی طرف رہنمائی کرتا ہو' یا کسی دوسرے کو برائی سے بچالیتا ہو' تو رحمت منتظر ہوتی ہے' اور وہ حیاء کی وجہ سے یا خوف کی وجہ سے جرم کو ترک کر دے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من صلى الفجر ثم جلس حتى تطلع الشمس، ثم صلى ركعتين حرمه الله على النار ان تطعمه.

''جو شخص فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد پھر سورج نکلنے تک بیٹھا رہے' پھر دو رکعات ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ جہنم پر یہ بات حرام کر دیتا ہے کہ وہ اس شخص کو کھائے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا سمعتم بموت مؤمن او مؤمنة فبادروا الى الجنة، فانه اذا مات مؤمن امر الله جبرائيل ان ينادى: رحم الله من شهد جنازة هذا العبد، فمن شهدها غفر له وكتب الله لمن شهدها بكل قدم

اثنی عشرۃ حجۃ وعمرۃ، کتب له بکل تکبیرۃ علیها ثواب اثنی عشر الف شهید، کانما اعتق بکل شعرۃ علی بدنه رقبۃ،اعطاہ اللہ بکل حرف من دعائه ثواب نبی،اعطاہ قنطارا، کتب له عبادۃ سنۃ،اعطاہ بکل مرۃ یاخذ السریر مدینۃ فی الجنۃ، استغفر له ملائکۃ السموات..الی ان قال:
وفضل الماشی خلفها کفضلی علی ادناکم

''جب تم کسی مومن مرد یا کسی مومن عورت کی فوتگی کے بارے میں سنو تو جنت کی طرف تیزی سے جاؤ' کیونکہ جب کوئی مومن مرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ یہ اعلان کرے: کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے' جو اس بندے کے جنازے میں شریک ہو گا' تو جو شخص اس جنازے میں شریک ہوتا ہے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو شخص اس جنازے میں شریک
ہوتا ہے' اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اسے 12 حج اور عمروں کا ثواب عطا کرتا ہے اور اس کی نمازِ جنازہ کی ہر ایک تکبیر کے عوض میں' اس کے لیے بارہ ہزار شہیدوں کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے' گویا کہ اس نے مرحوم کے ہر ایک بال کے عوض میں ایک غلام کو آزاد کیا' اور اس کی دعا کے ہر ایک حرف کے عوض میں' اللہ تعالیٰ اسے ایک نبی کا ثواب عطا کرتا ہے' اور اسے قنطار عطا کرتا ہے اور اس کے لیے ایک سال کی عبادت کو نوٹ کر لیتا ہے اور وہ جتنی مرتبہ چارپائی کو کندھا دیتا ہے' اس میں سے ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' اسے جنت میں ایک شہر عطا کرتا ہے اور آسمان کے فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: کہ جنازے کے پیچھے چلنے والے کو وہی فضیلت ہوتی ہے' جو مجھے تم میں سے ادنیٰ فرد پر حاصل ہے''

یہ روایت قطعی طور پر جھوٹی ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ اس آدمی کی ایجاد ہے یا پھر اس کی طرف منسوب کی گئی ہے۔

۳۱۲۲-(صح) سعد بن عبدالحمید (ت،س،ق) بن جعفر انصاری

اس نے فلیح اور مالک سے روایات نقل کی ہیں' اس سے عباس دوری' ابراہیم حربی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ان لوگوں میں سے ایک ہے' جن کی غلطیاں انتہائی فحش ہوئیں' اس لیے ان سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

۳۱۲۳-سعد بن عثمان (د،ت،س) رازی دشتکی.

اس نے ایک صحابی سے روایات نقل کی ہیں' جنہیں اس نے بخارا میں دیکھا تھا' یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں؟ اس کا بیٹا عبداللہ اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۱۲۴-سعد بن علی قاضی، ابوالوفاء نسوی.

اس نے ایک فرد کے حوالے سے امام فربری سے 470 ہجری میں ''صحیح بخاری'' روایت کی تھی' اس حوالے سے لوگوں نے اس پر

تہمت عائد کی تھی' پھر اس نے ایک دوسری قیامت یہ ڈھائی کہ یہ بیان کیا: ابراہیم نامی راوی نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اسے یہ حدیث بیان کی ہے' آپ اس واضح جھوٹ کی طرف خود ہی دیکھ لیں۔

۳۱۲۵- سعد بن عمران.

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے' جس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ واقدی کی مانند ہے (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: واقدی کو بھی محدثین نے ''متروک'' قرار دیا تھا۔

۳۱۲۶- سعد بن عمار (ق) بن سعد قرظ.

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۳۱۲۷- سعد بن عیاض (د،س).

صرف ابواسحاق سبیعی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۲۸- سعد بن معاذ ابوعصیم مروزی.

یہ مجہول ہے، اس کی (نقل کردہ) حدیث جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ، کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

صام من الحرم الجمعة والسبت والخميس كتب الله له عبادة سبعمائة سنة.

''جو شخص جمعہ، ہفتہ اور جمعرات کے دن روزہ رکھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے سات سو سال کی عبادت کا ثواب لکھ لیتا ہے''

۳۱۲۹- سعد بن منصور جذامی

میں اس سے واقف نہیں ہوں' صفوان بن صالح المؤذن نے اپنی ''سند'' کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت مبارک بن احمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انه لما بلغه قدوم رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد اليه فقبل اسلامه، وساله ان يكتب له كتابًا يدعوه الى الاسلام، فكتب له رقعة من ادم: بسم الله الرحمن الرحيم.

هذا كتاب من رسول الله لمبارك بن احمر، لمن اتبعه من المسلمين، امانا لهم ما اقاموا الصلاة، آتوا الزكاة، اتبعوا المسلمين، جانبوا المشركين، ادوا الخمس من المغنم، سهم الغارمين، سهم كذا، سهم كذا..

''جب انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی اطلاع ملی، تو وہ وفد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تحریر لکھ دیں، جس میں انہیں اسلام کی دعوت دی گئی ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے ٹکڑے پر یہ تحریر لکھوائی:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں، جو بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا ہے، یہ مکتوب، اللہ کے رسول کی طرف سے مبارک بن احمر کے نام ہے، اور جو مسلمان اس کی پیروی کرتے ہیں' ان کے نام ہے، یہ ان کے لیے امان ہے' جب تک وہ نماز ادا کریں' زکوٰۃ ادا کریں' مسلمانوں کی پیروی کرتے رہیں، مشرکین سے لاتعلق رہیں، مال غنیمت میں سے خمس ادا کریں، تاوان ادا کرنے والوں کو حصہ اتنا' اتنا ہوگا''

اس روایت کو نقل کرنے میں ولید نامی راوی منفرد ہے۔

۳۱۳۰- سعد

یہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے غلام حسن بن سعد کا والد ہے۔

۳۱۳۱- سعد، ابو حبیب.

اس نے یزید رقاشی سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۳۱۳۲- سعد.

اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' اس کا بیٹا موسیٰ اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے

۳۱۳۳- سعد مولیٰ طلحہ (ت).

اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' اس سے عبداللہ بن عبداللہ رازی نے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے کفل کا واقعہ منقول ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے منقول روایات کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

(سعید)

۳۱۳۴- سعید بن ابان (ت) وراق.

شاید یہ اسماعیل ہو' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد کو اس کے بارے میں وہم ہوا ہے۔

۳۱۳۵- سعید بن ابراہیم.

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے طالوت بن عباد نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے۔

۳۱۳۶- سعید بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف.

اسحاق بن فرات نے اس کا نام اسی طرح ذکر کیا ہے' اس نے مفضل بن فضالہ کے حوالے سے یونس بن یزید سے روایات نقل کی ہیں

لوگوں نے مفضل سے کہا: یہ وہ سعد ہے' اس نے کہا: میرے نزدیک اس کا متن اسی طرح ہے' یہ روایت چور کی سفارش کرنے کے بارے میں ہے اور ایک قول کے مطابق یہ روایت ''مرفوع'' ہے البتہ سعید نامی اس راوی کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' اور یہ روایت ''سنن دارقطنی'' میں منقول ہے۔

۳۱۳۷- سعید بن ابیض (د،ق) بن حمال.

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۳۱۳۸- سعید بن ابراہیم.

اس نے ثور بن یزید سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۳۹- سعید بن ابراہیم بن معقل بن منب یمانی.

۳۱۴۰- سعید بن ابی الابیض

اس نے ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے قعنبی نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۴۱- سعید بن اسحاق مصری

اس نے لیث سے روایات نقل کی ہیں' یہ سب مجہول ہیں۔

۳۱۴۲- (صح) سعید بن اشوع (خ،م)

یہ کوفہ کا قاضی ہے' یہ صدوق اور مشہور ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ سعید بن عمرو بن اشوع ہے، یہ شعبی کا شاگرد ہے۔

جوزجانی کہتے ہیں: یہ بھٹکا ہوا، بہکا ہوا شخص تھا' ان کی مراد یہ ہے: کہ یہ شیعہ تھا۔

۳۱۴۳- سعید بن انس.

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مظالم کے بارے میں روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

۳۱۴۴- (صح) سعید بن اوس (د،ت)، ابوزید انصاری نحوی.

اس نے ابن عون اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''لین'' قرار دیتے ہوئے اس کا تذکرہ کیا ہے' کیونکہ اس نے اس حدیث کی سند میں وہم کیا ہے۔ ''فجر کو روشن کر کے پڑھو اور جزرہ وغیرہ نے اس کی توثیق بیان کی ہے''۔

خلف بزار نے اس کے سامنے احادیث پڑھ کر سنائیں تھیں' حسین بن حسن رازی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ "صدوق" ہے' ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو اس کے بارے میں اجمالی بات بیان کرتے ہوئے سنا' وہ اس کی شان کو بلند کرتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: یہ "صدوق" ہے' ابوعبید آجری بیان کرتے ہیں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو وہ بولے: امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اس سے قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام مسترد کرتے تھے' انہوں نے یہ بھی بتایا: بندار نے مجھ سے کہا ہے: کہ میں نے انصاری کو اسے جھوٹا قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔

ابوزید انصاری سے ابوعبیدہ اور اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں اور یہ دونوں جھوٹے ہیں اور ان دونوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو ان دونوں نے جواب دیا: تم کیا چاہتے ہو کہ پاک دامنی' پرہیزگاری' یا اسلام (کسی چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟)

۳۱۴۵- (صح) سعید بن ایاس (ع) ابومسعود جریری بصری

یہ ثقہ علماء میں سے ایک ہے اور تھوڑے سے تغیر کا شکار ہو گیا تھا' اسی وجہ سے یحییٰ القطان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ایک جماعت نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

اس نے ابوطفیل' ابوعثمان نہدی سے روایات نقل کی ہیں' ابن علیہ' یزید بن ہارون ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اہل بصرہ کا محدث تھا' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ انتقال سے کچھ عرصہ پہلے حافظے میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔

محمد بن ابوعدی کہتے ہیں: ہم اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے' ہم نے جریج سے احادیث کا سماع کیا ہے' لیکن یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے عیسیٰ بن یونس سے دریافت کیا: کیا تم نے جریج سے اس وقت سماع کیا تھا جب وہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو یحییٰ بن سعید نے کہا: تم اس سے روایات نقل نہ کرو۔

یحییٰ بن سعید نے جریج سے احادیث کا سماع کیا' لیکن وہ اس سے روایات نقل نہیں کرتے تھے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جریج کی عمر کے آخری حصے میں اس کے پاس گئے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایوب سختیانی نے جریج کو سلیمان تیمی سے مقدم قرار دیا ہے' کیونکہ وہ قدریہ فرقے کے لوگوں سے بحث مباحثہ کیا کرتا تھا اور ایوب کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ وہ ان سے بحث کرے۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت عبداللہ بن حوالہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم: تهجمون على رجل معتجر ببرد حبرة يبايع الناس من اهل الجنة، فهجمنا على عثمان وهو معتجر ببرد حبرة يبايع الناس يزيد البيع.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم اہل جنت سے تعلق رکھنے والے ایک ایسے شخص کے پاس اکٹھے ہو گے' جس نے چادر اوڑھی ہوئی ہوگی' اور وہ لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا' راوی کہتے ہیں: کہ ہم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا' کہ

انہوں نے کچا دراوڑھی ہوئی تھی' اور وہ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے"۔
جریری کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے۔
اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاحدث.
"جب دو خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کر لی جائے' تو بعد والے کو قتل کر دو"
اور یہ حدیث بھی ہے:
علیك السلام تحیة المیت
"علیک السلام" کہنا' مردے کو سلام کرنے کا طریقہ ہے"
اور اس کے علاوہ بھی روایات منقول ہیں' جریری کا انتقال ایک سو چوالیس ہجری میں ہوا۔

۳۱۴۶- سعید بن بشر (عو)

یہ قتادہ کا شاگرد ہے۔
اس نے قتادہ، زہری اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' ابو مسہر، ابوالجماہر، یحییٰ وحاظی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
ابو مسہر یہ کہتے ہیں: ہمارے شہر میں اس سے بڑا "حافظ الحدیث" نہیں تھا' تاہم یہ "منکر الحدیث" ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل "صدق" ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (محدثین نے) اس کے حافظے کے بارے میں کلام کیا ہے۔
بقیہ کہتے ہیں: میں نے شعبہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ زبان کے حوالے سے سچا ہے۔
عثمان نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے' عباس نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی "لیس بشیء" ہے۔
فلاس کہتے ہیں: ابن مہدی نے اس کے حوالے سے ہمیں احادیث بیان کیں، پھر انہوں نے اسے ترک کر دیا۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن جوزی کہتے ہیں: شعبہ اور دحیم نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔
ابن عیینہ کہتے ہیں: سعید بن بشیر نے ہمیں حدیث بیان کی، وہ (حدیث کے) "حافظ" تھے۔
ابوزرعہ نصری کہتے ہیں: میں نے ابو جماہر سے کہا: سعید بن بشر "قدریہ" فرقے سے تعلق رکھتا تھا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی پناہ، میں نے ابومسہر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں اور محمد بن شعیب، سعید کے پاس آئے، اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں یہ نہیں کہتا: کہ اللہ تعالیٰ نے شر کو تقدیر میں طے کیا ہے، اور اس پر عذاب دے گا، پھر وہ بولا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، میں نے خیر کا ارادہ کیا' لیکن شر میں واقع ہو گیا۔
قتادہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہمیں بتایا:
انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزهم ازا

''کیا تم نے دیکھا نہیں، ہم نے کافروں پر شیاطین کو بھیجا' جو انہیں ابھارتے ہیں''
(قتادہ کہتے ہیں:) یعنی وہ انہیں گناہوں کی طرف راغب کرتے ہیں۔
ہشام بن عمار کہتے ہیں: میں نے ایک محفل میں سعید سے سماع کیا، لیکن وہ مجھ سے رخصت ہو گیا۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
انه ليلة اسرى به وجد ريحا طيبا فقال: يا جبرائيل، ما هذا الريح ؟ قال: ريح قبر الماشطة وابنها وزوجها، كان بدء ذلك ان الخضر عليه السلام كان من اشراف بني اسرائيل،وكان ممره براهب في صومعة، فتطلع اليه الراهب فعلمه الاسلام، فلما بلغ الخضر زوجه ابوه امراة، فعلمها الخضر،اخذ عليها - وكان لا يقرب النساء - فطلقها.ثم زوجه ابوه اخرى فعلمها،اخذ عليها الا تعلم احدا، طلقها، فكتمت احداهما وافشت الاخرى، فقالت: قد رايت الخضر.فقيل: من رآه معك ؟ قالت: فلان، فسئل عنه وكان في دينهم قل من يكذب قبل، فتزوج المراة الكاتمة رجل، فبينما هي تمشط ابنة فرعون اذا سقط المشط فقالت: تعس فرعون! فاخبرت اباها، كان للمراة ابن وزوج، فارسل اليهم، فراودوا المراة وزوجها ان يرجعا عن دينهما فابيا.فقال: انى قاتلكم.قالا: احسانا منك الينا ان قتلتنا ان تجعلنا في بيت، ففعل.فلما اسرى بالنبى صلى الله عليه وسلم وجد ريحا طيبة، فسال جبرائيل، فاخبره.
''جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی، آپ نے پاکیزہ خوشبو پائی، تو دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ خوشبو کس کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ بال سنوارنے والی عورت' اس کے بیٹے اور اس کے شوہر کی قبر کی خوشبو ہے، اس (واقعہ کا) آغاز یوں ہوا، حضرت خضر علیہ السلام، بنی اسرائیل کے معززین میں سے تھے، وہ ایک راہب کے پاس سے گزرتے تھے، جو اپنی عبادت گاہ میں رہتا تھا۔ ایک دن راہب نے انہیں جھانک کر دیکھا اور انہیں اسلام کی تعلیم دی، جب حضرت خضر علیہ السلام بالغ ہوئے' تو ان کے والد نے ان کی شادی ایک عورت کے ساتھ کر دی، حضرت خضر علیہ السلام نے اس عورت کو (اسلام کی) تعلیم دی، اور اس سے عہد لیا (کہ وہ کسی کو اس بارے میں نہیں بتائے گی) حضرت خضر علیہ السلام بیویوں کے ساتھ قربت نہیں کرتے تھے، انہوں نے اس عورت کو طلاق دیدی، پھر ان کے والد نے ان کی شادی دوسری عورت کے ساتھ کر دی، انہوں نے اسے بھی (اسلام کی) تعلیم دی اور اس سے یہ عہد لیا کہ وہ کسی کو اس بارے میں نہیں بتائے گی، پھر انہوں نے اس عورت کو طلاق دیدی، ان دونوں میں سے ایک نے (اس راز کو) چھپا کے رکھا اور دوسری نے اسے فاش کر دیا، اس نے کہا: میں نے خضر کو دیکھا ہے اس سے پوچھا گیا، تمہارے ہمراہ اسے کس نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: فلاں نے، اس شخص سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو اس سے پہلے ان کے دین میں شاذ و نادر ہی کوئی جھوٹ بولا کرتا تھا' جس عورت نے بات کو چھپا کے رکھا تھا' اس کے ساتھ کسی اور مرد نے شادی کر لی، ایک دن وہ عورت فرعون کی بیٹی کی کنگھی کر رہی

تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی' تو وہ بولی: فرعون برباد ہو جائے ، فرعون کی بیٹی نے اپنے باپ کو اس بارے میں بتایا' اس عورت کا ایک بیٹا اور ایک شوہر تھے' فرعون نے انہیں بلوایا اور عورت اور اس کے شوہر کو یہ پیشکش کی کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ دیں' ان دونوں نے انکار کیا' فرعون بولا: میں تمہیں قتل کروادوں گا' ان دونوں نے کہا: تم ہمارے ساتھ یہ بھلائی کرنا کہ اگر تم ہمیں قتل کردو' تو ہمیں ایک ہی قبر میں رکھنا' تو فرعون نے ایسا ہی کیا۔ جب نبی اکرم ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ ﷺ نے پاکیزہ خوشبو پائی آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اس بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے آپ ﷺ کو (اس واقعے کے بارے میں) بتایا

اسے دو ثقہ راویوں نے اسی طرح ہشام سے نقل کیا ہے۔

یہ روایت ولید بن عتبہ نے ولید سے نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام ساقط کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

احد ابوی بلقیس کان جنیا

''بلقیس کے ماں باپ میں سے ایک جن تھا''

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سعید بن بشیر بصرہ کا رہنے والا تھا' اس نے شام میں سکونت اختیار کی' یہ عمران قطان کے قریب کا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے' یہ اس عبدالرحمٰن کے پاس آیا تھا' جس کے حوالے سے ہشیم نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یعقوب فسوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابومسہر سے سعید بن بشیر کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: ہمارے گروہ میں اس سے بڑا (احادیث کا) حافظ کوئی نہیں ہے، تاہم یہ ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔ ابن نمیر کہتے ہیں: اس نے قتادہ سے منکر روایات نقل کی ہیں، امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا، ابوحاتم نے بھی اسی طرح کہا ہے' وہ کہتے ہیں: اسے ''الضعفاء'' سے منتقل کر دیا گیا۔

اس کی نقل کردہ غریب روایات میں سے ایک روایت وہ ہے' جو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے (جو درج ذیل ہے)

من ادخل فرسا بین فرسین وقد امن ان یسبق فھو قمار، من ادخلھا ولا یامن ان یسبق فلیس بقمار.

''جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے اور وہ اس بات سے مامون ہو کہ اس سے آگے نکلا جاسکے گا' تو یہ قمار ہے' جو شخص اس میں داخل کرے اور وہ مامون نہ ہو کہ اس سے آگے نکلا جاسکے گا' تو یہ قمار شمار نہیں ہوگا''۔

یہ روایت معمر نے اور عقیل نے زہری کے حوالے سے چند اہل علم سے نقل کی ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ سند زیادہ مستند ہے۔

میں نے کہا: ''یحییٰ بن سعید نے ابن مسیّب سے یہ قول نقل کیا۔ مجھے حدیث بیان کی سعید بن بشیر نے مجھے حدیث بیان کی۔ قتادہ

نے انہوں نے حسن سے۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنك (الاحزاب:۷)

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث.

''اور جب ہم نے انبیاء سے ان کا میثاق لیا اور تم سے بھی''

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تخلیق کے اعتبار سے ''میں'' انبیاء میں سب سے پہلے ہوں اور بعثت کے اعتبار سب سے آخری ہوں''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں میرے خیال میں ان میں کوئی حرج نہیں ہے شاید اس نے وہم کا شکار ہو کر غلطی کی ہو۔

اہل دمشق کے پاس اس کی تصانیف ہیں میں نے اس کی تصنیف کردہ ایک تفسیر بھی دیکھی ہے، اس پر سچائی غالب تھی۔

ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

۳۱۴۷- سعید بن بشیر (د) بخاری انصاری.

اس نے ابن بیلمانی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے صرف لیث بن سعد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے۔

۳۱۴۸- سعید بن بشیر

اس نے حسن سے روایات نقل کی ہیں

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اس کی حسن سے ملاقات نہیں ہوئی سہل بن شعیب نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۴۹- سعید بن بشیر قرشی

اس نے عبداللہ بن حکیم کنانی سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے اسی طرح اس کا استاد (بھی مجہول ہے) یہ مصر میں رہتا تھا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت بشیر بن قدامہ ضبابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ابصرت عینای حبی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم واقفا بعرفات علی ناقة له حمراء قصواء تحته قطیفة بولانیة وھو یقول: اللّٰھم اجعلھا حجة غیر ریاء، ولا ھباء، لا سمعة، الناس یقولون: ھذا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم.

''میں اپنی ان دو آنکھوں کے ذریعے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں اپنی سرخ اونٹنی ''قصواء'' پر وقوف کیے ہوئے دیکھا آپ کے نیچے بولانی چادر تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کر رہے تھے، اے اللہ! اسے ایسا حج بنا دے جس میں ریاکاری سستی اور شہرت نہ ہو، جب کہ لوگ یہ کہہ رہے تھے، یہ اللہ کے رسول ہیں''۔

ابن عبدالحکم نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۱۵۰- سعید بن ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری

اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہوتی ہے جب کہ خرابی اس کے بعد والے (کسی راوی) میں ہے۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

صلوا اقرباء کم، لا تجاوزوهم ترثوا الضغائن.

"اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور ان کے ساتھ زیادتی مت کرو ورنہ اس کے نتیجے میں کینہ پیدا ہوگا"۔

اس کی نقل کردہ وہ روایات جن میں خلل پایا جاتا ہے ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

"اللہ کی قسم! حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے ربذہ میں ہمیں یہ بات بتائی: وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، "احد" پہاڑ ہمارے سامنے آیا"

تو یہ وہ روایات ہیں جن کی وجہ سے فسوی نے ان کی نقل کردہ روایات کو منکر قرار دیا ہے اگر ہم اس طرح وسوسوں کو اپنے اوپر آنے دیں تو پھر ہمیں فاسد وہم کی وجہ سے بہت سی ثابت شدہ منقول روایات کو مسترد کرنا پڑے گا۔

زید بن وہب کے بارے میں ہم اپنے پر بطور خاص اعتدال کا دروازہ کھولیں گے، محدثین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کی نقل کردہ ثابت شدہ حدیث کو مسترد کیا ہے جو صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے جب کہ زید سردار اور جلیل القدر ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی لیکن یہ ابھی راستے میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صادقین (صحابہ کرام) سے روایات نقل کی ہیں۔ جب کہ ان کے حوالے سے مخلوق نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے، یہاں تک کہ اعمش نے یہ کہا ہے: جب زید بن وہب تمہیں کسی بھی شخص کے حوالے سے حدیث بیان کر دیں تو یہ یوں ہی ہوگی جیسے تم نے یہ حدیث اس شخص سے سنی ہے جن کے حوالے سے انہوں نے یہ حدیث تمہیں بیان کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال نوے ہجری سے پہلے یا اس کے بعد ہوا تھا۔

۳۱۵۱- سعید بن ثمامہ مکی

اس نے معلیٰ بن ہلال سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۳۱۵۲- سعید بن جمہان (عو)

اس نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اس حدیث کا راوی ہے "خلافت تیس سال رہے گی"۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

حشرج بن نباتہ اور عبدالوارث نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن بعض لوگوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۱۵۳- سعید بن جندب

یہ تابعین میں سے ایک ہے' اس کے بیٹے عمر نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۱۵۴- سعید بن حریث

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۵۵- سعید بن حماد

یہ وکیع کا معاصر ہے۔

۳۱۵۶- سعید بن حوشب

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۵۷- سعید بن خداش.

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن یحییٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(سعید نامی سابقہ چاروں راوی) مجہول ہیں۔

۳۱۵۸- (صح) سعید بن حسان (م،س،ق،ت)

اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور ایک مرتبہ اس کے بارے میں توقف کیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن عیینہ، ابواحمد زبیری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۱۵۹- سعید بن حکیم (د،س) قشیری

یہ بہز کا بھائی ہے' اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
اس کی شناخت صرف اس روایت کے حوالے سے ہے' جو داؤد وراق نے اس سے نقل کی ہے۔

۳۱۶۰- سعید بن حیان (د،س)

یہ ابوحیان تیمی کا والد ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور اس کے حوالے سے اس کے بیٹے نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

انا ثالث الشریکین.

''دو شراکت داروں کے ساتھ' تیسرا ''میں'' ہوتا ہوں''

یہ روایت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے' لیکن اس حدیث میں علت پائی جاتی ہے' یہ روایت اسی طرح ابو ہمام محمد بن زبرقان نے ابوحیان کے حوالے سے نقل کی ہے' جب کہ جریر نے' حیان سے' اس کے والد کے حوالے سے ''مرسل'' کے طور پر نقل کی ہے۔

اس کے حوالے سے ایک اور حدیث بھی منقول ہے' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ روایت غریب ہے۔

۳۱۶۱- سعید بن حیان حمصی

قتیبہ بن سعید نے اسے دیکھا ہے' زکریا ساجی کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔

۳۱۶۲- سعید بن خالد (ق) بن ابوطویل

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

حرس ليلة على الساحل افضل من عمل الف سنة، السنة ثلثمائة وستون يوما، اليوم مقداره الف سنة.

''ساحل پر ایک رات پہرہ دینا' ایک ہزار سال کے عمل سے افضل ہے' ایسا سال جس کے تین سو ساٹھ دن ہوں اور ایک دن ایک ہزار سال کا ہو''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ عجیب عبارت ہے' اگر یہ درست ہو' تو اس کا مجموعہ چھتیس کروڑ کی تعداد میں ہوگا۔

ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' یہ حدیث محمد بن شعیب نے اس سے نقل کی ہے۔

۳۱۶۳- سعید بن خالد (د،س،ق) قارظی

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے۔ نسائی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ (یعنی اس کا اسم منسوب) مدنی ہے اور اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔

۳۱۶۴- سعید بن خالد (د) خزاعی

اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں' ابوزرعہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے عبداللہ بن فضل مدنی سے سماع کیا ہے، اور اس سے عبدالملک جدی نے سماع کیا ہے' اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے سلام کا جواب دینے کی روایت منقول ہے۔
امام طبرانی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المؤمن واه زاقع، فسعيد من هلك على رقعه.

''مومن گناہگار لیکن مغفرت طلب کرنے والا ہوتا ہے تو وہ شخص خوش نصیب ہے جو اپنی مغفرت پر مرجائے۔
اس روایت کو نقل کرنے میں سعید نامی راوی منفرد ہے۔
لفظ ''واہی'' کا مطلب گناہگار اور لفظ ''راقع'' کا مطلب مغفرت طلب کرنے والا ہے۔

۳۱۶۵- سعید بن خثیم (ت، س) ہلالی

اس نے یزید بن ابوزیاد، مسلم ملائی سے روایات نقل کی ہیں۔
اس کے حوالے سے اس کے بھتیجے احمد بن راشد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اس سے اس کے بھتیجے احمد بن رشد نے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ازدی کہتے ہیں: یہ ''منکرالحدیث'' ہے۔
ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں وہ غیر محفوظ ہیں۔
ابراہیم بن عبداللہ بن جنید کہتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا: یہ شیعہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ شیعہ ہے لیکن ثقہ ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محاملی کی ''الدعاء'' میں اس کی عالی اسناد ہم تک پہنچی ہیں۔

۳۱۶۶- سعید بن داؤد (ع) زنبری

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں تھا امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے امام مالک سے ''مقلوب'' اشیاء روایت کی ہیں اس نے ورقاء کا ابوزناد کے حوالے سے نقل کردہ صحیفہ مقلوب کر دیا اور اسے امام مالک کے حوالے سے ابوزناد سے بیان کر دیا اس کی حدیث کو صرف تائیدی روایت کے طور پر نوٹ کیا جاسکتا ہے، اہل عراق نے اس سے احادیث نقل کی ہیں۔
اس نے امام مالک کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم اعطى الزبير يوم خيبر اربعة اسهم: سهمين لفرسه، سهما له، سهما لقرابته

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو چار حصے عطا کیے تھے دو حصے ان کے گھوڑے کے ایک حصہ ان کا اور ایک حصہ ان کی قرابت کا''

اثرم کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے کہا: چند برس پہلے آپ نے مجھے زنبری سے احادیث نوٹ کرنے کی ہدایت کی تھی' تو وہ بولے: اے میرے بھائی! مجھے علم نہیں لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ اختلاط کا شکار ہو گیا ہے۔

عقیلی کہتے ہیں: اس کی کنیت ابوعثمان ہے اور اسے ابن ابوزنبر کہا جاتا ہے، احمد بن علی کہتے ہیں: میں نے مجاہد بن موسیٰ سے سعید بن داؤد زنبری کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: میں نے عبداللہ بن نافع صائغ سے سوال کیا، میں نے کہا: اے ابومحمد! سعید بن داؤد یہ کہتا ہے: جب امام مالک نے ''مؤطا'' تحریر کی' تو خلیفہ مہدی نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اسے ایک صندوق میں رکھ دیں، اور جب حج کا موقع آئے تو اسے لوگوں کے ذریعے عراق بھجوا دیں تو امام مالک سے کہا گیا: آپ غور کر لیں' کیونکہ اہل عراق اس کے لیے اکٹھے ہوں گے' اگر اس میں کوئی خرابی ہے تو آپ اسے ٹھیک کر لیں' تو امام مالک نے چار آدمیوں کے سامنے پڑھا' جن میں ایک میں (یعنی سعید بن داؤد زنبری) تھا تو عبداللہ بن نافع صائغ بولے: سعید نے غلط بیانی کی ہے، اللہ کی قسم! میں تیس یا پینتیس سال تک امام مالک کے ساتھ، صبح و شام اٹھتا بیٹھتا رہا ہوں، (اس دوران) بہت کم ایسا ہوا کہ میں ان کی خدمت میں حاضر نہیں ہو پایا، میں نے انہیں کبھی کسی کے سامنے (اصلاح کے لیے) ''مؤطا'' پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سعید ''قوی'' نہیں ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الادب المفرد'' میں اس سے روایت نقل کی ہے۔

۳۱۶۷- سعید بن دینار دمشقی

اس نے ربیع بن صبیح سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا دخل اهل الجنة الجنة اشتاقوا الى الاخوان، فيسير سرير هذا الى سرير هذا..الحديث.

''اہل جنت، جب جنت میں داخل ہو جائیں گے، تو اپنے بھائیوں سے (ملاقات کے) مشتاق ہونگے، تو اس کا پلنگ چل کر اُس کے پلنگ تک جائے گا'' الحدیث

۳۱۶۸- سعید بن ذہشم

یہ نعیم بن حماد کا استاد ہے۔

اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے، جس کا متن یہ ہے:

الملائكة تفرح بخروج الشتاء لاجل المساكين.

''مساکین کی وجہ سے، فرشتے سردی کے رخصت ہونے پر خوش ہوتے ہیں''

یہ روایت نعیم نے اس کے حوالے سے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

۳۱۶۹- سعید بن ذی لعوہ

اس نے امام شعبی سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ، ابو حاتم اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ دجال ہے، یہ کہتا ہے، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نشہ آور چیز پیتے ہوئے دیکھا ہے، یہ روایت وکیع نے سفیان، ابواسحاق کے حوالے سے، اس سے نقل کی ہے، جس نے (اس کی سند میں، راوی کا نام) سعید بن ذی حدان بیان کیا ہے، اسے وہم ہوا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے لوگوں سے برخلاف روایات نقل کی ہیں۔

ابوحیان تیمی نے شعبی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

حرمت الخمر وهي من خمسة، الخمر ما خامر العقل.

''جب شراب کو حرام قرار دیا گیا' تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی' خمر وہ ہے' جو عقل کو ڈھانپ دے''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نشہ آور چیز کے بارے میں یہ اہل کوفہ کی سب سے زیادہ ''ثبت'' حدیث ہے' جو ان لوگوں نے اس کے برخلاف نقل کی ہے۔

۳۱۷۰- سعید بن ذویب (س) مروزی.

اس نے سلیمان بن حرب، ابن عیینہ، عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ''سنن'' کے علاوہ، اس سے روایات نقل کی ہیں، جب کہ ''سنن'' میں ایک شخص کے حوالے سے، اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''صالح الحدیث'' ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۱۷۱- سعید بن ذی حدان، کوفی،

ابواسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔ یہ بات ابن مدینی نے بیان کی ہے۔

۳۱۷۲- سعید بن راشد مازنی سماک.

اس نے عطاء، زہری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

اس کی نقل کردہ مفرد (یعنی جنہیں نقل کرنے میں یہ منفرد ہو) روایات میں سے ایک روایت یہ ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من اذن فهو يقيم.

''جواذان دے، وہی اقامت کہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لو جیء بالسموات السبع والارضین السبع فوضعت فی کفة المیزان، جیء بلا اله الا الله فوضعت فی الکفة الاخری لرجحت بهن.

''اگر سات آسمانوں اور سات زمینوں کو لاکر میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لا الــــہ الا اللہ کو لاکر دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو وہ (دوسرا پلڑا) بھاری ہوگا''

۳۱۷۳- سعید بن راشد (ت، ق)

شاید اس کا نام سعید بن ابوراشد ہے' اس نے یعلیٰ بن مرہ سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس کے حوالے سے صرف عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے روایات نقل کی ہیں۔

فضائل میں اس کی نقل کردہ اس حدیث کو، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن'' قرار دیا ہے:

حسین منی وانا من حسین

''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں''

۳۱۷۴- سعید بن ابوراشد.

اس نے عطاء سے اور اس سے مروان بن معاویہ نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' شاید یہ سماک ہے۔

۳۱۷۵- سعید بن رحمہ بن نعیم مصیصی.

اس نے ابن مبارک سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ان سے کتاب ''الجہاد'' روایت کی ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثبت راویوں کے برخلاف نقل کرنے کی وجہ سے' اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من اعان ظالما بباطل لیدحض به حقا فقد برء من ذمة الله وذمة رسوله.

''جو شخص باطل معاملے میں ظالم کی مدد کرتا ہے' تاکہ حق کو پرے کردے، تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے رسول کے ذمہ سے لاتعلق ہو جاتا ہے''

۳۱۷۶- سعید بن ابورزین.

اس نے اپنے بھائی سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے لیث بن ابوسلیم نے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۳۱۷۷- سعید بن رفاعہ

۳۱۷۸- سعید بن ابورعدہ

اس نے ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں' (سعید بن رفاعہ اور سعید بن ابورعدہ) دونوں راوی مجہول ہیں۔

۳۱۷۹- سعید بن رواحہ بصری

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور مجہول ہے۔

۳۱۸۰- سعید بن زربی (ت) ابوعبیدہ بصری.

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے پاس عجیب و غریب روایات ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس نے ثابت بنانی اور ابوملیح ہذلی سے روایات نقل کی ہیں

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان حسن الصوت زينة القرآن.

''خوبصورت آواز' قرآن کی زینت ہے''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قدمنا البصرة مع ابی موسیٰ وهو امير فتهجد، فلما اصبح قيل له: اصلح الله الامير، لو رايت الى نسوة وقد اتينك يستمعن لقراء تك.فقال: لو علمت ان احدا يستمع قراء تی لزينت كتاب الله بصوتی ولحبرت تحبيرا.

''ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ آئے، وہ امیر تھے، نمازِ تہجد ادا کرتے ہوئے، (انہوں نے خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کی) اگلی صبح ان سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ امیر کو سلامت رکھے، کاش آپ ملاحظہ فرماتے کہ خواتین تک آپ کی تلاوت سننے کے لیے آئی ہوئی تھیں، تو وہ بولے: اگر مجھے پتہ ہوتا کہ کوئی میری تلاوت کو غور سے سن رہا ہے، تو میں اپنی آواز کے ذریعے اللہ کی کتاب کو آراستہ کرتا اور اسے اچھی طرح مزین کرتا''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الصبر عند الصدمة الاولى.

''صبر' صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے''۔

۳۱۸۱- سعید بن زرعہ (ت).

اس نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دنیا کی محبت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

اس سے حسن بن ہمام نے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں مجہول ہیں

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مرزوق شامی نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

''جامع ترمذی'' میں' اس کے حوالے سے' بخار کو پانی کے ذریعے کم کرنے کی حدیث منقول ہے۔

۳۱۸۲- سعید بن زکریا (ت،ق) قرشی مدائنی

اس نے زمعہ بن صالح سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے' بعض حضرات نے اسے کچھ ''لین'' قرار دیا ہے۔

اثرم بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے کہا: ہم نے اس سے احادیث نوٹ کی تھیں، پھر ہم نے اسے ترک کر دیا، اس کی ذات کے حوالے سے، میرے نزدیک اس میں کوئی خرابی نہیں ہے' لیکن یہ علم حدیث کا عالم نہیں ہے

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' یحییٰ بن معین اس کی تعریف کیا کرتے تھے۔

محمود بن خداش کہتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو ان دونوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے' صالح جزرہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۳۱۸۳- سعید بن زکریا

یہ اسماعیل کا بھائی ہے' یہ مجہول ہے' یہ قریشی ہے۔

۳۱۸۴- سعید بن زون علمی بصری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

ایک جماعت نے اس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

یا انس، اسبغ الوضوء یزد فی عمرك..الحدیث.

''اے انس! اچھی طرح وضو کرو' یہ چیز تمہاری عمر میں اضافہ کرے گی''۔

کثیر بن عبداللہ ابلی نے یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔
امام ابوعبداللہ حاکم فرماتے ہیں: اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں۔
احمد بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ''ابوالحسن سعید بن زون'' نامی اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت عند انس فسمعته يقول: خدمت النبي صلى الله عليه وسلم ثماني حجج، فقال: يا انس اسبغ الوضوء يزد في عمرك، سلم علىٰ من لقيت من امتي تكثر حسناتك، اذا دخلت على اهلك فسلم عليهم يكثر خير بيتك، صل الضحى فانها صلاة الاوابين، وقر الكبير، ارحم الصغير ترافقني يوم القيامة.

''میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے آٹھ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! اچھی طرح وضو کرو، یہ تمہاری عمر میں اضافہ کرے گا، میری امت کے جس بھی فرد سے تمہاری ملاقات ہو تم اسے سلام کرو، یہ تمہاری نیکیوں میں اضافہ کرے گا، جب تم اپنے گھر جاؤ تو انہیں سلام کرو، تمہاری گھر میں بھلائی زیادہ ہوگی چاشت کی نماز ادا کرنا، یہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے، بڑے کی تعظیم کرو، چھوٹے پر شفقت کرو، تمہیں قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب ہوگا''۔
یہ حدیث ''منکر'' ہے۔

۳۱۸۵- سعید بن زیاد (د،س) شیبانی.

اس نے زیاد بن صبیح سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے اس کے حوالے سے صرف مصلوب کرنے والی حدیث کا علم ہے، پھر انہوں نے فرمایا: اس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

۳۱۸۶- سعید بن زیاد بن فائد بن زیاد بن ابوہند داری.

اس راوی نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

من لم يرض بقضائي فليطلب ربا سوائي.

''جو شخص میرے (تقدیر کے) فیصلے پر راضی نہیں ہوتا ہے اسے میرے علاوہ کوئی اور پروردگار تلاش کرنا چاہیے''۔
اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:

"نعم الطعام الزبيب يشد العصب، يذهب الوصب، يطفء الغضب، يطيب النكهة، يذهب البلغم، يصفي اللون".

''کشمش کھانے کی عمدہ چیز ہے، یہ پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے، درد کو ختم کرتی ہے، غضب کو بجھاتی ہے، مزاج کو خوشگوار کرتی ہے اور بلغم کو ختم کرتی ہے''۔

ازدی کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: مجھے نہیں معلوم اس میں خرابی اس کی وجہ سے ہے؟ اس کے والد کی وجہ سے ہے؟ یا اس کے دادا کی وجہ سے ہے؟

۳۱۸۷- سعید بن زیاد (حب، د، ح، س).

اس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

سعید بن ابوہلال اس کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۱۸۸- سعید بن زید (حب، م، د، ت، ق) ابوحسن

یہ حماد بن زید کا بھائی ہے' اس کا انتقال زید بن حماد سے پہلے ہو گیا تھا۔

علی نے یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے' سعدی بیان کرتے ہیں: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ یہ مستقل مزاج نہیں ہے۔

امام ابویعلیٰ موصلی نے اپنی سند کے ساتھ اس کے حوالے سے حضرت عروہ بن جعد بارقی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی اجلبة من الغنم، فاعطانی دینارا، فقال: ابتع لنا منها شاة بدینار. قال فاشتریت شاتین بدینار، فبعت احداهما بدینار وقدت الاخری مع الدینار الیه، فدعا لی فی صفقة یمینی بالبرکة. فان کنت لابیع الرقیق بالکناسة فتبلغ الجاریة عشرة الالف واکثر، فما ارجع الی اهلی حیث اربح اربعین الفا

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریوں کا ایک ریوڑ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دینار عطا کیا اور فرمایا: کہ ہمارے لیے ایک دینار کے عوض میں

بکری خرید لو تو میں نے ایک دینار کے عوض میں دو بکریاں خرید لیں' پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار کے عوض میں فروخت کیا اور پھر دوسری بکری کو ایک دینار کے ہمراہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کیے ہوئے سودوں میں برکت کی دعا کی' پھر یہ عالم ہو گیا کہ میں کناسہ (کے بازار میں) کوئی غلام یا (کنیز) فروخت کرتا تھا' تو کنیز کی قیمت دس ہزار تک یا اس سے زیادہ ہو جاتی تھی اور جب میں اپنے گھر واپس آتا تھا' تو مجھے چالیس ہزار تک منافع ہو چکا ہوتا تھا"۔

اسد بن موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعالیہ رفیع کا بیان نقل کیا ہے:

حدثني عشرون من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم او اكثر، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: من كان له هوى سوى الجماعة يغضب ويرضى ويعرف فلا تعدونه شيئا.

نبی اکرم ﷺ کے بیس اصحاب نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مجھے بیان کیا ہے:

''جو شخص جماعت کے علاوہ کوئی خواہش رکھے گا' تو خواہ وہ غضب ناک ہو' یا راضی ہو' یا وہ معاملات کا انتظام کرنے والا ہو' تو تم اسے کچھ بھی شمار نہ کرو''۔

اس کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔

۳۱۸۹- سعید بن سالم (د،س) قداح.

اس نے ابن جریج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے امام شافعی اور علی بن حرب نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' عثمان دارمی کہتے ہیں: یہ اس پائے کا نہیں ہے۔

محمد بن مقری کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں' یہ ''مرجئی'' تھا۔

عبدالمجید بن ابو رواد یہ کہا کرتے تھے: میں اس طرح کے مشکوک چیزیں لانے والے کو حدیث بیان نہیں کرتا' سفیان بن عیینہ اور مقری.

ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں' اور یہ کہا ہے: یہ میرے نزدیک ''صدوق'' ہے۔

پھر انہوں نے اس کے حوالے سے یہ منکر روایت نقل کی ہے، جو امام ابو یعلیٰ نے اپنی ''سند'' کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے' اس کی سند کے ساتھ' حضرت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

من قرا القرآن ظاهرا او نظرا اعطى شجرة في الجنة، لو ان غرابا افرخ تحت ورقة منها ثم ادرك ذلك الفرخ فنهض لادركه الهرم قبل ان يقطع تلك الورقة.

''جو شخص قرآن کو دیکھ کر یا زبانی طور پر پڑھتا ہے، اسے جنت میں درخت دیا جاتا ہے، اگر کوئی ''کوا'' اس کے ایک پتے کے نیچے بچہ دے، پھر وہ بچہ اس کے نیچے اڑنا شروع کرے تو اس ایک پتے کو عبور کرنے سے پہلے وہ بوڑھا ہو جائیگا''

طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں یہ روایت فریابی کے حوالے سے، محمد بن یحییٰ سے نقل کی ہے۔

ابو زرعہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' کے قریب ہے' امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل ''صدق'' ہے۔

۳۱۹۰- (صح) سعید بن ابو سعید (ع) مقبری.

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد اور ان کے شاگرد کا بیٹا ہے۔ یہ بوڑھا ہو گیا تھا' لیکن اختلاط کا شکار نہیں ہوا۔

شعبہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: اس نے عمر رسیدہ ہونے کے بعد ہمیں احادیث بیان کیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن مدینی اور ابوزرعہ اور نسائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے ابن خراش اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن انتقال سے چار سال پہلے یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

اس کا انتقال 125 ہجری میں، اور ایک قول کے مطابق 123 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرا نہیں خیال کہ اس کے اختلاط کے دوران کسی نے اس سے (روایات کو) حاصل کیا ہوگا، کیونکہ ابن عیینہ اس کے پاس آئے انہوں نے اس کا لعاب بہتے ہوئے دیکھا، تو اس سے (احادیث کا علم) حاصل نہیں کیا۔

امام مالک اور لیث نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ بات کہی گئی ہے: اس کے بارے میں سب سے زیادہ ''ثبت'' لیث ہیں۔

۳۱۹۱- سعید بن سعید (س) تغلبی.

اس نے سعید بن عمیر سے روایات نقل کی ہیں' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے' وکیع نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

۳۱۹۲- سعید بن ابوسعید زبیدی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ بقیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی اور اس کی نقل کردہ روایات ساقط الاعتبار ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) احادیث محفوظ نہیں ہیں۔

بقیہ نے، سعید زبیدی، بشر بن منصور، علی بن جدعان، ابن مسیب کے حوالے سے' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: یا سلمان، کل طعام وشراب وقعت فیہ دابۃ لیس لھا دم فماتت فھو الحلال اکلہ وشربہ ووضوءہ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! ہر وہ کھانے یا پینے کی چیز، جس میں کوئی ایسا جانور گر کر (مر جائے) جس کا خون نہ ہو، تو اس چیز کو کھانا، پینا اور اس سے وضو کرنا جائز ہے''

۳۱۹۳- سعید بن ابوسعید (ت، ق)

یہ ابن حزم کا غلام ہے' موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۳۱۹۴- سعید بن ابوسعید عیار صوفی.

اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا' تو یہ ''صدوق'' ہوگا، یہ مشہور شخص ہے، تاہم اس نے بشر بن احمد اسفرائنی کے جو روایات نقل کی ہیں، ابوصالح

مؤذن نے ان میں طعن کیا ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کی اس سے ملاقات ہوئی ہو، کیونکہ "سعید" ان افراد میں سے ایک ہے جن کی عمر ایک سو سال سے زیادہ ہوئی۔

ابن طاہر کہتے ہیں: اس نے شیخ ابونصر سراج کی کتاب "اللمع" روایت کی ہے، اس وجہ سے، اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے عالی (اسناد والی روایت میں سے) بعض ہمیں بھی ملی ہیں۔

اس کا انتقال 457 ہجری میں ہوا۔

۳۱۹۵- سعید بن سفیان (ت).

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل 'صدق' ہے۔

۳۱۹۶- سعید بن سفیان اندلسی.

اس نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا اور اسحاق دبری تک پہنچ گیا۔

ابن فرضی کہتے ہیں: یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

۳۱۹۷- سعید بن سفیان (ق) سلمی.

اس نے امام جعفر صادق سے روایات نقل کی ہیں' ابن ابوفدیک نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۳۱۹۸- سعید بن سلام عطار.

عبدالرزاق کے ہم عصر لوگوں میں سے کسی نے ثور بن یزید اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' ابومسلم کجی، کدیمی، (اور ان کے) طبقے کے افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن نمیر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ "بصری" ضعیف ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ ہے، جو اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

استعينوا على انجاح الحوائج بالكتمان، فان كل ذی نعمة محسود.

"ضروریات کی تکمیل کے لیے، پوشیدہ رکھنے سے مدد حاصل کرو، کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے"۔

احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: سعید بن سلام بصری میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۱۹۹- سعید بن سلمہ بصری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہے۔

۳۲۰۰- سعید بن سلیمان بن فہد.

(سعید نامی یہ) دونوں راوی مجہول ہیں۔

۳۲۰۱- سعید بن سلمہ (م،س) بن ابوحسام بصری

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اعتماد کیا ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے

وہ کہتے ہیں: یہ عمر رسیدہ شخص ضعیف ہے، ہم نے حدیث میں زیادت کی وجہ سے یہ روایت (اس راوی کے حوالے سے) نقل کی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔
ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔
اس نے ابن منکدر اور عمرو بن ابوعمرو سے روایات نقل کی ہیں' اس سے تبوذ کی، عبداللہ بن رجاء اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۰۲- سعید بن سلمہ مدنی

اس نے یہ حدیث نقل کی ہے: ''اس کا پانی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے'' تو یہ ''صدوق'' ہے۔
مغیرہ بن ابوبردہ کے حوالے سے، اس روایت کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہے، تاہم امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۳۲۰۳- سعید بن سلمان (ت).

اس نے یزید بن نعامہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے صرف عمران القصیر نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۲۰۴- (صح) سعید بن سلیمان (ع) بن کنانہ واسطی سعدویہ حافظ.

یہ ثقہ، مشہور اور علم حدیث کا ماہر ہے، یہ کپڑے کا کام کرتا تھا۔
اس نے حماد بن سلمہ اور ان کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے، اور معاویہ بن صالح کی زیارت کی ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ (نے براہ راست' جب کہ)، صحاح ستہ کے بقیہ مؤلفین نے ایک واسطے کے ساتھ، (اور ان حضرات کے علاوہ) خلف عکبری، احمد بن یحییٰ حلوانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور مامون ہے، شاید یہ عفان سے زیادہ ثقہ ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: آپ جتنی چاہیں، یہ اتنی

''تصحیف'' کر دیتا تھا' امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: (محدثین نے) اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

ایک قول کے مطابق' یہ ایک سو سال تک زندہ رہا تھا' اس نے ساٹھ حج کیے تھے' اس بنیاد پر اس نے علم کا حصول اس وقت شروع کیا ہوگا جب یہ تیس برس سے زیادہ کا ہو چکا تھا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ عمرو بن عون سے زیادہ عقلمند تھا۔

صالح بن محمد جزرہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن سلیمان کو سنا' ان سے دریافت کیا گیا: آپ لفظ ''حدثنا'' استعمال کیوں نہیں کرتے انہوں نے جواب دیا: ہر وہ چیز' جو میں تمہیں حدیث کے طور پر بیان کروں' وہ میں نے (کسی استاد سے بذات خود) سنی ہوگی۔

میں کبھی کسی حدیث میں تدلیس نہیں کرتا' انہوں نے یہ بھی کہا: کاش میں وہ سب کچھ بیان کر سکوں' جو میں نے سنا ہے' تو پھر مجھے تدلیس کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ابن عساکر نے اس کے دادا کے نام کے بارے میں وہم کیا ہے' جن کا نام ''نشیط'' تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

ان کا انتقال 225 ہجری میں ہوا۔

۳۲۰۵- سعید بن سلیمان نشیطی بصری

یہ نشیط کا نواسہ ہے اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ کم درجے کا ''صالح الحدیث'' ہے۔

ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس کے حوالے سے احادیث بیان نہیں کرتا۔

۳۲۰۶- سعید بن سلیمان دمشقی

اس نے یحییٰ ذماری سے روایات نقل کی ہیں' ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۲۰۷- سعید بن سلیم

اور ایک قول کے مطابق (اس کے باپ کا نام) سلیمان ضبی ہے' اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اور ایک قول کے مطابق ''ضبعی'' ہے۔

ابن عدی کے علاوہ اور کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جهز جيشا الى المشركين، فيهم ابوبكر وذكر الحديث بطوله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف بھیجنے کے لیے ایک لشکر تیار کیا، ان لوگوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے''

اس کے بعد اس نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے (ذہبی کہتے ہیں:) جی ہاں! ازدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ "متروک" ہے۔

احمد بن ہبۃ اللہ بن تاج الامناء نے اپنی "سند" کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قال الله: اذا اخذت كريمتي عبدي لم ارض له ثوابا دون الجنة.

قلت: يا رسول الله، ان كانت واحدة! قال: وان كانت واحدة.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی آنکھوں کی بینائی) کو لے لیتا ہوں، تو میں اس (بندے) کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔

(راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ایک (آنکھ کی بینائی رخصت ہو؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک کی ہو (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا)"

۳۲۰۸- سعید بن سماک بن حرب

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ رازی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے

اس سے محمد بن سواء نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۰۹- سعید بن سمعان (د،س،ت).

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۳۲۱۰- سعید بن سنان (م،د،ت،ق)، ابوسنان شیبانی

یہ کوفی ہے لیکن اس نے "رے" میں سکونت اختیار کی۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ ایک نیک شخص تھا، لیکن حدیث (کے الفاظ) کو قائم نہیں رکھتا تھا امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے، اور ان سے پہلے یحییٰ بن معین نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كنا نؤمر بالسواك اذا قمنا من الليل.

"ہمیں یہ حکم دیا جاتا تھا کہ جب ہم رات کے وقت بیدار ہوں تو مسواک کریں"

ابوداؤدطیالسی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رجل: یا رسول الله، الرجل یعمل عملا یسرہ، فان اطلع علیه اعجبه! فقال: له اجران: اجر السر، اجر العلانیة.

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کوئی عمل کرتا ہے جو اسے مسرور کرتا ہے اور اگر کسی دوسرے کو اس بارے میں پتہ چلے تو یہ بات اسے اچھی لگتی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو دو اجر ملیں گے، پوشیدہ (عمل کرنے) کا اجر اور اعلانیہ (عمل کرنے کا) اجر''

یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ (راوی) ایک سو سال زندہ رہا تھا، اس نے ساٹھ حج کیے تھے اس بنیاد پر تو اس تیس سال کے لگ بھگ عمر کے حصول کا آغاز کیا تھا۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے کچھ منفرد روایات منقول ہیں مجھے یہ امید ہے کہ اس نے جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کی ہو گی۔

۳۲۱۱- سعید بن سنان (ق) ابومہدی حمصی

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے کہا ہے: یہ راوی کوئی چیز نہیں ہے جوزجانی کہتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہے اس کی نقل کردہ احادیث ''ایجاد کی ہوئی'' ہوں گی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ ''متروک'' ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یا ثوبان، لا تسکن الکفور، فان ساکن الکفور کساکن القبور، لا تامرن علی عشرۃ فان من تامر علی عشرۃ جاء مغلولة یدہ الی عنقه، فکه الحق او اوثقه الظلم.

''اے ثوبان! تم دیہات میں سکونت اختیار نہ کرو کیونکہ دیہات میں سکونت اختیار کرنے والا قبرستان میں سکونت اختیار کرنے والے کی مانند ہے اور تم دس آدمیوں کے بھی امیر نہ بننا کیونکہ جو شخص دس آدمیوں کا امیر بنے گا وہ (قیامت کے دن) اس حالت میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ گردن پر باندھے ہوئے ہوں گے یا تو حق اس کے ہاتھوں کو کھلوا دے گا یا ظلم اس کے ہاتھوں کو مزید مضبوطی سے بندھوا دے گا''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

نزلت الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا وعلانیة - فی نفقات الخیل واهلها معانون علیها.

(یہ آیت) ''جو رات اور دن پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ طور پر اپنے اموال خرچ کرتے ہیں'' یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں

نازل ہوئی جو گھوڑوں اور ان کے مالکوں پر خرچ کرتے ہیں' ایسے لوگوں کی مدد کی جائے گی"

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

وآخرين من دونهم لا تعلمونهم - قال: الجن، لن يخبل الشيطان انسانا في داره فرس عتيق.

"دوسرے وہ لوگ ہیں' جو ان کے علاوہ ہیں' جن سے تم واقف نہیں ہو" اس سے مراد جن ہیں، شیطان ایسے کسی شخص کو خراب نہیں کرتا جس کے گھر میں آزاد گھوڑا ہو"۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اقامة حد احب الى الله من ان ينزل غيث اربعين ليلة في بلاد الله.

"حد کا جاری ہونا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی شہر میں چالیس دن تک بارش نازل ہوتی رہے"

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تغالبوا امر الله، فان من غالب امر الله غلبه، من هجره ساء ه، لا يبالي الله باى انف العباد ارغم، لا تكونوا كفلان وفلان عبدا حتى قلنا اين هذان، فترا حتى كانا لا يقومان الى الصلاة حتى ينضح نساؤهما في وجوههما الماء ، فاوغلوا في رفق.

"اللہ تعالیٰ کے حکم کو مغلوب کرنے کی کوشش نہ کرو' کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کو مغلوب کرنے کی کوشش کرے گا' وہ حکم اس پر غالب آجائے گا اور جو شخص لاتعلقی اختیار کرے گا' وہ حکم اس کے ساتھ برائی کرے گا۔

اللہ تعالیٰ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ کون سے بندے کی ناک زیادہ خاک آلود ہے؟ تم فلاں شخص کی مانند اور فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا' جو عبادت کرتے رہے' یہاں تک کہ ایک مرتبہ ہم نے دریافت کیا: کہ وہ دونوں کہاں ہیں؟ تو تم دونوں نے دیکھا کہ وہ دونوں نماز کے لیے اس وقت تک نہیں اٹھے' جب تک ان کی بیویاں ان کے چہروں پر پانی نہیں چھڑکتی ہیں' تو تم اور نرمی کا معاملہ کرنے کی پوری کوشش کرو۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رجل: يا رسول الله، ارايت الارض على ما هي؟ قال: على الماء ، الماء على صخرة خضراء، الصخرة على ظهر حوت يلتقي طرفاه تحت العرش.

"ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے؟ زمین کس چیز پر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پر' اور پانی ایک سبز چٹان پر ہے اور وہ چٹان ایک بیل کی پشت پر ہے' جس کے دو کنارے عرش کے نیچے ہیں"۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

السلطان ظل الله في ارضه ياوى اليه كل مظلوم، اذا جارت الولاة قحطت السماء ، اذا منعت الزكاة

هلكت المواشي، اذا ظهر الزنا ظهر الفقر والمسكنة، اذا اخفرت الذمة اديل الكفار.
''سلطان زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے' ہر مظلوم اسی کی پناہ میں آتا ہے' جب حکمران ظلم کرنے لگیں' تو آسمان سے قحط نازل ہوتا ہے' جب زکوٰۃ کی ادائیگی نہ ہو' تو مویشی ہلاکت کا شکار ہونے لگتے ہیں' جب زنا پھیل جائے تو غربت اور مسکینی پھیل جاتی ہیں' جب ذمہ کی خلاف ورزی کی جائے تو کفار کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے''۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت شداد بن اوس، کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
ان الدنيا عرض حاضر، ياكل منها البر والفاجر، ان الآخرة وعد صادق، يحكم فيها ملك قادر، يحق فيها الحق، يبطل فيها الباطل، فكونوا ابناء الآخرة، لا تكونوا ابناء الدنيا، فان كل ام يتبعها ولدها.
''بے شک دنیا سامنے موجود سامان ہے جس میں سے ہر نیک اور گنہگار شخص کھاتا ہے اور آخرت سچا وعدہ ہے' جس میں قدرت رکھنے والا بادشاہ فیصلہ دے گا' وہ اُس میں حق کو حق ظاہر کر دے گا اور باطل کو باطل ظاہر کر دے گا تو تم لوگ آخرت کے بیٹے بنو، اور دنیا کے بیٹے نہ بنو، کیونکہ ہر بیٹا اپنی ماں کے پیچھے جاتا ہے''۔
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تبنى كنيسة في الاسلام، لا يجدد ما خرب منها.
''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلامی سلطنت میں کوئی گرجا نہیں بنایا جائے گا اور جو گرجا خراب ہو جائے' اُس کی تعمیر نو نہیں کی جائے گی''۔
اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:
من وصل صفا وصله الله، من قطع قطعه الله.
''جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ملاتا ہے اور جو شخص اسے منقطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے منقطع کرتا ہے''۔
ابومہدی سے بہت سے احادیث منقول ہیں اور یہ شخص واضح طور پر ضعیف ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: ابوالیمان نے اس کی فضیلت اور عبادت گزاری کی وجہ سے اس کی تعریف کی ہے اور یہ کہا ہے: ہم اس کے وسیلے سے بارش کے نزول کی دعا کرتے تھے' اس پر اللہ کی رحمت نازل ہو' ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

۳۲۱۲- سعید بن سوید.

ابن عدی نے مختصر طور پر اس کا ذکر کیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۳۲۱۳- سعید بن سیرین.

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے، یہ مجہول ہے۔

۳۲۱۴- سعید بن شرحبیل

اس نے زید بن ابواوفی سے روایات نقل کی ہیں:

۳۲۱۵- سعید بن صخر، ابو احمد دارمی.

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۱۶- سعید بن صالح سلمی

میں اس سے واقف نہیں ہوں' ابن مندہ نے اپنی 'امالی' میں اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: اتانی جبرائیل بمرآۃ بیضاء فیھا نکتۃ سوداء الحدیث

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جبرائیل میرے پاس سفید آئینہ لے کر آئے' جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا''۔

۳۲۱۷- سعید بن عبداللہ (ت، ق) جہنی

اس نے محمد (بن عمر) بن علی سے روایات نقل کی ہے' یہ بن وہب کا استاد ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۳۲۱۸- سعید بن عبداللہ

اس نے حسن (بصری) سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۱۹- سعید بن عبداللہ.

اس نے فلاں کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ راوی مجہول ہیں۔

۳۲۲۰- سعید بن صباح نیشاپوری.

یہ یحییٰ کا بھائی ہے' ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' پھر ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جس کی سند غریب ہے:

اصنعوا لآل جعفر طعاما. ''جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو''۔

۳۲۲۱- سعید بن طہمان.

اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے' یہ بات امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ''الذیل'' میں ذکر کی ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے حوالے سے کوئی منکر چیز ذکر نہیں کی' ازدی کہتے ہیں: یہ حجت نہیں ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ قطعی کے نام سے معروف ہے۔

۳۲۲۲- سعید بن عامر (ق)

اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے لیث بن ابوسلیم کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی' دارمی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۲۲۳- سعید بن عبداللہ (د، ت) بن جریح سلمی بصری.

اس نے اپنے آقا حضرت ابو برزۃ اسلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس سے اعمش اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں'

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے

۳۲۲۴- سعید بن عبداللہ بن ضرار.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس سے واصل احدب نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۲۵- سعید بن عبداللہ دہان بصری

یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' خطیب بغدادی نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

السفر قطعة..الی ان قال: فلیعجل الی اهله فزاد فیه ولیتخذ لهم هدیة، لو لم یجد الا حجرا فلیلقه فی مخلاته - ای حجرا لقداحته

''سفر ٹکڑا ہے'' آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: تو اُسے اپنے گھر جلدی چلے جانا چاہیے' اس نے اس روایت میں یہ حصہ زائد نقل کیا ہے: ''اور اُسے گھر والوں کے لیے کوئی تحفہ لینا چاہیے اور اگر کچھ نہیں ملتا تو اپنے تھیلے میں پتھر ہی ڈال لینا چاہیے''۔

تو یہ حصہ جھوٹ ہے جسے حدیث کے ساتھ شامل کر لیا گیا ہے۔

۳۲۲۶- سعید بن عبدالجبار زبیدی حمصی.

اس نے روح بن جناح سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس نے بصرہ میں سکونت اختیار کی' ابن مدینی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' قتیبہ کہتے ہیں: میں نے اسے بصرہ میں دیکھا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا نذر فی معصیة، لا یمین فی معصیة، کفارته کفارة یمین.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: معصیت کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور معصیت کے بارے میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

حجمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی درھما.

''(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ نے مجھے ایک درہم عطا کیا''۔

۳۲۲۷- سعید بن عبدالجبار

اس نے محمد بن جابر حنفی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے محمد بن مخلد رعینی نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۳۲۲۸- سعید بن عبدالجبار بن وائل.

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہیں' یہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے' اس سے تقریباً پانچ روایات منقول ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے اس کے بھتیجے محمد بن حجر اور عبداللہ بن عمر بن ابان نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۲۹- سعید بن عبدالجبار (م،د) قرشی کرابیسی

یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے اور ثقہ ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے حماد بن سلمہ اور امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کا انتقال 236 ہجری کے آخر میں ہوا۔

۳۲۳۰- سعید بن عبدالرحمٰن (م،د،س،ق) جمحی قاضی مدنی.

اس نے سہیل ابن ابوصالح اور عبیداللہ بن عمر سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس سے غریب لیکن حسن روایات منقول ہیں اور مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ مستقیم ہوں گی' یہ راوی وہم کا شکار ہو کر موقوف روایت کو مرفوع روایت' یا مرسل روایت کو موصول روایت کے طور پر نقل کر دیتا ہے' تاہم یہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتا' جہاں تک ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو اُنہوں نے اس کے بارے میں شدت کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: علیك بالعلانیة، ایاك والسر،

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم پر علانیہ طور پر کرنا لازم ہے اور پوشیدہ طور پر کرنے سے بچ کر رہو''۔

یہ روایت محمد بن بشر نے اپنی سند کے ساتھ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ مستند ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من نسی صلاة فلم یذکرھا الا مع الامام فلیتم صلاته، ثم یقضی ما فاته، ثم یعید التی صلاھا مع

الامام.

''جو شخص نماز کو بھول جائے اور پھر وہ نماز اُسے اُس وقت یاد آئے جب وہ امام کی اقتداء میں ہو تو اُسے پہلے اپنی نماز پوری کرنی چاہیے اور پھر فوت ہو جانے والی نماز کی قضا کرنی چاہیے اور پھر اُس نماز کو دوبارہ ادا کرنا چاہیے جو اُس نے امام کی اقتداء میں ادا کی تھی''۔

فسوی نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بغداد کا قاضی بنا تھا' اس سے احادیث روایت کرنے والوں میں لیث بن سعد شامل ہیں، جو اس سے عمر میں بڑے ہیں (ان کے علاوہ) ابن وہب اور علی بن حجر (شامل ہیں)۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ساجی کہتے ہیں: یہ ایسی روایات نقل کرتا ہے جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۳۲۳۱- سعید بن عبدالرحمٰن رقاشی

یہ ابوحرہ کا بھائی ہے' یحییٰ القطان نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے' جب کہ ایک جماعت نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ القطان نے اس کے بارے میں توقف کیا ہے' ویسے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' اس نے ابن سیرین کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

اتقوا اللہ واتقوا الناس. ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور لوگوں سے بچ کر رہو''۔

۳۲۳۲- سعید بن عبدالرحمٰن اموی.

اس کی اُن سے نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے' اس نے حنظلہ بن علی سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے صرف اسحاق بن سلیمان رازی نے روایات نقل کی ہیں' اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

۳۲۳۳- سعید بن عبدالرحمٰن (س) ابوشیبہ زبیدی.

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ابواحمد بن عدی کہتے ہیں: اس کی (کردہ) حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے مجاہد اور ابن ابوملیکہ سے (احادیث کا) سماع کیا ہے۔

اس سے عبدالواحد بن زیاد نے روایات نقل کی ہیں، اس کی (نقل کردہ) حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ''شہد چکھنے'' والی روایت منقول ہے، جو اس نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے' یہ روایت ''غریب'' ہے۔

''رے'' کے قاضی، ابن ابوحاتم نے اس کے بارے میں کہا ہے: اس سے جریر، ابن فضیل اور حکام نے روایت نقل کی ہیں۔

۳۲۳۴-(صح) سعید بن عبدالعزیز (م،عو) تنوخی دمشقی

یہ ''دمشق کے مفتی ہیں اور جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہیں۔

یہ ''ثقہ'' ہیں، تاہم زہری (سے روایات نقل کرنے) میں زیادہ پایہ کے نہیں ہیں' حمزہ کنانی نے اس طرف اشارہ کیا ہے، یہ آخر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے' ابومسہر کہتے ہیں: یہ مرنے سے پہلے اختلاط کا شکار ہو گئے تھے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور ''ثبت'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے علم قرأت ابن عامر سے سیکھا تھا، جب کہ مکحول اور ایک گروہ سے (احادیث کا سماع کیا' اس سے عبدالرحمٰن بن مہدی، ابومسہر، ابونصر التمار اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ (احادیث زبانی طور پر) یاد کرتے تھے، کیونکہ یہ کہتے ہیں: میں نے کبھی کوئی حدیث (تحریری طور پر) نوٹ نہیں کی۔

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حجت ہیں' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شام میں، کسی اور کی (نقل کردہ) حدیث ان سے زیادہ مستند نہیں ہے۔

ولید بن مزید کہتے ہیں: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا اور سعید بن عبدالعزیز وہاں موجود ہوتے، تو امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے: ابومحمد (یعنی سعید نامی اس راوی) سے دریافت کرو۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عبادت گزار اور پرہیزگار افراد میں سے ایک تھے۔

ولید بن مزید کہتے ہیں: سعید بن عبدالعزیز سے پوچھا گیا، بنیادی ضرورت کے رزق سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ایک دن بھوک ہوا اور ایک دن سیر ہو۔ ان کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔

یہ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں ہم سے راضی کر دے۔

۳۲۳۵-سعید بن عبدالکریم.

اس سے ابوبکر بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

ابوعلی بن الخلال نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

انس بن مالك، قال: بعثنى النبى صلى الله عليه وسلم الى عائشة، فقلت لها: اسرعى، فانى تركت رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدثهم بحديث ليلة النصف، فقالت: يا انيس، اجلس حتى احدثك عن ليلة النصف من شعبان، كانت ليلتى، فدخل معى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى لحاف، فانتبهت من الليل فلم اجده، فطفت فى حجرات نسائه وذكر الحديث بطوله.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا، (یعنی انہیں بلوایا) میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ جلدی کیجئے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو نصف شعبان کی رات کے بارے

میں بتاتے ہوئے چھوڑا تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے انس! تم بیٹھو تاکہ میں تمہیں نصف شعبان کی رات کے بارے میں بتاؤں۔ یہ میری (باری کی) مخصوص رات تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ لحاف میں لیٹ گئے، رات میں کسی وقت میری آنکھ کھلی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا۔ میں نے آپ کی تمام ازواج کے حجروں کا چکر لگایا۔ (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے)

۳۲۳۶- سعید بن عبدالملک بن واقد حرانی

اس نے ابوملیح رقی سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: (محدثین) اس کے بارے میں کلام کرتے ہیں' یہ جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔ ابن علان نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وبلال فقال: ناد في الناس ان الخليفة ابوبكر، ان الخليفة بعده عمر، ثم عثمان، ثم قال: يا بلال، امض، ابى الله الا ذاك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: لوگوں میں اعلان کردو، (میرے بعد) خلیفہ ابوبکر ہوگا، اس کے بعد خلیفہ عمر ہوگا، پھر عثمان ہوگا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! رہنے دو، (یعنی یہ اعلان نہ کرو) کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے گا''۔

یہ روایت ''موضوع'' ہے۔ (حسن بن موسیٰ) رسعی نامی راوی کا محل انشاء اللہ ''صدق'' ہے۔

۳۲۳۷- سعید بن عبیداللہ (خ، ت، س، ق) بن جبیر (بن حیہ) ثقفی

اس نے اپنے چچا زیاد اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے روح، مکی بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۳۲۳۸- سعید بن عبیداللہ بن ولید وصافی

ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۲۳۹- سعید بن عبید بن کثیر

اس سے ابونضر نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۳۲۴۰- سعید بن عثمان کریزی

اس نے غندر اور دیگر سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ''اصبہان'' میں منکر احادیث بیان کی ہیں۔

۳۲۴۱- سعید بن عثمان معافری

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے، یہ راوی معروف نہیں ہے۔

۳۲۴۲- سعید بن عثمان

اس نے عمر بن شمر کے حوالے سے، بلند آواز میں ''بسم اللہ'' پڑھنے کی روایت نقل کی ہے۔

۳۲۴۳- سعید بن عثمان بلوی

اس نے کچھ تابعین سے روایات نقل کی ہیں' صرف عیسیٰ بن یونس نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۳۲۴۴- سعید بن عجلان.

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۳۲۴۵- (صح) سعید بن ابوعروبہ (ع)

یہ اپنے زمانے میں اہل بصرہ کے امام تھے، (ان کی کنیت) ''ابونضر'' ہے، یہ بنوعدی کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان کے والد کا نام مہران ہے' ان کی کچھ تصانیف بھی ہیں' یہ آخری عمر میں (حافظے میں) تغیر کا شکار ہو گئے تھے، ان پر ''قدریہ'' (فرقے کے سے نظریات رکھنے) کا الزام ہے۔

اس نے ابورجاء عطاردی، ابونضرہ عبدی سے روایات نقل کی ہیں، ان دونوں راویوں سے اس کی نقل کردہ روایات ''صحیح مسلم'' میں موجود ہیں۔

یزید بن زریع، خالد بن حارث، روح، یحییٰ القطان اور خلق کثیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابونعیم کہتے ہیں: میں نے اس سے دو احادیث نوٹ کیں، پھر یہ اختلاط کا شکار ہوا، تو میں اٹھ گیا اور میں نے اسے ترک کر دیا۔

بندار کہتے ہیں: عبدالاعلیٰ، جو ''قدری'' تھا، نے ہمیں حدیث بیان کی، وہ کہتا ہے: سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، یہ بھی ''قدری'' تھا، وہ کہتا ہے: قتادہ سے روایت منقول ہے۔ وہ بھی ''قدری'' تھا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یحییٰ القطان کہتے ہیں: جب میں شعبہ یا ہشام یا (سعید) بن ابوعروبہ سے کوئی حدیث سن لوں، تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے وہ روایت ان کے دوسرے ساتھیوں سے (سنی ہے یا) نہیں سنی ہے، کیونکہ یہ لوگ ''ثقہ'' ہیں۔

عبدہ بن سلیمان کہتے ہیں: میں نے اختلاط (کے زمانے میں) سعید سے (احادیث کا) سماع کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یزید زریع کا سعید سے سماع قدیم ہے (یعنی اختلاط سے پہلے زمانے کا ہے) وہ دور کا سفر کر کے بھی حدیث حاصل کرتے تھے۔

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابراہیم بن عبداللہ کی ہزیمت کے بعد، سعید اختلاط کا شکار ہوئے تھے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اس کے بعد تیرہ سال زندہ رہے، ابراہیم کی ہزیمت کا واقعہ 145 ہجری میں پیش آیا تھا۔

وہ کہتے ہیں: یزید بن ہارون نے ''واسط'' میں ان سے سماع کیا ہے، ان سے سماع کرنے میں، لوگوں میں سب سے زیادہ ثبت ''عبدۃ'' ہیں۔

سعید کے اختلاط پر جراح بن مخلد کا یہ بیان دلالت کرتا ہے، وہ کہتے ہے: میں نے مسلم بن ابراہیم کو یہ کہتے ہوئے سنا: سعید بن ابی عروبہ نے مجھ سے کہا: جہنم کا داروغہ ''مالک'' کون سے قبیلے سے تعلق رکھتا ہے؟

عبدان اہوازی نے مسلم بن ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے سعید سے تصانیف نوٹ کی تھیں، میرے والد کا میرے ساتھ جھگڑا ہو گیا تو میں نے تنور جلایا، اور وہ (تصانیف) اس میں ڈال دیں۔

ابن مہدی کہتے ہیں: غندر نے سعید بن ابی عروبہ سے سماع کیا ہے، یعنی (ان کے) اختلاط (کے زمانے) میں کیا ہے۔

ابوعمر حوضی کہتے ہیں: ہم سعید بن ابی عروبہ کے پاس گئے، میں اس سے سماع کرنا چاہتا تھا، تو میں اس سے ایسا کلام سنا، جو کبھی نہیں سنا تھا: انہوں نے کہا: ''ازد'' چوڑائی والے ازد ہیں، انہوں نے ایک بیمار بکری ذبح کی، انہوں نے مجھے کھلانا چاہا تو میں نہیں مانا، انہوں نے مجھے مارا، تو میں رو پڑا۔ تو مجھے پتہ چل گیا، یہ اختلاط کا شکار ہو چکا ہے، تو میں نے اس سے سماع نہیں کیا۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: خلد بن حارث کا سعید سے سماع ''املاء'' کے طور پر ہے۔

سفیان بن حبیب، شعبہ اور سعید کے بارے میں آگاہی رکھتے تھے۔ حفص بن عبدالرحمان نیشاپوری بیان کرتے ہیں: سعید بن ابی عروبہ نے مجھ سے کہا: جب تم میرے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرو تو یہ کہو: سعید لنگڑے نے، قتادہ اندھے کے حوالے سے، حسن کبڑے سے، (منقول) حدیث ہمیں بیان کی۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: قتادہ، ہشام اور سعید ''قدریہ'' فرقے کے نظریات رکھتے تھے، تاہم وہ (اپنا یہ عقیدہ) پوشیدہ رکھتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سعید نے، حکم، حماد، عمرو بن دینار، ہشام ابوزناد (ان سب میں سے) کسی سے بھی حدیث کا سماع نہیں کیا۔ لیکن اس نے ان سب کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہنا چاہتے تھے: یہ تدلیس کیا کرتا تھا۔

ابن عمار موصلی کہتے ہیں: وکیع اور معافی عمران کی سعید سے نقل کردہ روایات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ کیونکہ ان دونوں نے اس کے اختلاط کا شکار ہو جانے کے بعد اس سے سماع کیا تھا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: وکیع نے اس کے اختلاط (کے زمانے) میں اس سے سماع کیا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے: میں نے اس کے حوالے سے صرف ٹھیک حدیث ہی بیان کی ہے۔

یزید بن زریع بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن ابی عروبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: جس نے اختلاف (سے متعلق) سماع نہیں کیا، تم اسے عالم شمار نہ کرو۔

وہیب نے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسا شخص سمجھ بوجھ حاصل نہیں کر سکتا، جو سعید بن ابی عروبہ کے حجرے میں داخل نہ ہوا ہو۔

انصاری نے سعید بن ابی عروبہ کا یہ قول روایت کیا ہے: جو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہتا ہے، وہ تنگ دست ہو جاتا ہے۔

شعیب بن اسحاق نے سعید بن ابی عروبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہم لوگ قتادہ کے ہمراہ ابن سیرین کے پاس آئے' تو انہوں نے ہمیں ایک شعر سنایا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سعید بن ابی عروبہ کے پاس کوئی کتاب (یعنی تحریری نوٹس) نہیں تھے۔ وہ سب کچھ زبانی یاد کرتے تھے۔

ابوعوانہ کہتے ہیں: اس وقت میں سعید ابی عروبہ سے بڑا حافظ (الحدیث) اور کوئی نہیں تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے حسن، ابورجاء عطاردی، ابونضرہ اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: سعید ''ثقہ'' لوگوں میں سے ایک ہیں' ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔

جس نے ان سے (ان کے) اختلاط کے (زمانے میں) سنا ہے، اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

عبدالاعلیٰ سامی نے ان سے سب سے زیادہ روایات نقل کی ہیں، پھر شعیب بن اسحاق، عبدہ بن سلیمان، عبدالوہاب خفاف ہیں۔

ان (سے روایت نقل کرنے میں) سب سے زیادہ ''ثبت'' یزید بن زریع، خالد بن حارث اور یحییٰ القطان ہیں۔

ان کی تمام تصانیف (عبدالوہاب) خفاف نے روایت کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 156 ہجری میں، 80 برس کے لگ بھگ عمر میں ہوا۔

۳۲۴۶- سعید بن عقبہ

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: یہ مجہول اور غیر ثقہ ہے' اس کی کنیت ابوالفتح ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جسے انہوں مرفوع حدیث کے طور پر روایت کیا ہے۔

انا مدينة العلم.

''میں علم کا شہر ہوں''

ابن عقدہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ روایت سعدی نے ایجاد کی ہے۔

سعدی نے ابوالفتح کے حوالے سے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کے آباؤ اجداد کے حوالے سے، بحیرا راہب کا یہ بیان کیا ہے:

سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: اذا شرب الرجل كاسا من خمر.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب کوئی شخص شراب کا ایک گلاس پیتا ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے' کیونکہ بحیرا راہب نے بعثت کا زمانہ نہیں پایا۔

۳۲۴۷- سعید بن عمارہ (ق)

حارث بن نعمان سے اس نے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے بقیہ علی بن عباس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یہ جائز الحدیث ہے۔

۳۲۴۸- سعید بن عمرو

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۴۹- سعید بن ابوعمرہ

سلیمان (سعید نامی سابقہ دونوں راوی) مجہول ہیں۔

۳۲۵۰- سعید بن عمیر

سعید بن سعید تغلبی' سعید بن عمیر سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے' جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

یا علی انا اخوك فی الدنیا والآخرة
"اے علی! میں دنیا اور آخرت میں تمہارا بھائی ہوں"

یہ روایت موضوع ہے۔

۳۲۵۱- سعید بن عنبسہ رازی

اس نے عباد بن عوام سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کو سچا قرار نہیں دیا گیا۔

۳۲۵۲- سعید بن عنبسہ

اس نے جعفر بن حیان سے روایات نقل کی ہیں۔
ابن جوزی نے اس کا ذکر کیا ہے کہ اس میں طعن نہیں کیا گیا۔ تو پھر کس وجہ سے اس کا ذکر کیا جائے۔

۳۲۵۳- سعید بن عنبسہ

یہ "ابوعریان" کا استاذ ہے' یہ مجہول ہے۔

۳۲۵۴- سعید بن عیسیٰ بن معن مکی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ لیکن اس تک پہنچنے والی اس کی سند تاریک ہے۔

۳۲۵۵- سعید بن عیسیٰ کریزی

اس نے معتمر بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۳۲۵۶- سعید بن غزوان (د)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت مُقعِد سے' تبوک میں ان کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے ہماری نماز کو کاٹ دیا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا نشان کاٹ دے۔

یہ شام کا رہنے والا ہے' اور اس نے تھوڑی روایت نقل کی ہیں' میں نے اس کے یا اس کے والد کے بارے میں محدثین کا کوئی کلام نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی یہ پتہ چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں؟ اور نہ حضرت مُقعِد (کے بارے میں پتہ چل سکا) کہ وہ کون ہیں؟

عبدالحق اور ابن قطان کہتے ہیں: اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۲۵۷- سعید بن غنیم، ابوشیبہ کلاعی

یہ اسماعیل بن عیاش کا استاد ہے' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے۔

۳۲۵۸- سعید بن فضل

اس نے عاصم الاحول سے روایات نقل کی ہیں' یہ بصری ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے' دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۳۲۵۹- سعید بن قطن قطعی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' بعض حضرات نے اس کی تائید کی ہے۔

اس سے حماد بن سلمہ، سلام بن ابومطیع نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ "ابن ابوطہمان" ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۳۲۶۰- (صح) سعید بن کثیر (خ،م) بن عفیر مصری

یہ ثقہ اور امام ہیں' ان سے ایسی روایات منقول ہیں' جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔

حافظ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: ان کی احادیث کو منکر قرار دیا گیا ہے۔

جوزجانی کہتے ہیں: یہ اختلاط کا شکار شخص تھا اور ثقہ نہیں تھا، اس کے کئی بدعتی نظریات بھی تھے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ لوگوں کی کتابوں میں سے (احادیث) پڑھ کر سناتا تھا' ویسے یہ "صدوق" ہے۔

ابن یونس کہتے ہیں: یہ علم نسب، گزشتہ واقعات، عربوں کے گزرے ایام اور تاریخ کا سب سے بڑا عالم تھا، اس بارے میں یہ حیران کن حیثیت کا مالک تھا۔ یہ ادیب اور فصیح تھا، منطقی (استدلال کی صلاحیت) رکھتا تھا، شاعر تھا، اہل محفل کو کتاہٹ کا شکار نہیں ہونے دیتا

تھا۔

ابن عدی کہتے ہیں: جوز جانی نے جو کہا ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، میں نے کسی کو بھی سعید بن عفیر کے بارے میں کلام کرتے ہوئے نہیں سنا، اور نہ ہی مجھ تک یہ اطلاع پہنچی ہے کہ کسی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہو یہ لوگوں کے نزدیک ''ثقہ'' ہے، البتہ سعدی یعنی جوز جانی نے دوسرا سعید بن عفیر مراد ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 226 ہجری میں ہوا۔ اس وقت اس کی عمر 80 برس تھی۔

اس نے امام مالک اور لیث بن سعد سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ تمام روایات کی تحقیق کرنے کے بعد، مجھے ان میں ان دو کے علاوہ اور کوئی ایسی حدیث نہیں ملی جسے ''منکر'' قرار دیا جاسکے۔ پھر ابن عدی نے وہ دو روایات بیان کی ہیں، جو سعید کے بیٹے عبید اللہ نے اپنے والد سے نقل کی ہیں۔ عبید اللہ نامی یہ راوی ضعیف ہے، تو مناسب یہ تھا کہ ان روایات کو عبید اللہ کے حالات میں ذکر کیا جاتا، سعید کو اس کے بغیر ہی رکھا جاتا۔

جی ہاں! سعید کے حوالے سے، ایک منکر روایت منقول ہے۔ جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

یہ روایت عمرہ کے واجب نہ ہونے کے بارے میں ہے۔ میں نے یہ روایت یحییٰ نامی راوی کے تذکرہ میں بیان کی ہے، کیونکہ سعید اس سے زیادہ ''ثقہ'' ہے۔

۳۲۶۱- سعید بن کثیر (س) بن مطلب بن ابو وداعہ سہمی،

یہ عبد اللہ، جعفر اور کثیر کا بھائی ہے اس نے اپنے چچا جعفر بن مطلب سے روایات نقل کی ہیں ابن جریج کے علاوہ میں نے ایسا اور کوئی شخص نہیں دیکھا، جس نے اس سے روایات نقل کی ہوں۔

اس سے، ایام تشریق میں روزہ ختم کردینے سے متعلق حدیث منقول ہے۔

۳۲۶۲- سعید بن ابو کرب (ق)

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔ ابو اسحاق سبیعی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! سلیمان بن کیسان تیمیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے، جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ویل للعراقیب من النار ''(کچھ) ایڑھیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''

ابوزرعہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۳۲۶۳- سعید بن کرز

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے یحییٰ بن کثیر عنبری نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۶۴- سعید بن لقمان

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) حدیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔
محمد بن فرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۶۵- سعید بن محمد مدنی

اس نے محمد بن منکدر سے روایات نقل کی ہیں' ابن کاسب، ابراہیم بن منذر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) حدیث کوئی چیز نہیں ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' اس کی کنیت ابوعثمان ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں:
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشکو الفاقۃ، فامرہ ان یتزوج.
''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے فاقہ کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شادی کرنے کا حکم دیا''

۳۲۶۶- سعید بن محمد (ت، ق) الوراق، کوفی

یہ معروف ہے' یحییٰ بن سعید انصاری اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کی کنیت ابوالحسن ہے۔
ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' ابن سعد اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے'
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''متروک'' ہے۔
ابن عدی اس کے حوالے سے بعض احادیث نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) روایات سے ضعف نمایاں ہو جاتا ہے۔
ان میں سے ایک روایت وہ ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔
ما زالت اکلۃ خیبر تعاودنی کل عام، فھذا اوان انقطاع ابھری.
''خیبر میں جو (زہر آلود) کھانا کھایا تھا' اس کا اثر ابھی تک ہے اور مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میری شہ رگ کاٹی جارہی ہے''
احمد بن حنبل، علی بن حرب اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۲۶۷- (صح) سعید بن محمد (خ، م، د، ق) جرمی

اس نے حاتم بن اسمعیل اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' اس سے امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی

ہیں۔

یہ ثقہ ہے، تاہم یہ شیعہ ہے' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

۳۲۶۸- سعید بن محمد بکراوی

سہمی بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیلی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ ابو ہمام ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے، اس میں ''لین'' (ہونا) پایا جاتا ہے۔

۳۲۶۹- سعید بن محمد (د،س) بن جبیر بن مطعم قرشی

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے، جو عبداللہ بن حبشی خثعمی سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے:

من قطع سدرۃ صوب اللّٰہ راسہ فی النار

''جو شخص بیری کے درخت کو کاٹتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو جہنم میں داخل کرے گا''

ابن جریج، عثمان بن ابوسلیمان نوفلی کے حوالے سے، اس راوی سے، اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

اس روایت میں ایک علّت بھی پائی جاتی ہے' معمر نے، عثمان نامی اسی راوی کے حوالے سے، اس روایت کو، ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے، عروہ بن زبیر سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس کے حوالے سے اس کے چچازاد عثمان بن ابوسلیمان بن جبیر، ابن ابوذئب، قاسم بن مطیب نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۲۷۰- سعید بن محمد بن سعید جوانی کوفی

اس نے وکیع اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۳۲۷۱- سعید بن محمد بن نصر

اس نے حسن بن عبدالواحد قزوینی سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں ہے، کہ یہ دونوں کون ہیں؟ یہ بات ابونجیب ارموی نے کہی ہے۔

۳۲۷۲- سعید بن محمد ذہلی احول

اس نے محمد بن یونس کدیمی سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ یہ بات ابوبکر خطیب نے کہی ہے۔

۳۲۷۳- سعید بن محمد طوسی

یہ مکی بن عبدان کا استاد ہے' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۳۲۷۴- سعید بن مرزبان (ت، ق)، ابوسعد بقال الاعور

یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے' یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور مشہور ہے۔

اس نے حضرت انس، رضی اللہ عنہ ابووائل، عکرمہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس سے شعبہ، ابواسامہ، (یعلیٰ) اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

فلاس نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائیگا' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' لیکن ''تدلیس'' کرتا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکرالحدیث'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

ما كان من حق قلته او لم اقله فانا قلته.

''جو بھی بات حق ہو، خواہ وہ میں نے (درحقیقت) کہی ہو یا نہ کہی ہو، وہ بات میں نے ہی کہی ہوگی (یعنی تم لوگ یہی سمجھنا)''

یہ روایت ''منکر'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

من شك ان المحشر ههنا - يعني الشام - فليقرا: هو الذى اخرج الذين كفروا من اهل الكتاب من ديارهم لاول الحشر قال لهم النبى صلى الله عليه وسلم: اخرجوا.قالوا: الى اين ؟ قال: الى ارض المحشر.

''جو شخص اس بارے میں شک کرے کہ میدان محشر یہاں، یعنی شام میں ہوگا، اسے یہ آیت تلاوت کرنی چاہیے۔

''وہی وہ ذات ہے جس نے اہل کتاب میں سے کفر کرنے والوں کو پہلے حشر کے لیے، ان کے علاقوں سے نکال دیا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ نکلو! انہوں نے دریافت کیا: کس طرف؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارضِ محشر کی طرف''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

زينوا القرآن باصواتكم.

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو''

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان ضعیف راویوں میں سے ایک ہے، جن کی حدیث کو جمع کیا جائیگا۔

۳۲۷۵- سعید بن مزاحم (د، س)

یہ عمر بن عبدالعزیز کا غلام ہے' اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ قتیبہ کے علاوہ میں نے ایسا شخص نہیں پایا' جس نے اس سے روایات نقل کی ہوں۔

۳۲۷۶- سعید بن مسلمہ (ت، ق) بن ہشام بن عبدالملک بن مروان اموی

اس نے اعمش، اسماعیل بن امیہ اور ان دونوں کے علاوہ (دوسرے لوگوں) سے روایات نقل کی ہیں۔
عثمان دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے، اسے ''متروک'' قرار نہیں دیا جائیگا۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

دخل رسول الله صلى الله وسلم المسجد وعن يمينه ابوبكر، عن شماله عمر، فقال: هكذا نبعث يوم القيامة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، آپ کے دائیں طرف حضرت ابوبکر تھے اور بائیں طرف حضرت عمر تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح مبعوث کیے جائیں گے''۔

اس کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه.

''جب تمہارے پاس کسی قسم کا کوئی معزز شخص آئے' تو اس کی عزت افزائی کرو''
یہ روایت اس سے محمد بن صباح جرجرائی نے سنی ہے۔

۳۲۷۷- سعید بن معروف بن رافع بن خدیج

ازدی کہتے ہیں: اس کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوسکتی' پھر انہوں نے اس راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

التمسوا الجار قبل الدار والرفيق قبل الطريق.

''گھر سے پہلے پڑوسی، اور سفر سے پہلے رفیق سفر تلاش کرو''
یہ روایت اس سے ابان بن محبر نے نقل کی ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابان نامی راوی ''متروک'' ہے، تو (خرابی کا سارا ملبہ) اسی پر ہوگا۔

۳۲۷۸- سعید بن معن

اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ بعض حضرات نے اسے ''متہم'' قرار دیا ہے۔
اس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے، تاہم ان تک جانے والی سند تاریک ہے۔
علی بن محمد بن حاتم قومسی نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لما خلق الله الجنة حفها بالريحان، حف الريحان بالحناء، ان المختضب بالحناء لتصلي عليه ملائكة السماء .

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا' تو اسے ریحان (نامی پودے) کے ذریعے ڈھانپ دیا، اور ریحان کو مہندی کے ذریعے ڈھانپ دیا، مہندی لگانے والے شخص کے لیے آسمان کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں''۔

حسن بن یوسف فخام نے بھی یہ روایت ابن خشیش سے نقل کی ہے' تو ہوسکتا ہے: اُسی نے اِس کو ایجاد کیا ہو۔

۳۲۷۹- سعید بن ابومغیرہ

اسے ابن مغیرہ صیاد بھی کہا گیا ہے' اس نے مجالد سے روایات نقل کی ہیں' اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۳۲۸۰- سعید بن منصور (ع) (بن شعبہ) خراسانی

یہ حافظ (الحدیث) اور ثقہ ہے، یہ ''سنن'' کا مؤلف ہے' اس نے امام مالک اور ان کے طبقے کے افراد سے سماع کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اچھے الفاظ میں اس کی تعریف کی ہے، جس کی وجہ سے اس کا معاملہ بہتر ہوا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متقن'' اور ''ثبت'' راویوں میں سے ایک ہے' ابن خراش اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

جہاں تک یعقوب فسوی کا تعلق ہے، وہ یہ کہتے ہیں: جب یہ اپنے بیان میں کوئی غلطی دیکھتا ہے، تو اس سے رجوع نہیں کرتا۔

۳۲۸۱- سعید بن مہلب (نخ)

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے' اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

۳۲۸۲- سعید بن مہاجر (د).

ابوجودی شامی اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے' اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

۳۲۸۳- سعید بن موسیٰ ازدی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام عائد کیا ہے' پھر انہوں نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

لولا المنابر لهلك اهل القرى

''اگر منابر نہ ہوتے' تو بستیوں کے رہنے والے ہلاکت کا شکار ہوجاتے''

هدية الله الى المؤمن السائل على باب داره

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے۔

''دروازے پر موجود سائل مومن کی طرف اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

ان موسیٰ کان یمشی فناداہ الجبار: یا موسی، فالتفت یمینا وشمالا، فلم یر احدا، ثم ناداہ الثانیۃ فالتفت فلم یر احدا وارتعد، ثم نودی انی انا اللہ.فقال: لبیک! وخر ساجدا.فقال: ارفع راسك ان احببت ان تسکن فی ظل عرشی فکن للیتیم کالاب الرحیم، للارملۃ کالزوج العطوف، یا موسیٰ کما تدین کما تدان، یا موسیٰ من لقینی وھو جاحد بمحمد ادخلتہ النار، لو کان ابراھیم خلیلی وموسیٰ کلیمی.قال: الھی، من محمد؟ قال: ما خلقت خلقا اکرم علی منہ، کتبت اسمہ فی العرش قبل ان اخلق السموات بالفی الف سنۃ.

''حضرت موسیٰ علیہ السلام چلتے ہوئے جا رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں پکارا، اے موسیٰ! انہوں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا' لیکن انہیں کوئی نظر نہیں آیا، پھر (پروردگار) نے انہیں دوبارہ پکارا، انہوں نے پھر (اِدھر اُدھر) دیکھا، لیکن انہیں کوئی نظر نہیں آیا، وہ گھبرا گئے، پھر آواز آئی: بے شک میں اللہ ہوں، حضرت موسیٰ نے کہا: میں حاضر ہوں، وہ سجدے میں گر گئے، پروردگار نے فرمایا: تم اپنا سر اٹھاؤ، اگر تم میرے عرش کے سائے میں رہنا چاہتے ہو، تو یتیم کے لیے مہربان باپ کی مانند ہو جاؤ، بیواؤں کے لیے مہربان شوہر کی مانند ہو جاؤ، اے موسیٰ علیہ السلام! تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، اے موسیٰ علیہ السلام! جو شخص ایسی حالت میں میری بارگاہ حاضر ہو' کہ وہ ''محمد'' کا انکار کرتا ہو، تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا، خواہ وہ میرا خلیل' ابراہیم، یا میرا کلیم' موسیٰ ہی کیوں نہ ہو، حضرت موسیٰ نے عرض کی: اے میرے معبود! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ پروردگار نے فرمایا: میں نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں کی، جو میرے نزدیک اس سے زیادہ معزز ہو، میں نے آسمانوں کو پیدا کرنے سے بیس لاکھ سال پہلے اس کا نام عرش پر لکھ دیا تھا''

اس کے بعد اس نے طویل ''موضوع'' حدیث ذکر کی ہے۔

۳۲۸۴- سعید بن میسرہ بکری بصری ابوعمران.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے ''منکر'' روایات منقول ہیں' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''موضوع'' روایات نقل کرتا ہے' حاکم کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں' یحییٰ قطان نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

سعید بن میسرہ بیان کرتے ہیں:

سمعت انسا - وسئل - عن المصافحۃ فقال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: اذا التقی المسلمان فتصافحا لم یتفرقا حتی یغفر لھما.

میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سنا، ان سے مصافحہ کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں، تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

لا خير في صب الماء ، انه من الشيطان - يعني كثرة الماء للوضوء .

''پانی بہانے میں بھلائی نہیں ہے، یہ شیطان کی طرف سے ہے'' (راوی کہتے ہیں) یعنی وضو کے دوران زیادہ پانی بہانا۔

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:

صلى على حمزة سبعين صلاة.

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) 70 مرتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی تھی''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

القدرية يقولون: الخير والشر بايدينا، ليس لهم في شفاعتي نصيب.

''قدریہ (فرقے کے لوگ) یہ کہتے ہیں: بھلائی اور برائی ہمارے اختیار میں ہے، ان لوگوں کا میری شفاعت میں کوئی حصہ نہیں ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:

كان الحجر من ياقوت الجنة فمسحه المشركون فاسود.

''حجرِ اسود، جنت کا یاقوت تھا، مشرکین کے چھونے کی وجہ سے یہ سیاہ ہو گیا''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

من راني في المنام فانه لا يدخل النار.

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا''

ابن عدی نے اس کے حوالے سے یہ روایات نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: یہ تاریک معاملے (کا شکار شخص) ہے۔

۳۲۸۵- سعید بن میمون (ق)

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں، عبداللہ بن عصمہ اس سے، پچھنے لگوانے سے متعلق روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۲۸۶- سعید بن نشیط

یہ ابن لہیعہ کا استاد ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی، یہ مجہول ہے

۳۲۸۷- سعید بن ابونصر سکونی

اس نے ابن ابی لیلیٰ قاضی سے روایات نقل کی ہیں، ابوزرعہ نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

۳۲۸۸- سعید بن نعمان

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایک ''اثر'' روایت کیا ہے۔

۳۲۸۹- سعید بن نمران

اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ جنگ یرموک میں شریک ہوا ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں کام کرتا رہا ہے۔ یہ مجہول ہے۔

۳۲۹۰- سعید بن ہاشم فیومی مصری

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف الحدیث'' ہے۔
یوسف بن یزید قراطیسی نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تسبوا الدھر، فان اللہ ھو الدھر.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زمانے کو برا نہ کہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے (کو تبدیل کرنے والا) ہے''۔
ابوبکر خطیب کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق سعید نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے یہ روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل نہیں کی۔

۳۲۹۱- سعید بن ہاشم مخزومی

اس نے نافع بن ابونعیم سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے جو روایات نقل کی ہیں، وہ منکر ہیں۔
بلکہ اس نے نافع، اعرج کے حوالے سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک سو کے لگ بھگ روایات نقل کی ہیں، جن میں منکر روایات بھی ہیں۔
ابن عدی کہتے ہیں: اگر تفاریق میں سے، اس کی حدیثوں کو جمع کیا جائے' تو وہ پچاس حدیثوں تک بھی نہیں پہنچیں گی، جو اس نسخہ کے علاوہ ہوں، جو ابوزناد کے حوالے سے سعید سے منقول ہے۔ اس کا شمار مدنی راویوں میں ہوتا ہے۔
ابن جوزی کہتے ہیں: جہاں تک سعید بن ہاشم طبری، سعید بن ہاشم عتکی، سعید بن ہاشم بکری کا تعلق ہے، تو ہمیں ان میں کسی قدح کا علم نہیں ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہم نے انہیں کتب رواۃ میں بھی نہیں دیکھا، اور نہ ہی ان کا تذکرہ ابن ابوحاتم کی کتاب میں ہے، مجھے نہیں معلوم یہ کون ہیں؟

۳۲۹۲- سعید بن ہبیرہ مروزی

اس نے حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، اس نے بہت سی (احادیث یا ان کے مجموعہ جات) تحریر کیے ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ لوگوں سے موضوع روایات نقل کرتا ہے، یا تو اس نے خود انہیں ایجاد کیا ہے۔ یا پھر وہ اس کے لیے ایجاد کی گئیں، تو اس نے ان میں حصہ لیا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تضربوا اماء کم علی کسر انائکم، فان لها آجالا کآجال الناس.

''اپنی کنیزوں کو، برتن توڑنے پر نہ مارو، کیونکہ لوگوں کی (زندگی کی) مقررہ مدت کی طرح ان (برتنوں) کی بھی مقررہ مدت ہے''

۳۲۹۳- سعید بن ابوہلال (ع)

یہ ثقہ اور معروف ہے، اس کی روایات ''کتب ستہ'' میں مذکور ہیں۔

اس نے نافع اور نعیم مجمر سے روایات نقل کی ہیں اس سے سعید مقبری نے روایات نقل کی ہیں، جو اس کے شیوخ میں سے ایک ہیں۔

صرف ابن حزم نے یہ کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۳۲۹۴- سعید بن ہناد بوشنجی

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے، اور اس کے حالات بیان کیے ہیں یہ مجہول ہے۔

۳۲۹۵- سعید بن ہند خزاز

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے یہ بات ابن جوزی نے نقل کی ہے۔

۳۲۹۶- سعید بن واصل

اس نے شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے عباس دوری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''لین الحدیث'' ہے ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہوگئی تھی امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۳۲۹۷- (صح) سعید بن یحییٰ (خ،س،ق) لخمی، سعدان، ابویحییٰ کوفی

اس نے دمشق میں رہائش اختیار کی اس نے اعمش اور ابن ابوخالد سے روایات نقل کی ہیں جب کہ ہشام بن عمار، علی بن حجر اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ ثقہ اور مامون ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اس پائے کا نہیں ہے۔

۳۲۹۸- سعید بن یحییٰ (خ،ت) ابوسفیان حمیری.

اس کا ذکر اس کی کنیت سے متعلق (باب میں) آئے گا یہ درمیانے درجے کا ہے۔

۳۲۹۹- سعید بن یزید بن الصلت

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی اور وہ روایت غلطی پر مبنی ہے۔

۳۳۰۰- سعید بن یزید (س) احمسی.

اس نے امام شعبی کے حوالے سے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے ''طلاق بتہ'' والی عورت سے متعلق حدیث نقل کی ہے اور اس سے ابونعیم نے روایت نقل کی ہے' اس نے اس روایت میں کچھ ایسے الفاظ نقل کیے ہیں' جن کے ثابت ہونے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابوحاتم نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ شیخ ہے' ابن قطان کہتے ہیں: اس کی عدالت ثابت نہیں ہوئی ہے۔

۳۳۰۱- سعید بن یوسف یمامی رجبی شامی

اس سے اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے نقل کی ہیں' تاہم ابن ابوحاتم نے ''ہجری'' اور ''یمامی'' کے درمیان فرق کیا ہے' انہوں نے پہلے والے کو مجہول قرار دیا ہے اور ''یمامی'' کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ''حمصی رجبی'' ہے' یہ مشہور نہیں ہے' میں اس کی حدیث کو منکر نہیں سمجھتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے منکر حدیث منقول ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسحاق بن یزید کہتے ہیں: یہ فرادیسی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حجاج ثمالی رضی اللہ عنہ جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' ان سے یہ روایت نقل کی ہے: کہ انہیں حضرت نفیر بن مجیب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی' جو قدیم صحابہ میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

ان فی جهنم سبعین الف واد فی الوادی سبعون الف شعب الحدیث بطوله

''جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں اور ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں'' اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

۳۳۰۲- سعید بن یوسف ہجری،

۳۳۰۳- سعید الرعینی.

اس نے احنف سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۳۰۴- سعید حرشی

اس نے اسماعیل بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۳۰۵- سعید

اس نے ابوالاسود سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۳۰۶- سعید (د) مولیٰ نمران

اس نے اپنے آقا یزید بن نمران سے روایات نقل کی ہیں (سعید نامی سابقہ پانچوں راوی) مجہول ہیں۔

۳۳۰۷- سعید مؤدب

دارمی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۳۳۰۸- سعید انصاری (د)

اس نے حصین بن وحوح سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں اس کا بیٹا عمرو یا عزرہ منفرد ہے۔

۳۳۰۹- سعید قیسی (ع)

اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' سلیمان تیمی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۳۱۰- سعید تمار

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
من مات وهو يرى السيف على امتى لقى الله وفى كفيه مكتوب: آيس من رحمتى
''جو شخص ایسے حالت میں مرے کہ وہ میری امت پر تلوار اٹھانے کا قائل ہو' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کی دونوں ہتھیلیوں پہ یہ لکھا ہوگا ''یہ میری رحمت سے مایوس ہے''۔

(سعیر' سفر)

۳۳۱۱- سعیر بن خمس (م' ت' س)

اس نے حبیب بن ابوثابت' ابواسحاق سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ حسین جعفی' یحییٰ بن یحییٰ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کیا جا سکتا۔
ابوفضل شہید کہتے ہیں: اس نے تھوڑی روایات نقل کرنے کے باوجود ان میں غلطیاں بھی کی ہیں' اس کے بیٹے مالک کی پیدائش اس

واقعے کے بعد ہوئی تھی' جب لوگ اسے (مردہ سمجھ کر) قبرستان لے گئے تھے' تاکہ اسے دفن کریں' لیکن پھر اس نے حرکت کی اور اپنے گھر واپس آ گیا' یہ اس کے بعد بھی کئی سال تک زندہ رہا۔

یہ بات بیان کی گئی ہے: اس کے حوالے سے دس روایات منقول ہیں۔

۳۳۱۲- سفر بن نسیر (ق) حمصی

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: معاویہ بن صالح اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(سفیان)

۳۳۱۳- سفیان بن ابراہیم کوفی

ازدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ بھٹکا ہوا اور ضعیف ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسماعیل بن صبیح نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الا ترضی یا علی اذا جمع اللہ الناس فی صعید واحد ان اقوم عن یمین العرش وانت عن یمینی، تکسی ثوبین ابیضین، فلا ادعی بخیر الا دعیت.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا' تو میں اس وقت عرش کے دائیں طرف ہوں گا اور تم میرے دائیں ہو گے' تمہیں دو سفید لباس پہنائے جائیں گے اور جس بھی بھلائی کے ہمراہ مجھے بلایا جائے گا' تمہیں بھی بلایا جائے گا''۔

عبدالمومن نامی راوی بھی خرابی کا شکار ہے اور یہ روایت انتہائی منکر ہے۔

۳۳۱۴- سفیان بن حسین (عو، مق) واسطی

یہ صدوق اور مشہور ہے' ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابوالحسن ہے اور یہ امیر عبداللہ بن حازم سلمی کا آزاد کردہ غلام ہے اور ایک قول کے مطابق یہ عبدالرحمٰن بن سلمہ قرشی کا آزاد کردہ غلام ہے۔

اس نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جن میں یہ اضطراب کا شکار ہوتا ہے' اس کے علاوہ حکم، یونس بن عبید اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس سے شعبہ نے روایات نقل کی ہیں' جو اس کے معاصرین میں سے ہیں' ان کے علاوہ ہشیم، عباد بن عوام، یزید بن ہارون نے اس

سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: زہری کے بارے میں یہ زیادہ مستند نہیں ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم یہ زہری کے بڑے شاگردوں میں سے ایک نہیں ہے' اس کی نقل کردہ حدیث میں ضعف پایا جاتا ہے۔

ابن ابوخیثمہ نے ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: زہری کے علاوہ (حضرات سے) روایت نقل کرنے میں یہ ثقہ ہے' اس نے زہری سے حج کے موقع پر سماع کیا تھا۔

یعقوب بن ابوشیبہ نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مؤدب تھا لیکن قوی نہیں تھا۔

ابوداؤد' یحییٰ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: یہ حافظ (الحدیث) نہیں ہے اور نہ ہی زہری کے حوالے سے قوی ہے۔

عثمان بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ ثقہ ہے، تاہم زہری سے حدیث نقل کرنے میں یہ ضعیف الحدیث ہے۔

احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' لیکن حدیث میں تھوڑا سا اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔

ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے، تاہم اپنی حدیث میں بہت زیادہ غلطی کرتا ہے' یعقوب بن ابوشیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے، لیکن اس کی حدیث میں ضعف پایا جاتا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے، اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اور ابن اسحاق کی طرح اس سے بھی استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: زہری کے علاوہ میں' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ زہری سے مقلوب روایات نقل کرتا ہے' جب یہ زہری کے علاوہ کسی اور سے حدیث نقل کرے تو اس کی حدیث ''ثبت'' راویوں کی حدیث سے زیادہ مشابہت رکھتی ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے، زہری کا صحیفہ اس کے سامنے مختلط ہو گیا تھا' تو یہ وہم کی بنیاد پر اس سے روایات نقل کرتا تھا۔

ابن عدی کہتے ہیں: زہری کے علاوہ میں یہ ''صالح الحدیث'' ہے، اور زہری سے اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں، جو لوگوں کی نقل کردہ روایات کے برخلاف ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استشہاد کیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے ''الادب المفرد'' اور دیگر کتابوں میں روایات نقل کی ہیں۔ جب کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب (صحیح مسلم) کے مقدمہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ جب کہ سنن اربعہ کے مصنفین نے بھی اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابویعلیٰ کہتے ہیں: یحییٰ بن معین سے کہا گیا: سفیان بن حسن کی، زہری، سالم کے حوالے سے، ان کے والد سے ''صدقات'' کے بارے میں نقل کردہ روایت (کا حکم کیا ہے؟) تو انہوں نے فرمایا: اس میں' کسی نے اس کی متابعت نہیں

کی تو یہ روایت مستند نہیں ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: ابن صائد نے اپنی سند کے ساتھ، زہری کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

ایک جماعت نے یہ روایت، زہری کے حوالے سے، ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے

امام بیہقی ''جانور کے ٹانگ مار کر (نقصان کرنے)'' سے متعلق باب میں، نقل کرتے ہیں:

امام شافعی فرماتے ہیں: اس جانور کو پیچھے لے کر چلنے والے اور ہانک کر لے جانے والے شخص کو تاوان ادا کرنا ہوگا، جو نقصان اس جانور نے اپنے ہاتھ، پاؤں، منہ یا دُم کے ذریعے کیا ہوگا۔

امام بیہقی، حضرت براء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں یہ کہتے ہیں: عبدالخالق بن علی نے اپنی سند کے ساتھ، حضرت ابوہریرہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الرجل جبار.

''(جانور کے) پاؤں (مارنے سے مرنے والے کا خون) رائیگاں جائے گا''

امام شافعی فرماتے ہیں: اس متن میں غلطی پائی جاتی ہے، کیونکہ حافظانِ حدیث نے ان الفاظ کی تحقیق نہیں کی۔ امام بیہقی نے بھی یہی بات کہی ہے۔

یہ روایت امام مالک، ابن جریج معمر اور ایک جماعت نے زہری کے حوالے سے نقل کی ہے، لیکن انہوں نے اس میں ''ٹانگ'' کا ذکر نہیں کیا۔ کسی نے بھی سفیان بن حسین کے ان الفاظ کی متابعت نہیں کی۔

''ٹانگ کے ذریعے (مرنے والے کا خون) رائیگاں جائے گا'' یہ الفاظ وہم پر مشتمل ہیں۔

امام مالک اور حافظانِ حدیث کی ایک جماعت نے زہری کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

بلغني ان عائشة وحفصة اصبحتا صائمتين متطوعتين فاهدى لهم طعاما فافطرتا عليه، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اقضيا يوما مكانه.

''مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے، ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا، پھر ان کی خدمت میں کھانا تحفے کے طور پر پیش کیا گیا تو انہوں نے اسے کھا کر روزہ ختم کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں اس کی جگہ ایک دن روزہ رکھ لینا''۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: یہ روایت جعفر نے برقان، صالح بن ابوالاخضر، سفیان بن حسین، زہری، عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

ان راویوں نے اس میں زہری کے حوالے سے وہم کیا ہے، کیونکہ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب زہری سے کہا: کیا عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، آپ کو یہ حدیث بیان کی ہے؟

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں نے اور حفصہ نے (نفلی) روزہ رکھا ہوا تھا''

تو زہری نے جواب دیا: میں نے عروہ سے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔ البتہ لوگوں نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے، جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا جایا کرتا تھا۔

اسی طرح امام عبدالرزاق اور زیجی نے ابن جریج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے، اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: عروہ سے منقول ہونے کے حوالے سے، یہ روایت مستند نہیں ہے۔

ذہلی نے بھی اسے طرح کہا ہے۔

ان دونوں حضرات نے ابن جریج کے اس بیان سے استدلال کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے زہری کو یہ روایت، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مسدد نے، اپنی سند کے ساتھ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من ادخل فرسا بين فرسين وقد امن ان يسبق فهو قمار.

''جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کرے، اور وہ اس بات سے مامون ہو کہ اسے مسبوق کیا جائیگا' تو یہ قمار ہے''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محمود بن خالد نے اپنی سند کے ساتھ، زہری کے حوالے سے، اسی روایت کو معنوی طور پر نقل کیا ہے۔

چند دیگر اہل علم سے بھی یہ روایت نقل کی گئی ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

من بات وفي يده غمر الحديث.

''جو شخص ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کے ہاتھ میں (گوشت کی) بو ہو''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من بات وفي يده غمر الحديث.

''جو شخص ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کے ہاتھ میں (گوشت کی) بو ہو''

عمر بن علی نے یہ روایت، اپنی سند کے ساتھ، زہری، سالم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔

تو ہو سکتا ہے، اس میں غلط فہمی عمر بن علی نامی راوی کو ہوئی ہو۔

سفیان بن حسین کا انتقال' سفیان ثوری سے پہلے ہو گیا تھا' حالانکہ وہ ان کے معاصرین میں سے ہیں۔

سلیمان بن کثیر کے حوالے سے، زہری کے حوالے سے، اس کی مانند روایت منقول ہے۔

یہ روایت ایک جماعت نے، زہری کے حوالے سے، ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: سفیان بن حسین ''مؤدب'' تھے لیکن ''قوی'' نہیں

تھے۔

ابوداؤد نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حافظ (الحدیث) نہیں تھے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس (راوی) میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے لیکن زہری کے بارے میں یہ ضعیف ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے، اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائیگا۔ البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا اور یہ ابن اسحاق کی مانند ہوگا۔

عباد بن عوام نے، سفیان نامی اس راوی کے حوالے سے، زہری سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

الرجل جبار.

''(جانور) ٹانگ مارنے سے (مرنے والے کا خون) رائیگاں جائے گا''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

من بات وفی یدہ غمر الحدیث.

''جو شخص ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کے ہاتھ میں (گوشت کی) بُو ہو''

بعض حضرات نے یہ روایت عمر بن علی کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں:

یہ سفیان بن حسین، زہری، سالم کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

تو ہوسکتا ہے: اس میں عمر بن علی نامی راوی اختلاط کا شکار ہوا ہو۔

یہ روایت عمر بن علی کے حوالے سے، ہشام بن عروہ ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے۔

۳۳۱۵- سفیان بن زیاد (ق).

اس نے حجاج بن نصیر سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۳۱۶- سفیان بن زیاد مخرمی

اس نے عیسیٰ بن یونس سے روایات نقل کی ہیں' تو خطیب نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے، وہ کہتے ہیں: ابن عساکر کے سامنے ان دونوں کے حالات خلط ملط ہوگئے، تو وہ وہم کا شکار ہوگئے۔

۳۳۱۷- سفیان بن زیاد غسانی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے خالد بن حمید مہری نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم یہ کون ہے؟

۳۳۱۸- سفیان بن زیاد رواسی

اس نے ابن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ابن ابی دنیا نے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی۔

۳۳۱۹- سفیان بن زیاد

اس نے فیاض بن محمد سے روایات نقل کی ہیں اس سے عثمان بن خرزاذ نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۳۲۰- سفیان بن زیاد

یہ عبداللہ بن مبارک کا شاگرد ہے اور امام اور ثبت ہے۔

۳۳۲۱- سفیان بن زیاد بصری

یہ ''راس'' کے نام سے معروف ہے۔ اس نے حماد بن زید، ابن عیینہ اور فلاس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اس کی شان کو عظیم قرار دیا ہے، وہ کہتے ہیں: یہ حافظانِ حدیث میں سے ایک ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 200 ہجری کے بعد، جوانی کے عالم میں ہوا تھا۔ یہ ابن ابی دنیا کا استاد نہیں ہے۔

۳۳۲۲- سفیان بن زیاد عقیلی (بصری)

اس نے ابوعاصم سے روایات نقل کی ہیں اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے اور یہ منکر راویوں میں سے ایک ہے۔

۳۳۲۳- سفیان بن زیاد

اس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں داؤد بن فراہیج کے علاوہ کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

یہ ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔

۳۳۲۴- سفیان بن زیاد (خ، عو) عصفری، ابوورقاء

اس نے عکرمہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں یعلی، محمد یہ دونوں عبید کے بیٹے ہیں، انہوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں محدثین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۳۳۲۵- (صح) سفیان بن سعید (ع)

یہ حجت اور ثبت ہے، اس پر اتفاق پایا جاتا ہے، البتہ یہ ضعیف راویوں کے حوالے سے تدلیس کرتا ہے۔ لیکن اسے (غیر مستند راویوں) پر نقد کرنے (کا ملکہ) حاصل ہے۔ اس شخص کے قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا جو یہ کہتا ہے: سفیان ''تدلیس'' کرتے تھے

اور جھوٹے راویوں سے روایات نقل کرتے تھے۔

۳۳۲۶- سفیان بن ابوسراج

اس نے مغیرہ بن سوید سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے، اسی طرح اس کا استاد بھی مجہول ہے۔

۳۳۲۷- سفیان بن عامر

یہ بخارا کے قاضی تھے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں تھے۔

ازدی کہتے ہیں: سفیان بن عامر غفاری کو (محدثین) نے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

۳۳۲۸- سفیان بن عقبہ (عو) کوفی

یہ قبیصہ کا بھائی ہے' یحییٰ بن معین سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے پانچ روایات نقل کی ہیں جو حمزہ زیات اور ثوری سے منقول ہیں' اس کے بعد وہ یہ کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابن نمیر کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس سے ابوکریب، عبداللہ بن محمد بن شاکر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے۔

۳۳۲۹- سفیان بن ابوعوجاء (د، ق)

اس نے حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اس حدیث میں غور وفکر کی گنجائش ہے' یعنی یہ حدیث کہ

''جس شخص کو قتل یا عضو کے ضائع ہوجانے کے حوالے سے نقصان پہنچے' تو اسے تین میں سے کسی ایک چیز کو قبول کرنے کا اختیار ہوگا''۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ نے ابن اسحاق کے حوالے سے حارث بن فضیل کے حوالے سے اس شخص سے نقل کی ہے۔

اس شخص کی شناخت اس حدیث کے علاوہ نہیں ہوسکی۔ اور یہ ایک منکر حدیث ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من اصیب بدم او خبل فھو بین احدی ثلاث: ان یقتص، او یعفو، او یاخذ العقل، فان اخذ واحدۃ ثم تعدی بعد ذلک فلہ النار خالدا مخلدا فیھا ابدا.

''جسے قتل یا کسی عضو کے کاٹنے کے حوالے سے (نقصان پہنچا ہو) اسے تین میں سے کسی ایک بات کا اختیار ہوگا' یا تو وہ قصاص لے' یا معاف کردے' یا دیت لے' اگر وہ ان میں سے کوئی ایک چیز لے لیتا ہے اور پھر وہ اس سے آگے بڑھنے کی

کوشش کرتا ہے تو اسے جہنم ملے گی۔ جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ نے یہ روایت مختلف سندوں کے ساتھ محمد بن اسحاق سے نقل کی ہے۔

۳۳۳۰-(صح) سفیان بن عیینہ (ع) ہلالی

یہ ثقہ اور جلیل القدر حضرات میں سے ایک ہیں' ان سے استدلال کرنے پر امت کا اتفاق ہے' یہ تدلیس کرتے تھے' لیکن ان کے بارے میں یہ بات طے شدہ ہے کہ یہ صرف کسی ثقہ راوی کے حوالے سے تدلیس کرتے تھے۔

یہ قوی حافظے کے مالک تھے۔ زہری کے شاگردوں میں ان سے کم عمر کا شخص کوئی نہیں تھا' لیکن اس کے باوجود یہ ان میں سب سے زیادہ ثبت تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عمرو بن دینار کے بارے میں یہ سب سے زیادہ ثبت تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں اور علی بن مدینی بیٹھے ہوئے تھے' ہم نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ زہری کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں سب سے زیادہ ثبت کون ہے؟ تو علی بن مدینی نے کہا: سفیان بن عیینہ۔ میں نے کہا: امام مالک' کیونکہ امام مالک کم غلطی کرتے ہیں' جب کہ سفیان بن عیینہ نے زہری کے حوالے سے تقریباً بیس روایات میں غلطی کی ہے۔

پھر میں نے ان میں سے اٹھارہ روایات ذکر کردیں' پھر میں نے کہا: اب آپ وہ روایات پیش کردیں' جن میں امام مالک نے غلطی کی ہے' تو علی بن مدینی صرف دو یا تین روایات پیش کرسکے۔ پھر میں واپس آیا (اور تحقیق کی) تو پتا چلا' سفیان بن عیینہ نے بیس سے زیادہ روایات میں غلطی کی ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام مالک نے زہری کے حوالے سے تقریباً تین سو روایات نقل کی ہیں' اسی طرح سفیان بن عیینہ نے بھی ان سے تقریباً تین سو روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن عبداللہ بن عمار الموصلی' نے یحییٰ بن سعید قطان کا یہ قول نقل کیا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سفیان بن عیینہ 197 ہجری میں اختلاط کا شکار ہوگئے تھے' تو جس شخص نے اس دوران اُن سے سماع کیا ہے' اُس کا سماع کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس دوران ان سے محمد بن عاصم نے سماع کیا ہے' جو اس بلند جزء کا مصنف ہے' میرا غالب گمان یہ ہے' صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے 197 ہجری سے پہلے ان سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

198 ہجری میں ان کا انتقال ہوگیا تھا اس سال کسی نے ان سے ملاقات نہیں کی' کیونکہ ان کا انتقال حاجیوں کی آمد سے چار ماہ پہلے ہوا تھا۔

یہ کلام یحییٰ بن سعید القطان کا ہونا' بعید از امکان ہے' میں اسے ابن عمار نامی راوی کی غلطی شمار کرتا ہوں' کیونکہ قطان کا انتقال 198 ہجری میں صفر کے مہینے میں ہوا تھا' جب حاجی آجاتے ہیں اور یہ وہ وقت ہے' جب انہیں حجاز کے بارے میں اطلاعات ملی تھیں' تو پھر یحییٰ بن سعید کو یہ کیسے پتا چل گیا: کہ سفیان اس دوران اختلاط کا شکار ہو چکے ہیں اور پھر انہوں نے اس بارے میں گواہی بھی دے دی' حالانکہ وہ خود اس وقت موت کے منہ میں چلے گئے تھے۔

ہوسکتا ہے کہ انہیں 197 ہجری کے دوران ہی اس بات کی اطلاع مل گئی ہو' باوجودیکہ یحییٰ بن سعید قطان' رجال کے بارے میں سخت

کا مظاہرہ کرتے ہیں' جب کہ سفیان نامی راوی مطلق طور پر ثقہ ہیں' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۳۳۳۱- سفیان بن لیل کوفی

ان سے امام شعبی نے روایات نقل کی ہیں' ان کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی حدیث کو نقل کرنے میں سری بن اسماعیل نامی راوی منفرد ہے' جو خود ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے' اس نے شعبی کے حوالے سے سفیان نامی اس راوی سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

لما قدم الحسن بن علی رضی اللہ عنہما من الکوفة الی المدینة اتیته فقلت: یا مذل المؤمنین.

قال: لا تقل ذاك، فانی سمعت ابی یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لا تذهب الایام واللیالی حتی یملك رجل وهو معاویةواللہ ما احب ان لی الدنیا وما فیها وانه یهراق فی محجنة من دم.

وسمعت ابی یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: یقول)من احبنا بقلبه،اعاننا بیده ولسانه، کنت انا وهو فی علیین ومن احبنا بقلبه واعاننا بلسانه وکف یده فهو فی الدرجة التی تلیهاومن احبنا بقلبه وکف عنا لسانه ویده فهو فی الدرجة التی تلیها.

''جب حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کوفہ سے مدینہ منورہ آئے' تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے کہا: اے اہل ایمان کو ذلیل کرنے والی شخصیت! انہوں نے فرمایا: تم یہ نہ کہو' کیونکہ میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''رات اور دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے' جب تک ایک شخص بادشاہ نہیں بنے گا''

اس سے مراد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ کسی ایک ڈھال میں آنے والے خون' جتنا خون بہایا جائے اور اس کے عوض میں مجھے دنیا اور اس میں موجود سب کچھ مل جائے۔

میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے بھی سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دلی طور پر ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہو اور اپنے ہاتھوں اور زبان کے ذریعے ہماری مدد کرے' میں اور وہ ''علیین'' میں ہوں گے' اور جو شخص دلی طور پر ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہو اور زبانی طور پر ہمارا ساتھ دے' لیکن اپنے ہاتھ کو روک لے' وہ اس کے بعد والے درجے میں ہوگا اور جو شخص دلی طور پر ہم سے محبت رکھتا ہو' لیکن زبان یا ہاتھ کے ذریعے اس کا اظہار نہ کرے' وہ اس کے بعد والے درجے میں ہوگا''

یہ روایت نعیم بن حماد نے ابن فضیل کے حوالے سے سری سے نقل کی ہے۔

ابوالفتح ازدی بیان کرتے ہیں: سفیان نامی اس راوی کے حوالے سے یہ حدیث بھی منقول ہے۔

لا تمضی الامة حتی یلیها رجل واسع البلعوم: قال: وفی لفظ آخر: واسع الصرم، یاکل ولا یشبع.

''اس امت (کا وقت اس وقت تک پورانہیں ہوگا) جب تک اس کا حکمران ایک ایسا شخص نہیں بنے گا' جس کا حلق وسیع ہوگا۔ راوی کہتے ہیں دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: جس کی تھیلی (یعنی پیٹ) کشادہ ہوگا' وہ کھائے گا لیکن سیر نہیں ہوگا''۔

راوی کہتے ہیں: سفیان نامی راوی مجہول ہے اور یہ روایت ''منکر'' ہے

۳۳۳۲- سفیان بن محمد فزاری مصیصی

اس نے ابن وہب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' احمد بن حسین صوفی، اسحاق ختلی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کرتا تھا اور اسانید کو برابر کر دیتا تھا

اس نے منصور بن سلمہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' منصور میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' ان کے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

اذا رایتم فلانا علی منبری فاقتلوہ

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جب تم لوگ فلاں شخص کو میرے منبر پر دیکھو تو اسے قتل کر دینا''

یہ روایت خالد بن مخلد نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اہل بدر کی ایک جماعت سے نقل کی ہے۔

اس کے حوالے سے ایک روایت بھی منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

یا فاطمة، انی زوجتك سیدا فی الدنیا وانه فی الآخرة لمن الصالحین، انی لما اردت ان ازوجك امر اللہ جبرائیل فصف الملائکة، امر شجر الجنان فحملت الحلی والحلل.

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) ''اے فاطمہ! میں نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص سے کی ہے' جو دنیا میں سردار ہے اور آخرت میں نیک لوگوں میں سے ایک ہوگا' جب میں نے تمہاری شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو حکم دیا' تو انہوں نے فرشتوں کی صفیں بنوائیں اور جنت کے درختوں کو حکم دیا تو انہوں نے اپنے اوپر زیور اور حلے ڈال لیے''

یہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من کرامتی انی ولدت مختونا، فلم یر احد سواتی

''میری خصوصیات میں یہ بات شامل ہے کہ میں مختون پیدا ہوا تھا اور کسی نے میری شرمگاہ کو نہیں دیکھا''۔

۳۳۳۳- سفیان بن منقذ بن قیس مصری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس سے صرف حرملہ بن عمران نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ''الادب المفرد'' میں روایت نقل کی ہے۔

۳۳۳۴- (صح) سفیان بن موسیٰ (م) بصری

یہ ''صدوق'' ہے' اس نے ایوب اور سیار ابوالحکم سے روایات نقل کی ہیں' اس سے فلاس، جہضمی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۳۳۵- سفیان بن نشیط، بصری

میرے علم کے مطابق ابوسلمہ تبوذکی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۳۳۳۶- سفیان بن ہشام، مروزی

اس کی شناخت نہیں ہو سکی' شاید یہ ہشام بن سفیان ہے۔

۳۳۳۷- سفیان بن وکیع (ت، ق) بن جراح، ابومحمد رواسی

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے کچھ چیزوں کی وجہ سے اس کے بارے میں کلام کیا ہے جو اسے تلقین کی گئی تھیں۔

ابوزرعہ کہتے ہیں: اس پر جھوٹ کا الزام ہے'

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میرے والد نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ اس نسخہ کو نقل کرنے والے نے تبدیلی کی تھی' جس کی وجہ سے اس کی نقل کردہ روایات میں خرابی آ گئی' اس نسخہ کو نقل کرنے والے نے اس سے کہا: آپ صرف وہ احادیث بیان کریں' جو آپ کی تحریر میں ہوں' اس نے کہا: ٹھیک ہے' میں ایسا ہی کروں گا' پھر اس نے اس نسخے میں سے وہ روایات نقل کیں' جو اس میں شامل کر دی گئی تھیں۔

ابواحمد نے اس کے حوالے سے پانچ روایات نقل کی ہیں' جن کی سند منکر ہے' متن منکر نہیں ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس کی حوالے سے اور بھی بہت سی روایات منقول ہیں۔ اور ان میں خرابی یہ ہے، کہ اسے جو تلقین کی جاتی تھی' یہ اسے قبول کر لیتا تھا۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: اس کا ایک ''وراق'' تھا' جو اسے تلقین کرتا تھا' تو یہ موقوف روایت کو مرفوع کے طور پر، مرسل کو موصول کے طور پر نقل کر دیتا تھا، یا ایک آدمی کی جگہ دوسرے کا ذکر کر دیتا تھا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا انتقال 247 ہجری میں ہوا۔ یہ شیخ، فاضل اور صدوق تھا' لیکن یہ برے ''وراق'' کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا ہوا، جس نے اس کی روایات میں دوسری روایات داخل کر دیں۔ اس سے، اس بارے میں بات کی گئی' لیکن اس نے

رجوع نہیں کیا۔

امام ابن خزیمہ اس کے حوالے سے روایات نقل کرتے تھے، میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہمیں ایک ایسے شخص نے حدیث بیان کی، جس کے ذکر سے ہم رک گئے ہیں۔

یہ اس قسم سے تعلق رکھتا ہے، جس کے بارے میں، میں کئی مرتبہ ذکر کر چکا ہوں کہ اگر میں آسمان سے گروں، اور پرندے مجھے اچک لیں، تو یہ چیز میرے لیے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کر کے بیان کروں۔ لیکن لوگوں نے اسے خرابی کا شکار کر دیا۔

۱ امام ابن خزیمہ اس کے حوالے سے صرف حرف بحرف روایت نقل کرتے تھے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنے والد، جریر، عبدالسلام بن حرب سے روایات نقل کی ہیں اور ابوعروبہ، ابن صاعد اور ایک مخلوق سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول اس روایت کو ''حسن'' قرار دیا ہے جو اس نے، اپنی سند کے ساتھ، حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يقول في دعائه: اللّٰهم ارزقني حبك وحب من يبلغني حبه عندك، اللّٰهم ما رزقتني مما احب فاجعله لي قوة فيما تحب، وما زويت عني مما احب فاجعله لي قوة فيما تحب.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت، اور اس شخص کی محبت عطا کر دے، جس کی محبت تجھ تک پہنچا دے، اے اللہ! تو نے مجھے جو ایسی چیز دی ہے، جس سے میں محبت کرتا ہوں، اسے میرے لیے قوت بنا دے، اس بارے میں جسے تو پسند کرتا ہے، اور اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے میری پسند کی چیز عطا کی ہے۔ اسے اپنی پسند کی چیز کے لئے میری قوت بنا دے جیسے تو پسند کرتا ہے''۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔

۳۳۳۸- سقر بن عبدالرحمٰن

اس نے شریک سے روایات نقل کی ہیں مطین کہتے ہیں: یہ کذاب ہے یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور بجیلہ قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عبدالرحمٰن بن مالک بن مغول کا بیٹا ہے۔

۳۳۳۹- سکین بن ابوسراج

اس نے عبداللہ بن دینار سے روایات نقل کی ہیں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر الزام عائد کیا ہے۔

اس سے روایت نقل کرنے والا شخص ثقہ نہیں ہے۔

۳۳۴۰- سکین بن عبدالعزیز (ق، ت، بخ) بن قیس عبدی بصری

اس نے منصور اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

ابن ابومریم اور دارمی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے' اس سے عارم اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۳۴۱- سکین بن عبدالعزیز

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

ما عال من اقتصد.

''وہ شخص تنگ دست نہیں ہوتا، جو میانہ روی اختیار کرے''

(سلام)

۳۳۴۲- سلام بن حارث

اس نے مالک بن سلیمان ہروی سے روایت نقل کی ہے' اس نے ایک روایت نقل کی ہے، امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روایت کو مطلق طور پر ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۳۴۳- سلام بن ابوخبزہ عطار بصری.

اس نے ثابت اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ سعید بن سلام کا والد ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

علیکم بالاثمد عند النوم، فانه یشد البصر، ینبت الشعر

''تم پر سوتے وقت اثمد استعمال کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ بینائی کو مضبوط کرتا ہے، اور بال اُگاتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملحفة مورسة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لحاف تھا' جو درس سے رنگا ہوا تھا''۔

قتیبہ نے اس سے ملاقات کی ہے' لیکن انہوں نے اس سے حدیث نقل نہیں کی۔

۳۳۴۴- سلام بن رزین

یہ انطاکیہ کا قاضی ہے اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔
اس کی شناخت نہیں ہوسکی، اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے، ایک قول کے مطابق اس کا نام سلام بن زید ہے۔
عقیلی نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

بينما انا والنبي صلى الله عليه وسلم في طريق اذا برجل قد صرع، فدنوت منه، فقرأت في اذنه، فجلس، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: وماذا قرأت ؟ قلت افحسبتم انما خلقناكم عبثاقال: والذى نفسي بيده لو قراها موقن على جبل لزال.

''ایک مرتبہ میں اور نبی اکرم ﷺ کسی راستے پر جا رہے تھے، اسی دوران ایک شخص سامنے آیا، جس پر مرگی کا دورہ پڑا ہوا تھا، میں نے اس کے کانوں میں تلاوت کی، تو وہ ٹھیک ہو کر بیٹھ گیا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا تلاوت کیا؟
میں نے عرض کی: میں نے یہ پڑھا ''افحسبتم انما خلقنا کم عبثا''
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر کوئی یقین رکھنے والا شخص اسے کسی پہاڑ پر پڑھ دے تو وہ اپنی جگہ سے ہل جائے''۔
(امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں:) میرے والد نے یہ کہا: یہ روایت موضوع ہے اور یہ جھوٹے لوگوں کی روایت ہے۔

۳۳۴۵- سلام بن سعید بصری عطار

یہ سلام بن ابوخبزہ ہے، جو ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے

۳۳۴۶- سلام بن سلم (ق)

اور ایک قول کے مطابق ابن سلیم تمیمی سعدی خراسانی ثم مدائنی الطّویل ہے۔
اس نے زید العمی، منصور بن زاذان، حمید سے روایات نقل کی ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سلام بن سلم سعدی الطّویل، جس نے یزید العمی سے روایات نقل کی ہیں، محدثین نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔
احمد بن ابومریم کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے سلام بن سلم تمیمی کے بارے میں دریافت کیا، تو وہ بولے: یہ ضعیف ہے، اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔
ابن دورقی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سلام الطّویل (نامی) راوی ''لیس بشیء'' ہے، عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سلام بن سلم تمیمی، یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سلام بن سلم الطّویل، یہ ''منکر الحدیث'' ہے، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سلام بن سلم ''متروک'' ہے، ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

ابوالربیع زہرانی نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

الوضوء مرة ومرتين وثلاثا

''وضو ایک' یا دو' یا تین مرتبہ کیا جائے گا''

اس بارے میں عبدالرحیم بن زید العمی نے اس کی متابعت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسح علی الخفین ثلاثة ایام ولیالیهن للمسافر ویوم ولیلة للمقیم.

''نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں، مسافر کو تین دن، تین راتوں اور مقیم کو ایک دن، ایک رات کی (اجازت) دی ہے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے، جو اس کی مانند ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

ارحم هذه الامة بها ابوبکر، اقواهم فی دین الله عمر، افرضهم زید، اقضاهم علی، اصدقهم حیاء عثمان، امین الامة ابوعبیدة، اقرؤهم ابی وابو هریرة وعاء من العلم، سلمان علم لا یدرك، معاذ اعلم الناس بحلال الله وحرامه، ما اظلت الخضراء، لا اقلت الغبراء او البطحاء من ذی لهجة اصدق من ابوذر.

''اس امت میں' اس کے بارے میں سب سے زیادہ رحمدل ابوبکر ہے، اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں، ان میں سب سے زیادہ قوی عمر ہے، علم وراثت کا سب سے بڑا عالم زید ہے، سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا علی ہے، حیاء کے اعتبار سے سب سے سچا عثمان ہے، اس امت کا امین ابوعبیدہ ہے، علم قرأت کا سب سے بڑا ماہر ابی بن کعب ہے، ابوہریرہ علم کا برتن ہے، سلمان ایک ایسا نشان ہے، جس تک پہنچا نہیں جا سکتا، اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اور حرام کردہ اشیاء کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ ہے، اور آسمان نے ایسے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے اپنے اوپر ایسے کسی شخص کو نہیں اٹھایا، (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو''

ابن عدی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ کہا ہے: ان میں سے کسی بھی روایت میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

ان میں سے ایک روایت وہ ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

کرہ للمؤذن ان یکون اماما.

''مؤذن کے لیے یہ بات مکروہ ہے، کہ وہ امام ہو''

ابن عدی کہتے ہیں: ہوسکتا ہے، اس میں خرابی اس کی طرف سے، یا پھر زید کی طرف سے ہو۔

اسماعیل بن ابان نے سلام بن سلیمان کے حوالے سے، ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرجت مع زيد الارقم الى الجمعة فراى رجلين بينهما شحناء ، فوثب حتى حجز بينهما وقال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: التارك الامر بالمعروف والنهى عن المنكر ليس مؤمنا بالقرآن ولابى)

ایک مرتبہ میں حضرت زید ارقم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جمعہ کے لیے نکلا، تو انہوں نے دو آدمیوں کو دیکھا، جن کے درمیان آپس میں ناراضگی تھی، تو وہ آگے بڑھ کر ان کے درمیان آئے اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کرنے والا شخص' قرآن پر اور مجھ پر ایمان رکھنے والا (شمار) نہیں ہوگا''۔

یہ بات بیان کی گئی ہے: اس کا انتقال 177 ہجری کے آس پاس ہوا۔

۳۳۴۷-سلام بن سلیم (ع) ابواحوص حنفی کوفی

یہ صدوق اور ثقہ ہے' البتہ دوسرے لوگ اس سے زیادہ ثبت ہیں۔

اس نے آدم بن علی، اسود (بن قیس)، زیاد بن علاقہ اور سماک سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ابن مہدی، حسن بن ربیع، قتیبہ، ہناد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ اور متقن ہے' ابن مہدی کہتے ہیں: یہ شریک سے زیادہ ثبت ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: صدوق ہے' شریک اور ابوعوانہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہیں، اور یہ ابوبکر بن عیاش کے قریب ترین ہے، اور یہ دونوں زہیر سے کم مرتبے کے ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا، امام مالک کا اور حماد بن زید کا انتقال ایک ہی سال میں ہوا۔

محدثین نے ابواحوص کی اس روایت پر تنقید کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اشربوا في الظروف ولا تسكروا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ہر طرح کے) برتنوں میں پی لو، لیکن نشہ آور چیز نہ پینا''۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابواحوص نامی راوی نے اس میں غلطی کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ متعدد ''معلول'' حوالوں سے سماک بن حرب سے منقول ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت حماد کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ روایت ''منکر'' ہے۔

ابواحوص نے غلطی کی ہے، سماک نامی راوی مستند نہیں ہے' کیونکہ وہ تلقین کو قبول کر لیتا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شریک نے اس کے الفاظ اور سند میں مخالفت کی ہے۔

۳۳۴۸- سلام بن سلیمان (ت،س) ابومنذر مزنی بصری قاری

یہ یعقوب کا استاد ہے اس نے ثابت، مطر وراق، ابن جدعان اور ایک گروہ سے احادیث کا سماع کیا ہے، اس نے کوفہ میں عاصم سے اور علی ابوعمرو سے قرأت کا علم سیکھا' یہ بات بیان کی گئی ہے: اس نے عاصم جحدری سے بھی علم قرأت سیکھا ہے۔

عفان، عبیداللہ بن عائشہ، ابن عیینہ، زید بن حباب، عبدالواحد بن غیاث اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ان سے دوسری روایت یہ منقول ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے، انہوں نے ''سلام طویل'' مراد لیا ہو۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صدوق اور صالح الحدیث ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حبب الي من الدنيا النساء والطيب، جعل قرة عيني في الصلاة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا میں سے خواتین اور خوشبو کی محبت مجھے دی گئی ہے، اور نماز کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا گیا ہے''۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: یہ روایت دوسری سند کے ساتھ بھی منقول ہے' لیکن وہ بھی ''لین'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عفان نامی راوی کی روایت کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے' اس کی سند قوی ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت نقل کی ہے' جو حارث بن حسان سے منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں۔

دخلت المسجد واذا راية سودا الحديث.

''میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک سیاہ جھنڈا موجود تھا''۔ الحدیث

۳۳۴۹- سلام بن سلیمان (ق) بن سوار، ابوالعباس ثقفی مدائنی

یہ شبابہ بن سوار کا بھتیجا ہے' ابن عدی اس کی کنیت ''ابوالمنذر'' بیان کی ہے' یہ نابینا اور عمر رسیدہ شخص ہے اور عمر کے حوالے سے شبابہ کے معاصرین میں سے ہے۔

ابوعمرو بن العلاء، ابن ابوذئب اور دونوں کے علاوہ (دیگر افراد) نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس نے دمشق میں رہائش اختیار کی تھی' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے اٹھارہ روایات نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات ''حسن'' ہیں' البتہ ان کی متابعت نہیں کی گئی۔

عقیلی کہتے ہیں: اس کی روایات میں کچھ منکر روایات بھی ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

قال: معك يا علي يوم القيامة عصا من عصي الجنة تذود بها الناس عن حوضي.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! قیامت کے دن تمہارے پاس جنت کا ایک عصا ہوگا، جس کے ذریعے تم کچھ لوگوں کو میرے حوض سے پرے کرو گے''

اس روایت کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعبہ نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يوم السبت يوم مكر وخديعة، يوم الاحد يوم غرس وبناء، يوم الاثنين يوم سفر وطلب رزق، يوم الثلاثاء يوم حديد وباس، يوم الاربعاء لا اخذ ولا عطاء، يوم الخميس يوم طلب الحوائج ودخول على السلطان، يوم الجمعة يوم خطبة ونكاح.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہفتے کا دن دھوکہ دہی کا دن ہے، اتوار کا دن درخت لگانے اور تعمیر کرنے کا دن ہے، پیر کا دن سفر کرنے اور رزق طلب کرنے کا دن ہے، منگل کا دن لوہے اور سختی کا دن ہے، بدھ کا دن ایسا ہے کہ نہ کچھ لیا جائے نہ کچھ دیا جائے، جمعرات کا دن کام پورے کروانے اور حکمرانوں کے پاس جانے کا دن ہے اور جمعہ کا دن' نکاح کا پیغام بھیجنے اور نکاح کرنے کا دن ہے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''الکنیٰ'' میں یہ بات ذکر کی ہے، عباد بن ولید نے سلام بن سلیمان سے ہمیں حدیث بیان کی، جو ثقہ ہے اور ''مدائن'' کا رہنے والا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہشام بن عمار، احمد بن ابوالحواری، ہارون اخفش قاری، ابوحاتم، عثمان بن سعید دارمی اور ایک گروہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم قرا: (فشاربون شرب الهيم)(الواقعہ:۵۵).وقرا (خلقكم من ضعف) (الروم:۵۴) (وعلم ان فيكم ضعفا)(الانفال:۶۶).

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیات تلاوت کی:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوليمة في العرس والخرس والعذار

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ولیمہ (یعنی دعوت) عرس (یعنی شادی)' خرس اور عذار کے موقعہ پر ہوگا''

راوی کہتے ہیں: خرس سے مراد (بچے کی) ولادت اور عذار سے مراد (اس کے) ختنہ کرنے کا موقعہ ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

من اراد ان یلقی اللہ طاھرا فلیتزوج الحرائر.

''جو شخص یہ چاہتا ہے وہ پاک ہونے کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو، اسے آزاد عورتوں کے ساتھ شادی کرنی چاہیے''۔

عبدالسلام کے علاوہ راویوں نے اسے کثیر سے ''مرسل'' طور پر نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

اول رمضان رحمة، اوسطه مغفرة، آخرة عتق من النار.

''رمضان کا پہلا (عشرہ) رحمت، درمیانی (عشرہ) مغفرت اور آخری (عشرہ) جہنم سے آزادی ہے''۔

اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے۔

۳۳۵۰- سلام بن سوار

اس سے ہشام بن عمار نے روایات نقل کی ہیں' یہ اس سے پہلے والا راوی ہے، اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دی گئی ہے' یہ بات آپ جان لیں!

۳۳۵۱- سلام بن شرحبیل (ق)

اس نے حیہ اور سوار سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے اعمش کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی' اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

۳۳۵۲- سلام بن صبیح

یہ مدائن کا رہنے والا بزرگ ہے' ابو معاویہ ضریر اس سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے، جو اس سے قوی سند سے منقول ہے، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ذکرت القبائل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا: ما تقول فی ھوازن ؟ فقال: زھرۃ تینع.

قالوا: فما تقول فی بنی عامر ؟ قال: جمل ازھر، یاکل من اطراف الشجر.

قالوا: فتمیم ؟ قال: ثبت الاقدام، عظام الھام، رجح الاحلام الحدیث.

''وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مختلف قبائل کا ذکر کیا گیا، لوگوں نے عرض کی: ہوازن کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: پختہ کلی ہے لوگوں نے دریافت کیا: بنو عامر کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا خوبصورت اونٹ ہے' جو درخت کے پتے کھاتا ہے، لوگوں نے دریافت کیا: تمیم کے بارے میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مضبوط قدموں والے، بڑے سروالے، اور ترجیحی تجربے والے (لوگ ہیں)''۔۔۔الحدیث

یہ روایت خطیب نے اپنی تاریخ میں ابو علی بن شاذان سے نقل کی ہے' جو اس کی سند کے ساتھ سلام نامی راوی سے منقول ہے۔

ویسے میرا خیال یہ ہے: یہ سلام طویل واثقی ہے۔

۳۳۵۳- سلام بن ابوصہباء، ابومنذر بصری فزاری

اس نے ثابت اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب یہ کوئی روایت نقل کرنے میں منفرد ہو، تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' یہ عدوی ہے' پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن ابوالقاضی نے ابوکامل فضیل، سلام بن ابوالصہباء، ثابت بنانی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان فاطمة جاء ت تشكو مجل يديها من اثر الطحن، فاتاها النبي صلى الله عليه وسلم بغلام وعليها ثوب، فذهبت تغطي راسها، فخرج رجلاها، ذهبت تغطي رجليها فخرج راسها، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انما هذا ابوك وغلامك.

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے چکی پینے کی وجہ سے ہاتھوں کے خراب ہونے کی شکایت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلام کے ساتھ ان کے ہاں آئے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جسم پر چادر تھی' انہوں نے (اس چادر کے ذریعے) اپنا سر ڈھانپنے کی کوشش کی' تو ان کے پاؤں کپڑے سے باہر ہو گئے' پاؤں ڈھانپنے کی کوشش کی' تو سر ظاہر ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں صرف تمہارے والد اور تمہارا غلام ہیں''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لو لم تذنبوا لخشيت عليكم ما هو اشد من ذلك العجب.

''اگر تم لوگ گناہ نہ کرو، تو مجھے تمہارے بارے میں اس سے زیادہ شدید چیز کا اندیشہ ہے جو کہ عجب ہے''۔

یہ کتنی اچھی بات ہے، اگر یہ صحیح (حدیث) ہوتی۔

۳۳۵۴- سلام بن عبداللہ، ابوحفص

اس نے ابوالعلاء سے روایات نقل کی ہیں' ابوسلمہ منقری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ذاہب الحدیث'' ہے۔

۳۳۵۵- سلام بن ابوعمرہ (ت) خراسانی

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) حدیث کوئی شے نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

صنفان من امتي ليس لهما في الاسلام نصيب، القدرية والمرجئة.

''میری امت کی دو اصناف (یعنی فرقوں) کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے، قدریہ اور مرجئہ''

علی بن نزار جو ''لین'' ہے، اس نے یہ روایت عکرمہ سے نقل کی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے، علی بن نزار نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے عکرمہ سے نقل کی ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سلام بن ابوعمیر کی (نقل کردہ) روایت سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۳۵۶- سلام بن عمرو یشکری

میرے علم کے مطابق ابوبشر بن وحشیہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۳۳۵۷- سلام بن قیس

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں؛ اس سے عمرو بن ربیعہ نے روایات نقل کی ہیں؛ ان دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) حدیث ''صحیح'' نہیں ہوتی۔

۳۳۵۸- (صح) سلام بن مسکین (خ،م)

یہ بصرہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہے، لیکن یہ بات بیان کی گئی ہے، اس پر ''قدریہ'' فرقے سے تعلق رکھنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے؛ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں؛ شیبان بن فروخ، ہدبہ اور خلق کثیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

۳۳۵۹- (صح) سلام بن ابومطیع (خ،م) بصری.

اس نے قتادہ اور ابوحصین سے روایات نقل کی ہیں؛ اس سے ابوالولید، مسدد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ بطور خاص قتادہ کے بارے میں، یہ ''مستقیم الحدیث'' نہیں ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ ثقہ اور سنت کا عالم ہے؛ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:- یہ شخص یہ کہتا تھا: میں حجاج (بن یوسف) کے سے نامہ اعمال کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں، یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں عمرو بن عبید کے سے نامہ اعمال کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ حاکم کہتے ہیں: یہ غفلت اور برے حافظے کی طرف منسوب ہے؛ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو؛ تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے؛ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ

''صالح الحدیث'' ہے۔

ہدبہ نے سلام بن ابومطیع کے حوالے سے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے: گناہگار قاری سے بڑا خبیث اور کوئی نہیں ہے۔

اصمعی نے سلام بن ابومطیع کے حوالے سے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے (دینی) بھائیوں میں سے کوئی بھائی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں اس کی دعاء کا طلبگار ہوتا ہوں، لیکن میں اس کی گواہی کو قابل قبول قرار نہیں دیتا۔

سلام نامی اس راوی سے ایسی روایات منقول ہیں، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں اور منفرد ہیں' ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

المستشار مؤتمن ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے''

ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

الحسب المال، الكرم التقوى.

''حسب، مال ہے اور کرم، تقویٰ ہے''

۳۳۶۰- سلام بن واقد مروزی

عقیلی نے اس کا ذکر کیا ہے' اس کے حوالے سے ایسی روایت بھی منقول ہے، جو اس نے محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کی ہے' ابراہیم بن محمد بن یوسف فریابی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

عقیلی نے اس کے حوالے سے دو حدیثیں نقل کی ہیں، جو ''منکر'' ہیں۔

۳۳۶۱- سلام بن وہب جندی

اس نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے، ایک ''منکر'' بلکہ جھوٹی روایت نقل کی ہے، عقیلی نے وہ روایت ذکر کی ہے، جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ان عثمان سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بسم الله الرحمن الرحيم فقال: ما بينه وبين اسم الله الاكبر الا كما بين سواد العين وبياضها من القرب.

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں دریافت کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے اور اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے درمیان اتنا ہی (فرق یا فاصلہ) ہے' جتنی آنکھ کی سیاہی اور سفیدی کے درمیان قربت ہے''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''قربت ہے''

۳۳۶۲- سلام بن یزید قارء بصری

عقیلی نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' پھر انہوں نے یہ کہا ہے:

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے

من علمه الله القرآن ثم شكا الفقر كتب الله عليه الفقر والفاقة الى يوم القيامة.

"جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو اور پھر بھی وہ غربت کی شکایت کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے، قیامت تک، فقر و فاقہ نوٹ کر دیتا (یعنی مقرر کر دیتا) ہے"

(اس کی سند میں مذکور) جویبر نامی راوی کی طرح داؤد نامی راوی بھی ساقط الاعتبار ہے۔

۳۳۶۳- سلام، قیل ابوسلام

اس نے حماد بن ابوسلیمان سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے۔

(سلامہ)

۳۳۶۴- سلامہ بن روح (س، ق) ایلی.

اس نے عقیل سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) حدیث کو نوٹ کیا جائیگا' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اكثر اهل الجنة البله.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کی اکثریت سیدھے سادے لوگوں کی ہوگی"۔

ابن عدی نے یہ روایت، 114 آدمیوں کے حوالے سے، اپنی سند کے ساتھ، سلامہ (نامی اس راوی) سے نقل کی ہے۔

ابن عدی نے سلامہ کے حوالے سے متعدد ایسی روایات بھی نقل کی ہیں، جو عقیل سے منقول ہیں۔ ان میں سے ایک روایت وہ ہے، جو اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے.

املكوا العجين، فانه اعظم للبركة.

"(کسی کو صدقہ کے طور پر) گندھے ہوئے آٹے کا مالک بناؤ' کیونکہ یہ برکت کے لیے (مناسب) ہے"۔

اس سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:

انى والساعة كهاتين - واشار باصبعيه.

"میں اور قیامت ان دو کی طرح ہیں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:

ان جبرائیل قال لی: بشر امتك ان من قال: لا اله الا الله دخل الجنة.

''جبرائیل نے مجھ سے کہا: آپ اپنی امت کو یہ بشارت دیدیں، جس نے لا اله الاالله پڑھ لیا' وہ جنت میں داخل ہوگا''

سلامہ کا انتقال 197 ہجری میں ہوا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کنیت ابوخربق بیان کی ہے، یہ عقیل کا بھتیجا ہے، اس کا نسخہ ایک ضخیم جزء ہے۔

احمد بن صالح کہتے ہیں: میں نے عنبسہ بن خالد سے سلامہ کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ بولے: اس کی عمر اتنی نہیں ہے کہ اس نے عقیل سے سماع کیا ہو۔

میں نے ان سے ''ایلہ'' میں، اس کے بارے میں دریافت کیا تھا، تو ایک ثقہ شخص نے مجھے بتایا: اس نے عقیل سے سماع نہیں کیا ہے۔

احمد بن صالح کہتے ہیں: میں نے سلامہ کو عقیل کے حوالے سے حدیث سقیفہ نقل کرتے ہوئے سنا ہے' اس نے روایت میں یہ الفاظ ذکر کیے: ولا الذی بایع بعرة ان تقتلا

میں نے کہا (درست الفاظ) یہ ہیں: تغرة ان یقتلا ، اس نے کہا: جی نہیں۔ میں نے دریافت کیا: ان کا مطلب کیا ہے؟ وہ بولا: اگر تم مینگنی کو اپنے ہاتھ میں ملو تو وہ پھیل جاتی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سلامہ بن روح قوی نہیں ہے، میرے نزدیک اس کا محل ،غفلت کا محل ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''مستقیم الحدیث'' ہے۔

۳۳۶۵- سلامہ بن سلام

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے، اس نے جویباری کذاب سے روایات نقل کی ہیں' ابن جوزی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

۳۳۶۶- سلامہ بن عمر مصری

اس سے ابوسعید بن یونس نے روایات نقل کی ہیں' وہ کہتے ہیں: یہ خلط ملط کر دیتا ہے، اور وہ احادیث بیان کرتا ہے، جو اس نے سنی نہیں ہوتی ہے۔

۳۳۶۷- سلامہ اسدی.

اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۳۳۶۸- سلامہ بن قیصر

یہ تابعی ہے اور ارسال کرتا ہے، اس کی (نقل کردہ) حدیث ''صحیح'' نہیں ہوتی۔

(سلم)

۳۳۶۹- سلم بن ابراہیم (د،ق) وارق

اس نے مبارک بن فضالہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' بلکہ انہوں نے کہا ہے: یہ کذاب ہے۔

ختلی کی ''دیباج'' میں یہ تحریر ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

نقش خاتم ابی بکر الصدیق: عبد ذلیل لرب جلیل.

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ الفاظ نقش تھے، ''رب جلیل کا ذلیل بندہ''

۳۳۷۰- سلم بن بالق، ابوخلیل

اس نے اپنے چچا سے روایات نقل کی ہیں' اس کا کہنا ہے: اس نے عسقلان میں ایک صحابی سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ حالانکہ صحابہ کرام صرف ابوجعفر منصور، کے عہد حکومت تک زندہ رہے تھے، کاش میں نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہوتا، جس نے سلم نامی اس راوی کو ضعیف قرار دیا ہو، وہ شخص نہ دیکھا ہوتا جس نے اس سے استدلال کیا ہے۔ اس کے چچا کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے؟

۳۳۷۱- سلم بن جعفر (د،ت)

اس نے حکم بن ابان سے روایات نقل کی ہیں' بعض حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' یہ ''متروک'' ہے، اس کے شاگرد یحییٰ بن کثیر نے اس کو ''ثقہ'' قرار دیا ہے' یہ ''متروک'' ہے۔

۳۳۷۲- سلم بن جنادہ (ت،ق) ابوسائب

یہ ''صدوق'' ہے' اس نے حفص بن غیاث سے سماع کیا ہے' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) حدیث میں اس کے بر خلاف نقل کیا گیا ہے۔

برقانی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حجت ہے، اس میں شک نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

۳۳۷۳- (صح) سلم بن زریر (م،خ)

یہ ثقہ اور مشہور ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اصول میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، اور کبھی شواہد میں بھی کی ہے، اس نے زیادہ روایات نقل نہیں کی ہیں۔

اس کے حوالے سے اٹھارہ احادیث منقول ہیں' ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے۔

۳۳۷۴- سلم بن سالم بلخی زاہد

اس نے حمید الطویل اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ راوی "لیس بشیء" ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اس پائے کا نہیں ہے۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائیگا۔ یہ مرجئی تھا' یہ نہیں تھا، پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا، ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یعنی یہ سچ نہیں بولتا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن مبارک، جیسا کہ ابوزرعہ نے بعض اہل خراسان کے حوالے سے ان سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: سلم کے سانپوں سے بچ کے رہنا، کہیں وہ تمہیں ڈس نہ لیں' جوزجانی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

پھر انہوں نے یہ کہا: میں نے اسحاق بن ابراہیم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: عبداللہ بن مبارک سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو اس راوی نیسور کھانے کے بارے میں نقل کی ہے، کہ 70 انبیاء کی زبانی اسے پاکیزہ قرار دیا گیا ہے' تو ابن مبارک نے کہا: جی نہیں! کسی ایک نبی کی زبانی بھی (اسے پاکیزہ قرار) نہیں دیا گیا، تو یہ نقصان پہنچانے والی تکلیف دہ چیز ہے، تم لوگوں کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ لوگوں نے کہا: سلم بن سالم نے، ابن مبارک نے دریافت کیا: کس کے حوالے سے؟ انہوں نے کہا: آپ کے حوالے سے، ابن مبارک نے کہا: میرے حوالے سے بھی (نقل کی ہے)

ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۳۷۵- سلم بن سلیمان، ابوہاشم ضبی بصری

اس نے ابوجمرہ سے روایت نقل کی ہے' عقیلی کہتے ہیں: یہ حدیث کو قائم نہیں رکھتا۔

۳۳۷۶- سلم بن عبداللہ زاہد

اس نے قاسم بن معن سے روایت نقل کی ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "واہی" قرار دیا ہے، وہ کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اكثر خرز اهل الجنة العقيق.

"اہل جنت کے زیادہ تر ہار عقیق سے بنے ہوئے ہوں گے"۔

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے قاسم بن معن سے نقل کی ہے، اس کا متن یہ ہے:

قال رجل: يا رسول الله، انى تركت الصلاة قال فاقض .قال: كيف اقضى ؟ قال: صل مع كل صلاة صلاة.

"ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے نماز ترک کر دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قضا کر لو، اس نے عرض

کی: میں قضاء کیسے کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے ساتھ ایک (قضاء) نماز ادا کرو"۔

۳۳۷۷- سلم بن عبدالرحمٰن (م،عو) نخعی

اس نے ابوزرعہ بجلی سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے اسے قوی قرار دیا ہے، جب کہ بعض حافظانِ حدیث نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی کنیت (اور اسم منسوب) ابوعبدالرحیم نخعی کوفی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

ثوری اور شریک نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۳۷۸- سلم بن عبدالرحمٰن جرمی

اگر تو یہ "بصری" ہے' تو پھر یہ "صدوق" ہے' اس نے حضرت سوادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' سلمہ بن رجاء اور مرجیٰ بن رجاء نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں (اس کے بارے میں) صرف بھلائی سے واقف ہوں۔

۳۳۷۹- سلم بن عطیہ (س)

اور ایک قول کے مطابق (اس کا نام) مسلم بن عطیہ ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہی نام ذکر کیا ہے' اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں' اس سے بدر بن خلیل اسدی اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ انتہائی "منکر الحدیث" ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث بھی ذکر کی ہے۔

۳۳۸۰- (صح) سلم بن قتیبہ (خ،عو) باہلی

یہ صدوق اور مشہور ہے، تاہم حدیث کی سند میں وہم کا شکار ہو جاتا ہے' یحییٰ بن سعید قطان اس کے بارے میں کہتے ہیں: یہ بوجھ اٹھانے والے اونٹوں میں سے نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۳۳۸۱- سلم بن قیس (د)

یہ "علوی" ہے، اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۳۳۸۲- سلم بن (محمد) وراق

اس نے عکرمہ بن عمار سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اس سے راضی نہیں تھے' یہ سلم بن ابراہیم وراق ہے' جس کا ذکر پہلے گزر

چکا ہے۔ البتہ اس کی کنیت ''ابومحمد'' ہے۔

۳۳۸۳- سلم بن مغیرہ، ابوحنیفہ

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' اس سے عبداللہ بن ابوسعد الوراق نے روایات نقل کی ہیں۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۳۳۸۴- سلم بن میمون زاہد رازی خواص

اس نے امام مالک اور ابن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے محمد بن عوف اور سعد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن عدی کہتے ہیں: یہ متون روایت کرنے میں منفرد ہے اور اسانید کو مقلوب کر دیتا ہے' یہ اکابر صوفیاء میں سے ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اہل شام کے اکابر عبادت گزاروں میں سے ایک ہے، اس پر تصوف کا رنگ غالب تھا' یہاں تک کہ یہ حفظ حدیث اور اتقان کے حوالے سے غفلت کا شکار ہو گیا' اس لیے اس سے استدلال نہیں کیا جاتا۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

بایع اعرابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی اجل، فقال علی للاعرابی: ان مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمن یقضیك؟ قال: لا ادری.قال:فاته فسله، فاتاه فساله، فقال: یقضیك ابوبکر: وذکر الحدیث / وآخره: اذا مت انا وابو بکر وعمر وعثمان فان استطعت ان تموت فمت.

''ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، مخصوص مدت کے بعد ادائیگی کی شرط پر سودا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس دیہاتی سے کہا: اگر (اس سے پہلے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا' تو تمہیں کون ادائیگی کرے گا؟ اس نے کہا: مجھے نہیں معلوم، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے اس بارے میں دریافت کرو، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر تمہیں ادائیگی کرے گا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:
''جب میں، ابوبکر، عمر اور عثمان مرجائیں، اس وقت اگر تم مر سکتے ہو، تو تم بھی مرجانا''
یہ روایت موسیٰ بن سہل رملی نے، احمد بن ابراہیم بن فلاس' سلم بن میمون کے حوالے سے نقل کی ہے۔
عقیلی کہتے ہیں: اس نے ایسی منکر روایات نقل کی ہیں، جن کی متابعت نہیں کی گئی' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

۳۳۸۵- سلم علوی (د) بصری' ابن قیس

یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، شعبہ

نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

عبداللہ بن ادریس نے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سلم وہ شخص ہے' جو لوگوں سے دو دن پہلے ہی' پہلی کا چاند دیکھ لیتا ہے۔

سلم علوی (نامی یہ راوی خود) بیان کرتا ہے: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا: تم لوگوں اور ان کے پہلی کے چاند کا معاملہ ان کے ساتھ رہنے دو، جب تک تمہارے ساتھ کوئی اور اسے نہیں دیکھ لیتا۔

سلم علوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبه القرع.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو پسند تھے''

ابن عدی کہتے ہیں: سلم نے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں، اس سے تقریباً پانچ روایات منقول ہیں' اتنی سی مقدار کی بنیاد پر یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ یہ ''صدوق'' ہے یا ضعیف ہے، بطور خاص اس صورت میں' جب اس کی نقل کردہ روایات میں کوئی منکر روایت بھی نہ ہو۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

(سلمان)

۳۳۸۶- سلمان بن فروخ

اس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی، اس کی کنیت ''ابوواصل'' ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس سے تقریباً دس احادیث منقول ہیں، جن کی متابعت نہیں کی گئی' اس سے قریش بن حبان نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ سلیمان بن فروخ ہے۔

۳۳۸۷- سلمان، شامی

اس نے جنادہ بن ابوامیہ سے روایات نقل کی ہیں' عاصم الاحول اس سے روایت کرنے سے منفرد ہے۔

(سلمہ)

۳۳۸۸- سلمہ بن احمد سمرقندی

اس نے خالد بن یزید عمری سے روایات نقل کی ہیں، جو منکر روایات نقل کرتا ہے، اس میں خرابی کی جڑ خالد ہے۔

۳۳۸۹- سلمہ بن ازرق (س، ق)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی (نقل کردہ درج ذیل) حدیث کی شناخت نہیں ہو سکی:

مات میت زمن آل النبی صلی اللہ وسلم، فاجتمع النساء یبکین.

''آلِ نبی کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا، تو خواتین رونے کے لیے اکٹھی ہوئیں''

محمد بن عمرو بن عطاء نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے' ابن ابوحاتم نے اس شخص کا ذکر نہیں کیا۔

۳۳۹۰- سلمہ بن بشر

اس نے خصیلہ بنت واثلہ کی حدیث روایت کی ہے اور اس میں ''تدلیس'' کی ہے۔

۳۳۹۱- سلمہ بن تمام (س) ابوعبداللہ شقری کوفی

یہ اعمش کا معاصر ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے' تینوں راویوں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مانند کہا ہے' اس (راوی) نے ابوقعقاع کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

شهدت القادسية وانا غلام يافع، فجاء رجل الى ابن مسعود، فقال: آتي امراتي اذا شئت! قال: نعم. قال: واين شئت؟ قال: نعم. قال: كيف شئت، ففطن له رجل، فقال: انه يريد السورة. قال: وما ذاك؟ قال: يريد ان ياتيها من قبل مقعدتها. فقال: لا محاش النساء عليكم حرام.

''میں جنگ قادسیہ میں شریک ہوا، میں ایک کم سن نوجوان تھا، ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور بولا: میں جب چاہوں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہوں؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، اس نے کہا: جہاں میں چاہوں؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: جیسے میں چاہوں؟ ایک شخص کو اس کی بات سمجھ آ گئی، اس نے کہا: اس کی مراد غلط ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنا چاہتا ہے، تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! عورتوں کی پچھلی شرمگاہیں تمہارے لیے حرام ہیں''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

نهينا - او حرم علينا - محاش النساء.

''ہمیں خواتین کی پچھلی شرمگاہوں (میں صحبت کرنے) سے منع کیا گیا ہے، (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہمارے لیے حرام قرار دیا گیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن علی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لا ينظر الله الى رجل لا يقيم صلبه في ركوعه وسجوده.

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا، جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت سیدھی نہیں رکھتا''

۳۳۹۲- سلمہ بن تمام بصری

اس نے ابن جدعان سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ابوحفص فلاس نے روایات نقل کی ہیں۔
ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ شیخ ہے اور مجہول ہے۔

۳۳۹۳- سلمہ بن حبیب.

اس نے عروہ سہمی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
نهى النبى صلى الله عليه وسلم ان ينتعل وهو قائم.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع کیا ہے''
یہ روایت ابراہیم بن طہمان نے حجاج بن حجاج کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی متابعت نہیں کی گئی۔

۳۳۹۴- سلمہ بن حامد

ایک قول کے مطابق اس کا نام مسلمہ بن خالد ہے، اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔ اور اس کی (نقل کردہ) روایت ''منکر'' ہے۔
حامد بن عمر بکراوی نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اتانى جبرائيل يتبسم، فقلت: مم تضحك؟ قال: من رحم معلقة بالعرش تدعو الله على من قطعها. فقال: يا جبرائيل، كم بينهما؟ قال: خمسة عشر ابا.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل مسکراتے ہوئے میرے پاس آئے، میں نے دریافت کیا: آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: رحم (رشتہ داری) کی وجہ سے، کیونکہ وہ عرش کے ساتھ لپٹ کر اس شخص کے خلاف بددعا کر رہا ہے، جو اس کو قطع کرتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل: ان دونوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ حضرت جبرائیل نے بتایا: پندرہ اجداد کا۔
یہ روایت ہلال بن بشر نے عبدالعزیز سے نقل کی ہے اور راوی کا نام ''سلمہ'' ذکر کیا ہے۔

۳۳۹۵- سلمہ بن حرب کلابی

اس نے ابومدرک سے روایات نقل کی ہیں' اس سے نصر بن علی نے روایات نقل کی ہیں' یہ اپنے استاد کی مانند مجہول ہے۔

۳۳۹۶- سلمہ بن حفص

اس نے یحییٰ بن یمان سے روایات نقل کی ہیں' یہ کوفہ کا رہنے والا عمر رسیدہ شخص ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا' پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث ذکر کی ہے۔

۳۳۹۷- سلمہ بن رباح

اس سے ابن ابوعمر عدنی نے روایات نقل کی ہیں' عبدالرحمٰن بن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے

۳۳۹۸- سلمہ بن رجاء (خ، ت، ق) کوفی

اس نے ابراہیم بن ابوعبلہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں، جن کی متابعت نہیں کی گئی، ان میں سے ایک روایت یہ ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے:

قالت: رائيت ابن ابی اوفی يصلی الضحی رکعتين، فقالت له امراته: ما صليتها الا رکعتين.

فقال: صلی رسول الله صلی الله عليه وسلم صلاة الضحی رکعتين حين بشر بالفتح وبراس ابی جهل.

''میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو چاشت کی نماز میں دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: آپ نے تو صرف دو ہی رکعات ادا کی ہیں، تو انہوں نے فرمایا: (غزوہ بدر کے موقعہ پر) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کی خوشخبری سنائی گئی اور ابوجہل کا سر (آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کے وقت دو رکعات ادا کی تھیں''۔

۳۳۹۹- سلمہ بن روح (ق) بن زنباع

اس نے اپنے دادا سے مثلہ کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' صرف اسحاق ابن ابوفروہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۴۰۰- سلمہ بن سابور

اس نے عطیہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' اس سے ابونعیم اور سلمہ بن رجاء نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۴۰۱- سلمہ بن سائب کلبی

یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ محمد بن سائب کا بھائی ہے' ازدی کہتے ہیں: (محدثین) نے اس پر جرح کی ہے۔

۳۴۰۲- سلمہ بن سلیمان ضبی

اس نے ابوعوانہ اور دیگر سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: یہ بصری ہے اور ''منکر الحدیث'' ہے۔

۳۴۰۳- سلمہ بن سلیمان موصلی

اس نے ابن ابورواد سے روایات نقل کی ہیں' ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) بعض احادیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبع جنازۃ اطال الصمات، اکثر حدیث النفس.

''نبی اکرم ﷺ جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تھے، تو زیادہ دیر خاموش رہتے تھے، اور زیادہ تر سوچتے رہتے تھے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس بارے میں نافع پر دس قسم کا اختلاف کیا گیا ہے۔

۳۴۰۴- سلمہ بن سہل نخشل

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: (محدثین) نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۳۴۰۵- سلمہ بن شریح

اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اسکی شناخت نہیں ہوسکی۔

۳۴۰۶- سلمہ بن شریح

اس نے یحییٰ بن محمد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' خالد بن حمید اسکندرانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۴۰۷- سلمہ بن صالح احمر واسطی

اس نے ابن منکدر اور دیگر سے روایات نقل کی ہیں' اس کی کنیت ''ابواسحاق'' ہے، یہ ''واسط'' کا قاضی تھا۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے'

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی منقول ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' میں نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ ہے، جو اس نے حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے:

ان الصحابة احرموا فی الورد.

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گھاٹ پر احرام باندھا تھا''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام.

''جس کی زیادہ مقدار نشہ کردے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لیدخلن الجنة قوم من المسلمین قد عذبوا فی النار.

''جنت میں کچھ ایسے مسلمان بھی داخل ہونگے، جنہیں جہنم میں عذاب دیا گیا ہوگا''۔

محمد بن صباح نے مسلمہ (نامی اس راوی) سے ایک بڑا نسخہ نقل کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے منقول کوئی منکر ''متن'' نہیں دیکھا، البتہ یہ بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتا ہے، ویسے یہ ''حسن الحدیث'' ہے۔

۳۴۰۸- سلمہ بن صالح لخمی مصری

اس سے ایک روایت منقول ہے، جو اس نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے' قباث بن رزین اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۳۴۰۹- سلمہ بن ابوطفیل

ابن خراش کہتے ہیں: یہ مجہول ہے

۳۴۱۰- سلمہ بن عبدالملک عوصی

ابن حزم کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۳۴۱۱- سلمہ بن عبیداللہ (ت، ق) بن محصن

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں، عقیلی نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبیداللہ بن محصن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

من اصبح منکم آمنا فی سربہ، معافی فی جسمہ، عندہ طعام یومہ، فکانما حیزت لہ الدنیا.

''جو شخص ذہنی طور پر مطمئن ہو، جسمانی طور پر تندرست ہو، اس کے پاس اس دن کی خوراک ہو، تو گویا اس کے لیے دنیا کو سمیٹ دیا گیا''

یہ حدیث حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، ایسی سند کے ہمراہ روایت کی گئی ہے، جس میں ''لین'' ہونا پایا جاتا ہے' وہ روایت اس کی مانند ہے۔

۳۴۱۲- سلمہ بن فضل (د، ت) قرشی

اس نے حمید سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں

ہوں۔

۳۴۱۳- سلمہ بن فضل (د،ت) ابرش

یہ رے (تہران) کا قاضی تھا، اس نے ابن اسحاق سے ''المغازی'' روایت کی ہے اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے ابن راہویہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) احادیث میں بعض منکر ہیں۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ہم نے اس سے احادیث نوٹ کی تھیں، ''مغازی'' کے بارے میں کوئی بھی کتاب اس کی (نقل کردہ) کتاب سے زیادہ جامع نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے زنیج نے سلمہ ابرش (نامی اس راوی) کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے ابن اسحاق سے ''مغازی'' دو مرتبہ سنی ہے اور اس سے ''مغازی'' جیسی ہی احادیث نوٹ کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا مشی احدکم فاعیا فلیھرول، فانه یذهب ذلك عنه.

''جب کوئی چلتے ہوئے تھک جائے تو ذرا تیز رفتاری سے چلے، یہ چیز اس کی تھکاوٹ کو ختم کر دے گی''

ابن عدی کہتے ہیں: مجھے سلمہ کے حوالے سے کوئی ایسی روایت نہیں ملی، جو منکر قرار دیئے جانے کی حد کو پار کر چکی ہو۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: ہم لوگ ''رے'' سے اس وقت تک نہیں نکلے جب تک ہم نے سلمہ کی نقل کردہ روایات پھینک نہیں دیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سلمہ ابرش رازی ''شیعہ'' تھا، اس سے روایات نوٹ کی جائیں گی، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائیگا امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اہل رے، اس کے عقیدے کی خرابی اور اس کے ظلم کی وجہ سے، اسکی طرف راغب نہیں تھے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ حافظ تھا اور ایک ہی مرتبہ (سن کر) یاد کر لیتا تھا۔

اس نے حجاج بن ارطاۃ، ایمن بن نائل سے روایات نقل کی ہیں اس سے یوسف بن موسیٰ، محمد بن حمید اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نمازی پرہیزگار شخص تھا، قاضی بننے سے پہلے یہ معلم تھا۔

۳۴۱۴- سلمہ بن محمد (د،ق) بن عمار بن یاسر، ابوعبیدہ

یہ اپنی ذات کے حوالے سے ''صدوق'' ہے اس نے اپنے دادا سے، مرسل طور پر، روایات نقل کی ہیں۔

اس سے صرف علی بن جدعان نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

۳۴۱۵- سلمہ بن مسلم

ایک قول کے مطابق (اس کا نام سلمہ) بن مسلمہ ہے اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے منکر

روایات منقول ہیں۔

۳۴۱۶-(صح) سلمہ بن نبیط (د،س،ق) بن شریط شجعی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگیا تھا۔

وکیع اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔

۳۴۱۷- سلمہ بن وردان (ت،ق) ابویعلی جندعی مولاہم مدنی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور مالک بن اوس بن حدثان سے روایات نقل کی ہیں' اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

اس سے ابن وہب، قعنبی، اسماعیل ابن ابواویس اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، اس کی نقل کردہ اکثر روایات ''منکر'' ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' معاویہ بن صالح' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: اس کی حدیث زیادہ پائے کی نہیں ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ، اس راوی کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سال رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا: يا فلان، هل تزوجت ؟ قال: ليس عندى ما اتزوج.

قال: اليس معك قل هو الله احد الحديث.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے دریافت کیا: اے فلاں! کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ اس نے عرض کی: میرے پاس ایسی چیز (یعنی مال) نہیں ہے جس کے ذریعے میں شادی کرلوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں سورہ اخلاص نہیں آتی؟''

حاکم کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، اس کی نقل کردہ اکثر روایات منکر ہیں۔

حاکم نے ٹھیک کہا ہے، ابن ماسی کے فوائد میں، عالی سند کے ساتھ، اس کی نقل کردہ ایک حدیث ہم تک بھی پہنچی ہے۔

۳۴۱۸-سلمہ بن وہرام (ت،ق)

اس نے عکرمہ سے ایک نسخہ نقل کیا ہے' اس سے زمعہ بن صالح نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے منکر روایات نقل کی ہیں' مجھے یہ اندیشہ ہے' یہ ضعیف ہوگا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کی ہیں' پھر یہ کہا ہے: مجھے یہ امید ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

انه لعن الله المحلل والمحلل له.

''اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے شخص، اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا، (ان دونوں پر) لعنت کی ہے''

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ليلة القدر ليلة طلقة لا حارة ولا باردة، تطلع الشمس من يومها حمراء صافية.

''شب قدر معتدل سی رات ہوتی ہے نہ گرم ہوتی ہے، نہ ٹھنڈی ہوتی ہے، اس سے اگلے دن جب سورج نکلتا ہے تو سرخ اور صاف ہوتا ہے''

کوسج کی روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابوزرعہ نامی راوی ''یمنی'' ہے۔

۳۴۱۹- سلمہ ضبی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایک منکر حدیث منقول ہے' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۳۴۲۰- سلمہ لیثی (د، ق)

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' اس کے بیٹے یعقوب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ محمد بن موسیٰ فطری کے حوالے سے (اس سے) یہ حدیث منقول ہے:

لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه.

''اس شخص کا وضو نہیں ہوتا، جو اس (کے آغاز میں) اللہ کا نام نہیں لیتا''

(سلمی، سلیط)

۳۴۲۱- سلمی (بن عبداللہ) ابوبکر (ق) ہذلی

یہ حسن کا شاگرد ہے، اور واہی ہے، یہ کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے بیس احادیث نقل کی ہیں۔

۳۴۲۲- سلیط

اس نے بہیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۳۴۲۳- سلیط بن عبداللہ (ق)

اس نے حضرت ابن عمر سے روایات نقل کی ہیں' خالد بن ابوعثمان اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

یہ بات بھی کہی گئی ہے: اس سے روایت کرنے والا خالد (کوئی) دوسرا شخص ہے، جب کہ وہ یہی ہے۔

امام ابن ماجہ نے حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے، اس کے حوالے سے، ذہیل بن عوف سے ایک روایت نقل کی ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد مجہول ہیں۔

(سلیمان)

۳۴۲۴- سلیمان بن احمد واسطی حافظ

یہ ولید بن مسلم کا شاگرد ہے، یحییٰ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے، جب کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میرے والد (ابوحاتم رازی) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین نے اس سے احادیث نوٹ کی تھیں، پھر اس کی حالت تبدیل ہوگئی، یہ شراب نوشی اور گانے بجانے کی طرف مائل ہوگیا تو اس کو ترک کر دیا گیا۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی کنیت ''ابومحمد'' ہے، اصل کے اعتبار سے یہ دمشق کا رہنے والا ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' ابن عدی کہتے ہیں: عبدان نے اس کے حوالے سے عجیب و غریب روایات ہمیں بیان کی ہیں' عبدان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ پھر ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ان لوگوں میں سے ایک ہے، جو حدیث میں سرقہ کرتے تھے۔ اس سے کچھ منفرد روایات بھی منقول ہیں۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من توضا بعد الغسل فليس منا
''جو غسل کرنے کے بعد وضو کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے''
یہ روایت انتہائی غریب ہے' سلیمان کے علاوہ (کسی دوسرے راوی) نے بھی یہ ولید سے نقل کی ہے۔

۳۴۲۵- سلیمان بن احمد ملطی ثم مصری

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے، اس نے ابن ثلاج سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۳۴۲۶- (صح) سلیمان بن احمد بن ایوب لخمی طبرانی

یہ حافظ' ثبت' معمر ہے' (اس کی کنیت) ابوقاسم ہے' ان کی روایت کردہ احادیث کی کثرت کی وجہ سے، ان کی انفرادی روایات کو منکر قرار نہیں دیا گیا۔
حافظ ابوبکر بن مردویہ نے انہیں ''دلین'' قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ غلطی کر جاتے تھے اور بھول جاتے تھے۔ ان میں سے ایک چیز یہ ہے، انہوں نے وہم کا شکار ہوکر، احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی سے ''مغازی'' سے متعلق روایات نقل کر دیں۔ حالانکہ ان کی مراد (احمد کا) بھائی عبدالرحیم تھا۔ تو انہیں یہ غلط فہمی ہوئی۔ ان کے شیخ عبدالرحیم کا نام احمد ہے، تو وہ اسی (غلطی) پر برقرار رہے، اور ''احمد'' کے نام سے،

اس سے روایات نقل کرتے رہے، حالانکہ ''احمد'' کا انتقال، طبرانی کے مصر تشریف لے جانے سے، دس سال، بلکہ اس سے بھی زیادہ سال پہلے ہو گیا تھا۔

احادیث (روایت کرنے) کی کثرت اور ان کی (اسناد کا) ''علو'' طبرانی پر ختم ہے۔ ان کی عمر ایک سو سال ہوئی۔ انہوں نے تیرہ برس کی عمر میں سماع (کا آغاز) کیا تھا۔ وہ 360 ہجری تک زندہ رہے، ان کے شاگرد ''ابن ریذہ'' 440 ہجری تک زندہ رہے تھے اسی لیے ان کی سند عالی ہوتی ہے۔

۳۴۲۷- سلیمان بن احمد سرقسطی

اس نے ابوالعلاء الواسطی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ کذاب ہے۔

ابن ناصر کہتے ہیں: یہ اپنے سماعات میں (دوسری روایات) لاحق کر دیتا تھا۔

۳۴۲۸- سلیمان بن ابراہیم بن زرعہ قیروانی

اس نے ابن اشرس سے روایات نقل کی ہیں' ابوالحسن دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۳۴۲۹- سلیمان بن ابراہیم اصبہانی حافظ

اس نے محمد بن ابراہیم جرجانی اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' انہوں نے ابوعلی بن شاذان (سے استفادے کے لیے ان کی طرف) سفر کیا تھا، یہ 485 ہجری تک زندہ رہے۔

یحییٰ بن مندہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے جب کہ ان کے علاوہ دیگر حضرات نے اس کو قبول کیا ہے۔

۳۴۳۰- سلیمان بن ارقم (د، ت، س)، ابومعاذ بصری

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کا آزاد کردہ غلام ہے' اس نے حسن (بصری) اور (ابن شہاب) زہری سے روایات نقل کی ہیں' (محدثین) نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل نہیں کی جائے گی' عباس اور عثمان نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' جوزجانی کہتے ہیں: یہ ساقط (الاعتبار) ہے' امام ابوداؤد اور دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ذاہب الحدیث'' ہے۔

محمد بن عبداللہ انصاری بیان کرتے ہیں: ہمیں سلیمان بن ارقم کی محفل میں بیٹھنے سے منع کیا جاتا تھا' پھر انہوں نے اس کے بارے میں ایک بڑے معاملے کا ذکر کیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان لا يفارق مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته سواكه وكان ينظر في المرآة احيانا، يسرح لحيته احيانا، يامر به.

''نبی اکرم ﷺ کے گھر میں آپ کی نماز کے لیے مخصوص جگہ پر، مسواک ہر وقت موجود رہتی تھی' نبی اکرم ﷺ بعض اوقات آئینہ دیکھ لیتے تھے، آپ بعض اوقات اپنی داڑھی شریف سنوار لیتے تھے، اور اس کا حکم بھی دیتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من سره ان يجد حلاوة الايمان فليلبس الصوف ويعتقل لسانه.

''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایمان کی حلاوت کو پالے، اسے اونی لباس پہننا چاہیے اور اپنی زبان کو باندھ کر رکھنا چاہیے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا قود الا بالسيف

''قصاص، صرف تلوار کے ذریعے لیا جاسکتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا نذر في معصية، كفارته كفارة يمين

''معصیت کے بارے میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے، جو قسم کا کفارہ ہے''

اس حدیث کا آخری حصہ نوٹ نہیں کیا گیا۔

امام شافعی نے اپنی سند کے ساتھ، اس راوی کے حوالے سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان عائشة وحفصة اصبحتا صائمتين.

''ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا''

اس راوی نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور زہری کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت اضع لرسول الله صلى الله عليه وسلم الغسل من جميع نسوته في يوم واحد.

''میں نبی اکرم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھتا تھا، آپ ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جانے کے بعد (ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے)''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اطلبوا الخير عند حسان الوجوه، تسموا بخياركم.

''خوبصورت چہروں والوں کے پاس سے بھلائی طلب کرو اور اپنے بہترین لوگوں کے نام پر (اپنے بچوں کے) نام رکھو''۔

کتاب ''الکامل'' میں اس کے حوالے سے بیس سے زیادہ روایات منقول ہیں۔

۳۴۳۱- سلیمان بن ایوب طلحی کوفی

یہ دو سو ہجری کے بعد زندہ رہا، یہ منکر روایات نقل کرنے والا ہے' اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی (نقل کردہ) زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔
عبداللہ بن ابان بیان کرتے ہیں:
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔
لم تکن نبوۃ الا کان بعدھا قتل وصلب ومثلۃ
''نبوت کے بعد قتل، سولی چڑھانا، مثلہ کرنا ہوتا ہے''
اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے۔
سماني رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد طلحة الخير .ويوم العشيرة طلحة الفياض ويوم حنين طلحة الجود وكان اذا رانی قال: سلفی فی الدنیا سلفی فی الآخرۃ.
(حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) غزوہ احد کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ''طلحہ الخیر'' کا نام دیا، جنگ عشیرہ کے موقعہ پر ''طلحہ الفیاض'' کا نام دیا، غزوہ حنین کے موقعہ پر ''طلحہ الجود'' کا نام دیا۔ جب آپ مجھے ملاحظہ فرماتے تھے تو یہ ارشاد فرماتے تھے: (یہ) دنیا میں میرا اسلف ہے اور آخرت میں میرا اسلف ہے''۔
وقال: من التواضع الرضا بالدون من شرف المجالس.
''آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: تواضع یہ ہے کہ محفل میں نمایاں جگہ سے نیچے بیٹھنے پر راضی رہا جائے''۔
وقال يوم الفتح: انا وجدنا الاطيبين الاكرمين: تيم، زهرة، وجدنا الاخبثين الاشرين، مخزوم، امية.
''فتح مکہ کے دن آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہم نے تیم اور زہرہ (قبیلے کے لوگوں) کو پاکیزہ اور معزز پایا ہے، جب کہ مخزوم اور امیہ (خاندان کے افراد کو) خبیث اور شریر پایا ہے''۔

۳۴۳۲- سلیمان بن بجیر

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' ایک شخص نے اس کے حوالے سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

۳۴۳۳- سلیمان بن بریدہ (م، ع)

یہ ''ثقہ'' ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ اس نے اپنے باپ سے سماع کیا ہے۔

۳۴۳۴- سلیمان بن بزیع

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۳۴۳۵- سلیمان بن بشار

اس نے ہشیم اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' اس نے مصر میں احادیث بیان کی ہیں' اس پر احادیث ایجاد کرنے کا

الزام ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے "ثبت" راویوں کے حوالے سے بے شمار جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے اسے "واہی" قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس کے حوالے سے، اس کی سند کے ساتھ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

کل مسجد فیه امام ومؤذن فان الاعتکاف فیه یصلح.

"ہر وہ مسجد جس میں امام اور مؤذن ہو اس میں اعتکاف کرنا درست ہے"

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

مکارم الاخلاق من اعمال اهل الجنة.

"عمدہ اخلاق، اہل جنت کے اعمال میں سے ایک ہے"

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا اتی علی یوم لم ازدد فیه خیرا فلا بورك لی فیه.

"جب مجھ پر کوئی ایسا دن آئے، جس میں، میں نے مزید بھلائی نہ کی ہو، تو میرے لیے اس (دن) میں برکت نہ رکھی جائے"۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ دونوں روایات ابو عبداللہ بقار نے "رملہ" میں سلیمان بن بشار کے حوالے سے ہمیں بیان کی تھیں۔

۳۴۳۶- سلیمان بن بشیر

یعقوب فسوی نے اس کا شمار "ضعفاء" میں کیا ہے۔ شاید یہ سلیمان بن یسیر ہے، جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۳۴۳۷- سلیمان بن ثعلبہ

اس نے صلہ بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں' امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔

۳۴۳۸- سلیمان بن جابر (ت، س) ہجری

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

تعلموا الفرائض.

"وراثت کا علم حاصل کرو"۔

اس سے ایک ایسے شخص نے روایت نقل کی ہے، جس کا نام ذکر نہیں ہوا، یہ عوف کا استاد ہے، سلیمان نامی اس راوی کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔

۳۴۳۹- سلیمان بن جبیر

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۴۴۰- سلیمان بن جعفر

ایک منکر روایت میں، یہ بقیہ کا استاد ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی' اس روایت کا متن یہ ہے:

المرجئة والقدرية لا يردون الحوض.

''مرجۂ اور قدریہ (فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ) میرے حوض پر نہیں آئیں گے''

۳۴۴۱- سلیمان بن جنادہ (د، ت، ق)

اس نے اپنے والد جنادہ بن امیہ کے حوالے سے، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے جنائز کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۳۴۴۲- سلیمان بن حجاج

یہ دراوردی کا استاد ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی، اس کا شمار اہل طائف میں کیا گیا ہے۔

دراوردی نے، اس کے حوالے سے، مجاہد کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن طعام المتباهيين وعن طعام المتباريين.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلاوے کا کھانا کھانے اور مقابلے پر کا کھانا کھانے سے منع کیا ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان لكل شيء شيحا وشيح الجهاد الرباط

''بے شک ہر چیز کی کوئی نمایاں خصوصیت ہوتی ہے اور جہاد کی نمایاں خصوصیت پہرہ داری ہے''

عقیلی کہتے ہیں: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۳۴۴۳- سلیمان بن حسان مصری

اس نے حیوۃ بن شریح سے روایات نقل کی ہیں' عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صحیح الحدیث'' ہے۔

۳۴۴۵- سلیمان بن حکم بن عوانہ کلبی

(محدثین نے) اسے ضعیف قرار دیا ہے' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے عوام بن حوشب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' اس کی نقل کردہ روایات میں، میں نے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی، جو میں اس کا تذکرہ کروں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عقیلی نے دوسندوں کے ساتھ، اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، جبکہ اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

الفخر والخيلاء والكبر في اهل المشرق في ربيعة ومضر.

''فخر اور تکبر اہل مشرق میں، ربیعہ اور مضر (قبیلے کے لوگوں) میں پائے جاتے ہیں''۔

اس سند کے ساتھ یہ روایت غریب ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تزوج المراة على عمتها وعلى خالتها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، کہ کسی عورت کے ساتھ، اس کی پھوپھی یا خالہ پر، نکاح کرلیا جائے''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

قام رجل الى علي رضي الله عنه فقال: يا امير المؤمنين، ما الايمان ؟ قال: الايمان على اربع دعائم: على الصبر، اليقين، العدل، الجهاد، فالصبر على اربع شعب: على الشوق، الشفقة، الزهادة، والترقب، فمن اشتاق الى الجنة سلا عن الشهوات، من اشفق من النار رجع عن المحرمات، من زهد في الدنيا تهاون بالمصيبات، من ارتقب الموت سارع الى الخيرات الحديث

''ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا ہوا، اس نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! ایمان کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایمان چار بنیادوں پر قائم ہے۔ صبر، یقین، عدل، اور جہاد، صبر چار شعبوں میں ہے، شوق، شفقت، زہد، اور اپنی نگرانی، جو شخص جنت کا مشتاق ہوگا، وہ شہوت سے کنارہ کش رہے گا، اور جو جہنم سے خوفزدہ ہوگا، وہ حرام چیزوں سے منہ موڑ لے گا، جو دنیا سے بے رغبت ہوگا، اس کے لیے دنیاوی مصیبتیں ہلکی ہوں گی اور جو موت کا منتظر ہوگا، وہ بھلائیوں کی طرف جلدی کرے گا''۔

۳۴۴۶-(صح) سلیمان بن حیان (ع)، ابوخالد الدار

یہ کوفہ کا رہنے والا ہے، علم حدیث کا عالم اور حافظ ہے، عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''صدوق'' ہے لیکن حجت نہیں ہے، علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے، امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

اس نے لیث، حجاج بن ارطاۃ سے روایات نقل کی ہیں، اس سے احمد، ابوکریب اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے (اپنی تصنیف) ''الکامل'' میں اس کے حوالے سے روایات نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: ان (روایات) میں اس کی مخالفت کی گئی ہے، یہ ویسا ہی ہے، جیسا اس کے بارے میں یحییٰ بن معین نے کہا ہے: یہ ''صدوق'' ہے، لیکن حجت نہیں ہے، یہ اپنے خراب حافظے سے روایات نقل کرتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ''کتب'' کے راویوں میں سے ایک ہے، یہ بکثرت روایات نقل کرنے والا ہے، اور

دوسروں کی طرح وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

۳۴۴۷- سلیمان بن خارجہ بن زید بن ثابت

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' اسے "ثقہ" قرار دیا گیا ہے' میرے علم کے مطابق، لیث کے استاد ولید بن ابو ولید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۳۴۴۸- سلیمان بن ابو خالد مدائنی بزاز

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ قعنبی کا استاد ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۳۴۴۹- سلیمان بن خالد واسطی

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ضعیف الحدیث" ہے۔

۳۴۵۰- سلیمان بن خربوذ (د)

یہ اعمش کے زمانے میں تھا' عثمان بن عثمان نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟
اس کی (نقل کردہ) روایت یہ ہے' جو اس نے ایک مدنی بزرگ کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

عممنى النبى صلى الله عليه وسلم فسدلها من بين يدى ومن خلفى.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عمامہ باندھا' تو ایک شملہ اگلی جانب اور ایک شملہ پیچھے کیا"۔

۳۴۵۱- سلیمان بن داؤد (س) خولانی، دمشقی

یحییٰ بن حمزہ نے اس سے دیتوں اور صدقات کے بارے میں حدیث روایت کی ہے' جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ راوی "لیس بشیء" ہے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ شامی اور ضعیف ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے' یہ حدیث صحیح ہو گی' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اپنی "مسند" میں حکم بن موسیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔
امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ دمشقی کہتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے، دیتوں کے بارے میں یحییٰ بن حمزہ طویل کی نقل کردہ حدیث پیش کی تو وہ بولے: یہ شخص اہل جزیرہ سے تعلق رکھتا ہے' اس کا نام سلیمان بن ابوداؤد ہے اور یہ راوی "لیس بشی" ہے' اس کے بعد امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابواحمد بن عدی نے یہ بات بیان کی ہے' مجھے یہ بات بتائی گئی: کہ انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن حمزہ کی سلیمان بن ارقم کے حوالے سے زہری سے نقل کردہ روایات کی اصل میں پائی تھی' لیکن حکم بن موسیٰ اس کا ضبط نہیں کر سکے۔

عثمان بن سعید کہتے ہیں: سلیمان بن داود خولانی جس سے یحییٰ بن حمزہ سے روایات نقل کی ہیں، وہ ضعیف ہے۔
ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ بن حمزہ، نے سلیمان بن داؤد خولانی سے بہت سی روایات نقل کی ہیں، مجھے یہ امید ہے کہ وہ ویسا نہیں ہے، جیسا کہ یحییٰ بن معین نے کہا ہے اس کی نقل کردہ روایات حسن اور مستقیم ہیں۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا "اس کا تعلق اہل جزیرہ سے ہے اور یہ سلیمان بن ابوداؤد ہے" انہوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ انہوں نے سلیمان بن ارقم سے منقول یحییٰ کی اصل میں یہ بات پائی تھی اور یہ کہنا غلط ہے کہ حکم نامی راوی ضبط نہیں کر سکے، کیونکہ حکم نے اس ضبط میں سلیمان بن داؤد خولانی کا نام ذکر کیا ہے، لیکن وہ (یعنی خولانی) ایک مجہول شخص ہے۔
سلیمان بن داؤد خولانی نے ابوقلابہ جرمی کا یہ بیان نقل کیا ہے:
حدثني عشرة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في قيامه وركوعه وسجوده بنحو من صلاة عمر بن عبد العزيز.
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دس حضرات نے مجھے یہ بات بتائی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا قیام، رکوع، سجود اسی طرح ہوتا تھا، جیسے (آج کل) عمر بن عبدالعزیز کی نماز کی میں ہوتا ہے"۔
جہاں دیت کے احکام سے متعلق حدیث کا تعلق ہے، تو وہ معمر نے، زہری کے حوالے سے، ابوبکر بن حزم سے نقل کی ہے اور انہوں نے اسے "مرسل" طور پر نقل کیا ہے۔
"تاریخ داریا" میں یہ مذکور ہے: سلیمان بن داؤد خولانی، عمر بن عبدالعزیز کا معتمد تھا، وہ (معاملات) ان کے سامنے پیش کیا کرتا تھا۔
ابوالحسن الہروی کہتے ہیں: یہ حدیث اصل میں یحییٰ بن حمزہ کے حوالے سے سلیمان بن ارقم سے منقول ہے، اس بارے میں حکم نامی راوی کو غلط فہمی ہوئی ہے۔
ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: درست یہ ہے، (راوی کا نام) سلیمان بن ارقم ہے۔
حافظ ابن مندہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن حمزہ کی تحریر میں، ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا، یہ دیکھا ہے، یہ سلیمان بن ارقم کے حوالے سے زہری سے منقول ہے اور یہی درست ہے۔
صالح جزرہ بیان کرتے ہیں: دحیم نے ہمیں یہ بات بتائی، میں نے یحییٰ کی کتاب کے اصل مسودے میں، صدقات کے بارے میں عمرو بن حزم کی نقل کردہ روایت دیکھی ہے، وہ سلیمان بن ارقم سے منقول ہے۔
صالح کہتے ہیں: میں نے یہ کلام امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے نوٹ کیا ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بات قابل ترجیح ہے کہ حکم بن موسیٰ کو ضرور اس میں وہم ہوا ہے۔
یعقوب فسوی کہتے ہیں: تمام منقول کتب میں، میرے علم کے مطابق عمرو بن حزم کی کتاب سے زیادہ مستند اور کوئی کتاب نہیں ہے۔
ابن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: میرے والد کہتے ہیں: یحییٰ بن حمزہ عراق بھی آئے تھے تو لوگ یہ سمجھے، "ارقم" ان کی صفت ہے، اور ان

کا نام داؤد ہے۔
بعض حضرات یہ کہتے ہیں: سلیمان بن داؤد دمشقی، یحییٰ بن حمزہ کا استاد ہے' میرا نہیں خیال کہ ایسا ہوگا۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سلیمان بن داود خولانی ثقہ ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ ضعیف ہے' ابن خزیمہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہم اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ یہ ''ابن ارقم'' ہے، اس صورت میں وہ حدیث ''ضعیف الاسناد'' ہوگی۔

۳۴۵۲- سلیمان بن داود یمامی، ابوجمل

یہ یحییٰ بن ابوکثیر کا شاگرد ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔
یہ بات پہلے ہمارے سامنے آچکی ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس کو میں ''منکر الحدیث'' قرار دیدوں، اس سے حدیث روایت کرنا جائز نہیں ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''متروک'' ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔
والذی بعثنی بالحق (نبیا لا تنقضی الدنیا حتی یقع بهم الخسف والمسخ والقذف.
قیل: ومتی ذاك ؟ قال: اذا رایت النساء رکبن السروج، کثرت القینات، شهادة الزور، شرب المسلمون فی آنیة اهل الشرك الذهب والفضة، استغنی الرجال بالرجال والنساء بالنساء ، فاستنفروا واستعدوا.
''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے (نبی بناکر) معبوث کیا ہے، دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی، جب تک (زمین میں) دھنسائے جانے، (چہرے) مسخ کیے جانے، (پتھر) برسائے جانے (کا عذاب) لوگوں پر نازل نہیں ہوگا، عرض کی گئی: ایسا کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ خواتین (ہودج کی بجائے) زین پر سوار ہونے لگی ہیں، گانے والیوں کی کثرت ہوگئی ہے، جھوٹی گواہی دی جاتی ہے۔ مسلمان، مشرکین کے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیتے ہیں، مرد، مردوں کے ساتھ، اور عورتیں، عورتوں کے ساتھ بے نیاز رہتی ہیں، تو تم (عذاب کا سامنا کرنے کی) تیاری کرلو''۔
اس سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے۔
ثلاث من کن فیه حاسبه الله حسابا یسیرا: تعطی من حرمك، تصل من قطعك، تعفو عمن ظلمك.
''تین باتیں جس شخص میں ہوں گی، اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا، جس نے تمہیں محروم رکھا، تم اسے دو، جس نے تمہارے ساتھ قطع رحمی کی تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو، اور جس نے تم پر ظلم کیا، اسے تم معاف کردو''۔
اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے:

من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ من در ویاقوت.

''جو شخص اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتی اور یاقوت سے بنا ہوا، گھر بنا دیتا ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

من سمع النداء فلم یجب فلا صلاۃ لہ.

''جو شخص پکار (یعنی اذان) سنے اور اس کا جواب نہ دے، اس کی نماز نہیں ہوتی''

ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی کسی نے متابعت نہیں کی۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان ھذہ النوائح یجعلن یوم القیامۃ صفین من جھنم ینبحن علی اھل جھنم کما تنبح الکلاب.

''نوحہ کرنے والی ان عورتوں کو قیامت کے دن جہنم میں ڈالا جائے گا، یہ اہل جہنم پر یوں بھونکیں گی، جیسے کتے بھونکتے ہیں''۔

بعض حضرات نے غلطی کی اور اس کو سابقہ روایت میں ملا دیا۔ یہ بات اس سے پہلے گزر چکی ہے، ابو جمل یمامی نامی راوی دوسرا ہے، اس میں ضعیف پایا جاتا ہے، وہ اس سے زیادہ مثالی ہے' اس کا نام ایوب بن محمد ہے' اس نے یحییٰ ابن ابو کثیر سے بھی روایت نقل کی ہے۔

۳۴۵۳۔(صح) سلیمان بن داؤد (م،عو)، ابو داؤد طیالسی

یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں، حافظ الحدیث ہیں، اور اکابر اہل علم میں سے ایک ہیں۔

یہ ثقہ ہیں، لیکن حدیث (نقل کرنے میں) غلطی کر جاتے ہیں' ابراہیم بن سعید جوہری کہتے ہیں: ابو داؤد (طیالسی) نے ایک ہزار احادیث میں غلطی کی ہے' امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابو داؤد محدث اور ''صدوق'' ہیں، لیکن یہ بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

محمد بن منہال ضریر کہتے ہیں: میں پہلے ابو داؤد (طیالسی) پر تہمت عائد کیا کرتا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: میں نے ابن عون سے سماع نہیں کیا، اس کے ایک سال بعد میں نے ان سے دریافت کیا، کیا آپ نے ابن عون سے سماع کیا ہے؟ تو وہ بولے: جی ہاں! تقریباً بیس (احادیث کا سماع کیا ہے)

فلاس کہتے ہیں: میں نے ابو داؤد طیالسی سے بڑا حافظ الحدیث کوئی نہیں دیکھا' ابن مہدی کہتے ہیں: ابو داؤد سب سے زیادہ صدوق تھے

عامر بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے ابو داؤد طیالسی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ایک ہزار مشائخ سے احادیث نوٹ کی ہیں' یہ بات منقول ہے: ابو داؤد طیالسی تیس ہزار احادیث روایت کرتے تھے، ان میں سے چھ ہزار سات سو احادیث انہوں نے شعبہ سے سنی ہوئی تھیں' وہ اپنے حافظے کی بنیاد پر یہ احادیث روایت کرتے تھے۔

خطیب کہتے ہیں: وہ حافظ الحدیث، بکثرت روایات نقل کرنے والے، ثقہ اور ثبت تھے؛ وہ بغداد آئے اور یہاں انہوں نے شعبہ اور مسعودی سے سماع کیا جو وہاں موجود تھے۔

یونس بن حبیب بیان کرتے ہیں: ابوداؤد طیالسی نے شعبہ کی موجودگی میں ان لوگوں کے ساتھ مذاکرہ کیا، تو شعبہ نے ان سے کہا: اے ابوداؤد! ابھی تم نے جو کچھ پیش کیا ہے اس سے زیادہ عمدہ تم نے پہلے کبھی پیش نہیں کیا۔

سلیمان بن حرب بیان کرتے ہیں: جب شعبہ اٹھ جاتے تھے تو ابوداؤد طیالسی اپنے حافظے کی بنیاد پر لوگوں کو (احادیث) املاء کرواتے تھے۔ یعنی شعبہ نے پہلے جو روایات ذکر کی ہوئی تھیں۔ (انہیں املاء کروادیتے تھے)

بندار بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں (یعنی طیالسی کو) یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے اصبہان میں، ابتداء میں ہی، کسی درخواست کے بغیر، اکتالیس ہزار احادیث بیان کردی تھیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے، صرف ایک روایت، موصول طور پر نقل کی ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کا ارسال سب سے زیادہ "ثبت" ہے۔

یزید بن زریع بیان کرتے ہیں: شعبہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں، میں نے وہ دونوں روایات ابوداؤد طیالسی کو سنادیں، انہوں نے مجھ سے (سن کر) وہ روایات نوٹ کرلیں، اور پھر وہ دونوں روایات (براہِ راست) شعبہ کے حوالے سے بیان کردیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے ان دونوں روایات میں تدلیس کی ہے تو اس میں حرج کیا ہے۔

فلاس کہتے ہیں: جب ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی گئی "منافق کی نشانیوں" تو مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے، جس نے اس کے مرفوع ہونے میں اس کی متابعت کی ہو، اور وہ ثقہ ہو۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حدیث، منافق کی صفت، کے بارے میں، ہم تک عالی سند کے ساتھ پہنچی ہے۔

طیالسی نے، شعبہ اور منصور کے حوالے سے، مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب کسی کو تحفہ دینا ہوتا تھا تو اسے آبِ زم زم پلاتے تھے"

یونس بن حبیب اصبہانی بیان کرتے ہیں: ابوداؤد ہمارے ہاں آئے انہوں نے اپنے حافظے کی بنیاد پر ہمیں ایک لاکھ احادیث املاء کروائیں اور ستر مقامات پر غلطی کی، جب وہ بصرہ واپس تشریف لے گئے تو انہوں نے ہمیں خط لکھا، میں نے ستر مقامات پر غلطی کی تھی، تو تم ان کی اصلاح کرلو۔

ابن عدی کہتے ہیں: ابوداؤد اپنے زمانہ میں، بصرہ کے سب سے بڑے حافظ الحدیث تھے، مجھے نہیں معلوم کہ ابن منہال نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا ہے، وہ کس وجہ سے کہا ہے؟

ان سے کچھ ایسی احادیث منقول ہیں، جنہیں انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے، لیکن یہ کوئی حیران کن بات نہیں ہے کہ جو شخص اپنے حافظے کی بنیاد پر چالیس ہزار احادیث املاء کروادے، وہ چند روایات میں غلطی کرجائے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ایک بیدار مغز اور ثبت شخص تھے ان کا انتقال 204 ہجری میں ہوا۔

۳۴۵۴- سلیمان بن داود منقری شاذکونی بصری حافظ، ابوایوب

اس نے حماد بن زید، جعفر بن سلیمان اور ان کے بعد کے افراد سے ملاقات کی ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

یحییٰ بن معین نے انہیں اس حدیث کے حوالے سے جھوٹا قرار دیا ہے، جو ان کے حوالے سے روایت کی گئی ہے۔

عبدان اہوازی کہتے ہیں: اس بات سے اللہ کی پناہ کہ ان پر تہمت عائد کی جائے، ان کی تحریریں ضائع ہوگئی تھیں تو یہ اپنے حافظے کی بنیاد پر احادیث بیان کرتے تھے۔

ابن عدی کہتے ہیں: ابویعلی اور حسن بن سفیان جب اس کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے، تو یہ کہتے تھے: سلیمان ابوایوب نے ہمیں حدیث بیان کی، وہ دنوں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہتے تھے، وہ دونوں تدلیس کرتے تھے اور اس (راوی کو) چھپاتے تھے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "متروک الحدیث" ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سلیمان شاذکونی نے ہم سے کہا: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی آراء میں سے کوئی ایسا حرف پیش کرو، جو مجھے یاد نہ ہو۔

حنبل کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رجال کے بارے میں، ہم میں سب سے بڑے عالم یحییٰ بن معین تھے، ابواب کے سب سے بڑے حافظ شاذکونی تھے طویل (روایات) کے سب سے بڑے حافظ علی بن مدینی تھے۔

صالح بن محمد حافظ کہتے ہیں: میں نے شاذکونی سے بڑا حافظ الحدیث نہیں دیکھا۔ وہ حدیث (نقل کرنے میں) غلط بیانی کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شاذکونی، حماد بن زید، بشر بن مفضل اور یزید بن ذریع کی خدمت میں رہے ہیں' لیکن ان میں سے کسی ایک کے ذریعے بھی' اللہ تعالیٰ نے انہیں نفع نہیں دیا۔

ابن عدی کہتے ہیں: محمد بن موسیٰ السواق کہتے ہیں: جب ابن شاذکونی کی وفات کا وقت قریب آیا، تو وہ بولے: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں یہ عرض پیش کرتا ہوں، میں اس بارے میں عرض پیش نہیں کرتا کہ میں نے کسی پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگایا ہو، یا کسی حدیث میں تدلیس کی ہو۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ ایسی روایات نقل کی ہیں، جن میں اس (کی روایت) کے برخلاف نقل کیا گیا ہے، پھر انہوں نے یہ کہا: شاذکونی سے بہت سی مستقیم احادیث منقول ہیں' وہ گنے چنے حافظانِ حدیث میں سے ایک ہیں، ان کی صورت حال یہ ہے جیسا کہ عبدان نے کہا ہے: یہ حافظہ کی بنیاد پر حدیث بیان کرتے ہوئے غلطی کر جاتے ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے باقی کے واقعات میں نے اپنی بڑی تاریخ میں ذکر کر دیے ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من کسح مسجدا او رشہ کان کانہ حج اربعمائۃ حجۃ، غزا

اربعمائة غزوة، صام اربعمائة يوم، اعتق اربعمائة نسمة.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسجد میں جھاڑو دیا یا پانی چھڑک (کر صفائی کی) گویا اس نے چار سو مرتبہ حج کیا، چار سو جنگوں میں حصّہ لیا، چار سو دن روزے رکھے، چار سو جانوں کو آزاد کیا''

یہ حدیث انتہائی منکر ہے، میں عبداللہ نامی راوی سے واقف نہیں ہوں' اس کا انتقال 234 ہجری میں ہوا۔

۳۴۵۵- سلیمان بن داؤد قرشی

اس راوی نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

لا تغبطن فاجرا بنعمة رحب الذراعين، يسفك دماء المسلمين، فان له عند الله قاتلا لا يموت، جهنم يصلاها.

''فاجر کو ملنے والی نعمت پر ہرگز رشک نہ کرنا، وہ کشادہ بازوؤں والا (یعنی مال دار) ہے، مسلمانوں کا خون بہاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لیے ایک قاتل ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی، وہ جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت عقیلی نے علی بن عبدالعزیز' زکریا بن یحییٰ زحمویہ کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی یہ مجہول ہے۔

۳۴۵۶- سلیمان بن داود جزری.

اس نے سالم اور نافع سے روایات نقل کی ہیں' اس سے قرہ بن سلیمان نے روایات نقل کی ہیں' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

۳۴۵۷- سلیمان بن داؤد بن قیس فراء مدنی

اس نے یحییٰ بن سعید، عبداللہ ابن یزید بن ہرمز سے روایات نقل کی ہیں' ابن وہب، محمد بن اسحاق مسیبی، اسماعیل بن ابواویس نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اسے نہیں سمجھ سکا، جیسے سمجھنا چاہیے تھا' ازدی کہتے ہیں: اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۳۴۵۸- سلیمان بن داود

یہ یحییٰ بن یعمر کا غلام ہے' اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ایوب نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۴۵۹- سلیمان بن داود حرانی، بومہ

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' اس سے اس کے بیٹے محمد اور عبداللہ بن عرادہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس

سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

۳۴۶۰- سلیمان بن ابوداؤد

شاید یہ "بومہ" (یعنی سابقہ راوی) ہے، کیونکہ دارقطنی کی کتاب میں، ان کی سند کے ساتھ، اس راوی کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف لحجۃ وعمرۃ طوافا واحدا

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کے لیے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا"

ابن قطان کہتے ہیں: سلیمان کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے۔

۳۴۶۱- سلیمان بن ذکوان

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ضعیف ہے' لیکن اس تک پہنچنے والی سند بھی مستند نہیں ہے۔

۳۴۶۲- سلیمان بن ربیع نہدی کوفی

اس نے ابونعیم اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' ابوالحسن دارقطنی نے اسے "متروک" قرار دیا ہے' وہ کہتے ہیں: یہ مشائخ کے اسماء تبدیل کر دیتا ہے' برقانی نے دارقطنی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ "ضعیف" ہے۔

۳۴۶۳- سلیمان بن ربیع۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غلام حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے

من کف غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ، من اعتذر الی اللہ قبل اللہ عذرہ۔

"جو شخص اپنے غضب پر قابو پالیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب روک لے گا' جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عذر پیش کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا"۔

زید بن حباب نے اس سے' یہ روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔

۳۴۶۴- سلیمان بن رجاء

اس نے عبدالعزیز بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں' اس سے محمد بن عمران بن ابولیلیٰ نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۴۶۵- سلیمان بن رزین

اس نے سالم سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے ذریعے حجت قائم نہیں ہو سکتی۔

۳۴۶۶- سلیمان بن زیاد ثقفی واسطی

اس نے شیبان نحوی سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اس نے جھوٹی روایت نقل کی ہے' جو اس سے مفصل

غلابی نے روایت کی ہے۔

۳۴۶۷- سلیمان بن زیاد، مصری.

یہ ''واہی'' ہے'ابن یونس کہتے ہیں، ابن وہب سے اس کا روایت کرنا محل نظر ہے، یہ بات بھی کہی گئی ہے: یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

۳۴۶۸- سلیمان بن زید

اور ایک قول کے مطابق ابن یزید ہے (اس کی کنیت اور اسم منسوب) ابوادام محاربی کوفی ہے۔

اس نے حضرت ابن ابی اوفی سے روایات نقل کی ہیں' اس سے وکیع ،عبیداللہ بن موسیٰ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا: اس کی (نقل کردہ روایت) ایک ٹکے کے برابر بھی نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الادب المفرد' میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن ابی اوفی کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تنزل الرحمة علی قوم فیھم قاطع رحم

''ایسی قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن کے درمیان قطع رحمی کرنے والا موجود ہو''

۳۴۶۹- سلیمان بن سالم

یہ ابن ابوداؤد حرانی بومہ ہے' یہ ضعیف ہے، (اس کا ذکر) پہلے گزر چکا ہے۔

۳۴۷۰- سلیمان بن سالم قطان مدنی.

اس کی کنیت ابوداؤد قرشی ہے' اس نے علی بن زید سے روایات نقل کی ہیں' اس سے اسحاق اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ایسی منکر روایت نقل کی ہے، جس کی متابعت نہیں کی گئی' اس کا شمار اہل بصرہ میں کیا جاتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت علیا والزبیر التزما، رایت عمر وعلیا التزما

''میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کے ساتھ لپٹے ہوئے دیکھا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ لپٹے ہوئے دیکھا ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: (حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حمید بن عبدالرحمان کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان بسرة بنت صفوان قال لها النبی صلی الله علیه وسلم: من یخطب امر کلثوم ؟ قلت: فلان وفلان وابن عوف.

فقال: انکحوا عبد الرحمن، فانه من خیار السلمین، من خیارهم من کان مثله، فاخبرت بسرة امر کلثوم، فارسلت الی اخیها الولید بن عقبة ان انکح عبد الرحمن الساعة.

''نبی اکرم ﷺ نے سیدہ بسرہ بنت صفوان سے دریافت کیا: ام کلثوم کے لیے شادی کا پیغام کس، کس نے بھجوایا ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں، فلاں اور ابن عوف نے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عبدالرحمان کی شادی کروادو، کیونکہ وہ بہترین مسلمانوں میں سے ایک ہے، ان کے بہترین افراد میں سے کون ہے، جو اس کی مانند ہو، سیدہ بسرہ نے سیدہ ام کلثوم کو اس بارے میں بتایا، تو (سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا) نے اپنے بھائی ولید بن عقبہ کو پیغام بھجوایا، میری شادی عبدالرحمان سے کروادو''۔

اس نے اپنی والدہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے:

لقد هلك حبی وما شبع شبعتین من خبز الشام

''میرے محبوب (یعنی نبی اکرم ﷺ) کا وصال ہوگیا اور آپ نے کبھی (ایک ہی دن میں) دو مرتبہ سیر ہو کر، شام کی (عمدہ) گندم کی روٹی نہیں کھائی''

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو مقدار روایت کی ہے، میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیخ ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمان حمید کے غلام سلیمان بن سالم ابوایوب اور ابوداؤد سلیمان بن سالم قرشی بصری نامی اس راوی کے درمیان فرق کیا ہے (یعنی انہیں دو الگ افراد قرار دیا ہے)

۳۴۷۱- سلیمان بن ابوسراج

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۳۴۷۲- سلیمان بن سفیان، (ت) ابوسفیان مدنی.

اس نے عبداللہ بن دینار، بلال بن یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں، ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے، اور اسی طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے، امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا رای الهلال قال: اللّٰهم اهله علینا بالامن والایمان والاسلام، ربی وربك الله.

''نبی اکرم ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! اسے ہم پر امن، ایمان اور اسلام کے ہمراہ طلوع

کرنا (اے چاند!) میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے"

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ "حدیث" نقل کی ہے:

لما نزلت "فمنهم شقي وسعيد" (ھود:۱۰۵) - سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: یا عمر، کل میسر لما خلق له

"جب یہ آیت نازل ہوئی "ان میں سے کچھ بدبخت ہونگے اور کچھ نیک بخت ہونگے"۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اس بارے میں) دریافت کیا: آپ نے فرمایا: اے عمر! ہر کسی کے لیے وہ چیز آسان کردی جائے گی، جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا"۔

میرا نہیں خیال کہ اس سے ان دو کے علاوہ کوئی اور روایت بھی منقول ہے۔

۳۴۷۳- سلیمان بن سفیان جہنی مدائنی

اس نے قیس بن ربیع سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ اور نسائی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے، ابن جوزی نے اسی طرح نقل کیا ہے، اس کے بارے میں تینوں کا کلام بھی اسی کی مانند ہے، تو اس سے مجھے اندیشہ ہے، کہیں یہ دونوں ایک ہی شخص نہ ہوں۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ ابن ابوحاتم اور ابن عدی نے سے صرف پہلے والے کا ذکر کیا ہے، اس کے بارے میں ابوزرعہ نے یہ کہا ہے: اس نے عبداللہ بن دینار سے تین روایات نقل کی ہیں، اور وہ تینوں منکر ہیں۔

۳۴۷۴- سلیمان بن سلمی رازی.

اس نے حارث بن فضیل سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۳۴۷۵- سلیمان بن سلمہ خبائری، ابوایوب مصی.

اس نے اسماعیل، بقیہ سے روایات نقل کی ہیں، علی بن حسین بن جنید اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اس سے سماع کیا ہے، لیکن انہوں نے اس سے حدیث نقل نہیں کی، وہ یہ کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے، اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔

ابن جنید کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا، اس کے بعد میں اس سے حدیث روایت نہیں کروں گا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی "لیس بشیء" ہے، ابن عدی کہتے ہیں: اس سے ایسی روایات منقول ہیں، جو منکر نہیں ہیں، باغندی اور دیگر حضرات نے اس کے حوالے سے ہمیں احادیث بیان کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک یہ روایت ہے، جو اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لما كلم الله موسٰى كان جبرائيل ياتيه بحلتين من حلل الجنة، بكرسى مرصع بالجواهر، فيجلس موسٰى عليه.

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا' تو جبرائیل جنت کے دو حلّے لے کر آئے، اور جواہر سے آراستہ ایک کرسی لے کر آئے، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر تشریف فرما ہوئے''

حسین بن اسحاق دقیقی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

هدية الله الى المؤمن السائل على باب داره.

''مومن کے دروازے پر موجود سائل' اس کی طرف اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہے''

خطیب کہتے ہیں: سعید نامی راوی مجہول ہے اور خباری ضعف کے حوالے سے مشہور ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مالک کی طرف اس کی نسبت جھوٹی ہے، باغندی نے بھی اس سے ایک حدیث کا سماع کیا ہے اور انہوں نے اسے منکر قرار دیا ہے۔ وہ روایت یہ ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

العبادة انتظار الفرج من الله

''عبادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فراخی ملنے کا انتظار کیا جائے''

۳۴۷۶- سلیمان بن سلمہ

اس نے سعید بن موسیٰ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے عبدالعظیم بن حبیب کے حوالے سے ابن ابوذئب سے نقل کی ہے' اس پر (احادیث) ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

۳۴۷۷- سلیمان بن ابوسلیمان قافلانی

اس نے حسن اور ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''متروک الحدیث'' ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سلیمان ابومحمد قافلانی، جس نے ابن سیرین سے روایت نقل کی ہے' وہ ضعیف ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔ یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی (نقل کردہ) حدیث میں حرج نہیں سمجھتا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انه نهي عن ثمن الكلب وكسب الزمارة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور بانسری بجانے والے کی آمدن (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے''

۳۴۷۸- سلیمان بن ابوسلیمان یمامی

یہ ابن داؤد ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے، تو انہوں نے ان دونوں راویوں کے درمیان فرق کیا ہے، اس راوی کے بارے میں انہوں نے یہ کہا ہے: یہ سلیمان بن ابوسلیمان زہری یمامی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لا ينظر الله الى من اتى امراة في دبرها.

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا، جو عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے''

پھر ابن عدی نے کئی حوالوں سے، اس سے چند روایات نقل کر کے یہ کہا ہے: اس کی بعض روایات ''منکر'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۳۴۷۹- سلیمان بن ابوسلیمان (ت)

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام ہے، صرف عوام بن حوشب نے اس سے روایات نقل کی ہیں، ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

لما خلق الله الارض جعلت تميد، فالقى الجبال عليها فاستقرت الحديث.

''جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ڈولنے لگی، تو اللہ نے اس پر پہاڑ رکھ دیے تو وہ ٹھہر گئی'' الحدیث

۳۴۸۰- سلیمان بن شعیب (ت) بن لیث بن سعد مصری

اس نے ابن لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں، ابن یونس کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا ہے، عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

لما اشتبكت الحرب يوم خيبر قيل للنبي صلى الله عليه وسلم: هذه الحرب قد اشتبكت فاخبرنا باكرم اصحابك عليك، فان يكن امر عرفناه وان تكن الاخرى اتيناه.فقال: ابوبكر وزيري، يقوم في الناس مقامي من بعدي، عمر ينطق بالحق على لساني،انا من عثمان وعثمان مني، على اخي

وصاحبي يوم القيامة.

''غزوہ خیبر کے موقعہ پر جب جنگ ختم ہوگئی، تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی، جنگ تو اب ختم ہوگئی ہے، آپ ہمیں بتائیں آپ کے نزدیک آپ کے اصحاب میں سے سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ تاکہ اگر ضرورت پیش آئے، تو ہم اس سے واقف ہوں اور اگر دوسری صورتحال ہو، تو ہم اس کے پاس جائیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر میرا وزیر ہے، وہ میرے بعد، لوگوں کے درمیان میری جگہ پر کھڑا ہوگا، میری زبانی (یہ بات ثابت شدہ ہے) کہ ''عمر'' حق کے مطابق بات کرتا ہے، میں عثمان سے ہوں اور عثمان مجھ سے ہے، اور علی قیامت کے دن میرا بھائی اور ساتھی ہوگا''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو وضع کرنے کا الزام اس جاہل بوڑھے پر ہے۔

۳۴۸۱- سلیمان بن شعیب سجزی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں، ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور حدیث میں سرقہ کرتا ہے۔

۳۴۸۲- سلیمان بن شہاب

اس نے عبدالعزیز بن معتمر سے روایات نقل کی ہیں، یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۴۸۳- سلیمان بن صلایہ ملطی

اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۳۴۸۴- سلیمان بن طرخان (ع) تیمی (بصری قیسی مولاہم)

یہ امام ہے اور ''ثبت'' راویوں میں سے ایک ہے، یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ حسن اور دوسرے ایسے راویوں کے حوالے سے تدلیس کرتا تھا، جو اس نے (اپنے ان اساتذہ سے) نہیں سنی ہوتی تھیں۔

۳۴۸۵- سلیمان بن عبداللہ ابوولید رقی

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۳۴۸۶- سلیمان بن عبداللہ بن عویمر

اس نے عروہ سے یہ ''مرسل'' روایت نقل کی ہے:

نهى ان يشار الى السحاب.

''اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ بادل کی طرف اشارہ کیا جائے''۔

ابن قطان کہتے ہیں: اس کی حالت کا پتہ نہیں چل سکا، ابن ابوزناد اور ابن اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۳۴۸۷- سلیمان بن عبداللہ

اس نے معاذہ کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

انا الصديق الاكبر

''میں ''صدیق اکبر'' ہوں''۔

عقیلی کی کتاب میں ابو فاطمہ کا یہ قول منقول ہے: اس کا نام سلیمان بن عبداللہ ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

ابن عدی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔

۳۴۸۸- سلیمان بن ابوعبداللہ (د)

یہ تابعی ہے' اس نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے یعلی ابن حکیم نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوالعباس نباتی بیان کرتے ہیں: امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے کہ اس کی حدیث کا اعتبار کیا جائے۔

۳۴۸۹- سلیمان بن عبدالحمید (د) بہرانی حمصی

اس نے علی بن عیاش اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں'

اس سے ابوداؤد، ابوعوانہ اور خیثمہ نے روایات نقل کی ہیں' ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور ''ثقہ'' نہیں ہے۔

۳۴۹۰- (صح) سلیمان بن عبدالرحمٰن (خ،عو) دمشقی حافظ

یہ شرحبیل بن مسلم خولانی کا نواسہ ہے' یہ ایک بڑا عالم ہے، اس کی کنیت ابوایوب ہے' ابن عیاش، ولید، ابن عیینہ، ابن وہب اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں'

اس سے امام بخاری' امام ابوزرعہ' جعفر فریابی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' اس کی پیدائش 153 ہجری میں ہوئی' یہ سرخ رنگ کا خضاب لگاتا تھا' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' جب کہ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا شمار دمشق کے اہل فتویٰ میں کیا ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مسکین' جب معروف راویوں کے حوالے سے حدیث روایت کرے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' البتہ اس نے ضعیف اور مجہول راویوں سے سب سے زیادہ روایات نقل کی ہیں اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ اس حد تک پہنچا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث ایجاد کر کے اس کے سامنے بیان کر دے تو یہ اُسے سمجھ نہیں سکے گا اور تمیز نہیں کر سکے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہ تمیز کر سکتا ہے' اور اس کام کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اہل دمشق کے فقیہہ سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ہمیں حدیث بیان کی' حافظ ابوبکر نیشاپوری کہتے ہیں: ابن جوصہ نے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ سلیمان بن عبدالرحمٰن کے ہاں آتے جاتے رہے' لیکن انہوں نے ہمیں کچھ دن

تک اجازت نہیں دی' پھر جب ہم اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے بتایا: مجھے اس رازی نوجوان یعنی امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی اطلاع ملی تو میں نے اس سے ملاقات کے لیے تین لاکھ احادیث کی چھان بین کی' امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے لیکن اس نے ضعیف راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اگر عقیلی نے کتاب "الضعفاء" میں اس کا ذکر نہ کیا ہوتا' تو میں بھی اس کا ذکر نہ کرتا' کیونکہ یہ مطلق طور پر ثقہ ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بھی اُسی طرح غلطی کرتا ہے جس طرح دوسرے لوگ کرتے ہیں لیکن یہ ہشام بن عمار سے بہتر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا انتقال 233 ہجری میں ہوا' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

انه بينا هو جالس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاء ه علي فقال: يا رسول الله، تفلت القرآن من صدري.قال: افلا اعلمك كلمات تثبت ما تعلمت في صدرك! فقال: اجل.قال: اذا كانت ليلة الجمعة فقم باربع ركعات تقرا فيهن: يس، الدخان، تنزيل، تبارك، ثم تدعو . .وذكر الحديث.

"ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے سینے سے قرآن پھسل جاتا ہے' (یعنی میں آیات بھول جاتا ہوں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں جن کے ذریعے ہر وہ چیز تمہارے سینے میں محفوظ رہے گی' جو تم سیکھو گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ٹھیک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شبِ جمعہ ہو (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) تو تم چار رکعت نماز ادا کرو' جن میں تم سورۂ یٰسین' سورۂ دخان' سورۂ تنزیل اور سورۃ الملک کی تلاوت کرو' پھر تم دعا مانگو"۔

اس کے بعد پوری حدیث ہے' یہ روایت اپنی سند کی نزاکت کے باوجود انتہائی منکر ہے اور میرے ذہن میں اس کے حوالے سے کچھ اُلجھن ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' ہوسکتا ہے کہ سلیمان کو اس کے حوالے سے کوئی شبہ لاحق ہو گیا ہو' یا اُس پر کوئی چیز داخل کر دی گئی ہو' جیسے ابوحاتم نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے سامنے کوئی حدیث ایجاد کر کے بیان کرے تو یہ اُسے نہیں سمجھ سکے گا۔

۳۴۹۱- سلیمان بن عبیداللہ (ت، ق) انصاری، ابوایوب رقی حطاب

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "اور ہم نے کھانے کے حوالے سے، ان میں سے بعض کو دوسروں پر فضیلت دی ہے"۔ (الرعد:۴)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اس سے مراد میٹھا اور کڑوا ہے، ردی اور عمدہ ہے۔

اس سند کے ساتھ یہ روایت سلیمان کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی' یہ سیف بن محمد کے حوالے سے، اعمش سے منقول ہونے کے

طور پر معروف ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سیف نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے
ابوداؤد نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سلیمان بن عبید اللہ رقی' یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی وفات بہت پہلے ہوگئی تھی، اس کے حوالے سے صرف اکابرین نے روایات نقل کی ہیں' جیسے ابوحاتم، سمویہ اور اس کا استاد حفص

۳۴۹۲- سلیمان بن عبید اللہ (م،س) غیلانی بصری

یہ کوئی دوسرا بزرگ ہے اور ''صدوق'' ہے' اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی اور بہز سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۴۹۳- سلیمان بن عتیق (م،د،س،ق).

اس نے ابوزبیر اور جابر سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے اور مکہ کا رہنے والا ہے۔

۳۴۹۴- سلیمان بن عتبہ (ق) دمشقی.

اس نے یونس بن میسرہ بن حلبس سے نقل کی ہیں' دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' جب کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے واہی قرار دیا ہے' صالح جزرہ کہتے ہیں: اس نے منکر روایات نقل کی ہیں' تاہم اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

۳۴۹۵- سلیمان بن ابوعثمان تجیبی بصری.

اس سے سالم بن غیلان نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۳۴۹۶- سلیمان بن عطاء (ق) حرانی

اس نے مسلمہ جہنی سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اس پر تہمت عائد کی ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی احادیث میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے۔
ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الناس فجاء اعرابى فقال: هل فى الجنة سماع ؟ قال: يا اعرابى، ان فى الجنة نهرا جعل فيه الابكارمن كل بيضاء خوصانية يتغنين باصوات لم يسمع الخلائق مثلها، ذلك افضل نعيم اهل الجنة.فسئل ابو الدرداء بم يغنين ؟ قال: بالتسبيح ان شاء الله.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے، ایک دیہاتی آیا، اس نے دریافت کیا: کیا جنت میں سماع ہوگا؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: اے دیہاتی! جنت میں ایک نہر ہے، جس میں ہر سفید رنگ کے موتی سے ایک حور پیدا ہوگی۔ جو ایسی آوازمیں گاتی ہیں، کہ مخلوق نے اس جیسی آواز کبھی نہیں سنی ہوگی، اور یہ جنت کی افضل نعمت ہے''۔
حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: وہ کیا گاتی ہوں گی؟ انہوں نے جواب دیا: اگر اللہ نے چاہا، تو وہ تسبیح گاتی ہوں گی''۔
اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:

ذكرنا زيادة العمر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: ان الله لا يؤخر نفسا اذا جاء اجلها، انما زيادة العمر ذرية صالحة يرزقها العبد فيدعون له بعد موته.

''ہم نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں عمر کے زیادہ ہونے کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا آخری وقت آجائے تو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مؤخر نہیں کرتا، عمر میں اضافہ نیک اولاد ہے، جو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کسی بندے کو عطا کرتا ہے، تو وہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں''
ابوجعفر نفیلی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے مسلمہ کے حوالے سے اس کے چچا سے کچھ موضوع روایات نقل کی ہیں، ان میں اختلاط یا اس کی طرف سے ہے، یا پھر مسلمہ کی طرف سے ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

سيد طعام اهل الجنة اللحم.

''اہل جنت کے کھانوں کا سردار، گوشت ہے''
ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن زمل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى الصبح وهو ثاني رجليه قال: سبحان الله وبحمده، استغفر الله، ان الله كان توابا رحيما - سبعين مرة. ثم يقول سبعون بسبعمائة، ثم يستقبل الناس بوجهه، كان يعجبه الرؤيا فيقول: هل راى احد منكم شيئا ؟ فقال ابن زمل: فقلت: يا نبي الله انا. فقال: خير تلقاه او شر توقاه، خير لنا، شر على اعدائنا، الحمد لله رب العالمين، اقتص، فقال: (هل راى احد منكم شيئا)، فقال: رايت جميع الناس على طريق سهل رحب، فبيناهم كذلك اشرفنا على مرج لم تر عيناى مثله.. الى ان قال: فاذا انا بك في المرج على منبر له سبع درج.. وذكر الحديث - الى ان قال في تعبيره: والسبع الدرج الدنيا سبعة آلاف سنة، انا في آخرها. واما الذى رايت عن يميني فذاك موسى، الذى عن يسارى فعيسى، اما الشيخ فابونا ابراهيم، اما الناقة التى رايتني تبعتها فهي الساعة علينا تقوم.

قال: فما سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رؤيا بعدها الا ان يسال.

''نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد ٹانگیں موڑ کر یہ پڑھتے تھے:

''میں اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں، اس کی حمد (بیان کرنے) کے ہمراہ، میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''

آپ یہ پہلے ستر مرتبہ پڑھتے تھے، پھر سات سو ستر مرتبہ پڑھتے تھے، پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف رخ کر لیتے تھے، آپ ﷺ کو خواب پسند تھے، آپ ﷺ دریافت کرتے تھے: کیا تم میں سے کسی نے کوئی (نمایاں) خواب دیکھا ہے؟ (ایک مرتبہ ایسا ہوا تو) ابن زمل نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے (دیکھا ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بھلائی کا سامنا کرو گے یا برائی سے بچ جاؤ گے، یہ ہمارے حق میں بہتر ہوگا اور ہمارے دشمنوں کے حق میں برا ہوگا، ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، تم بیان کرو، تو انہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ تمام لوگ سیدھے سپاٹ راستے پر ہیں، اسی دوران ایک باغ ہمارے سامنے آ گیا، میری آنکھوں نے اس جیسا باغ نہیں دیکھا تھا، (روایت میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں) میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اس باغ میں منبر پر موجود ہیں، جس کے سات درجے ہیں، (پھر انہوں نے حدیث ذکر کی، جس میں اس خواب کی تعبیر کے بارے میں یہ الفاظ ہیں:) وہ سات درجے دنیا کے سات ہزار سال ہیں، جن میں سے، آخری میں ہوں، جنہیں تم نے میرے دائیں طرف دیکھا، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے اور جنہیں تم نے میرے بائیں طرف دیکھا، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے، اور جو بزرگ تھے وہ ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے، جہاں تک میرے اونٹنی کے پیچھے جانے کو تم نے دیکھا ہے، تو اس سے مراد قیامت ہے، جو ہم پر قائم ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں نے آپ ﷺ سے کبھی کسی خواب کی تعبیر کے بارے میں دریافت نہیں کیا، نبی اکرم ﷺ سے (اس بارے میں) سوالات کیے جاتے تھے۔

۳۴۹۷- سلیمان بن عمران

اس نے حفص بن غیاث سے روایات نقل کی ہیں' ابن ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ صدوق نہیں ہے۔

۳۴۹۸- سلیمان بن عمرو، ابوداؤد نخعی

یہ کذاب ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس کے پاس گیا، تو اس نے کہا: یزید نے مکحول کے حوالے سے، یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے، میں نے دریافت کیا: تم اسے کہاں ملے تھے؟ تو وہ بولا: اے احمق! یہ بات میں نے اس وقت تک نہیں کہی جب تک اس کے لیے جواب تیار نہیں کر لیا، میری اس سے ملاقات ایک دروازے پر ہوئی تھی۔

ابوطالب' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا' احمد بن ابومریم، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول

نقل کرتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے معروف ہے۔
عباس، یحییٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابوداؤد نخعی کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے خصیف، خصاف اور مخصف کو سنا۔
یحییٰ کہتے ہیں: یہ سب لوگوں سے زیادہ جھوٹا تھا۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے، قتیبہ اور اسحاق نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔
یزید بن ہارون کہتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس سے روایت نقل کرے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

توضا رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثا ثلاثا، قال: ما زاد فزِ ِ اسراف، هو من الشبطان.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین، تین مرتبہ وضو کیا اور پھر ارشاد فرمایا: جو اس سے زیادہ ہو، وہ اسراف ہوگا اور شیطان کی طرف سے ہوگا''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

عمل الابرار من امتيَ الخياطة، عمل الابرار من النساء الغزل

''میری امت کے نیک مردوں کا پیشہ کپڑے سینا اور نیک عورتوں کا پیشہ سوت کاتنا ہوگا''

میں یہ کہتا ہوں: اس سے بننا لازم ہوگا کیونکہ بننے کے بغیر تو کپڑے سیے نہیں جاسکتے اور سوت کاتا نہیں جاسکتا، تو اللہ تعالیٰ اسے قبیح کرے، جس نے اسے ایجاد کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا اغتاب احدكم اخاه فليستغفر له، فانها كفارة له.

''جب کوئی اپنے کسی بھائی کی غیبت کرے، تو اس کے لیے دعاءِ مغفرت کرے، کیونکہ یہ اس کا کفارہ ہوگا''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

نعم الادام الخل والزيت.

''سرکہ اور زیتون کا تیل بہترین سالن ہیں''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المؤمن كيس فطن حذر.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مومن سمجھدار، ذہین اور بچاؤ کرنے والا ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

من كذب بالشفاعة لم ينلها (يوم القيامة)

''جو شخص شفاعت کی تکذیب کرے گا، اسے قیامت کے دن وہ نصیب نہیں ہوگی''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عليكم بالرمان كلوه بشحمه فانه دباغ المعدة، ما من حبة تقع في الجوف الا نورت قلبه، خرست شيطان الوسوسة اربعين يوما.

''تم پر ''انار'' استعمال کرنا لازم ہے، تم اسے چھلکے سمیت کھاؤ، کیونکہ یہ معدہ کو صاف کر دیتا ہے، اس کا جو بھی دانہ آدمی کے پیٹ میں جاتا ہے وہ دل کو منور کر دیتا ہے، اور چالیس دن تک شیطان کے وسوسے سے محفوظ رکھتا ہے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الناس سواء كاسنان المشط، انما يتفاضلون بالعافية، المرء كثير باخيه، يرفده ويحمله ويكسوه.

''تمام لوگ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں: جیسے کنگھی کے دندانے ہوتے ہیں، عافیت کے حوالے سے انہیں ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی ہے، تو آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرے' سواری کا جانور اور لباس فراہم کرنے سے کثرت والا شمار ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت طارق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اذا قال العبد: قبح الله الدنيا قالت الدنيا: قبح الله اعصانا للرب.

''جب کوئی بندہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ دنیا کو قبیح کرے، تو دنیا یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ اس کو قبیح کرے، جو ہم (دونوں) میں سے پروردگار کا زیادہ نافرمان ہے''

ابن عدی کہتے ہیں: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ سلیمان بن عمرو احادیث ایجاد کرتا تھا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوداؤد نخعی بغدادی، بظاہر ایک نیک شخص تھا، البتہ وہ احادیث ایجاد کر لیتا تھا اور قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

ابوالحسین رہاوی کہتے ہیں: میں نے عبدالجبار بن محمد سے ابوداؤد نخعی کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: وہ سب لوگوں سے زیادہ رات کے وقت نوافل ادا کرتا تھا اور دن میں (نفلی) روزے رکھتا تھا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

الحيض عشر، فما زاد فهي مستحاضة

''حیض دس دن کا ہوتا ہے، جو اس سے زیادہ ہو، وہ مستحاضہ ہوتا ہے''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ''الضعفاء الکبیر'' میں فرماتے ہیں: سلیمان بن عمرو کوفی ابوداؤد نخعی' جھوٹ کے حوالے سے معروف ہے' یہ بات قتیبہ اور اسحاق نے بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

الثابت فی مصلاہ یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ابلغ فی طلب الرزق من الضرب من الامصار.
''(فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد) سورج نکلنے تک، اپنی جائے نماز پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، رزق کے حصول کے لیے، شہروں میں گھومنے سے زیادہ موزوں ہے''
ابومعمر کہتے ہیں: بشر مریسی نے ''جہمی'' نظریات ابوداؤد نخعی سے حاصل کیے تھے۔
حاکم کہتے ہیں: اس کی تمام تر ظاہری دینداری اور کثرت عبادت کے باوجود، مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔
ابوولید بیان کرتے ہیں: میں نے شریک کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم نے اپنے چچازاد (یعنی سلیمان بن عمرو نامی اس راوی) کی طرف سے کبھی ایسی صورتحال نہیں پائی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہو۔

۳۴۹۹- سلیمان بن عیسیٰ بن نجیح سجزی

اس نے ابن عون اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے'
جوزجانی کہتے ہیں: یہ صریح طور پہ کذاب ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔
ابن عدی کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا، اس کے حوالے سے، عقل کی فضیلت کے بارے میں، دو اجزاء پر مشتمل، ایک کتاب منقول ہے۔
اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ روایت ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
ان اللہ امرنی بحب اربعة: ابی بکر، عمر، عثمان، علی.
''بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے، ابوبکر، عمر عثمان اور علی''
اسی کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:
من تمنی الغلاء علی امتی لیلة احبط اللہ عملہ اربعین سنة.
''جو میری امت پر ایک رات کے لیے مصنوعی گرانی پیدا کرنے کی آرزو کرے، اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے عمل کو ضائع کردے گا''
اسی کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
اذا اتت علی امتی ثلاثمائة وثمانون سنة فقد حلت لهم العزبة والترهب علی رء وس الجبال.
''جب میری امت پر 380 (ہجری کا زمانہ) آجائے تو ان کے لیے مجرد رہنا اور پہاڑوں پر رہبانیت اختیار کرنا

جائے گا''
خطیب کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:
استرشدوا العاقل ترشدوا. ولا تعصوه تندموا
''عقلمند شخص سے رہنمائی حاصل کرو، تم کامیاب ہو جاؤ گے اور اس کی نافرمانی نہ کرو، ورنہ ندامت کا شکار ہو گے''
یہ ''صحیح'' نہیں ہے۔

۳۵۰۰- سلیمان بن فروخ

اس کا ذکر ''سلمان'' کے نام کے تحت گزر چکا ہے۔

۳۵۰۱- سلیمان بن فضل

اس نے ابن مبارک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے منقول ایسی روایت دیکھی ہے، جو ''منکر'' نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
من حسن عبادة المرء حسن ظنه
''آدمی کی عبادت کے حسن میں یہ بات بھی شامل ہے، کہ اس کا گمان اچھا ہو''
ابن عدی کہتے ہیں: اس سند کے ساتھ، اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۳۵۰۲- سلیمان بن قرم (د،ت،س،م) ابوداؤد ضبی کوفی

اس نے ثابت، اعمش اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق اس کا نام سلیمان بن معاذ ہے' تو اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دی گئی ہے' کیونکہ یہ سلیمان بن قرم بن معاذ کوفی ہے۔
جہاں تک سلیمان بن ارقم ابومعاذ بصری کا تعلق ہے تو اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔
جہاں تک اِس کا تعلق ہے تو عباس ورعثمان نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' عباس کے الفاظ یہ ہیں: یہ ضعیف ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متین نہیں ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے' یہ بات عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے نقل کی ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ غالی رافضی ہے، اس کے ہمراہ یہ روایات کو الٹ پلٹ دیتا ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے' ابوبکر بن عیاش، سلیمان بن قرم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن حسن سے کہا: کیا ہمارے اہل قبلہ میں کفار ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! روافض
شقیق بیان کرتے ہیں: میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ سلیمان کے پاس گیا، تو وہ بولے: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلف

سے منع نہ کیا ہوتا، تو میں تمہارے لیے تکلف کرتا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

كان الحكم ابن ابو العاص يجلس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وينقل حديثه الى قريش، فلعنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يخرج من صلبه الى يوم القيامة.

''حکم بن ابوالعاص، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اطلاعات قریش تک پہنچاتا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اور قیامت تک آنے والی اس کی اولاد پر لعنت کی''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

طلب العلم فريضة على كل مسلم

''علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے''

یہ روایت حسان بن سیاہ نے ثابت کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

لا يسال بوجه الله الا الجنة.

''اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطے سے صرف جنت مانگی جا سکتی ہے''

احمد بن عمرو عصفری کے حوالے سے، اس روایت کو نقل کرنے میں سلیمان نامی راوی منفرد ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سلیمان بن قرم اور سلیمان بن معاذ کو دو الگ افراد قرار دے کر ان دونوں کا الگ، الگ ذکر کیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ دونوں ایک ہیں، یہ سلیمان بن قرم ہے، جس نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

طلب العلم فريضة على كل مسلم

''علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے''

حسان بن سیاہ نے یہ روایت ثابت سے نقل کی ہے، جب کہ یعقوب حضرمی نے سلیمان بن معاذ کے حوالے سے نقل کی ہے، جو سلیمان بن قرم کے علاوہ ہے کیونکہ یہ سلیمان بن قرم بن معاذ ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: سلیمان بن قرم کی نقل کردہ روایات حسن ہوتی ہیں، اور یہ سلیمان بن ارقم سے کہیں زیادہ بہتر ہے' جب کہ ابن عدی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۵۰۳- (صح) سلیمان بن کثیر عبدی بصری

اس نے زہری سے اور اس سے اس کے بھائی محمد بن کثیر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ

ضعیف ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ زہری (سے نقل کردہ، اس کی روایات محل نظر ہیں)

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' عقیلی کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔

انہوں نے اس کے حوالے سے دو صالح روایات نقل کی ہیں: جو حصین کے حوالے سے، حمید طویل سے منقول ہیں۔

اس نے عمرو بن دینار سے بھی روایات نقل کی ہیں اور اس سے ابن مہدی، عفان اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے تین غریب روایات نقل کی ہیں، اور یہ کہا ہے: اس نے جو روایت کیا ہے، اتنی مقدار میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں: لوگوں نے اس کے حوالے سے چھ دیوانوں (یعنی صحاح ستہ) میں روایات نقل کی ہیں۔

اس کا انتقال 163 ہجری میں ہوا۔

۳۵۰۴- سلیمان بن کران ابوداؤد طفاوی بصری

اس نے مبارک بن فضالہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' محمد بن عثمان بن ابوسوید اس سے روایت نقل کرنے والا آخری شخص ہے۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث وہم غالب ہے' پھر عقیلی نے ابراہیم بن محمد اور محمد بن زنجویہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: سلیمان نے ہمیں حدیث بیان کی' اس کے بعد عقیلی نے دو روایات نقل کی ہیں۔

عبدالحق اپنی کتاب ''الاحکام الکبریٰ'' میں مسواک کے بیان میں یہ بات تحریر کرتے ہیں: یہ ابن کران ہے' وہ کہتے ہیں: یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں یہ کہتا ہوں یہ اسی طرح نون کے ساتھ ہے اور عقیلی نے اپنی کتاب الضعفاء میں یہی ذکر کیا ہے اور یہ منفرد نسخہ ہے۔

تاہم بعض حضرات نے اس کا نام کراز نقل کیا ہے' ابوالحسن بن قطان کہتے ہیں: یہ درست ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بزار کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''مسند'' کے ساتھ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما لکم تدخلون علی قلحا، استاکوا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم لوگ کے دانتوں پر زردی ہے' تم لوگ مسواک کیا کرو''

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ ابوعلی نامی اس شخص کی شناخت نہیں ہو سکی۔

یہ روایت فضیل بن عیاض نے منصور کے حوالے سے نقل کی ہے' تو سلیمان کی اس سے خلاصی ہو جائے گی۔

۳۵۰۵- سلیمان بن ابوکریمہ شامی

اس نے ہشام بن عروہ، ہشام بن حسان، ابوقرہ، خالد بن میمون سے، جب کہ اس سے صدقہ بن عبداللہ، عمرو بن ہاشم

بیروتی، محمد بن مخلد رعینی نے روایات نقل کی ہیں۔
ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات منکر ہیں' میں نے اس کے بارے میں متقدمین کا کوئی کلام نہیں دیکھا ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال: لکل امة یهود ویهود امتی المرجئة.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر امت کے یہودی ہوتے ہیں اور اس امت کے یہودی ''مرجئہ'' فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں''۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
قلت: یا رسول اللّٰه، اخبرنی عن قوله حور عین. قال: بیض ضخام العیون.
''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں بتائیے ''حورعین''، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بڑی اور سفید آنکھوں والی ہوں گی''
یہ روایت صرف اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

۳۵۰۶- سلیمان بن محمد بن یحییٰ

اس نے عروہ بن زبیر اسدی کے حوالے سے عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی سے روایات نقل کی ہیں' اور اس سے محمد بن مغیرہ مخزومی نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' اس نے ایک ''مرسل'' بلکہ ''معضل'' روایت نقل کی ہے (جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:)
یا علی قدم الضعیف علی القوی - یعنی فی الحکم
''اے علی! کمزور کو طاقتور پر مقدم رکھو (راوی کہتے ہیں: یعنی فیصلہ کرتے ہوئے ایسا کرو)''

۳۵۰۷- سلیمان بن محمد قافلانی

یہ سلیمان بن ابوسلیمان ہے' جس کا ذکر گزر چکا ہے' اور وہ سلیمان ابوربیع ہے۔

۳۵۰۸- سلیمان بن محمد بن فضل نہروانی، ابومنصور

اس نے محمد بن ابوسری عسقلانی اور ایک جماعت سے' جب کہ اس سے ابن قانع اور ابوبکر شافعی نے روایات نقل کی ہیں۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اس کا انتقال 287 ہجری میں ہوا۔

۳۵۰۹- سلیمان بن محمد ہاشمی۔

اس نے شریک سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' حسین بن ابوسری نے اس کے حوالے سے ایک روایت

نقل کی ہے، جس میں غلطی پائی جاتی ہے۔

۳۵۱۰- سلیمان بن محمد بن حیان موصلی.

ازدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے یحییٰ بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۵۱۱- سلیمان بن مرثد

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کا ان دونوں سے سماع پتا نہیں چل سکا، اس سے صرف ابوالتیاح نے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۱۲- سلیمان بن مرقاع جندعی

اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں، عقیلی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے، محمد بن عبدالرحمٰن جدعانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۵۱۳- سلیمان بن مساحق مدنی

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

۳۵۱۴- سلیمان بن مسافع حجبی.

اس نے منصور بن صفیہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہوسکی، اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۳۵۱۵- سلیمان بن مسلم

یہ ثابت بنانی کی مسجد کا موذن تھا، عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی اور وہ روایت صرف اس کے حوالے سے منقول ہے، جو روایت اس نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

بشر المشائين في الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيامة.

''تاریکی میں پیدل چل کر مسجد کی طرف آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دو''۔

۳۵۱۶- سلیمان بن مسلم خشاب

اس نے سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے، البتہ ثانوی شواہد کے طور پر نقل کی جاسکتی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ بصری اور ایک قول کے مطابق کوفی ہے، پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے، جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

الطابع معلق بالعرش، فان انتهكت الحرمة وعمل بالمعاصي، اجترء علي الدين، بعث الله بالطابع، طبع علي قلوبهم فلا يعقلون بعد ذلك شيئا.

''مہر لگانے والا'' عرش کے ساتھ معلق ہے' جب کوئی حرمت پامال ہوتی ہے' یا گناہ پر عمل کیا جاتا ہے تو ایسا شخص دین کے خلاف جرات کا مظاہرہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے کو بھیجتا ہے جو ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے پھر اس کے بعد انہیں کسی چیز کی سمجھ نہیں آتی''۔

اس سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:

لا يخرج من النار من دخلها حتى يمكثوا فيها احقابا، الحقب بضع وثمانون سنة، كل سنة ثلثمائة وستون يوما، اليوم الف سنة مما تعدون.

''جو شخص جہنم میں داخل ہو جائے گا' وہ اس میں سے اس وقت تک نہیں نکلے گا' جب تک اس میں ''احقاب'' تک نہیں رہے گا' اور ایک ''حقب'' 80 سے زیادہ سال کا ہوتا ہے' جس میں سے ہر ایک سال کے 360 دن ہوتے ہیں اور ایک دن تمہارے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہوگا''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میری تحقیق کے حوالے سے یہ دونوں روایات ''موضوع'' ہیں۔

۳۵۱۷- سلیمان بن معاذ

یہ سلیمان بن قرم ہے' جس کا ذکر گزر چکا ہے' معاذ اس کا دادا ہے۔

۳۵۱۸- سلیمان بن معافی بن سلیمان رسعنی

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے اپنے والد سے کوئی چیز نہیں سنی ہے' تو لوگوں نے اسے اس صورتِ حال پر محمول کیا ہے کہ اس نے ان سے روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بنیاد پر ہوسکتا ہے کہ اس نے اپنے والد سے ''وجادۃ'' کے طور پر روایات نقل کی ہوں۔

۳۵۱۹- سلیمان بن مہران مدائنی ضریر۔

عبداللہ بن روح مدائنی بیان کرتے ہیں: اس نے 240 ہجری میں' ہمارے سامنے اپنی سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث بیان کی:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لكل باب منهم جزء مقسوم - قال: جزء اشركوا بالله، جزء شكوا في الله، جزء غفلوا عن الله.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''ان میں سے ہر ایک دروازے پر متعین حصے ہیں''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان میں سے ایک حصہ ان کے لیے ہے، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا، ایک حصہ ان کے لیے ہے، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایتیں کیں اور ایک حصہ ان لوگوں کے لیے ہے، جو اللہ تعالیٰ سے غافل رہے"

یہ انتہائی "منکر" ہے۔

۳۵۲۰-(صح) سلیمان بن مہران (ع) کاہلی کوفی اعمش

اس کی کنیت ابومحمد ہے، یہ ثقہ ائمہ میں سے ایک ہے، ان کا شمار کم سن تابعین میں ہوتا ہے اس پر صرف یہ اعتراض ہے کہ یہ تدلیس کیا کرتا تھا۔

جوزجانی کہتے ہیں: وہب بن زمعہ مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اہل کوفہ کی حدیث کو ابواسحاق اور اعمش نے تمہارے لیے خراب کیا ہے۔

جریر بن عبدالحمید بیان کرتے ہیں: میں نے مغیرہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اہل کوفہ میں ابواسحاق اور اعمش نامی یہ شخص سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہونے والے ہیں، شاید ان کی مراد یہ تھی کہ وہ لوگ جو روایت نقل کرتے ہیں (ان میں سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہونے والے ہیں) ورنہ اعمش ایک عادل، سچے اور ثبت شخص ہیں، جو سنت اور قرآن کے عالم تھے اور ان لوگوں نے ان کے بارے میں اچھا گمان رکھا ہے، جنہیں انہوں نے حدیث بیان کی اور جنہوں نے ان سے روایات نقل کیں۔ ہمارے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم اس کو چھوڑ کر یہ کہیں کہ ایسے شخص کو ضعیف قرار دیا جائے جو تدلیس کرتا ہے، چونکہ یہ حرام ہے۔

علی بن سعید نسوی بیان کرتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: منصور، اہل کوفہ میں سے سب سے زیادہ ثبت ہیں، جب کہ اعمش کی روایت میں بہت زیادہ اضطراب پایا جاتا ہے۔

اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جو روایات نقل کی ہیں وہ منقطع ہیں، کیونکہ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا، بلکہ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی، حافظ ابونعیم کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور ان دونوں سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

بزار کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے، پھر انہوں نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں، اس کے، ان سے سماع کا ذکر ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کرنا ضعیف ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ تدلیس کرتا تھا اور بعض اوقات کسی ضعیف راوی کے حوالے سے تدلیس کر دیتا تھا لیکن اسے اس کا پتا نہیں چلتا تھا، تو جب یہ کہتے کہ اس نے ہمیں حدیث بیان کی، تو اس بارے میں کوئی کلام نہیں ہوگا لیکن جب یہ کہے: کہ فلاں سے منقول ہے تو اس میں تدلیس کا احتمال موجود ہوگا، البتہ ان شیوخ کا معاملہ مختلف ہوگا، جن

سے اس نے زیادہ تر روایات نقل کی ہیں، جیسے ابراہیم، ابن ابووائل، ابوصالح سمان کیونکہ اس نوعیت کے مشائخ سے اس کا روایت نقل کرنا متصل سند پر محمول ہوگا۔

ابن مدینی کہتے ہیں: اعمش احادیث میں بکثرت وہم کا شکار ہوتا تھا' جو ان ضعیف لوگوں سے منقول ہیں' اس کا انتقال 148 ہجری میں ہوا۔

۳۵۲۱-سلیمان بن موسیٰ (اسدی) اشدق، ابوایوب دمشقی

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے عطاء اور عمرو بن شعیب سے سماع کیا ہے' اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں ،عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سلیمان بن موسیٰ' جس نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' وہ ثقہ ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا مقام صدق ہے' البتہ اس کی نقل کردہ احادیث میں کچھ اضطراب پایا جاتا ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ثبت اور ''صدوق'' ہے۔

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: اگر یہ دریافت کیا جائے کہ سب سے افضل شخص کون ہے؟ تو میں سلیمان موسیٰ کا ہاتھ پکڑ لوں گا۔ ابومسہر بیان کرتے ہیں: سعید نے ہمیں یہ بات بیان کی: سلیمان بن موسیٰ نے ہمارے سامنے ایک صحیفے میں سے احادیث بیان کیں جنہیں انہوں نے یاد کیا تھا' تو انہوں نے اس پر حیرانگی کا اظہار کیا' تو مکحول نے ان سے کہا: کیا تم حیران ہو رہے ہو؟ میں نے جو بھی چیز سنی' وہ اپنی یادداشت میں رکھوائی' تو جب میں نے چاہا اسے پالیا۔

دحیم یہ کہتے ہیں: یہ مکحول کے شاگردوں میں مقدم حیثیت کے مالک ہیں' عباس کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوگا''، کیا اسے ابن جریج نے روایت کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس بارے میں صرف سلیمان بن موسیٰ کی نقل کردہ روایت مستند ہے۔

احمد بن ابویحییٰ کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ روایت ''پچھنے لگانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''، اور یہ روایت ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا'' یہ ایسی احادیث ہیں' جو ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں اور میرا بھی یہی موقف ہے۔

ابن مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے:

المضمضة والاستنشاق من الوضوء (الذی) لابد منه.

''کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا' وضو کا ایسا حصہ ہے جو ضروری ہے''

یہ حدیث کہ ''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''، یہ روایت ایک جماعت نے ابن جریج کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایما امراة نکحت بغیر اذن ولیها فنکاحها باطل، فنکاحها باطل، لها مهرها بما اصاب منها، فان

اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی له.

''جوعورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلیتی ہے تو مرد نے اس کے ساتھ جوصحبت کی ہے اس کی وجہ سے اسے اس کا مہر ملے گا اولیاء کے درمیان اختلاف ہوجائے تو حاکم وقت اس کا ولی ہوتا ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو''۔

روایت کے یہ الفاظ عیسیٰ بن یونس کے نقل کردہ ہیں' جوانہوں نے ابن جریج سے نقل کی ہے۔

لا نكاح الا بولی وشاهدی عدل

''ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت سلیمان بن موسیٰ کے ہمراہ حجاج بن ارطاۃ، یزید بن ابی حبیب، قرہ بن حیویل، ایوب بن موسیٰ، سفیان بن عیینہ، ابراہیم بن سعد (نامی) راویوں نے نقل کی ہے۔ اس کے تمام طرق غریب ہیں' البتہ حجاج سے منقول روایت کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ اس کی سند مشہور ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سلیمان اپنے زمانے میں اہل شام کے فقیہہ تھے' یہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے کے ہیں اور یہ غریب روایات' جو ان کے حوالے سے منقول ہیں' جنہیں منکر قرار دیا جارہا ہے' انہیں روایت کرنا جائز ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

من اعتق عبدا له فيه شركاء فهو حر، يضمن نصيب شركائه لما اساء من مشاركتهم.

''جو شخص کسی ایسے غلام کو آزاد کردے' جس میں اس کے دوسرے شراکت دار بھی ہوں تو وہ غلام آزاد شمار ہوگا' اور وہ شخص اپنے شراکت داروں کو تاوان ادا کرے گا' کیونکہ اس نے ان کے ساتھ اپنی شراکت داری میں خرابی پیدا کی ہے''۔

اس کے حوالے سے وہ روایت منقول ہے' جو نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور وہ زمارۃ الراعی (ایک قسم کی نباتات) کے بارے میں ہے۔

۳۵۲۲- سلیمان بن موسیٰ (د) زہری کوفی.

اس نے دمشق میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے مظاہر بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں' یہ کم درجے کا ''صالح الحدیث'' ہے' عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے' تاہم بظاہر یہ منکر الحدیث ہے۔

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقرا عشر آیات من اول آل عمران کل لیلة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سورہ آل عمران کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت ہشام بن عمار نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کے علاوہ یحییٰ بن حسان تنیسی، مروان طاطری نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔

اس نے جعفر بن سعد سمری، موسیٰ بن عبیدہ سے احادیث روایت کی ہیں۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا مقام "صدق" ہے اور یہ "صالح الحدیث" ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب "الثقات" میں کیا ہے۔

۳۵۲۳- سلیمان بن موسیٰ کوفی، ابوداؤد

اس نے دلہم کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے' اور اس سے ولید بن مسلم نے روایت نقل کی ہے' پھر یہ وہی شخص ہوگا جس کا ذکر اس سے پہلے ہوا ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے:

یعدل صومه بصوم الف یوم - یعنی عرفة

"اس دن روزہ رکھنا' ایک ہزار دن تک روزے رکھنے کے برابر ہے"
راوی کہتے ہیں: یعنی عرفہ کے دن روزہ (رکھنا)۔

۳۵۲۴- سلیمان بن نافع عبدی

اسحاق بن راہویہ نے "حلب" میں اس سے ملاقات کی تھی' جیسا کہ ابوالقاسم نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے اپنی "سند" کے ساتھ سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ کہتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے:

وفد المنذر بن ساوی من البحرین، حتی اتی مدینة النبی صلی الله علیه وسلم، معه اناس، انا غلیم امسك جمالهم، فسلموا علی النبی صلی الله علیه وسلم، وضع المنذر سلاحه، لبس ثیابا، مسح لحیته بدهن، انا مع الجمال انظر الی نبی الله صلی الله علیه وسلم (فکانی انظر الی النبی صلی الله علیه وسلم) کما انظر الیك.

"منذر بن ساوی' بحرین سے ایک وفد کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں آئے' ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے (وہ کہتے ہیں) میں ان دنوں کم سن لڑکا تھا' تو میں ان کے اونٹوں کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا' ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا' منذر نے اپنے ہتھیار اتارے' عمدہ لباس پہنا' اپنی داڑھی پر تیل لگایا' وہ کہتے ہیں: میں ان کے اونٹوں کے رکھوالوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے' جس طرح میں اس وقت تمہاری طرف دیکھ رہا ہوں"۔

وہ (سلیمان) بیان کرتے ہیں: اس کے والد کا انتقال 120 سال کی عمر میں ہوا' موسیٰ کہتے ہیں: اسحاق بن راہویہ کے پاس اس سے زیادہ اعلیٰ سند والی کوئی سند نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس قول کی بنیاد پر' اگر یہ درست مان لیا جائے' تو پھر نافع کا زمانہ ہشام کی

حکومت تک ہوگا، جب کہ سلیمان نامی راوی غیر معروف ہے۔

۳۵۲۵- سلیمان بن وہب انصاری

اس نے صخر بن جویریہ سے روایات نقل کی ہیں، اس نے ایک روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے، حالانکہ درست یہ ہے کہ وہ روایت ''موقوف'' ہے۔

۳۵۲۶- سلیمان بن ہرم

اس نے محمد بن منکدر سے روایات نقل کی ہیں، ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت درست نہیں ہے۔
عقیلی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث غیر معروف ہے۔
یحییٰ بن عثمان نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے: عبدالرحمٰن بن ابوجعفر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے لیث بن سعد کو خط میں یہ لکھا کہ سلیمان بن ہرم قرشی نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت امام حاکم نے ''مستدرک'' میں یحییٰ بن بکیر کے حوالے سے لیث کے حوالے سے سلیمان بن حرم سے نقل کی ہے، اس کے علاوہ انہوں نے اس کی چند دیگر اسناد بھی ذکر کی ہیں، راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:

خرج الینا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: فقال: خرج من عندی خلیلی جبرائیل فقال: یامحمد ان عبداللّٰه عبد اللّٰه خمسمائة سنة علی راس جبل عرضه وطوله ثلاثون ذراعا فی ثلاثین ذراعا، البحر محیط به اربعة آلاف فرسخ من کل ناحیة اخرج اللّٰه له عینا بعرض الاصبع، شجرة رمان تخرج کل لیلة رمانة، فاذا امسی نزل فتوضا، اخذ تلك الرمانة فاکلها، ثم قام لصلاته، فسال ربه عند وقت الاجل ان یقبضه ساجدا والا یجعل للارض ولا لشیء یفسده علیه سبیلا حتی یبعثه اللّٰه وهو ساجد ففعل، فنحن نمر علیه اذا هبطنا فنجد فی العلم انه یبعث فیوقف بین یدی اللّٰه فیقول: ادخلوا عبدی الجنة برحمتی، فنعم العبد کنت، فیقول: بل بعملی. فیقول اللّٰه لملائکته: قایسوا عبدی بنعمتی علیه وبعمله، فیجدوا نعمة البصر قد احاطت بعبادة خمسمائة سنة وبقیت نعمة الجسد له فیقول: ادخلوا عبدی النار. فیجر الی النار فینادی: رب برحمتك ادخلنی الجنة، فیقول: ردوا عبدی، فیوقف فیقول: یا عبدی من خلقك ولم تك شیئا، فیقول: انت ربی.
فیقول: من انزلك فی جبل وسط اللجة فاخرج لك الماء العذب من الماء الملح، اخرج لك کل لیلة رمانة، انما تخرج فی السنة مرة، سالته ان یقبضك ساجدا ففعل؟ فیقول: انت. قال: فذلك برحمتی، برحمتی ادخلك الجنة. ادخلوا عبدی الجنة. فنعم العبد کنت یا عبدی. فادخله اللّٰه الجنة. قال: انما

الاشیاء برحمته یا محمد

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ابھی میرے پاس سے میرے دوست جبرائیل گئے ہیں انہوں نے کہا ہے: اے حضرت محمد ﷺ! اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ پانچ سال تک کسی پہاڑ کی چوٹی پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہے جو پہاڑ کی چوٹی تیس گز لمبی اور تیس گز چوڑی ہو اور اس کے اردگرد چار ہزار فرسخ ہر طرف سمندر موجود ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے انگلی کی چوڑائی سے ایک چشمہ نکال دے گا جس سے میٹھا پانی ٹپکے گا اور ایک پہاڑ کی جڑ میں جمع ہو گا' اور اس کے لیے اناروں کا ایک ایسا درخت پیدا کر دے گا' جس سے ہر رات ایک انار نکلا کرے گا' جب شام ہو گی وہ نیچے اترے گا اور وضو کرے گا' تو اس انار کو لے کر اسے کھالے گا' پھر نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جائے گا اور جب اس کا آخری وقت قریب آئے' تو وہ اپنے پروردگار سے یہ دعا کرے کہ وہ سجدے کی حالت میں اس کی روح کو قبض کرے اور وہ زمین کے لیے اور کسی چیز کے لیے یہ صورت نہ رکھے کہ وہ اس کے جسم کو خراب کرے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے سجدے کی حالت میں ہی دوبارہ زندہ کرے تو اللہ تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے۔

(حضرت جبرائیل علیہ السلام بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا' ایک مرتبہ ہم وہاں سے گزرے' جب ہم نے اسے دیکھا تو ہم نے علم میں یہ بات پائی کہ جب اسے زندہ کیا جائے گا' تو اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کر دو' یہ اچھا بندہ تھا' تو وہ بندہ کہے گا: بلکہ میرے عمل کی وجہ سے (میں جنت میں جاؤں گا) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: میں نے اپنے بندے پر جو نعمتیں کی تھیں ان کا اس کے عمل کے ساتھ موازنہ کرو' تو فرشتے یہ پائیں گے کہ صرف دیکھنے کی نعمت نے اس کے پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لیا ہے' تو باقی جسم کی نعمتیں ابھی باقی رہ گئی ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کو جہنم میں داخل کر دو' اسے جہنم کی طرف لے کر جایا جائے گا' تو وہ بلند آواز میں پکارے گا: اے میرے پروردگار! اپنی رحمت کے ذریعے مجھے جنت میں داخل کر دے' تو پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو واپس لے کے آؤ' اسے کھڑا کیا جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے تمہیں کس نے پیدا کیا جب کہ تم کچھ نہیں تھے؟ تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار تو نے' پروردگار دریافت کرے گا: تمہیں ایک سمندر کے درمیان میں ایک پہاڑ پر رہنے کا موقع کس نے دیا؟ تمہارے لیے نمکین پانی کے درمیان میٹھا پانی کس نے نکالا اور وہ درخت جو سال میں ایک مرتبہ اپنا پھل نکالتا ہے وہ تمہارے لیے روزانہ رات کے وقت ایک انار کیسے نکالتا تھا؟ تم نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا کہ تمہیں سجدے کی حالت میں موت دی جائے' تو ایسا بھی ہو گیا (یہ سب کس نے کیا؟) تو بندہ عرض کرے گا: تو نے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ میری رحمت ہے اور اپنی رحمت کے ذریعے ہی میں تمہیں جنت میں داخل کرتا ہوں' میرے بندے کو جنت میں لے جاؤ اے بندے تو اچھا بندہ تھا' تو اس اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا' حضرت جبرائیل نے فرمایا: اے حضرت محمد! اشیاء (یعنی امور) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سبب ہی (انجام دیے جاتے ہیں)''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت درست نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''تم لوگ جو عمل کرتے رہے ہو اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاؤ''

تاہم کسی بھی شخص کا عمل اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات نہیں دلا سکے گا' جیسا کہ مستند طور پر یہ بات ثابت ہے' البتہ یہ ہے کہ ہمارے نیک اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے ہم پر فضل کا اور اس کی نعمت کا نتیجہ ہیں اور ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتے' تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے پر بھی حمد اسی کے لیے مخصوص ہیں۔

۳۵۲۷- سلیمان بن یزید، ابومثنیٰ عمی خزاعی.

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' یہ ''قوی'' نہیں ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' یہ بات ابن جوزی نے بیان کی ہے۔

۳۵۲۸- سلیمان بن یسیر (ق).

اور ایک قول کے مطابق ابن اسیر' اور ایک قول کے مطابق ابن قسیم' اور ایک قول کے مطابق ابن بشر، ابوصباح نخعی کوفی ہے۔

اس نے ابراہیم نخعی اور حکم سے' جب کہ اس سے شعبہ نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' یہ ابراہیم نخعی کا غلام ہے۔

ابن مثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ یا عبدالرحمٰن کو سفیان کے حوالے اس سے کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسح للمسافر ثلاثۃ ایام ولیالیھا وللمقیم یوم ولیلۃ.

''(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: مسافر کے لیے مسح کی اجازت تین دن اور تین راتوں تک ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات تک ہے''

یہ روایت ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' تتمہ بیان کرتے ہیں:

قال عبد اللہ: کنا نمسح علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فی الحضر یوم ولیلۃ، فی السفر ثلاثۃ ایام ولیالیھا.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ مقیم ہونے کے دوران ایک دن اور ایک رات تک، اور سفر کے دوران تین دن اور تین راتوں تک (موزوں پر) مسح کیا کرتے تھے''۔

۳۵۲۹- سلیمان بصری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۵۳۰- سلیمان

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایات نقل کی ہیں'

۳۵۳۱- سلیمان عبدی

اس نے شیخ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۵۳۲- سلیمان، ابوحبیب

اس نے ابوالجلد سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۵۳۳- سلیمان

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(سلیمان نامی یہ سابقہ پانچ راوی) مجہول ہیں۔

۳۵۳۴- سلیمان، ابوصلہ عطار واسطی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

۳۵۳۵- سلیمان منبہی (د)

اس نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بچوں کے لیے چاندی کے دو کڑے بنوائے تھے اس سے روایت نقل کرنے میں حمید شامی راوی منفرد ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں ان دونوں سے واقف نہیں ہوں۔

۳۵۳۶- سلیمان مولیٰ حسن بن علی (س)

ثابت بنانی کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے' اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سلیمان نامی یہ راوی مشہور نہیں ہے۔

۳۵۳۷- سلیمان مولیٰ ابوعثمان تجیبی

اس نے حاتم بن عدی سے روایت نقل کی ہیں' ابن عدی نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۳۵۳۸- سلیمان خوزی

اس نے ابوہاشم سے احادیث کا سماع کیا ہے' عقیلی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی' عبیداللہ بن موسیٰ نے اس سے وہ روایت نقل کی ہے۔

(سلیم)

۳۵۳۹- سلیم بن بلج

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
اس سے اس کے بیٹے ابوبلج یحییٰ فزاری نے روایات نقل کی ہیں اس کے والد کا نام ابوبلج ہونے کے بارے میں اختلاف ہے
اس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خصائص کے بارے میں صرف ایک روایت منقول ہے۔

۳۵۴۰- سلیم بن عثمان فوزی، ابوعثمان حمصی.

اس نے محمد بن زیاد الہانی سے روایات نقل کی ہیں۔، یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔
ابن جوصا بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے سلیم بن عثمان کی نقل کردہ ان روایات کے بارے میں دریافت کیا جو اس نے ابن زیاد سے نقل کی ہیں' میں نے ان کے سامنے وہ روایات پیش بھی کیں' تو انہوں نے ان روایات کو منکر قرار دیا اور بولے: اس کی نقل کردہ روایت ثقہ راویوں کی احادیث کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی ہے' میں نے ابن عوف سے ان روایات کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ ایک نیک بزرگ تھا' البتہ یہ اپنے حافظے کی بناء پر روایات بیان کرتا تھا' تو لوگ انہیں نوٹ کر لیا کرتے تھے میں نے دریافت کیا: تو کیا آپ اس پر الزام عائد کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔
ابوحمید بن یسار نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے' محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں:
جلست خلف ابوامامة وهو يركع، فقلت: حدثني بحديث الشفاعة.قال: نعم يابن اخي، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يشفعني ربي يوم القيامة في امتي سبعين الفا مع كل الف سبعون الفا وثلاث حثيات من حثيات ربي.
ایک مرتبہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' وہ اس وقت نوافل ادا کر رہے تھے (ان کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد) میں نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے شفاعت سے متعلق احادیث سنایئے' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے ! ٹھیک ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''قیامت کے دن میرا پروردگار میری امت کے ستر ہزار افراد کے بارے میں میری شفاعت قبول کرے گا جن میں سے ہر ایک کے ہمراہ ستر ہزار ہوں گے اس کے علاوہ میرے پروردگار کے تین لپ (یعنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر جو لپ بنایا جاتا ہے) ہوں گے۔
ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

من قرا خواتيم الحشر فمات من يومه او ليلته فقد اوجب الجنة.

''جو شخص سورہ حشر کی آخری آیات کی تلاوت کرے گا' اگر وہ اس دن میں یا اس رات میں فوت ہو جائے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت ابن عوف، ابوحمید عوہی اور دیگر حضرات نے اس سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من قال الحمد لله مائة مرة كانت له مثل مائة فرس ملجمة في سبيل الله. ومن قال: سبحان الله وبحمده مائة مرة كانت له مثل مائة بدنة تنحر في مكة. ومن قال: الله اكبر مائة كانت له مثل عتق مائة رقبة.

''جو شخص ایک سو مرتبہ الحمدللہ پڑھے گا' تو یہ اس کے لیے لگام والے ایک سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کی مانند ہو جائے گا اور جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان الله وبحمدہٖ پڑھے گا' تو یہ اس کے لیے ایک سو اونٹ دینے کی مانند ہوگا، جن میں سے ہر ایک کو مکہ میں قربان کیا گیا ہو اور جو شخص ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھے گا' تو اس کے لیے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر اجر و ثواب نوٹ کیا جائے گا''۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ تمام روایت برابر کی ایجاد کردہ ہیں۔

۳۵۴۱- سلیم بن عقبہ قار

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ہیثم بن سہیل نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۵۴۲- سلیم بن عمرو انصاری شامی

علی بن عیاش نے اس سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' یہ معروف نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: علموا ابناء كم الرماية والسباحة، نعم لهو المؤمنة المغزل، اذا دعاك ابواك فاجب امك

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اپنے بیٹوں کو تیر اندازی اور تیراکی سکھاؤ' اور مومن عورت کے لیے سب سے بہترین مصروفیت سوت کاتنا ہے' اور جب تمہارے ماں باپ دونوں تمہیں بلائیں' تو تم پہلے اپنی ماں کو جواب دو''۔

۳۵۴۳- سلیم بن عیسیٰ کوفی قاری

یہ قرأت میں امام کی حیثیت رکھتا ہے' اس نے ثوری کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے' جسے عقیلی نے نقل کیا ہے' لیکن شاید

وہ شخص اس قاری صاحب کے علاوہ کوئی اور ہے۔

عقیلی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ابغض العباد الى الله من كان ثوباه خيرا من عمله، ان تكون ثيابه ثياب الانبياء وعمله عمل الجبارين.

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے بندوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جس کا لباس اس کے عمل سے زیادہ بہتر ہو کہ اس کا لباس انبیاء جیسا ہو اور اس کا عمل ظالم لوگوں جیسا ہو''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت باطل ہے۔

۳۵۴۴- سلیم بن مطیر (د)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ضعیف لوگوں میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے' باوجودیکہ اس کی نقل کردہ روایات بھی کم ہیں اور اس کا تعلق وادی قریٰ میں رہنے والوں سے ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل 'صدق' ہے' احمد بن ابوالحواری اور ہشام بن عمار نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۵۴۵- سلیم بن منصور بن عمار، ابوحسن

ابن علیہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: اہل بغداد کلام کرتے ہیں' تو انہوں نے کہا: رک جاؤ' میں نے ابن ابوثلج سے اس کے بارے میں دریافت کیا' میں نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس نے کم سنی میں ابن علیہ کے حوالے سے روایات نقل کیں تھیں۔ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

۳۵۴۶- سلیم

یہ امام شعبی کا شاگرد ہے' ابن مثنی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ اور عبدالرحمٰن کو کبھی اس کے حوالے سے کوئی چیز روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے کوئی منکر متن منقول نہیں ہے' البتہ اس پر اسانید کے حوالے سے تنقید کی گئی ہے' یعنی یہ اسانید کو محفوظ نہیں رکھتا' یہ شعبی کا آزاد کردہ غلام ہے۔

احمد بن یونس اور عبداللہ بن رجاء نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۵۴۷- سلیم، ابومیمونہ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے' یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ تصاویر فروخت کرتا تھا' یہ بات امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

نے بیان کی ہے۔

۳۵۴۸- سلیم، ابوعتبہ سلمی.

امام شعبی سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' موسیٰ بن اسماعیل نے اس سے سماع کیا ہے۔

(ذکر سلیم بالفتح)

۳۵۴۹- سلیم بن صالح

ابن ثوبان سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۳۵۵۰- سلیم بن مسلم مکی خشاب کاتب.

ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ جہمیہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے اور خبیث ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کسی بھی چیز کے مساوی قرار نہیں دی جاسکتی ہیں۔

(سماک)

۳۵۵۱- سماک بن حرب (م، عو)، ابومغیرہ ہذلی کوفی.

یہ صدوق اور صالح ہے' علم کے بڑے ماہرین میں سے ایک اور مشہور ہے۔

عبداللہ بن مبارک نے سفیان کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے' جریر ضبی کہتے ہیں: میں سماک کے پاس آیا میں نے اسے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو میں واپس آ گیا میں نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا میں نے سوچا یہ خرافات کا شکار ہے۔

احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: سماک' ثقہ ہے' شعبہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

جناد المکتب بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سماک کے پاس آتے تھے اور اس سے شعر کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور علم حدیث کے ماہرین بھی اس کے پاس آئے تو اس نے ہماری طرف رخ کیا اور بولا: تم لوگ سوال کرو کیونکہ یہ تو بوجھل لوگ ہیں۔

مؤمل نے حماد بن سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سماک بن حرب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میری بینائی رخصت ہوگئی' میں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو خواب میں دیکھا' میں نے گزارش کی میری بینائی رخصت ہوگئی ہے تو انہوں نے فرمایا: تم دریائے فرات میں اترو اور اپنا سر اس میں ڈبوؤ' تو اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کو (یعنی بینائی کو) کھول دے گا اور تمہاری بینائی کو واپس کر

دے گا' میں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے میری بصارت لوٹا دی۔

سماک بیان کرتے ہیں: میں نے 80 صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سماک، مضطرب الحدیث ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی کہتے ہیں عبداللہ الملک بن عمیر کے مقابلے میں یہ زیادہ صالح الحدیث ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور ''صدوق'' ہے' صالح جزرہ کہتے ہیں: اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب یہ کسی متن کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو یہ حجت نہیں ہوگا' کیونکہ اسے تلقین کی جاتی تھی' اور یہ تلقین کو قبول کر لیتا تھا۔

حجاج نے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: لوگوں نے سماک سے کہا: یہ روایت عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' اس نے جواب دیا: جی ہاں! (شعبہ کہتے ہیں) میں تو تلقین نہیں کرتا۔

قتادہ، ابواسود دؤلی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: اگر تمہیں یہ بات پسند ہو کہ تم اپنے ساتھی کو جھٹلا دو' تو تم اسے تلقین کر دو۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کی تحریر میں ایک روایت دیکھی' جو ایک ایسے شخص کے حوالے سے منقول تھی' جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا تھا انہوں نے بتایا: کہ سماک بن حرب فصیح شخص تھا' وہ اپنی گفتگو اور فصاحت کے ذریعے بات کو آراستہ کر دیتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں اس سے استدلال کیا ہے' اس (سماک) نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' شعبہ، زائدہ، ابوعوانہ اور (دوسرے) لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن مدینی کہتے ہیں: اس سے تقریباً 200 احادیث منقول ہیں' ابن عمار کہتے ہیں: یہ غلطی کیا کرتا تھا اور اس کی حدیث میں (الفاظ میں) اختلافات پایا جاتا ہے۔

احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: یہ جائز الحدیث ہے' البتہ سفیان ثوری نے اسے معمولی سا ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: اس نے عکرمہ سے جو روایات نقل کی ہیں' وہ مضطرب ہیں' جب کہ سفیان اور شعبہ نے ان روایات کو عکرمہ کے حوالے سے منقول قرار دیا ہے۔

ابواحوص اور اسرائیل نے بھی ان روایات کو عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول قرار دیا ہے۔

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: عکرمہ کے علاوہ سے روایات نقل کرنے میں یہ صالح ہے' البتہ یہ اچھی قسم کے ثبت راویوں میں سے ایک نہیں ہے۔

۳۵۵۲- سماک بن سلمہ ضبی

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے البتہ اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی اس کے حوالے سے صرف مغیرہ بن مقسم نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۵۵۳: سماک بن فضل یمانی

اس نے وہب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور امام عبدالرزاق نے ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ساقط نہیں ہے' اس کے حوالے سے ایک حدیث منقول ہے اور وہ حدیث مستند ہے۔

۳۵۵۴: سماک ابو ولید یمامی

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا شاگرد ہے اور کئی حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

(سمرہ)

۳۵۵۵- سمرہ بن سہم (س، ق)

یہ تابعی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور ایسا شخص اس بارے میں حجت نہیں ہوگا' جو عدالت کے حوالے سے معروف نہ ہو اور جس سے مجہول ہونے کی مکمل نفی نہ ہو۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' مجھے نہیں معلوم کہ ابو وائل شقیق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل کی ہوں۔

(سمعان)

۳۵۵۶- سمعان بن مالک

اس نے ابو وائل سے روایات نقل کی ہیں' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے' ابن خراش کہتے ہیں: یہ مجہول ہے

۳۵۵۷- سمعان بن مشنج (د، س)

اس نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے روایت نقل کرنے میں امام شعبی منفرد ہیں' ابن ماکولا نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے۔

۳۵۵۸- سمعان بن مہدی.

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' اس کے حوالے سے ایک جھوٹا نسخہ منقول ہے' میں نے وہ نسخہ دیکھا ہے' جس نے اسے ایجاد کیا ہے' اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے۔

(سمی، سمیر)

۳۵۵۹- سمی بن قیس (د، ت)

صرف ثمامہ بن شراحیل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۶۰- سمیر بن داود

یہ مجہول ہے۔

۳۵۶۱- سمیر بن نہار.

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' جومنکر ہے۔

(سمیع، سمیہ)

۳۵۶۲- سمیع بن زاذان

یہ وکیع کا استاد ہے' یہ مجہول ہے۔

۳۵۶۳- سمیہ (د، س)

اس کی شناخت نہیں ہوسکی' ثابت بنانی اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حماد بن سلمہ نے ثابت' اس خاتون کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

اعتل بعير لصفية، عند زينب فضل ظهر، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اعطيها بعيرا! فقالت: انا اعطي تلك اليهودية! فهجرها ذا الحجة والمحرم وبعض صفر.

''ایک مرتبہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہوگیا' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اضافی اونٹ تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اونٹ دے دو' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا میں اس یہودی عورت کو دے دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحج کے مہینے میں' محرم کے مہینے میں اور صفر کے مہینے کے کچھ دن تک' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے لاتعلقی اختیار کیے رکھی''۔

(سنان)

۳۵۶۴- سنان بن ربیعہ (خ، د، ت، ق)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' حماد بن زید اور عبداللہ بن بکر نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ کم درجے

کا صالح ہے ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو دوسرے (راوی کے ساتھ) ملی ہوئی ہے اس کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔

۳۵۶۵-سنان بن سعد.

اس کا ذکر سعد بن سنان (کے نام سے پہلے) ہو چکا ہے۔

۳۵۶۶-سنان بن عبداللہ جہنی

اس نے اپنی پھوپھی کا یہ بیان نقل کیا ہے:
عن عمته انها قالت: يا رسول الله، ان امى نذرت المشى الى الكعبة فتوفيت..الحديث.
"اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری والدہ نے خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جانے کی نذر مانی تھی پھر ان کا انتقال ہو گیا"
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

۳۵۶۷-سنان بن ہارون (ت) برجمی،

یہ سیف کا بھائی ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیخ ہے ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔
عباس، یحییٰ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: حالت کے اعتبار سے سنان، سیف سے زیادہ بہتر ہے۔
عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیف میرے نزدیک سنان سے زیادہ پسندیدہ ہے البتہ ابن حماد اور ابن ابوبکر نے اس کے برعکس نقل کیا ہے۔

۳۵۶۸-سنان مولیٰ واثلہ

خالد بن ابویزید نے اس سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے (یہ ابن ابومنصور ہے۔)

۳۵۶۹-سنان بن یزید رہاوی

یہ ابوفروہ یزید کا والد ہے اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور اس کے حوالے سے صرف اس کے پوتے محمد بن یزید نے روایات نقل کی ہیں۔

(سندول، سندی)

۳۵۷۰- سندول

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے۔

۳۵۷۱- سندی بن ابوہارون

یہ مسدد کا استاد ہے، یہ مجہول ہے۔

(سنید)

۳۵۷۲- سنید بن داؤد (ق) مصیصی محتسب

اس کا نام حسین ہے، اس نے حماد بن زید، ہشیم اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں، یہ حافظ الحدیث ہے، اس کے حوالے سے تفسیر بھی منقول ہے، اور اس سے ایسی روایات منقول ہیں، جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ نافع کے حوالے سے یہ "روایت" نقل کی ہے:

سرت مع ابن عمر فقال: طلعت الحمراء ؟ قلت: لا.ثم قلت: قد طلعت.فقال: لا مرحبا بها ولا اهلا.قلت: سبحان الله! نجم سامع مطيع.قال: ما قلت الا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الملائكة قالت: يا رب، كيف صبرك على بني آدم ؟قال: اني ابتليتهم وعافيتكم.قالوا: لو كنا مكانهم ما عصيناك.قال: فاختاروا ملكين منكم.فاختاروا هاروت وماروت، فنزلا، فالقى الله عليهما الشهوة، فجاء ت امراة يقال لها الزهرة..الحديث بطوله.

"میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا، انہوں نے دریافت کیا: کیا سرخی نمودار ہوگئی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! پھر میں نے انہیں بتایا کہ اب وہ نمودار ہوگئی ہے تو انہوں نے کہا: اسے خوش آمدید نہیں اور نہ ہی اسے اہلاً وسہلاً ہے۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! ستارہ سنتا ہے، یا فرمانبرداری کرتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے صرف وہی جملہ کہا ہے، جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) فرشتوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار! تو نے اولادِ آدم کو کیسے ترجیح دیدی؟ تو پروردگار نے فرمایا: میں نے انہیں آزمائش میں مبتلا کیا اور تمہیں عافیت نصیب کی، تو فرشتوں نے کہا: اگر ہم ان کی جگہ پر ہوتے، تو ہم تیری نافرمانی نہ کرتے، تو پروردگار نے فرمایا: تم اپنے میں سے دو فرشتے منتخب کرلو، ان لوگوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا، وہ دونوں زمین پر اترے، اللہ تعالیٰ نے ان پر شہوت طاری کردی، پھر ایک عورت آئی جس کا نام زہرہ تھا" اس کے بعد طویل روایت ہے۔

ابوزرعہ، اثرم اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سچا قرار دیا ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اس پائے کا نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حسین بن داؤد "ثقہ" نہیں ہے۔
سنید کا انتقال 226 ہجری میں ہوا۔

(سہل)

۳۵۷۳- سہل بن احمد دیباج

اس نے فضل بن حباب سے روایات نقل کی ہیں' اس پر دو برابر کی خرابیوں' یعنی رافضی ہونے' اور جھوٹا ہونے کے الزامات ہیں' زہری اور دیگر حضرات نے اس پر یہ الزام عائد کیے ہیں۔

۳۵۷۴- سہل بن ادریس

ابن عبدان اہوازی کہتے ہیں: یہ ہمارا استاد ہے' لیکن یہ کچھ "لین" ہے' اس نے سلمہ بن شعیب کے حوالے سے ہمیں احادیث بیان کی ہیں۔

۳۵۷۵- سہل بن تمام (د)

اس نے قرہ بن خالد سے روایات نقل کی ہیں' ابوزرعہ کہتے ہیں: بعض اوقات یہ کسی چیز کے بارے میں وہم کا شکار ہو جاتا ہے' لیکن یہ غلط بیانی نہیں کرتا' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیخ ہے۔

۳۵۷۶- سہل بن ثعلبہ

اس نے حضرت عبداللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۵۷۷- سہل بن حزن بن نباتہ

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہیں' یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۳۵۷۸- سہل بن حماد (م،عو)

یہ دو سو ہجری کے بعد سے تعلق رکھتا ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ابوعتاب کا ایجنٹ ہے' کیونکہ عثمان دارمی نے یہ کہا ہے: میں نے یحییٰ بن معین سے سہل بن حماد ایجنٹ کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: میں اس سے واقف نہیں ہوں' ان کی مراد یہ تھی کہ وہ اس کی حالت کے بارے میں بتانا نہیں چاہتے تھے۔
اس کے بارے میں ابوزرعہ اور ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث اور شیخ ہے۔
جہاں تک امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے' تو وہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس نے قرہ بن خالد، شعبہ اور ان دونوں

کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال دوسو آٹھ ہجری میں ہوا۔

۳۵۷۹- سہل بن خاقان

اس نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے سورہ یٰسین کی تلاوت کرنے کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۳۵۸۰- سہل بن رجاء.

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے کچھ روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۵۸۱- سہل بن زیاد، ابوزیاد

اس نے ایوب سے روایات نقل کی ہیں' محدثین نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا' تاریخ اسلام میں اس کے حالات منقول ہیں۔

۳۵۸۲- سہل بن زیاد، ابوعلی قطان

اس نے شریک سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' تاہم اسے ''متروک'' قرار نہیں دیا گیا۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے (اس میں) صرف بھلائی دیکھی ہے۔

۳۵۸۳- سہل بن سلیمان اسود، بصری

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے بشر بن حکم نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے ایک ہے اور شعبہ کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں سب سے زیادہ مہارت رکھتا ہے۔ لیکن لوگوں نے اس کی احادیث کو ''متروک'' قرار دیا ہے' ویسے یہ اکابر محدثین میں سے ایک ہے۔
فلاں کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کو ''متروک'' قرار دیا گیا ہے۔
ابن عدی کہتے ہیں: سہل نامی اس شخص کا معاملہ واضح ہے' یہ بہت پہلے سے عبادت گزار تھا اور یہ اعمش کے انتقال کے قریب ظہور پذیر ہوا تھا' اس نسخے میں بھی اس طرح تحریر ہے' جو میں نے اس کے حوالے سے نقل کیا ہے' شاید اس میں سے کوئی چیز رہ گئی ہو' یعنی اس میں اعمش کے انتقال کی بجائے اعمش کے شاگردوں کے انتقال کا ذکر ہو۔
راوی بیان کرتے ہیں: جب اعمش کے شاگردوں نے بصرہ میں اسے دیکھا کہ اس نے شعبہ کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں' تو انہوں نے اسے ''متروک'' قرار دے دیا، میرے علم کے مطابق اس نے کوئی ایسی روایت نقل نہیں کی' جو مستند

ہو۔

۳۵۸۴- سہل بن ابوسہل.

سعید بن حسان نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' نباتی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ مجہول ہے۔

۳۵۸۵- سہل بن صخر

اس کی شناخت نہیں ہوسکی' بعض حفاظ نے اس کا شمار ضعیف راویوں میں کیا ہے۔

۳۵۸۶- سہل بن صقیر (ق)، ابوحسن خلاطی

ایک قول کے مطابق یہ بصرہ کا رہنے والا ہے' جس نے خلاط میں رہائش اختیار کی۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من صلی رکعتین لا یسھو فیھما غفر لہ.

''جو شخص دو رکعات ادا کرے جن میں وہ سہو کا شکار نہ ہو تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

زید نے یہ روایت زید کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس میں عطاء کا ذکر نہیں کیا۔

ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ سہل نامی یہ راوی جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتا' اس سے ویسے غلطی ہو جاتی ہے۔

خطیب کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا' امیر کہتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔

۳۵۸۷- سہل بن ابوصلت سراج

اس نے حسن سے' جب کہ اس سے عبدالرحمٰن بن مہدی، مسلم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: اس نے حسن کے حوالے سے کچھ منکر چیزیں روایت کی ہیں' کہ اس نے انہیں قبروں کی لائن کے درمیان نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ صالح الحدیث ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یزید بن ہارون کہتے ہیں: یہ معتزلی تھا' میں نے اس کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کی' لیکن اس سے (کسی حدیث کا) سماع نہیں کیا' کیونکہ میں اس سے واقف تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم لم یجز طلاق المریض.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار شخص کی دی ہوئی طلاق کو واقع قرار نہیں دیا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: سہل کی نقل کردہ مسند روایات میں کوئی حرج نہیں ہے ان کی تعداد بیس یا شاید تیس ہے اور یہ شخص غریب الحدیث ہے۔

اس کے بارے میں ابو حاتم یہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے یہ کہتے ہیں یہ ثقہ ہے، یہ ''صدوق'' ہے۔

مسلم بن ابراہیم کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ساجی کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

۳۵۸۸- سہل بن عامر بجلی

اس نے مالک بن مغول سے روایات نقل کی ہیں ابو حاتم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۳۵۸۹- سہل بن عامر نیشاپوری

اس نے عبداللہ بن نافع سے روایات نقل کی ہیں امام حاکم سے اس کی تکذیب روایت کی گئی ہے ابن جوزی نے اس کے باپ کا نام یہی بیان کیا ہے لیکن یہ غلط ہے اس کے باپ کا نام عمار ہے۔

۳۵۹۰- سہل بن عباس ترمذی

اس نے اسماعیل بن علیہ سے روایات نقل کی ہیں امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''متروک'' قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

۳۵۹۱- سہل بن عبداللہ بن بریدہ مروزی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

اس کے حوالے سے اس کے بھائی اوس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ وہ روایت جھوٹی ہے جو اس نے اپنے بھائی کے حوالے سے اپنے باپ عبداللہ کے حوالے سے اس کے باپ سے نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے:)

ستبعث بعدی بعوث، فکونوا فی بعث خراسان، ثم انزلوا کورة یقال لها مرو بناها ذو القرنین لا یصیب اهلها سوء

''عنقریب میرے بعد کچھ لشکر بھیجے جائیں گے تو تم لوگ خراسان کے لشکر میں شامل ہو جانا اور پھر اس بستی میں پڑاؤ کرنا جس کا نام ''مرو'' ہے جسے ذوالقرنین نے تعمیر کیا تھا وہاں کے رہنے والوں کو برائی لاحق نہیں ہوگی''۔

۳۵۹۲- سہل بن عبداللہ مروزی۔

اس راوی نے عبدالملک بن مہران، ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع''

حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من اکل الطین فقد اعان علی نفسه.

''جو شخص مٹی کھاتا ہے وہ اپنی ذات کے خلاف مدد کرتا ہے''

یہ روایت اس سے مروان بن معاویہ نے نقل کی ہے یہ مجہول ہے

۳۵۹۳- سہل بن علی

یہ شیخ ہے جس نے علی بن جعد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے' یہ بات ابومزاحم خاقانی نے بیان کی ہے۔

۳۵۹۴- سہل بن عمار نیشاپوری

اس نے یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں' اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے' امام حاکم نے اس کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ سہل بن عمار بن عبداللہ عتکی ہے' جو ہرات کا قاضی تھا' پھر یہ طرسوس کا قاضی بنا' یہ اپنے زمانے میں ''اہل رے'' کا بزرگ تھا۔

اس نے یزید، شبابہ، جعفر بن عون، اور واقدی سے سماع کیا ہے۔

میں نے محمد بن صالح بن ہانی سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ سہل کے حوالے سے روایات نقل نہیں کی جاتی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: لوگوں نے اس سے سماع کرنے سے منع کیا ہے۔

میں نے محمد بن یعقوب حافظ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ہم لوگ ابراہیم بن عبداللہ سعدی کے پاس آیا جایا کرتے تھے اور سہل ان کے ایک کونے میں پڑا ہوتا تھا' ہم اس کے قریب نہیں جاتے تھے۔

ابواسحاق فقیہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم سہل نے ابن نافع کے حوالے سے جھوٹی باتیں بیان کی ہیں۔

ابراہیم سعدی کہتے ہیں: سہل بن عمار نامی راوی جھوٹ کے ذریعے میرے قریب ہونا چاہتا ہے' وہ یہ کہتا ہے: میں نے تمہارے ساتھ یزید بن ہارون کے پاس روایات نوٹ کی تھیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس نے میرے ہمراہ ان سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

۳۵۹۵- سہل بن ابوفرقد

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۳۵۹۶- سہل بن قرین

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

لا هم الا هم الدين، لا وجع الا وجع العين.

''پریشانی صرف دینی پریشانی ہوتی ہے اور تکلیف صرف آنکھ کی تکلیف ہوتی ہے''
اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے۔
شکت الکعبة الی اللہ قلة زوارھا فاوحی اللہ الیھا لابعثن اقواما یحنون الیك کما تحن الحمامة الی افراخھا
''خانہ کعبہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ شکایت کی کہ اس کی زیارت کے لیے آنے والے لوگ تھوڑے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف یہ وحی کی: کہ میں کچھ ایسے لوگوں کو بھیجوں گا' جو تمہاری طرف یوں پلٹ کر آئیں گے' جس طرح کبوتر اپنے بچوں کی طرف لوٹ کر جاتا ہے''
یہ دونوں روایات قرین بن سہل نے اپنے باپ کے حوالے سے نقل کی ہیں' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عدی نے اس پر تنقید کی ہے' جب کہ ازدی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۳۵۹۷- سہل بن معاذ (د، ت، ق) بن انس جہنی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''الثقات'' میں کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اختلاط اس کی طرف سے ہوا ہے' یا اس کے شاگرد زبان بن فائد کی طرف ہوا؟

۳۵۹۸- سہل بن ہاشم شامی

یہ ''منکر الحدیث'' ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:
کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا راعه شیء قال: هو اللہ لا شریك له.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی چیز سے خوف محسوس ہوتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے ''وہ اللہ ہے' جس کا کوئی شریک نہیں ہے''
ابوعبید نے ابوداؤد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ ثقہ سے اوپر درجے کا ہے' لیکن احادیث میں غلطی کر جاتا ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' دحیم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۳۵۹۹- سہل بن یزید

اس نے فضالہ بن عبید سے' جب کہ اس سے افلح بن سعید نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۶۰۰- سہل بن فلان فزاری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۳۶۰۱- سہل

(ایک قول کے مطابق یہ) سہیل بن ابوفرقد ہے۔
اس نے حسن سے' جب کہ اس سے عکرمہ بن عمار نے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری (موراامام ابوحاتم) فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں' اس نے ایک مسند حدیث نقل کی ہے اور عکرمہ' اس کے حوالے سے کچھ آثار نقل کرنے میں منفرد ہے۔
نضر بن محمد کہتے ہیں: عکرمہ نے سہیل کے حوالے سے' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:
''میں نے 300 صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے' جس میں سے 70 افراد کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' میں نے ان سب سے احادیث روایت کی ہیں''۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ واضح طور پر جھوٹ ہے' ایسا نہیں ہوا تھا' اور نہ ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات کہی ہوگی۔

۳۶۰۲- سہل، ابوحریز مولیٰ مغیرہ

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' اس نے زہری کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں' جن میں سے ایک روایت یہ ہے' جو اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اهتم اخذ لحيته فنظر فيها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی پکڑ کر اس کا جائزہ لیا کرتے تھے''
حسان بن غالب، سعید بن عفیر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی ہے اور یہ ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

۳۶۰۳- سہل اعرابی، بصری

یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا يبغي على الناس الا ابن بغية او فيه عرق منها.

''لوگوں کے خلاف سرکشی صرف وہ کرے گا جو سرکشی کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو' یا اس میں سرکشی کی کوئی رگ موجود ہو''۔

مرحوم بن عبدالعزیز عطار نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔
ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حالات بیان کیے ہیں ایک قول کے مطابق اس کا نام سہل بن عطیہ ہے۔

۳۶۰۴- سہل بن حصین

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا یہ کون ہے؟

(سہیل)

۳۶۰۵- سہیل بن بیان

اس نے خالد الحذاء سے روایات نقل کی ہیں' ابوحاتم رازی نے اس سے ملاقات کی ہے اور فلاس نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے' ابوحاتم نے اس سے روایت کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔

۳۶۰۶- سہیل بن ابوحزم

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۳۶۰۷- سہیل بن خلاد عبدی

اس میں محمد بن سواء کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے' اس کے بارے میں مجہول ہونے کے حوالے سے کلام کیا گیا ہے' ہم کسی ایسے شخص سے واقف نہیں ہیں' جس نے اس سے روایت نقل کی ہو' صرف محمد بن ابراہیم بن صدران نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۶۰۸- سہیل بن ذکوان، ابوسندی

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے کہ ان کا رنگ کالا تھا، یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' کئی حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک الحدیث ہے' یہ واسط کا رہنے والا ہے' ہشیم نے اس کا زمانہ پایا ہے' بلکہ یزید بن ہارون نے بھی اس کا زمانہ پایا ہے'
زیاد بن ایوب نے ہشیم کے حوالے سے' سہیل بن ذکوان کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان امراة استعدت على زوجها عند ابن الزبير فقالت: لا يدعها في حيض ولا غيره، فعرض لها ابن الزبير باربع بالليل واربع بالنهار. فقال: لا يكفيني، فتمنعني ما احل الله لي! قال: اذا اسرفت.

''ایک مرتبہ ایک عورت نے' اپنے شوہر کے خلاف حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سامنے شکایت کی' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے چار راتوں اور چار دن کی پیشکش کی' تو اس شخص نے کہا: میرے لیے یہ کفایت نہیں کرتا' یہ اس چیز کو مجھ

سے روکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال قرار دی ہے (یا کیا آپ مجھے اس سے روک رہے ہیں؟ جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال قرار دی ہے) تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم اسراف کا شکار ہو گے''۔

عباد بن عوام بیان کرتے ہیں: میں نے سہیل بن ذکوان سے دریافت کیا: کیا تم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: تم ان کا حلیہ میرے سامنے بیان کرو' اس نے کہا: ان کا رنگ گندمی تھا' عباد نے کہا: ہم اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں' کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رنگت انتہائی گوری چٹی تھی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سہیل بن ذکوان، یہ سمان نہیں ہے اور یہ ''متروک'' ہے۔

ابن مدینی بیان کرتے ہیں: محمد بن حسن واسطی نے سہیل بن ذکوان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میری سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ''واسط'' میں ملاقات ہوئی تھی۔

۳۶۰۹- سہیل بن ابوصالح (م،عو) ذکوان السمان

یہ ثقہ اہل علم میں سے ایک ہے' جب کہ دیگر حضرات اس سے زیادہ قوی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: سمی' اس سے زیادہ بہتر ہے۔ عباس نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے' انہوں نے بھی کہا ہے: اس کی حدیث حجت نہیں ہے ایک اور مقام پر انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے' یہ عباد اور صالح کا بھائی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ محمد بن عمرو سے زیادہ ثبت ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث کتنی صالح ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی احادیث کو نقل کیا جائے گا' البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا اور یہ میرے نزدیک عمرو بن ابوعمرو اور علاء بن عبدالرحمٰن سے زیادہ محبوب ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعبہ اور امام مالک نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اسے ایک بیماری لاحق ہوئی تھی جس کی وجہ سے یہ بعض احادیث کو بھول گیا تھا

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: ہم سہیل کو حدیث میں ''ثبت'' شمار کرتے ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من قتل وزغا في اول ضربة كان له كذا وكذا حسنة..الحديث.

''جو شخص پہلی ضرب میں گرگٹ کو مار دے' اسے اتنی اور اتنی نیکیاں ملیں گی''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

فرخ الزنا لا يدخل الجنة.

''زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے استشہاد کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سہیل، علاء سے زیادہ بہتر راوی ہے' احمد عجلی کہتے ہیں: سہیل ثقہ ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک ثبت ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس سے نسخے منقول ہیں' اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور ایک جماعت کے حوالے سے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ چیز اس کے ثقہ ہونے پر دلالت کرتی ہے' کیونکہ اس نے اس بات کو نمایاں کر دیا ہے کہ جو روایات اس نے اپنے والد سے سنی ہیں' اور جو روایات اس نے اپنے والد کے شاگردوں کے حوالے سے اپنے والد سے سنی ہیں۔

سلمی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں سہیل کو کیوں ترک کر دیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں اس کے حوالے سے کسی ایسی چیز سے واقف نہیں ہوں کہ اس میں کوئی عذر ہو' جب امام نسائی' سہیل کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے' تو یہ کہتے تھے: اللہ کی قسم! سہیل ابوالیمان، یحییٰ بن بکیر اور دیگر گئی راویوں سے زیادہ بہتر ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اس طرح کے راویوں سے بھری ہوئی ہے۔

انہوں نے فلیح بن سلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' مجھے اس کے حوالے سے کوئی صورت سمجھ نہیں آسکی۔

ابن مدینی کہتے ہیں: سہیل کے بھائی کا انتقال ہو گیا' جس کی وجہ سے اسے بہت دکھ ہوا اور اس وجہ سے بہت سی احادیث وہ بھول گیا ابن ابوخیثمہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محدثین ہمیشہ اس کی احادیث سے احتیاط کرتے رہے ہیں' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا: یہ ضعیف ہے' ایک مرتبہ ان سے دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ اس پائے کا نہیں ہے' جب کہ دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: امام مالک نے اس کے تغیر کا شکار ہونے سے پہلے اس سے روایات نوٹ کی تھیں۔

امام حاکم کہتے ہیں: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے بہت سی روایات نقل کی ہیں' جن میں سے زیادہ تر شواہد کے بارے میں ہے۔

۳۶۱۰- سہیل بن ابوحزم (عو) مہران قطعی.

اس نے ابوعمران جونی اور ثابت سے' جب کہ اس سے شریح بن نعمان، ہدبہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی کہا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: ان ربکم یقول: انی اھل ان اتقی ان یجعل معی الہ غیری، من اتقی ان یجعل معی الھا غیری فانا اھل ان اغفر لہ.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے: میں اس بات کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے' اس حوالے سے کہ کسی کو میرے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے' تو جو شخص اس چیز سے بچتا ہے کہ کسی کو میرے ساتھ شریک ٹھہرائے' تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کر دوں''

اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی' احمد بن زہیر نے ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔

۳۶۱۱- سہیل بن عمیر

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۶۱۲- سہیل بن ابوفرقد

اس نے حسن سے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں' دوسرے راوی کا تذکرہ سہل کے نام کے تحت گزر چکا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سہل بن ابوفرقد ''منکر الحدیث'' ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سہیل بن ابوفرقد' مجہول اور منکر الحدیث ہے' نضر بن محمد کہتے ہیں: عکرمہ بن عمار نے سہیل بن ابوفرقد کے حوالے سے' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ''میں نے 300 صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے' جن میں سے 70 حضرات کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' میں نے ان سب سے روایات نقل کی ہیں''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ چیز واضح طور پر جھوٹ ہے' کیونکہ نہ ہی (حقیقت میں) ایسا تھا' اور نہ ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی بات کہی ہوگی۔

(سوادہ)

۳۶۱۳- سوادہ بن ابراہیم انصاری

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے' جو مستند نہیں ہے' یہ روایت ابوالفوارس سندی نے اپنی سند کے ساتھ' اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۳۶۱۴- سوادہ بن اسماعیل

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے' جو دھوپ میں گرم ہونے والے پانی کے بارے میں ہے' یہ روایت اس سے علی بن ہاشم نے نقل کی ہے۔

۳۶۱۵- سوداہ بن علی کوفی

یہ ابن نمیر کا پوتا ہے' اس نے اسماعیل بن عمر بن ابوکریمہ سے روایات نقل کی ہیں' ابوحاتم نے اس سے سماع کیا ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(سوار)

۳۶۱۶- سوار بن داؤد (د، ق) ابوحمزہ

ایک قول کے مطابق اس کا نام داؤد بن سوار ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' یہ ضعیف ہے اور یہ ابوحمزہ ہے' جو''الحلی'' نامی کتاب کا مصنف ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے' اس نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے:

مروهم بالصلاه لسبع.

''بچوں کو سات سال کی عمر میں' نماز پڑھنے کا حکم دو''

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اذا زوج احدکم امته فلا یرین عورتها.

''جب کوئی شخص اپنی کنیز کی شادی کسی (اور کے ساتھ) کردے' تو وہ اس کے ستر کو نہ دیکھے''

یحییٰ معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وکیع کو اس کے نام کے بارے میں وہم ہوا ہے' انہوں نے یہ کہا: اس کا نام داؤد بن سوار ہے۔

امام مسلم، قرہ بن حبیب اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی احادیث کی متابعت نہیں کی گئی' البتہ اس سے اعتبار حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۳۶۱۷- سوار بن سہل

یہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سجستانی کا استاد ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ''''صدوق'' ہے''۔

۳۶۱۸- سوار بن عبداللہ بن قدامہ عنبری قاضی بصری.

اس نے بکر مزنی اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے قلیل روایات نقل کی ہیں' شعبہ کہتے ہیں: اس نے علم کی طلب میں اتنی زیادہ کوشش نہیں کی لیکن یہ سردار ہو گیا' ثوری کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ سمجھ دار قاضیوں میں سے ایک تھا۔

ابن علیہ اور بشر بن مفضل نے اس سے روایات نقل کی ہیں' اس کا انتقال 56 ہجری میں ہوا' یہ ایک پرہیز گار شخص تھا۔

۳۶۱۹- سوار بن عمر

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' وہ روایت ''مرسل''

ہے یہ بات ابن عدی نے ذکر کی ہے۔

۳۶۲۰- سوار بن محمد بن قریش، مصری.

اس نے یزید بن زریع سے روایات نقل کی ہیں' اس کا محل ''صدق'' ہے' اس نے ایک ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے اور اس میں غلطی ہے۔

۳۶۲۱- سوار بن مصعب ہمدانی کوفی، ابوعبداللہ اعمیٰ مؤذن

اس نے عطیہ عوفی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے ابوالجہم اور دیگر کئی لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

عباس' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: یہ ہمارے پاس آیا کرتا تھا' یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوجہم کے ''جزء'' میں' اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں' جن میں سے ایک روایت یہ ہے' جو اس نے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

لا یزال الناس حتی یقولوا هذا الله کان قبل کل شیء فماذا کان قبل الله

''لوگ یہ کہا کریں گے: اللہ تعالیٰ تو ہر چیز سے پہلے ہے' تو اللہ تعالیٰ سے پہلے کیا تھا؟''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

بئس القوم قوم یمشی فیهم المؤمن بالتقیه والکتمان.

''وہ قوم انتہائی بری ہے' جس کے درمیان کوئی مومن شخص تقیہ کرتے ہوئے (اور اپنے آپ) کو چھپاتے ہوئے چلتا ہو''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من کذب بالقدر او خاصهم فیه فقد کفر بما جئت به.

''جو شخص تقدیر کا انکار کرتا ہے' یا اس کے بارے میں بحث کرتا ہے' وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو میں لے کے آیا ہوں''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 170 ہجری کے کچھ بعد ہوا تھا' یحییٰ بن معین نے اسے دیکھا ہے۔

۳۶۲۲- سوار، ابوادریس مرہبی کوفی

اس نے مسیب بن نجبہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ انتہا پسند شیعہ تھا' اس کی روایت کو نوٹ کیا جائے گا۔

۳۶۲۳-سوار

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کسی شے کے نہ ہونے کی مانند ہے' صالح بن احمد کہتے ہیں: علی نے یہ بات مجھے بتائی ہے: میں نے یحییٰ القطان سے یحییٰ بن ابوکثیر کی' سوار کوفی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ اس روایت کے بارے میں دریافت کیا۔

''آدمی اپنی بیوی کے ساتھ اس کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کرے گا''

تو یحییٰ نے کہا: یہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عقیلی نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہی درست ہے۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات نقل کرنے کا تعلق ہے' تو ابن جوزی نے اس کا ذکر کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' بہر حال جو بھی صورتِ حال ہو' سوار نامی اس شخص کی شناخت پتا نہیں چل سکی ہے۔

(سوید)

۳۶۲۴-سوید بن ابراہیم بصری عطار

یہ ابوحاتم ہے' جو کھانے والا تھا'

اس نے حسن اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں' عثمان نے ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مجھے یہ امید ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابویعلی نے ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث' اہل صدق کی حدیث ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ القطان کہتے ہیں: لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے: سوید ابوحاتم نے ابوملیح سے احادیث کا سماع کیا ہے اور یہ سوید بن ابراہیم حناط ہے میرے خیال میں یہ عطار ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا منسوب ہذلی ہے۔

صفوان بن عیسیٰ اور موسیٰ بن اسماعیل نے اس سے سماع کیا ہے' ابن عدی نے اس کے حوالے سے چودہ روایات نقل کی ہیں' پھر یہ کہا ہے: ان میں سے بعض روایات ایسی ہیں' جن میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی اور یہ ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں بات کرتے ہوئے شدت کا مظاہرہ کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے ثبت راویوں

کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں اور یہ وہ شخص ہے، جس نے پسو کے بارے میں روایات نقل کی ہے۔
قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سمع رجلا سب برغوثا فقال: لا تسبه، فانه نبه نبيا من الانبياء لصلاة الصبح.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پسو کو برا کہتے ہوئے سنا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے برا نہ کہو' کیونکہ اس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لیے جگایا تھا''۔

یہ روایت حسن بن سفیان نے نضر بن طاہر کے حوالے سے سوید ابو حاتم سے نقل کی ہے۔
قُل (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت طالوت بن عبادہ نے اس سے نقل کی ہے۔
ابن ابوحاتم' کتاب ''العلل'' میں فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سوید بن ابوحاتم کی سلیمان تیمی، ابوعثمان کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ اس روایت کے بارے میں دریافت کیا:

من قرا يس مرة فكانما قرا القرآن عشر مرار

''جو شخص ایک مرتبہ سورہ یٰسین پڑھتا ہے تو یہ قرآن کو دس مرتبہ پڑھنے کی مانند ہوگا''
تو انہوں نے یہ جواب دیا: یہ روایت ''منکر'' ہے۔

۳۶۲۵- سوید بن خطاب

اس نے ایاس بن سلمہ سے روایت نقل کی ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۳۶۲۶- سوید بن سعید (م، ق)، ابومحمد ہروی حدثانی انباری

یہ وہ شخص ہے، جس نے نورہ سے متعلق روایت نقل کی ہے' اور یہ وہ چیز ہے جو (زیر ناف بال صاف کرنے کے لیے) ہوتی ہے اس کے ذریعے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا ہے۔
بغوی' ابن ناجیہ اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ علم حدیث کا ماہر اور حافظ تھا' لیکن اس کی عمر زیادہ ہوگئی' تو یہ نابینا ہوگیا تو بعض اوقات اسے ایسے کلمات کی تلقین کردی گئی' جو اس کی حدیث کا حصہ نہیں تھے' ورنہ اپنی ذات کے اعتبار سے یہ سچا ہے اور تحریر بھی اس کی مستند ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' لیکن یہ بکثرت تدلیس کرتا ہے' بغوی کہتے ہیں: یہ حافظان حدیث میں سے ایک ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اس کے بچوں کو چنا ہے۔
ابوزرعہ کہتے ہیں: جہاں تک اس کی تحریرات کا تعلق ہے' تو وہ مستند ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث

منکر ہے'

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ انتہائی ضعیف ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ ضعیف ہے۔

میمونی نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا: مجھے صرف بھلائی کا علم ہے' ایک شخص نے ان سے کہا: ایک شخص ان کے پاس ایک تحریر لے کر آیا' جو فضائل کے بارے میں تھی' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہلے کر دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مؤخر کر دیا' تو امام ابوعبداللہ (یعنی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ) اس پر بڑے حیران ہوئے' انہوں نے کہا: ہوسکتا ہے یہ کسی اور کے حوالے سے منقول ہو،

صالح جزرہ کہتے ہیں: سوید نامی راوی ''صدوق'' ہے' البتہ یہ نابینا ہو گیا تھا تو اسے کلمات کی تلقین کر دی جاتی تھی' جو اس کی حدیث کا حصہ نہیں تھے۔

جنیدی نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے کہ یہ نابینا ہو گیا تھا اور اس کو وہ کلمات تلقین کیے جاتے تھے' جو اس کی حدیث کا حصہ نہیں ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی' تو اس کے سامنے کچھ ایسی روایات پڑھ دی جاتی تھیں' جن میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا تھا اور یہ انہیں درست قرار دے دیتا تھا' جہاں تک یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے' تو انہوں نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور اسے برا بھلا کہا ہے' ابن جوزی نے یہ روایت نقل کی ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک الحدیث'' ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قيل يا رسول الله، لو صليت على ام سعد، فصلى عليها بعد شهر، كان غائبا.

''عرض کی گئی: یارسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کی نماز جنازہ ادا کر لیں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ کے بعد ان کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس وقت (وہاں) موجود نہیں تھے''۔

یہ روایت ایک جماعت نے سوید کے حوالے سے نقل کی ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

المهدي من ولد فاطمه

''مہدی' فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا''۔

روایت کے یہ الفاظ ایک جماعت کے سفیان کے حوالے سے نقل کیے ہیں:

يملك رجل من اهل بيتي يواطىء اسمه اسمي.

''میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حکمران بنے گا' جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا''۔

اس روایت کو منجنیقی نے اس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھدی جملا لابی بکر.

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک اونٹ تحفے کے طور پر دیا''

خطیب کہتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں سوید منفرد ہے' اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے فریابی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جب میں نے سوید کی طرف جانے کا ارادہ کیا' تو مجھے کہا گیا: تم پہلے اس سے سوالات کر کے اس کی حقیقت معلوم کر لینا' تم اس سے یہ پوچھنا کہ اس نے عیسی بن یونس سے اس حدیث کا سماع کیا ہے؟ میں اس کے پاس آیا' میں نے اس سے اس بارے میں سوال کیا' تو اس نے کہا: عیسی نے مجھے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

تفترق ھذہ الامۃ بضعا وسبعین فرقہ، شرھا فرقہ قوم یقیسون الرای یستحلون - او قال: فیحلون بہ الحرام ویحرمون بہ الحلال.

''یہ امت 70 سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور ان میں سب سے بُرا فرقہ وہ لوگ ہوں گے' جو اپنی رائے کے ذریعے قیاس کریں گے اور اس کے ذریعے حرام کو حلال قرار دیں گے اور حلال کو حرام قرار دیں گے'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''

فریابی کہتے ہیں: میرے اور اس کے درمیان بڑی گفتگو ہوئی' ابن عدی کہتے ہیں: یہ نعیم بن حماد کے حوالے سے عیسی سے منقول ہونے کے طور پر معروف ہے' پھر حکم بن مبارک نے بھی اسے روایت کیا ہے' یہ کہی گئی ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یعنی عیسی کے حوالے سے اس کے منقول ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے' پھر عبدالوہاب نے اسے چوری کر لیا اور دوسرا شخص نضر بن طاہر تھا اور تیسرا سوید تھا۔ آگے چل کے ابن عدی کہتے ہیں: سوید نے امام مالک کے حوالے سے ''مئوطا'' نقل کی ہے' یہ بات بیان کی گئی ہے: اس نے یہ کتاب دیوار کے پیچھے بیٹھ کر سنی تھی' تو امام مالک سے روایت نقل کرنے میں یہ ضعیف ہے اور یہ ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس کا خون بہانا جائز ہے' حسین بن فہم نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل نہ کرے۔

ابوبکر اعین سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو وہ بولے: اس کی اچھی حالت تھی اور عمر رسیدہ شخص ہے۔

ابویعلیٰ بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من قال فی دیننا برایہ فاقتلوہ.

''جو شخص ہمارے دین کے بارے میں' اپنی رائے کے ذریعے کوئی بات بیان کرے' تو اسے قتل کر دو''۔

ابن عدی کہتے ہیں: سوید نے ایک مرتبہ یہ روایت اسحاق بن نجیح کے حوالے سے ابن ابورواد سے نقل کی تھی، ابن عدی کہتے ہیں: یہ

وہ حدیث ہے' جس کے بارے میں یحییٰ نے یہ کہا ہے: اگر مجھے ڈھال اور تلوار مل جائے' تو میں سوید انباری کے ساتھ لڑائی کروں گا۔
حاکم کہتے ہیں: سوید کی اس حدیث کو منکر قرار دیا گیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں کہ ''جو شخص عشق کرے اور پاک دامن رہے اور اسے چھپا کے رکھے تو وہ شہید ہونے کے عالم میں مرتا ہے'' پھر انہوں نے یہ بات کی: یہ بات کہی گئی ہے: یحییٰ نے جب اس کی اس روایت کا ذکر کیا تو یہ کہا: اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتے' تو میں سوید کے ساتھ جنگ کرتا۔
ابراہیم بن ابوطالب کہتے ہیں: میں نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: آپ نے اپنی ''صحیح'' میں سوید کے حوالے سے کیسے روایت نقل کر لی؟ تو انہوں نے کہا: میرے پاس ایک نسخہ حفص بن میسرہ کی طرف سے آیا تھا' جس میں یہ روایت تھی کہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة
''حسن اور حسین' جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں''
یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ابومعاویہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت جھوٹی ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب میں مصر میں داخل ہوا' تو میں نے منجنیقی کی ''مسند'' میں یہ حدیث پائی' یہ ایک ثقہ راوی ہے۔ اس نے ابوکریب کے حوالے سے ابومعاویہ سے یہ روایت نقل کی ہے' تو اس حوالے سے سوید کی خلاصی ہو جاتی ہے
حسن بن سفیان نے ''اربعین'' میں سوید کے حوالے سے' اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ما بعث الله نبيا لقوم الا كان فيهم المرجئه والقدريه يشوشون عليه امر امته، ان الله لعنهم على لسان سبعين نبيا.
''جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو کسی قوم کی طرف مبعوث کیا' تو اس کی قوم میں مرجئہ نظریات رکھنے والے لوگ اور قدریہ فرقے کے نظریات رکھنے والے لوگ ہوتے تھے' جس کی وجہ سے اپنی امت کے حوالے سے اس نبی کو تشویش ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر ستر انبیاء کی زبانی لعنت کی ہے''۔
ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كل معروف صدقه، ما انفق الرجل على نفسه واهله فهو صدقه، ما وقى به عرضه فهو صدقه، ما انفق من نفقه فعلى الله خلفها الا ما كان في بنيان او معصيه.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نیکی صدقہ ہے اور آدمی اپنی ذات پر اور اپنی بیوی پر جو خرچ کرتا' یہ صدقہ شمار ہوگا' اور جس کے ذریعے' وہ اپنی عزت کو بچالیتا ہے' وہ صدقہ شمار ہوگا اور جو چیز بھی وہ خرچ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے' کہ وہ اس کا بدلہ اسے عطا کرے' سوائے اس چیز کے' جسے وہ تعمیرات کے لیے خرچ کرے' یا نافرمانی کے لیے خرچ کرے''۔

یہ روایت انتہائی غریب ہے لیکن ایک عالی سند کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: جابر بن زید کہتے ہیں: میں نے لوگوں کے اعمال کا جائزہ لیا' تو یہ بات سامنے آئی کہ نماز جسم کو مشقت کا شکار کرتی ہے' مال کو مشقت کا شکار نہیں کرتی ہے، روزے کی بھی یہی حالت ہے' لیکن حج' مال اور جسم دونوں کو مشقت کا شکار کرتا ہے' اس لیے میرا یہ خیال ہے کہ حج ان تمام عبادات سے افضل ہے۔

سوید نامی یہ راوی ایک سو سال تک زندہ رہا تھا اور اس کا انتقال 240 ہجری میں ہوا۔

محمد بن عبدالسلام نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صاحب الذبح اسحاق وقوله: وبشرناه باسحاق ، اى بنبوته

''(حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جس صاحبزادے کو) ذبح کیا گیا تھا' وہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں' اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''ہم نے اسے اسحاق سے متعلق خوشخبری دی'' اس سے مراد یہ ہے: ان کے نبی ہونے کی خوشخبری دی''

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے' حضرت جارود عبدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اتيت النبى صلى الله عليه وسلم ابايعه فقلت: انى على دين، انى تركت دينى، دخلت فى دينك، لا يعذبنى الله فى الآخره ؟ قال: نعم.

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا' میں نے عرض کی: پہلے میں ایک اور دین پر تھا' اب میں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں داخل ہو رہا ہوں' تو کیا اللہ تعالیٰ مجھے آخرت میں عذاب نہیں دے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جی ہاں!''

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے' عبید بن ابو جعد بیان کرتے ہیں:

سئل جابر عن قتال على رضى الله عنه: ما يشك فى قتاله الا كافر.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا' تو وہ بولے: ان کے ساتھ جنگ کرنے کے بارے میں صرف کوئی کافر ہی شک کرے گا''

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انا مدينه العلم، على بابها، فمن اراد المدينه فليات باب المدينه

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں علم کا شہر ہوں' علی اس کا دروازہ ہے' جو شخص شہر میں آنا چاہتا ہو وہ شہر کے دروازے پر آئے''۔

۳۶۲۷- سوید بن سعید دقاق

اس کی شناخت نہیں ہو سکی' اس نے علی بن عاصم کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے' یہ بات ابن جوزی نے بیان کی ہے۔

۳۶۲۸- سوید بن عبدعزیز (ت، ق) دمشقی

یہ بعلبک کا قاضی تھا' اصل میں یہ ''واسط'' کا رہنے والا تھا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ دمشق میں عیسائیوں کا قاضی تھا' یہ واسط کا رہنے والا تھا' پھر یہ حمص منتقل ہو گیا' اس کی نقل کردہ حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے' یہ روایت عباس دوری نے یحییٰ کے حوالے سے نقل کی ہے' لیکن ابن دورقی نے ان سے یہ روایت نقل کی ہے: یہ واسط کا رہنے والا تھا اور پھر دمشق منتقل ہو گیا تھا' یہ راوی کوئی چیز نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ بعض روایات میں غور و فکر کی گنجائش ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: یہ ''متروک'' ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

لا اعافي رجلا قتل بعد عفوه واخذه الديه.

''میں ایسے شخص کو معاف نہیں کروں گا' جو (اپنے مقتول عزیز کے قاتل کو) معاف کر دینے کے بعد اور دیت وصول کر لینے کے بعد (قاتل کو) قتل کرتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

كل مال وان كان تحت سبع ارضين تؤدى زكاته فليس بكنز، كل مال لا تؤدى زكاته وان كان ظاهرا فهو كنز.

''ہر وہ مال' اگرچہ وہ سات زمینوں کے نیچے ہو' اگر اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے' تو وہ ''کنز'' شمار نہیں ہو گا' اور ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو' اگرچہ وہ ظاہری طور پر موجود ہو' پھر بھی وہ ''کنز'' شمار ہو گا''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان في جهنم رحا تطحن علماء السوء طحنا.

''جہنم میں ایک چکی ہے جو علمائے سوء کو پیس دے گی''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت نقل کرنے میں سوید بن عبدالعزیز نامی راوی منفرد ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم سقط عن فرس فجحش

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے' جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے''

یہ روایت سند کے اعتبار سے منکر ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے سوید پر تنقید کی ہے اور آخر میں یہ کہا ہے: یہ وہ شخص ہے' جس کے بارے میں، میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا' کیونکہ یہ ثقہ لوگوں کے قریب ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہرگز نہیں! بلکہ یہ تو انتہائی ''واہی'' راوی ہے

ابونعیم حلبی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن بیع السنبل حتی ییبس.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالی کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ خشک نہیں ہو جاتی''

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''لین'' ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا، اس کی پیدائش 108 ہجری میں ہوئی تھی اور اس کا انتقال 194 ہجری میں ہوا۔

۳۶۲۹- سوید بن عمرو (م، ت، س، ق) کلبی، ابوولید، کوفی

اس نے حماد بن سلمہ اور شریک سے، جب کہ اس سے ابن نمیر اور ابوشیبہ کے دونوں صاحبزادوں نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

جہاں تک ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے' تو انہوں نے اس کے بارے میں زیادتی کرتے ہوئے جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ اسانید کو الٹ پلٹ دیتا تھا' اور یہ مستند سندوں کو واہی متون کے ساتھ ملا کر ایجاد کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

احبب حبیبك هونا ما

''تم اپنے محبوب سے محبت رکھو' خواہ وہ کتنا ہی کم تر حثییت کا مالک کیوں نہ ہو''۔

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور ثبت ہے' یہ نیک اور عبادت گزار شخص تھا۔

۳۶۳۰- سوید بن قیس (د، س، ق)، مصری

اس نے زہیر بلوی سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' یزید بن ابوحبیب اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے' تاہم امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۳۶۳۱- سوید بن وہب (د)

یہ تابعی ہے' ابن عجلان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(سویدہ)

۳۶۳۲- سویدہ بنت جابر (د)

اس کی شناخت نہیں ہو سکی' جس طرح اس کی والدہ کی اور جس نے ان سے نقل روایت کی ہے' ان کی شناخت نہیں ہو سکی۔

اس خاتون نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مضرس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بايعت النبي صلى الله عليه وسلم فقال: من سبق الى شيء فهو له، فخرج الناس يتعادون يتخاطون.

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جس چیز تک پہنچ جائے وہ اسے ملے گی' تو لوگ ایک دوسرے سے آگے نکلتے ہوئے اور ایک دوسرے کو پھلانگتے ہوئے نکلے''۔

میں نے یہ روایت حافظ ابوالحجاج کے حوالے سے سنی ہے' جوانہوں نے اپنی سند کے ساتھ ان راویوں کے حوالے سے نقل کی ہے۔

(سیار)

۳۶۳۳-سیار بن حاتم (ق، ت، س) عنزی بصری

یہ صالح الحدیث ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبیداللہ قواریری کہتے ہیں: اسے عقل نہیں تھی' یہ میرے ساتھ دکان میں تھا' قواریری سے دریافت کیا گیا: کیا آپ اس پر الزام عائد کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

حاکم کہتے ہیں: سیار اپنے زمانے کا بڑا عبادت گزار شخص تھا' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے بکثرت روایات نقل کیں ہیں' ازدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ جعفر بن سلیمان سے روایات نقل کرنے والا شخص ہے' اس کا انتقال 200 ہجری میں' یا اس سے ایک سال پہلے ہوا تھا۔

۳۶۳۴-سیار بن مغرور.

اس کے باپ کے نام کے بارے میں اختلاف ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا ہے: اس کے باپ کا نام معرور ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' سماک بن حرب اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

اس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے بھی روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے۔

۳۶۳۵-سیار بن ابومنصور

(یا شاید) منظور' اس نے وائلہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

(سیدان، سید)

۳۶۳۶- سیدان بن مضارب (خ) باہلی

اس نے حماد بن زید سے جب کہ اس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں یہ ''صدوق'' ہے، ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے اور ''صدوق'' ہے یہ بات بیان کی گئی ہے اس کا انتقال 224 ہجری میں ہوا۔

۳۶۳۷- سید بن شماس بصری

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے محدثین کے اس کے بارے میں کلام کیا ہے ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے یہ سید بن شماس السمان ہے۔

اس نے عطاء سے سوالات کیے ہیں اور ابن سیرین سے سماع کیا ہے جب کہ موسیٰ بن اسماعیل نے اس سے سماع کیا ہے۔

۳۶۳۸- سید بن عیسیٰ کوفی

اس نے ابواسحاق سے اور اس سے نفیلی، ابوسعید اشج نے اس سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے

(سویہ، سیف)

۳۶۳۹- سویہ

یہ موسیٰ اسواری کی والدہ کا شوہر ہے (یعنی یہ موسیٰ کا سوتیلا باپ ہے۔) یہ مجہول ہے۔

۳۶۴۰- سیف بن ابوزیاد

یہ مروان فزاری کے مشائخ میں سے ہے اور مجہول ہے اس کا استاد ابوبکر بھی مجہول ہے۔

۳۶۴۱- (صح) سیف بن سلیمان (خ،م) مکی

یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے

اس نے مجاہد اور دیگر حضرات سے جب کہ اس سے ابونعیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ القطان نے سیف سے بغض رکھنے کے باوجود اس کے حوالے سے روایات نقل

کی ہیں۔
جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کا ذکر ''الکامل'' میں کیا ہے اور اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

قضی بیمین وشاهد.
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا تھا''۔
عباس نے یحییٰ بن معین سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ محفوظ نہیں ہے' کیونکہ سیف نامی راوی ''قدریہ'' فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔
میں یہ کہتا ہوں امام عبدالرزاق نے بھی یہ روایت محمد بن مسلم طائفی کے حوالے سے عمرو سے نقل کی ہے' جب کہ داؤد عطار کے حوالے سے عمرو کے حوالے سے بھی یہ روایت نقل کی گئی ہے۔
پھر ابن عدی نے یہ کہا ہے: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔
علی نے یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ہمارے نزدیک ان ثبت راویوں میں سے ایک ہے' جو صدوق ہیں اور جو حافظ حدیث ہیں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور ثبت ہے۔

۳۶۴۲- سیف بن عمر (ت) ضبی اسیدی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب تمیمی برجمی ہے اور ایک قول کے مطابق سعدی کوفی ہے' یہ شخص ''الفتوح'' اور ''الردۃ'' نامی کتابوں اور دیگر کتابوں کا مصنف ہے' یہ واقدی کی طرح ہے۔
یروی عن
اس نے ہشام بن عروہ، عبیداللہ بن عمر، جابر جعفی اور بہت سے مجہول لوگوں سے روایات نقل کی ہیں' یہ روایات نقل کرنے والا شخص ہے اور عارف ہے۔
جبارہ بن مغلس، ابومعمر قطیعی، نضر بن حماد عتکی اور جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل نہیں کیا ہے: یہ ضعیف ہے' مطین نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک ٹکا اس سے زیادہ بہتر ہے۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس پر زندیق ہونے کا الزام ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات منکر ہیں۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:
کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرض نفسه على القبائل بمكه يعدهم الظهور، فاذا قالوا: لمن الملك بعدك ؟ امسك، لانه لم يؤمر في ذلك بشيء، حتى نزلت وانه لذكر لك ولقومك (الزخرف:۴۴).
فكان بعد اذا سئل قال لقريش فلا يجيبونه حتى قبلته الانصار.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مختلف قبائل کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور ان کے ساتھ یہ وعدہ کرتے تھے کہ ان کو غلبہ حاصل ہو گا' تو وہ لوگ یہ کہتے تھے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت کسے ملے گی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جواب نہیں دیتے تھے' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی

''بیشک یہ تمہارے لیے اور تمہارے قوم کے لیے نصیحت ہے''

تو اس کے بعد جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: یہ قریش کو ملے گی۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول نہیں کرتے تھے' مگر یہ کہ انصار نے اسے قبول کر لیا''۔

مکحول بیروتی نے اپنی سند کے ساتھ ابن نمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: سیف ضبی تمیمی ہے' جمیع یہ کہتے ہیں: یہ بنوتمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا اور احادیث ایجاد کرتا تھا اور اس پر زندیق ہونے کا الزام ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رايتم الذين يسبون اصحابى فالعنوهم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں: تو تم ان پر لعنت کرو''

یہ روایت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ حدیث منکر ہے۔

سیف کا انتقال رشید کے زمانے میں ہوا تھا۔

۳۶۴۳- سیف بن عمیرہ.

اس نے ابان بن تغلب اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ کوفی ہے' ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اس سے اس کے بیٹے علی بن سیف، جعفر بن علی جریری نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۶۴۴- سیف بن محمد (ت) کوفی

یہ سفیان ثوری کا بھانجا ہے' اس نے عاصم احول، اعمش اور ایک گروہ سے' جب کہ اس سے محمود بن خداش، احمد بن ابوشریح اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ کذاب ہے' عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے، یہ کذاب اور خبیث ہے' یہ یہاں ہوا کرتا تھا' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی نقل کیا گیا ہے: یہ کذاب ہے' جب کہ اس کا بھائی عمار ثقہ ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ''متروک'' ہے اور ''ثقہ'' نہیں ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' جوزجانی کہتے ہیں: سیف اور عمار دونوں سفیان ثوری کے بھانجے ہیں' یہ دونوں قوی نہیں ہیں اور نہ ہی قریب ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

بینا انا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حیز لابی طالب نصلی اذ اشرف علینا - یعنی ابا طالب - فبصر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا عم، الا تنزل فتصلی معنا ؟ فقال: یابن اخی، انی لأعلم انك علی الحق، لکنی اکرہ ان اسجد فتعلونی استی، لکن انزل یا جعفر فصل جناح ابن عمك.فنزل جعفر فصلی عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فلما قضی صلاتہ قال: اما ان اللہ قد وصلك بجناحین تطیر بھما فی الجنہ، کما وصلت جناح ابن عمك.

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جناب ابوطالب کی ایک عمارت میں نماز ادا کر رہا تھا' اس دوران جناب ابوطالب وہاں تشریف لے آئے' جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو بولے: اے چچا جان! کیا آپ ہمارے ساتھ آ کر نماز ادا نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں یہ جانتا ہوں کہ تم حق پر ہو' لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں سجدے میں جاؤں اور اور میرے سرین اوپر ہو جائیں' اے جعفر! تم نیچے اترو اور اپنے چچازاد کے پہلو میں نماز ادا کرو' تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نیچے آئے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بائیں طرف کھڑے ہو کر نماز ادا کی' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں دو پر عطا کرنے ہیں' جن کے ذریعے تم جنت میں اڑتے پھرو گے' جس طرح تم نے اپنے چچازاد کے پہلو میں نماز ادا کی ہے''۔

ابن عدی کہتے ہیں: ثوری سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

عن ابوعثمان، عن جریر بن عبد اللہ - وکنت معہ بالبوازیج، قال: فرکض دابتہ، رکضت انا، فقلت: یا ابا عبد اللہ، لای شیء رکضت ؟ قال: ھذا المکان الذی یخسف بہ، سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: تبنی مدینہ یجتمع فیھا جبابرہ اھل الارض یخسف بھا، فلھی فی الارض اشد ذھابا من السکة توتد فی الارض.

''ابوعثمان' حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں ان کے ساتھ ''بوازیج'' کے مقام پر موجود تھا' ان کی سواری کو ٹھوکر لگی' تو میں بھی گر گیا' میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! یہ کس چیز سے ٹھوکر لگی ہے؟ تو وہ بولے: یہ وہ جگہ ہے' جہاں زمین میں دھنسایا جائے گا' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک شہر تعمیر ہوگا' جس میں روئے زمین کے بڑے بڑے ظالم لوگ اکٹھے ہونگے اور انہیں وہاں دھنسا دیا جائے گا اور یہ سرزمین چلنے کے اعتبار سے سیدھے راستے سے زیادہ دشوار گزار ہوگی۔ جس میں پاؤں دھنستے ہوں گے''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۳۶۴۵- سیف بن مسکین

اس نے سعید بن ابوعروبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ بصری بزرگ ہے' اس نے مقلوب روایات نقل کی ہیں اور موضوع

روایات نقل کی ہیں یہ بات ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان اللہ اذا اطعم نبیا طعمہ ثم قبضہ کانت للذی یلی الامر من بعدہ

''بے شک جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے' پھر اس کی روح کو قبض کرتا ہے' تو وہ نعمتیں اس شخص کے لیے ہو جاتی ہیں جو اس کے بعد مسلمانوں کا امیر بنتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال: خذ عنی کذا، خرجت فی طلب العلم فقدمت الکوفہ، فاذا انا بابن مسعود، فقلت لہ: ھل للساعہ من علم یعرف ؟ قال: سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلك، فقال: من اعلام الساعہ ان یکون الولد غیظا، المطر قیظا، یفیض الاشرار فیضا، یصدق الکاذب، یکذب الصادق، یؤتمن الخائن، یخون الامین، یسود کل امہ منافقوھا ، کل سوق فجارھا، تزخرف المحاریب، تخرب القلوب، یکتفی النساء بالنساء ، الرجال بالرجال، تخرب عمارہ الدنیا، یعمر خرابھا، تظھر الغیبہ، اکل الربا، تظھر المعازف والکبول، یشرب الخمر، تکثر الشرط والغمازون والھمازون.

''انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے اتنا کچھ حاصل کرو' کیونکہ میں نے علم کی تلاش میں کوفہ کا سفر کیا' وہاں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موجود تھے' میں نے ان سے کہا: کیا قیامت کے بارے میں کوئی ایسی بات ہے جس کی شناخت ہو سکے (یا کوئی نشانی ہے؟) انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیا: قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ بچہ غصے والا ہوگا، بارش مسلسل ہوگی، برے لوگ پھیل جائیں گے' جھوٹے کو سچا قرار دیا جائے گا اور سچے کو جھوٹا قرار دیا جائے گا' خیانت کرنے والے کو امین مقرر کیا جائے گا اور امین شخص خیانت کا مرتکب ہوگا، ہر گروہ اپنے منافق کو سردار بنائے گا ہر بازار گناہ گاروں سے بھرا ہوا ہوگا، محرابوں کو سجا لیا جائے گا، دل خراب ہو جائیں گے' عورتیں' عورتوں پر اور مرد، مردوں پر اکتفاء کریں گے' دنیا کی آبادی خراب ہو جائے گی اور اس کی خرابی ہی اس کی آبادی ہوگی' غیبت عام ہو جائے گی، سود کھایا جائے گا' آلات موسیقی عام ہو جائیں گے' شراب پی جائے گی، رذیل' غیبت کرنے اور عیب لگانے والے لوگوں کی کثرت ہو جائے گی''۔

۳۶۴۶- سیف بن منیر

اس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے، کیونکہ اس راوی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت

''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تکفروا اهل ملتي وان عملوا الكبائر

''میرے اہل ملت کو کافر قرار نہ دو اگر چہ انہوں نے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا ہو''

لیکن یہ مکرم بن حکیم کی نقل کردہ روایت ہے جو اس سے نقل کرنے والوں میں سے ایک ضعیف راوی ہے۔

۳۶۴۷- سیف بن ابومغیرہ

اس نے مجالد سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے محبوب بن محرز نے اس سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف اور مجہول ہے اس کی نقل کردہ حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

۳۶۴۸- سیف بن ہارون برجمی کوفی

اس نے اسماعیل بن ابوخالد، سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: ابوالعلاء کوفی محمد بن صباح دولابی کا یہ قول نقل کیا ہے انہوں نے سیف بن ہارون کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی: اس نے اپنے گھر میں ایک قبر کھودی ہوئی تھی وہ روزانہ اس میں داخل ہوتا تھا اور پھر کہتا تھا: میرے اوپر مٹی ڈالو اور پھر وہ چیختا تھا: مجھے واپس لے جاؤ تاکہ شاید میں وہ نیک عمل کرلوں جو میں نے نہیں کیا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے سلیمان تیمی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن السمن و (عن) الجبن وعن الفراء ، فقال: الحلال ما احل الله في كتابه، الحرام ما حرم الله في كتابه، ما سكت عنه فهو مما عفا عنه.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چربی سے تیار شدہ گھی پنیر اور جانور کی کھال سے بنی ہوئی پوستین کے استعمال کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا اور حرام وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جس چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا تو یہ ان چیزوں میں شامل ہوگی جن سے اس نے درگزر کیا ہے''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سیف ضعیف اور متروک ہے۔

۳۶۴۹- سیف بن ہارون

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے جس نے شعبہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے ایک قول کے

مطابق اس کا نام سیف بن وہب ہے۔

۳۶۵۰- سیف بن وہب

اس نے ابوطفیل سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے شرمگاہیں ملنے کی صورت میں غسل لازم ہونے کی روایت نقل کی ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۳۶۵۱- سیف، شامی (د)

اس کی شناخت نہیں ہوسکی' خالد بن معدان اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۶۵۲- سیف آمدی

یہ علم کلام کا ماہر ہے اور اس نے کئی تصانیف کی ہیں' علی بن ابوعلی ہے' اسے اس کے غلط عقیدے کی وجہ سے دمشق سے جلاوطن کر دیا گیا تھا' اس کے بارے میں، یہ بات مستند طور پر ثابت ہے کہ اس نے نماز پڑھنا ترک کر دیا تھا' ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں' ویسے یہ بہت سمجھدار تھا' اس کا انتقال 630 ہجری میں ہوا۔

﴿حرف الشین﴾

(شاذان، شاذ، شاہ)

۳۶۵۳- شاذان

یہ نضر بن سلمہ ہے، جس کا ذکر ''نون'' سے متعلق باب میں آئے گا۔

۳۶۵۴- شاذ بن فیاض (د، س)

اس کا نام ہلال ہے اس کا ذکر ''ہا'' سے متعلق باب میں آئے گا، یہ ''صدوق'' ہے، امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۳۶۵۵- شاہ بن شیر بامیان الخراسانی

اس نے قتیبہ بن سعید سے روایات نقل کی ہیں، اس پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ یہ احادیث ایجاد کرتا تھا، اس کے حوالے سے سیاہ رنگ پہننے کے بارے میں روایت منقول ہے، امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا۔

(شاہین، شباب)

۳۶۵۶- شاہین بن حیان،

یہ فہد کا بھائی ہے، رجاء بن محمد بصری نے اس سے روایات نقل کی ہیں، ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو وہ بولے: یہ ضعیف الحدیث ہے۔

۳۶۵۷- شباب بن العلاء.

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

(شبابہ)

۳۶۵۸-(صح) شبابہ بن سوار (ع) مدائنی

یہ ''صدوق'' ہے اور علم الحدیث کا بڑا ماہر ہے لیکن اس میں بدعتی نظریات پائے جاتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ارجاء'' کے عقیدے کی طرف دعوت دیا کرتا تھا' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا' لیکن یہ ''صدوق'' ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی کنیت ابوعمرو ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام ''مروان'' ہے اور اس کا لقب ''شبابہ'' ہے۔

احمد بن ابویحییٰ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میں نے ''ارجاء'' کے نظریات کی وجہ سے شبابہ کو ترک کر دیا تھا' ان سے کہا گیا: ابومعاویہ بھی تو ارجاء کا عقیدہ رکھتا تھا' انہوں نے جواب دیا: شبابہ اس نظریے کا داعی تھا۔

عثمان بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے کہا: شبابہ نے شعبہ سے جو روایات نقل کی ہیں' (ان کا کیا حکم ہے؟) انہوں نے جواب دیا: ثقہ ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' البتہ یہ ارجاء کا عقیدہ رکھتا تھا' اور جس نے ہزاروں روایات سنی ہوں' وہ اگر کوئی غریب روایت نقل کر دے تو اسے منکر قرار نہیں دیا جائے گا۔

شبابہ نامی اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زنا کرنے سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔

ابوزرعہ کہتے ہیں: شبابہ نے ارجاء کے عقیدے سے رجوع کر لیا تھا' اس نے اپنی سند کے ساتھ ابوادریس خولانی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان عند ابی بن کعب ناس من اهل الیمن یقرئهم، فجاء ت رجلا منهم اقواس من اهله، فغمز ابی قوسا فاعجبته، فقال الرجل: اقسمت علیك الا تسلحتها فی سبیل الله.فقال: لا، حتی اسال رسول الله صلی الله علیه وسلم.فقال: اتحب ان تاتی الله بها فی عنقك یوم القیامه نارا

''ایک مرتبہ اہل یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت ابی بن کعب کے پاس موجود تھے' حضرت ابی انہیں قرأت سکھا رہے تھے' اہل یمن کا ایک شخص اپنے گھر والوں کی تلواریں لے کے آیا' حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک تلوار کو دیکھا' تو وہ انہیں اچھی لگی' اس شخص نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ اسے اللہ کی راہ میں اسلحہ کے طور پر استعمال کریں گے' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں' جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہیں کر لیتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب تم قیامت کے دن اسے اپنی گردن میں ڈال کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آؤ' تو یہ آگ کی بنی ہوئی ہو''

یہ روایت ''مرسل'' ہے' اس کی سند عمدہ ہے لیکن غریب ہے' شبابہ نامی راوی سے اسلامی کتب میں استدلال کیا گیا ہے' اور یہ ثقہ ہے۔

(شبث، شبل)

۳۶۵۹- شبث بن ربعی (د)

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو تسبیح اور تکبیر پڑھنے کے بارے میں ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ''کتاب الضعفاء'' میں کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: محمد بن کعب نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات درست نہیں ہے' کیونکہ ہمارے علم کے مطابق اس نے شبث نامی راوی سے سماع نہیں کیا۔

ازدی کہتے ہیں: یہ وہ پہلا شخص ہے' جس نے حروریہ کو حروریہ بنایا' لیکن اس میں بھی غور وفکر کی گنجائش ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے خارجیوں سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور توبہ کی تھی اور نیکو کار بن گیا تھا۔

سلیمان تیمی نے انس کا یہ بیان نقل کیا ہے: شبث یہ کہتا ہے: میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے حروریہ (فرقے کے لوگوں کو) اس فرقے کی طرف مائل کیا تھا۔

۳۶۶۰- شبل بن علاء بن عبدالرحمٰن

عن ابیہ، عن جدہ، عن ابی ہریرہ- اس راوی نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اذا اراد احدکم امرا فلیقل اللّٰھم انی استخیرك بعلمك ... الحدیث.

''جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے' تو اسے یہ پڑھنا چاہیے: ''اے اللہ تعالیٰ! میں تیرے علم کے مطابق' تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں''

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔

(شبویہ، شبیل)

۳۶۶۱- شبویہ

اس نے عبداللہ بن مبارک سے روایت نقل کی ہے اور ایک منکر حدیث نقل کی ہے' یہ بات عقیلی نے نقل کی ہے۔

۳۶۶۲- شبیب بن بشر (ت، ق) بجلی بصری

یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے'

ابو عاصم اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ''لین الحدیث'' ہے۔

۳۶۶۳-شبیب بن سعید (خ،س) حبطی بصری

یہ ''صدوق'' ہے' لیکن غریب روایات نقل کرتا ہے' ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی ''الکامل'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے یونس بن یزید کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے' جو مستقیم ہے۔ ابن وہب نے اس کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں' ابن مدینی کہتے ہیں: شبیب بن سعید نامی راوی ثقہ ہے' یہ تجارت کے سلسلے میں مصر آیا جایا کرتا تھا اور اس کی مرتب کردہ کتاب مستند ہے' ہم نے وہ کتاب اس کے بیٹے احمد کے حوالے سے نوٹ کی ہے' ابن وہب نے اس کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عکیم کے حوالے سے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

لا تنتفعوا من المیتة باهاب ولا عصب.

''مردار کی کھال یا پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو''

ابن عدی کہتے ہیں: شبیب نامی راوی غلط فہمی کا شکار ہوتا تھا اور وہم کا شکار ہوتا تھا' اس وقت جب وہ اپنے حافظے کی بنیاد پر احادیث بیان کرتا تھا' مجھے یہ امید ہے کہ یہ جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتا تھا' جب اس کا بیٹا احمد اس کے حوالے سے یونس کی روایات نقل کرے تو پھر وہ شبیب نامی شخص کوئی دوسرا ہوگا' یعنی وہ عمدہ ہوگا۔

۳۶۶۴-شبیب بن سلیم

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے فلاس نے روایات نقل کی ہیں اور فلاس اور محمد بن مثنیٰ نے اس پر تنقید کی ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام شبیب بن سلیمان ہے۔

۳۶۶۵-شبیب بن شیبہ (ت)

(اس کی کنیت اور اسم منسوب) ابو معمر تمیمی منقری بصری ہے' یہ خطیب اور بلیغ شخص تھا' عبداللہ بن مبارک سے کہا گیا: یہ تو حکمرانوں کے پاس آتا جاتا ہے' تو انہوں نے کہا: اس کے حوالے سے احادیث بیان کرو' کیونکہ یہ اس سے زیادہ معزز ہے کہ اسے جھوٹا قرار دیا جائے۔

شبیب بن شیبہ کہتے ہیں: میں نے ابن سیرین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کلام اس سے زیادہ وسیع ہے کہ کسی معزز شخص کو جھوٹ بولنے کی ضرورت پڑے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

کنا عند النبی صلی اللہ علیه وسلم، فجاء ہ رجل من الانصار فقال: ان ابنا لی دب من سطح الی میزاب فادع اللہ ان یهبه لابویه. قال النبی صلی اللہ علیه وسلم: قوموا.قال جابر: فنظرت الی

امر هائل.فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم: ضعوا له صبیا علی السطح، فوضعوا له صبیا، فناغاه ثم ناغاه، فدب الصبی حتی اخذه ابوه.فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم: هل تدرون ما قال (له) ؟ قالوا: اللّٰہ ورسوله اعلم.قال: لم تلقی نفسك فتتلفها ؟ قال: انی اخاف الذنوب.قال: فلعل العصمة ان تلحقك.

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک انصاری آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میرا بیٹا چھت پر پرنالے کی طرف سے گر گیا ہے' آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اس کے ماں باپ کو وہ ہبہ کر دے (یعنی اسے دوبارہ زندہ کر دے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اٹھو' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس ہولناک صورتِ حال کا جائزہ لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بچے کو چھت پر رکھو' ان لوگوں نے اس کے بچے کو رکھا اور بچے سے دل پسند بات کی اور پھر دوبارہ بات کی تو وہ بچہ گرا' یہاں تک کہ اس کے باپ نے اسے پکڑ لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس نے اس سے کیا کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:) میں تمہاری جان کو کیوں لوٹاؤں کہ تم اس کو ضائع کرو؟ تو اس نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں گناہ کروں گا' تو اس نے کہا: ہوسکتا ہے کہ اگر یہ تمہیں مل جائے تو یہ قسمت کا باعث ہو۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت صرف حسین بن عبداللہ کے حوالے سے نوٹ کی ہے اور انہوں نے اسے یاد رکھا ہو تھا' یہ روایت ''مرسل'' ہے اس کی سند عمدہ ہے لیکن غریب ہے۔

عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: شبیب ''ثقہ'' نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے' صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے' ساجی کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے لیکن وہم کا شکار ہو جاتا ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۳۶۶۶-شبیب بن عبدالملک (د،س) تمیمی بصری

شاید یہ خراسانی ہے' اس نے مقاتل بن حیان کے حوالے سے اس کی ''تفسیر'' نقل کی ہے' اس نے خارجہ بن مصعب سے بھی روایات نقل کی ہیں' جب کہ معتمر نے اس سے روایت نقل کی ہیں' جو عمر میں اس سے بڑے ہیں' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بصرہ سے تعلق رکھنے والا عمر رسیدہ شخص ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس نے اس سے روایات نقل کی ہو' صرف معتمر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔

۳۶۶۷-شبیب بن مہران عبدی

اس نے قتادہ سے اور اس سے معلیٰ بن اسد اور ابراہیم بن حجاج نے روایات نقل کی ہیں' ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے

اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔

حافظ سیف بن مجد کہتے ہیں: اس کے بارے میں کچھ کیا گیا ہے۔

۳۶۶۸-شبیب بن فلان، ابوحارث.

ایک نسخہ میں اس کا نام شبیب بن حارث ہے' اس نے موسیٰ بن مجاہد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۳۶۶۹-وشبیل بن عائذ

یہ عامر بن حفص کا استاد ہے۔

(شجاع)

۳۶۷۰-شجاع بن اسلم حاسب.

اس نے ابوبکر بن مقاتل سے روایات نقل کی ہیں' حافظ خطیب کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔

۳۶۷۱-شجاع بن عبدالرحمٰن.

اس نے حسین سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۶۷۲-شجاع بن بیان واسطی

اس نے مسلم زنجی سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

۳۶۷۳-(صح) شجاع بن ولید (ع) ابوبدر سکونی حافظ

یہ صدوق اور مشہور ہے' اس نے مغیرہ بن مقسم اور لیث سے' جب کہ اس سے اس کے بیٹے ولید، ابوخیثمہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ لین الحدیث ہے' یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے' لیکن متین نہیں ہے' اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا' البتہ اس کے پاس محمد بن عمرو کے حوالے سے منقول کچھ مستند احادیث تھیں۔

مروزی یہ کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے کہا: کیا ابوبدر ثقہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے یہ امید ہے کہ یہ صدوق ہوگا' کیونکہ یہ نیک لوگوں کے ساتھ اٹھا بیٹھا کرتا تھا۔

راوی کہتے ہیں: یہ شخص یہ نہیں کہتا تھا ''حدثنا'' (انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی) لوگوں نے یہ چاہا کہ یہ ان کے سامنے یہ لفظ استعمال کرے کہ ''انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی'' لیکن اس نے یہ بات تسلیم نہیں کی' راوی کہتے ہیں: شاید یہ خصیف کا قول ہے ایک

مرتبہ میں یحییٰ بن معین کے ساتھ تھا' ان کی ملاقات ابوبدر سے ہوئی' تو انہوں نے اس سے کہا: اے بزرگوار! تم اللہ سے ڈرو اور ان احادیث کا جائزہ لو' جو تمہارے بیٹے نے تمہیں دی ہیں' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے شرم آ گئی اور میں ایک طرف ہٹ گیا' پھر مجھے پتہ چلا کہ انہوں نے یہ کہا: اگر تم جھوٹے ہوئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ یہ اور یہ کرے۔

وکیع نے سفیان ثوری کا یہ بیان نقل کیا ہے: کوفہ میں ابوبدر سے زیادہ عبادت گزار اور کوئی شخص نہیں تھا' اس کی مانند روایت حنبل نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس شیخ کی بددعا اسے لاحق ہو گئی۔

۳۶۷۴- شجاع بن مخلد (م، د، س) فلاس

یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے' ابن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے'

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں'

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

كرسيه موضع قدميه، العرش لا يقدر قدره.

''اللہ تعالیٰ کی کرسی وہ ہے' جہاں اس کے پاؤں رکھنے کی جگہ ہے اور عرش اس کی قدرت کی طاقت نہیں رکھتا''

شجاع نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنے میں غلطی کی ہے' رمادی اور کجی نے اسے ابوعاصم کے حوالے سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ابن مہدی اور وکیع نے بھی سفیان کے حوالے سے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۶۷۵- شجاع

اس نے ابوظبیہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں ان دونوں سے واقف نہیں ہوں' اس کے حوالے سے لیث بن سعد نے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے یہ روایت نقل کی ہے:

من قرا الواقعه كل ليله لم تصبه فاقه.

''جو شخص روزانہ رات کے وقت سورہ واقعہ کی تلاوت کرتا ہے اسے فاقہ لاحق نہیں ہوتا''

یہ روایت سری بن یحییٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

(شداد)

۳۶۷۶- شداد بن حارث

لیث بن سعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۶۷۷- شداد بن ابوسلام

مطور کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے۔

۳۶۷۸- (صح) شداد بن سعید (م،س،ت) راسبی

(اس کی کنیت اور اسم منسوب) ابوطلحہ بصری ہے' یہ صالح الحدیث ہے۔

اس نے یزید بن شخیر سے احادیث کا سماع کیا ہے' عقیلی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے کئی ایسی روایات منقول ہیں' جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے' تو وہ یہ کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالصمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن معین اور ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

وکیع اور بدل نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۶۷۹- شداد بن ابوعمرو (د) بن حماس

یہ تابعی ہے' ابوالیمان نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے (علم حدیث کی طلب میں) بڑا سفر کیا ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۳۶۸۰- شداد، مولی عیاض (د)

اس نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے' جب کہ اس سے جعفر بن برقان نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

(شراحیل، شرحبیل)

۳۶۸۱- شراحیل بن سعید

ابن ہرم کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۳۶۸۲- شراحیل بن عبدالحمید

یہ بقیہ کا کم درجے کا شیخ ہے' یہ مجہول ہے۔

۳۶۸۳- شراحیل بن عمرو عنسی

اس نے عمرو بن اسود سے روایات نقل کی ہیں' محمد بن عوف طائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۳۶۸۴- شراحیل بن عمرو

اس نے بکر بن خنیس سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ پہلے والا راوی ہے۔

۳۶۸۵- شراحیل

اس نے فضالہ بن عبید سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۶۸۶- شراحیل

اس نے ابراہیم نخعی سے روایات نقل کی ہیں' یہ دنوں راوی مجہول ہیں۔

۳۶۸۷- شرحبیل بن سعد (د، ق) مدنی

اس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: محمد بن اسحاق سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو وہ بولے: ہم اس کے حوالے سے کوئی چیز روایت نہیں کرتے ہیں' یحییٰ القطان نے کہا ہے: ایسے شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو اہل کتاب سے روایات نقل کر لیتا ہے' اور شرحبیل سے منہ موڑ لیتا ہے۔

عقیلی کہتے ہیں: موسیٰ بن عقبہ، یحییٰ بن سعید انصاری اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

حجاج اعور نے ابن ابوذئب کا یہ قول نقل کیا ہے: شرحبیل بن سعد پر تہمت عائد کی گئی ہے' کئی حضرات نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے' بشر بن عمر نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' ابن مدینی، سفیان کا یہ قول نقل کیا ہے: اہل بدر کے بارے میں اس سے زیادہ جاننے والا اور کوئی شخص نہیں ہے' اسے حاجت لاحق ہوئی تو لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا' جب یہ کسی شخص کے پاس جائے تو اس سے کوئی چیز مانگے اور وہ اس کو نہ دے تو وہ کہیں یہ نہ کہہ دے کہ تمہارا والد غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوا۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ لین ہے' ابن عیینہ کہتے ہیں: شرحبیل فتویٰ دیتا تھا اور مغازی کے بارے میں اس سے زیادہ علم اور کسی کو نہیں ہے'

ابن سعد کہتے ہیں: یہ اتنے عرصے تک زندہ رہا کہ اختلاط کا شکار ہو گیا اور محتاج ہو گیا' اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا' جب کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ ضعیف ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' البتہ اس کا اعتبار کیا جائے گا' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات منکر ہیں اور یہ ضعیف ہونے کے زیادہ قریب

ہے۔

۳۶۸۸- شرحبیل بن حکم.

اس نے عامر بن نائل سے روایات نقل کی ہیں' ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں ان دونوں کی ضمانت سے بری ذمہ ہوں' ان دونوں کے حوالے سے انہوں نے "کتاب التوحید" میں روایات نقل کی ہیں۔

۳۶۸۹- شرحبیل بن شریک (م،ت،س).

لیث بن سعد اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس نے ابوعبدالرحمٰن حبلی سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۶۹۰- شرحبیل بن مسلم (د،ت،ق) خولانی

یہ تابعی ہے اور مشہور ہے' اس نے عتبہ بن عبد اور ابوامامہ سے' جب کہ اس سے حریز بن عثمان اور اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' کوسج نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔

ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ شرحبیل بن مسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب اسود نامی شخص نے یمن میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا' تو اس نے ابومسلم خولانی کو بلوایا' وہ اس کے پاس آئے تو اس نے ان سے دریافت کیا' کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس نے دریافت کیا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اسود نے حکم دیا کہ بہت زیادہ آگ جلائی جائے' پھر ابومسلم کو اس میں ڈال دیا گیا' تو انہیں کوئی نقصان نہیں ہوا' تو اسود سے کہا گیا: اگر تم نے انہیں جلاوطن نہ کیا' تو تمہارے بہت سے پیروکار خراب ہو جائیں گے' تو اس نے انہیں وہاں سے چلے جانے کی ہدایت کی' یہ مدینہ منورہ آ گئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا تھا' انہوں نے اپنی سواری کو بٹھایا' مسجد میں داخل ہوئے نماز ادا کی' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو اٹھ کر ان کے پاس آئے اور دریافت کیا: آپ کون ہیں اور کہاں سے تعلق ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یمن سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس شخص کا کیا بنا جسے نبوت کے جھوٹے دعویدار نے آگ میں ڈلوا دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ شخص عبداللہ بن ثوب تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ وہی شخص ہیں؟ انہوں جواب دیا: اللہ جانتا ہے' جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں گلے لگا لیا' اور رو پڑے' پھر انہیں ساتھ لے کر گئے' اور اپنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا' اور یہ کہا: ہر طرح کی حمد و ثناء اس اللہ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے اس وقت تک موت نہیں دی' جب تک اس نے مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے وہ شخص نہیں دکھا دیا' جس کے ساتھ اس نے وہی سلوک کیا' جو اس نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔

اسماعیل نامی راوی کہتے ہیں: میں نے عنس اور خولان قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو پایا' خولان قبیلے کے لوگوں نے عنس قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے کہا: تمہارے خاندان کا فرد وہ شخص ہے' جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور اس نے ہمارے خاندان کے فرد کو جلانے کی کوشش کی تھی' لیکن آگ نے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔

(شرقی)

۳۶۹۱-شرقی بن قطامی

اس کے حوالے سے تقریباً دس روایات منقول ہیں' جو منکر ہیں' زکریا ساجی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی ''کامل'' میں کیا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لقد رایتنا منذ قریب ونحن فی الجاھلیه اذا حججنا قلنا: لبیك تعظیما الیك عذرا * ھذی زبید قد اتتك قسرا یقطعن خبتا وجبالا وعرا * قد ترکوا الانداد خلوا صفرا فنحن الیوم نقول کما علمنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: لبیك اللّٰھم لبیك

قال: وان کنا عشیه عرفه ببطن عرنه نتخوف ان تخطفنا الجن.فقال لنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: اجیزوا الیھم فانھم اسلموا فھم اخوانکم.

''مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے قریب تھے' جب ہم حج پر جاتے تھے' تو ہم یہ کہا کرتے تھے:

ہم حاضر ہیں تیری عظمت بیان کرتے ہوئے' تیری طرف ہی عذر پیش کرتے ہیں۔ گناہوں کو معاف کردے پس زبین پہاڑوں اور ہموار زمین کو طے کرآئے ہیں۔شرک اور گناہوں کو چھوڑ کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں۔

تو آج ہم وہ کلمات کہتے ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دیے تھے اور وہ یہ ہیں:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں''

راوی کہتے ہیں: ہم عرفہ کی شام بطن عرنہ میں موجود تھے' ہمیں یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ہمیں جنات اچک نہ لیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم ان کے پاس سے گزر جاؤ' کیونکہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا ہے اور یہ تمہارے بھائی ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من استنجی من الریح فلیس منا.

''جو شخص ہوا کی طرف رخ کر کے استنجاء کرتا ہے' وہ ہم سے نہیں ہے''

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ عقبہ سے پرے ایک گھر میں موجود

تھے۔

تو شعبہ نے کہا: اگر شرقی نے حضرت عمر کی طرف جھوٹی بات منسوب نہ کی ہو تو میرا گدھا اور میری چادر غریبوں کے لیے صدقہ ہوں گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: تم نے اس کے حوالے سے کیوں روایات نقل کی ہیں؟ تو ابراہیم حربی نے کہا: شرقی کوفی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' یہ رات کو قصہ گوئی کرتا تھا۔ ساجی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' وہ بھی مستند نہیں ہے۔

خطیب کہتے ہیں: یہ نسب اور ادب کا عالم تھا' منصور نے مہدی کو اس کے پاس بھیجا تھا' تا کہ وہ اس سے ادبیات کا علم حاصل کرے' شرقی اس کا لقب ہے' اس کا نام ولید بن حصین ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۳۶۹۲-شرقی بصری

اس نے عکرمہ سے' جب کہ اس سے شعبہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۳۶۹۳-شرقی جعفی

اس نے سوید بن غفلہ الحائک سے روایات نقل کی ہیں' یہ ملعون ہے'

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے اور یہ قائم نہیں ہے۔

(شرتح، شرید، شریق)

۳۶۹۴-شرتح بن نعمان صائدی (عو)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' جب کہ اس سے ابواسحاق اور سعید بن اشوع نے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے قربانی کے بارے میں حدیث کتابوں میں منقول ہے اور اس کا معاملہ بہتر ہے اور یہ صالح ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہونے سے مشابہت رکھتا ہے اور اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۳۶۹۵-شرید سلمی.

ہشام بن کلبی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۶۹۶-شریق ہوزنی (د) حمصی.

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اس سے ازہر حرازی نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(شریک)

۳۶۹۷- شریک بن تمیم

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہے' یہ اپنے باپ کی طرح مجہول ہے۔

۳۶۹۸- شریک بن حنبل (د، ت).

اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔
ابواسحاق سبیعی اور عمیر بن تمیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۳۶۹۹- شریک بن سہیل (س) شامی.

صفوان بن عمرو نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۷۰۰- شریک بن شہاب (س).

اس نے حضرت ابو برزہ سے روایات نقل کی ہیں'
یہ بصری ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' اس کی شناخت صرف ازرق بن قیس کی' اس کے حوالے سے نقل کردہ روایت سے ہو سکی ہے۔

۳۷۰۱- شریک بن عبداللہ (ع) بن ابونمر مدنی

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں'
یہ تابعی ہے اور ''صدوق'' ہے' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' وہ (ابن معین) اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔
ابن عدی کہتے ہیں: امام مالک اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' جب یہ کسی ثقہ راوی سے روایت نقل کرے' تو یہ ثقہ شمار ہوگا' ابن حزم نے واقعہ معراج کے بارے میں اس کی نقل کردہ درج ذیل روایت کی وجہ سے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:
ليلة اسرى برسول الله صلى الله عليه وسلم..وذكر الحديث - الى ان قال: ثم علا به فوق ذلك بما لا يعلمه الا الله حتى جاء سدرة المنتهى ودنا من الجبار رب العزه، فتدلى حتى كان منه قاب قوسين او ادنى.

''جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: پھر وہ انہیں ساتھ لے کر بلند ہوئے' یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے' جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' یہاں تک کہ وہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس آئے اور پروردگار رب العزت کے قریب ہو گئے' پھر اور قریب ہوئے' یہاں تک کہ وہ کمان کے دو کناروں کی مانند ہو گئے یا اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے''۔

یہ غریب' لیکن صحیح روایت ہے۔

۳۷۰۲- شریک بن عبداللہ (عو،م) نخعی، ابو عبداللہ کوفی

یہ قاضی ہے' حافظ الحدیث ہے' سچا ہے اور آئمہ میں سے ایک ہے' اس نے علی بن اقمر اور زیاد بن علاقہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے' علی بن یحییٰ بن سعید نے اس کا انتہائی ضعیف ہونا روایت کیا ہے۔

ابن مثنی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ یا عبدالرحمٰن کو شریک کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا' محمد بن یحییٰ قطان نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے شریک کے اصول میں اختلاط دیکھا ہے۔

عبدالجبار بن محمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں: آخری عمر میں شریک اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' تو انہوں نے جواب دیا: وہ تو شروع سے ہی اختلاط کا شکار ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کا دادا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: عبدالرحمٰن نے شریک کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں' عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: شریک کی نقل کردہ احادیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے' جوزجانی کہتے ہیں: یہ بڑے حافظے کا مالک تھا' حدیث میں اضطراب کا شکار ہوتا تھا اور ایک طرف ہٹ جاتا تھا' ابراہیم بن سعید جوہری کہتے ہیں: شریک نے چار سو احادیث میں غلطی کی ہے۔

معاویہ بن ابوصالح نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ صدوق اور ثقہ ہے' جب یہ کسی مستند راوی کے خلاف روایت نقل کرے' تو دوسرا راوی ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا۔

ابویعلیٰ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شریک نامی راوی ثقہ ہے' البتہ یہ غلطی کرتا ہے اور متقن نہیں ہے یہ خود کو سفیان اور شعبہ تک لے جاتا ہے'

عبدالرحمٰن بن شریک کہتے ہیں: میرے والد کے پاس دس ہزار مسائل تھے' جو جابر جعفی سے منقول تھے اور دس ہزار غریب روایات تھیں' سعدویہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شریک نامی شخص' اہل کوفہ کی حدیث کے بارے میں' سفیان سے زیادہ علم رکھتا تھا' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شریک جس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' اس میں قوی شمار نہیں ہوگا۔

ابوتوبہ حلبی کہتے ہیں: ہم رملہ میں موجود تھے' لوگوں نے یہ بحث شروع کر دی کہ اس وقت سب سے بہترین شخص کون ہے؟ تو کچھ لوگوں نے کہا: ابن لہیعہ ہیں' کچھ نے کہا: امام مالک ہیں' ہم نے عیسیٰ بن یونس سے اس بارے میں دریافت کیا' جو اس دوران ہمارے

پاس آ گئے تھے' تو انہوں نے کہا: اس وقت سب سے بہترین شخص شریک ہے یہ ان دنوں حیات تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابواسحاق کے بارے میں شریک' نامی راوی زہیر سے زیادہ ثبت ہے' عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابواسحاق کے بارے میں شریک ہمارے نزدیک اسرائیل سے زیادہ محبوب ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شریک ''صدوق'' ہے اور یہ میرے نزدیک ابواحوص سے زیادہ محبوب ہے البتہ اس سے غلطیاں منقول ہیں' ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے شریک کے بارے میں دریافت کیا' کیا اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس نے بکثرت احادیث نقل کی ہیں' لیکن یہ وہم کا شکار ہوجاتا ہے اور بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے' تو فضلک صائغ نے ان سے کہا: شریک نے ''واسط'' میں کچھ ایسی روایات نقل کی ہیں' جو باطل ہیں' تو امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: تم انہیں باطل نہ کہو۔

ہشیم بن خالد کہتے ہیں: میں نے شریک کو سنا' ان کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ عبداللہ بن ادریس نے نبیذ کو حرام قرار دیا ہے' تو وہ بولے: وہ پاگل آدمی ہے' خود بھی احمق ہے اور اس کا باپ بھی احمق تھا' اس کا باپ یہاں امیر عیسیٰ بن موسیٰ کے بچوں کو پڑھایا کرتا تھا' امام شعبی نے اس کے چچا سے یہ کہا تھا: تم اس وقت تک نہیں مروگے' جب تک پاگل نہیں ہوجاؤ گے' تو اس کا انتقال اس وقت تک نہیں ہوا' جب تک (پاگل پن کی وجہ سے) اس کے سر میں داغ نہیں لگائے گئے۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: جب شریک کو قاضی بنادیا گیا تو سفیان نے یہ کہا تھا: ایسے شخص کو انہوں نے خراب کردیا ہے۔

منصور کہتے ہیں: میں نے شریک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کسی موقع ومحل کی مناسبت سے جواب نہ دینا' دل کو پگھلا دیتا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں: میں نے شریک سے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو یہ کہتا ہے: میں کسی کو کسی دوسرے پر فضیلت نہیں دیتا' تو شریک نے جواب دیا: وہ احمق ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فضیلت عطا کی گئی ہے۔

شریک نے یہ بھی کہا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر صرف وہ شخص فضیلت دے گا' جو مذاق اڑانا چاہ رہا ہوگا۔

ابوداؤد رہاوی نے شریک کا یہ قول نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے بہترین بشر ہیں' جو شخص اس کا انکار کرتا ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بعض کذابوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بظاہر ایسا نہیں ہے' کیونکہ شریک اس بات کے قطعی طور پر معتقد نہیں ہونگے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، انبیاء سے بھی بہتر ہیں، زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے یہ مراد لیا ہو کہ وہ اپنے وقت میں سب سے بہترین بشر تھے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اپنے ایام خلافت میں وہ سب سے بہترین بشر تھے۔

عبدالسلام بن حرب کہتے ہیں: میں نے شریک سے دریافت کیا: کیا آپ اپنے بھائی کی عیادت کے لیے جانا پسند کریں گے؟ انہوں نے دریافت کیا: کون؟ میں نے جواب دیا: مالک بن مغول' تو انہوں نے فرمایا: وہ شخص میرا بھائی نہیں ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر تنقید کرتا ہو۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: نصر بن مجدر نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس وقت وہاں موجود تھا' جب شریک کو لایا گیا' ان کے ساتھ

ابوامیہ بھی تھا' ابوامیہ نے مہدی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا' شریک نے اعمش کے حوالے سے' ان کی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: استقیموا لقریش ما استقاموا لکم، فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم، ثم ابیدوا خضراء ھم

''تم قریش کے لیے اس وقت تک ٹھیک رہو' جب تک وہ ٹھیک رہتے ہیں' لیکن جب وہ حق کو چھوڑ کر بھٹک جائیں' تو تم تلواریں اپنی گردنوں پر رکھ لو اور پھر قوم کے بڑے حصے کو ہلاک کر دو''۔

مہدی نے دریافت کیا: کیا تم نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو ابوامیہ بولے: مجھ پر یہ بات لازم ہو گی کہ میں بیت اللہ تک پیدل چل کر جاؤں اور میرا تمام مال صدقہ ہو جائے' اگر میں نے یہ حدیث ان صاحب کی زبانی نہ سنی ہو' شریک نے کہا: مجھ پر بھی یہی کچھ لازم ہو گا' اگر میں نے اسے یہ حدیث بیان کی ہو' تو گویا مہدی ان سے راضی ہو گیا' اس پر ابوامیہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کے پاس علی ہیں' اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ میرے جسم پر جو کپڑے ہیں' تو مہدی نے کہا: ٹھیک ہے' میں بھی اس طرح حلف اٹھا لیتا ہوں' جس طرح اس نے حلف اٹھایا ہے' پھر اس نے کہا: شراب پینے والے کے لیے بربادی ہے' اس کی مراد اعمش تھی' جو منصف (نامی مشروب) پیا کرتے تھے' اگر مجھے اس کی قبر کی جگہ کا پتہ چل جائے' تو میں اسے جلوا دوں گا' تو شریک نے کہا: وہ کوئی یہودی نہیں تھا' وہ ایک نیک آدمی تھا۔

اس نے کہا: کیا وہ زندیق تھا؟ شریک نے جواب دیا: زندیق کی کچھ علامات ہوتی ہیں وہ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا' وہ گانے بجانے والوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اور شراب پیتا ہے' مہدی نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمہیں قتل کر دوں گا' تو شریک نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں خون کی بیماری کی آزمائش میں مبتلا کرے گا' مہدی نے کہا: اسے باہر نکال دو' انہیں باہر نکال دیا گیا' تو سپاہیوں نے ان کے کپڑے پھاڑ دیے اور ان کی ٹوپی کو چیر دیا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی نے شریک کے حالات میں چھ ورق لکھے ہیں۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس کے طور پر نقل کی ہے:

عن عائشۃ قالت: امرنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان ادخل امراۃ علی زوجھا، لم تقبض من مھرھا شیئا

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا' میں عورت کی رخصتی اس وقت کرواؤں' جب کہ اس نے اپنے مہر میں سے کوئی بھی چیز اپنے قبضہ میں نہیں لی تھی''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لکل نبی وصی ووارث، ان علیا وصی ووارثی.

''ہر نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے' علی میرا وصی اور وارث ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے' شریک اس کا احتمال نہیں رکھتا۔

معاویہ بن صالح بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے شریک کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: وہ عقل مند تھا، صدوق تھا اور علم حدیث کا ماہر تھا' وہ فتنہ پروروں اور اہل بدعت کا شدید مخالف تھا' اس نے بہت پہلے ابواسحاق سے احادیث کا سماع کیا تھا' میں نے ان سے دریافت کیا: اسرائیل اس سے زیادہ ثبت ہے' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو میں نے دریافت کیا: تو پھر آپ اس سے استدلال کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: تم اس کے بارے میں میری رائے مجھ سے دریافت نہ کرو، میں نے دریافت کیا: کیا اسرائیل سے استدلال کیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میری زندگی کی قسم!

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: شریک 95 ہجری میں پیدا ہوا تھا، میں نے ان سے دریافت کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کا نقطہ نظر کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے اپنی سند کے ساتھ علی بن قادم کا یہ بیان نقل کیا ہے: عتاب اور ایک شخص شریک کے پاس آئے تو لوگوں نے اس سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ شک کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: اے احمق! میں کیسے شک کر سکتا ہوں؟ جب کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتا اور میری تلوار میرے ہاتھ میں ان کے (دشمنوں کے) خون سے رنگی ہوئی ہوتی۔

علی بن خشرم نے حفص کے حوالے سے شریق کا یہ قول نقل کیا ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا لیا' تو اگر مسلمانوں کو یہ علم ہوتا کہ ان کے اندر کوئی ایسا شخص ہے' جو ان سے افضل ہو تو وہ لوگ اس کی پیروی کرتے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا تو انہوں نے اس کے مطابق حق اور عدل کو قائم کیا جب ان کا آخری وقت آیا تو انہوں نے چھ آدمیوں کی شوریٰ بنا دی تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اکتفاء کیا، اگر انہیں اس بات کا علم ہوتا کہ ان کے درمیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص ہے تو وہ لوگ اس کی پیروی کر لیتے۔

عبداللہ بن ادریس کو جب اس کے بارے میں پتا چلا' تو انہوں نے کہا: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے' جس نے اس کے ذریعے حفص کا نقطہ نظر بیان کیا، اللہ کی قسم! یہ شیعہ ہے' بے شک شریک شیعہ ہے' یہ بات پھر روایت کی گئی ہے: ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے شریک کی موجودگی میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' تو کہا گیا: وہ بڑے بردبار آدمی تھے تو شریک نے کہا: ایسا شخص کیسے بردبار ہو سکتا ہے' جو حق سے منہ موڑ لے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کرے۔

سفیان بن عبدالملک بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس حدیث کے بارے میں سوال کیا' وہ یہ کہتے ہیں: جس سودے میں بری ذمہ ہونے کے بارے میں کہا گیا ہو' اسے ہر عیب سے بری ہونا چاہیے' تو انہوں نے جواب دیا: شریک نے اس روایت کو اس سے مختلف طور پر نقل کیا ہے' جس طرح یہ اس کی تحریر میں موجود ہے' ہمیں اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ملتی۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: شریک سے روایت نقل کرنے میں حسن بن صالح سب سے زیادہ ثبت

ہے اور شریک اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ وہ کیسے احادیث بیان کر رہا ہے؟

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شریک علم کا بڑا برتن تھا' اسحاق ازرق نے اس سے نو ہزار احادیث نوٹ کی ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شریک کے حوالے سے متابعت کے طور پر روایت نقل کی ہے۔

شریق کا انتقال 177 ہجری میں ہوا۔

(شعبہ)

۳۷۰۳- شعبہ بن عجلان عتکی اسکاف

اس نے ابن سیرین سے' جب کہ اس سے ابوسلمہ تبوذکی نے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۷۰۴- شعبہ بن عمرو

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۷۰۵- شعبہ بن عیاش، ابوبکر کوفی

یہ امام ہے' علم قرأت کا ماہر ہے' ''صدوق'' ہے' لیکن بعض اوقات وہم کا شکار ہو جاتا ہے' اس کا ذکر اس کی کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۳۷۰۶- شعبہ بن یحییٰ (د).

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام دینار ہے' یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا آزاد کردہ غلام ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے' امام مالک فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے تم اس سے کوئی بھی چیز حاصل نہ کرنا' یحییٰ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا' وہ یہ بھی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ میرے نزدیک صالح مولیٰ التوءمہ سے زیادہ محبوب ہے' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے' جہاں تک شعبہ بن دینار کوفی کا تعلق ہے' تو وہ ثقہ ہے' اس سے دونوں سفیانوں نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۷۰۷-شعبہ

اس نے کریب بن ابرہہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۷۰۸-وشعبہ بن بریدہ (د) حنفی

یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

(شعیب)

۳۷۰۹-شعیب بن ابراہیم کوفی

اس نے سیف سے اس کی کتابیں نوٹ کی ہیں' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۳۷۱۰-شعیب بن احمد بغدادی.

اس نے عبدالحمید بن صالح سے جھوٹی روایت نقل کی ہے کہ کپڑا بھی تسبیح پڑھتا ہے اور جب وہ پرانا ہو جاتا ہے' تو اس کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے۔

۳۷۱۱-شعیب بن احمد فرغانی

سلفی نے اس سے استفادہ کیا ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اور یہ کہا ہے: اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔

۳۷۱۲-شعیب بن ابواشعث

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' محمد بن حمیر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۷۱۳-(صح) شعیب بن ایوب (د) صریفینی مقری

یہ یحییٰ بن آدم کا شاگرد ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' کہ اس کے حوالے سے روایت نقل کروں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے اس کے حوالے سے صرف ایک روایت اپنی ''سنن'' میں نقل کی ہے اور اس سے منقول حدیث منکر ہے' خطیب نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا ہے میں نے اپنے پاس موجود نسخے میں اس پر تعلیق نقل کی ہے' اس کا انتقال 261 ہجری میں ہوا۔

۳۷۱۴-شعیب بن بکار.

اس نے اسماعیل بن ابان الوراق سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۳۷۱۵-شعیب بن بیان (س) صفار

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ "صدوق" ہے' جوزجانی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں۔
عقیلی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں' اور اس کی نقل کردہ احادیث پر وہم غالب ہے۔

۳۷۱۶-شعیب بن حاتم

اس نے ابوامیہ سے احادیث کا سماع کیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث مستند نہیں ہیں' یہ بات ابن عدی نے نقل کی ہے۔

۳۷۱۷-شعیب بن حرب

یہ مدائنی نہیں ہے' اس نے صخر بن جویریہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے' یہ مجہول ہے۔
اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ "حدیث" نقل کی ہے:
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم .قال: رايت في المنام اني اتسوك بسواك، فجاء ني رجلان.. الحديث.
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں' پھر دو آدمی میرے پاس آئے"

۳۷۱۸-شعیب بن حرب مدائنی

محدثین نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

۳۷۱۹-شعیب بن حیان بصری

اس نے ابوامیہ سے احادیث کا سماع کیا ہے' اس نے محمد بن معیقیب سے' جب کہ اس سے خلیفہ بن خیاط نے روایت نقل کی ہے' جو مستند نہیں ہے (یا درست نہیں ہے) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر اسی طرح ضعیف راویوں میں کیا ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ شخص ہے' جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے' اس کے باپ کے نام کے بارے میں کچھ اختلاف ہے' ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام "حرب" ہے۔

۳۷۲۰-شعیب بن راشد کوفی۔

یہ قتیبہ کا استاد ہے۔

۳۷۲۱-شعیب بن ابوراشد۔

اس نے ایک تابعی سے روایت نقل کی ہے' یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۳۷۲۲- شعیب بن رزیق (د، ت) شامی، ابوشیبہ مقدسی،

اس نے طرطوس میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے عثمان بن ابوسودہ کے حوالے سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے' جب کہ اس سے آدم بن ابوایاس، یحییٰ بن یحییٰ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

دحیم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ لین ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی اور (درج ذیل راوی) کے درمیان فرق کیا ہے۔

۳۷۲۳- شعیب بن رزیق (د) طائفی

یہ وہ شخص ہے' جس نے حضرت حکم بن حزن کلفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' جب کہ اس سے صرف شہاب بن خراش نے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۷۲۴- شعیب بن سہل

یہ بغداد کا قاضی تھا' ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ جہمی ہے۔

۳۷۲۵- شعیب بن صفوان (م،س).

اس نے حمید الطویل اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابویحییٰ ثقفی کوفی ہے'

اسحاق الازرق اور ابوابراہیم ترجمانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن مہدی نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۷۲۶- شعیب بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق

اس نے اپنے والد اور قاسم بن محمد سے' جب کہ اس سے معن بن عیسیٰ اور ابومصعب زہری نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' حافظ ضیاء کہتے ہیں: یہ شعیب نامی وہ راوی ہے' جس کے بارے میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ "متروک" ہے' جب کہ معن یہ کہتے ہیں: اس کی شناخت حاصل نہیں ہوسکی۔

۳۷۲۷- شعیب بن عمرو (ق).

اس نے صہیب سے' جب کہ اس سے صرف عبدالحمید بن زیاد نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۳۷۲۸- شعیب بن عمرو ن طحان.

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

۳۷۲۹- شعیب بن فیروز، بغدادی

یہ "منکر الحدیث" ہے' یہ بات زکریا ساجی نے بیان کی ہے۔

۳۷۳۰- شعیب بن کیسان

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ "الضعفاء" میں کیا ہے' عقیلی نے اسے لین قرار دیا ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من استغفر للمؤمنين والمؤمنات رد عليه من آدم فمن دونه من الانس

"جو شخص مومن مردوں اور مومن خواتین کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے' تو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر بعد میں آنے والے تمام بنی نوع انسان اسے جواب دیتے ہیں"

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت اسحاق بن راہویہ نے عمر کے حوالے سے نقل کی ہے' حیرانگی اس بات پر ہوتی ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت "الضعفاء" میں احمد بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے سند کے ساتھ' عمر نامی اس راوی سے نقل کی ہے' جب کہ اس میں احمد نامی راوی پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۳۷۳۱- شعیب بن مبشر

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ حسن الحدیث ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب "الضعفاء" میں کیا ہے۔

محمد بن طاہر نے اپنی کتاب "التذکرہ" میں اس کے حوالے سے منقول درج ذیل حدیث کا تذکرہ کیا ہے:

ان النبی صلى الله عليه وسلم راى فی المسجد رجلا طليحا - يعنی ذابلا - فقال: ما شانه ؟ قالوا: صائم. قال: من احب ان يتقوى على الصوم فليتسحر ويشم طيبا، لا يفطر على ماء .

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک کمزور آدمی کو دیکھا' تو دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ روزے کے لیے قوت حاصل کرے' تو اسے سحری کرنی چاہیے' اور خوشبو سونگھنی چاہیے' اور صرف پانی پر افطاری نہیں کرنی چاہیے (بلکہ کچھ کھا بھی لینا چاہیے)"۔

یہ روایت شعیب بن مبشر کلبی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' پھر انہوں (یعنی محمد بن طاہر) نے یہ بات بیان کی ہے: شعیب نامی راوی سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۷۳۲- شعیب بن محمد بن فضل کوفی

اس نے موصل میں رہائش اختیار کی تھی' اس نے ہشیم سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

۳۷۳۳- شعیب بن میمون (عس)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں غور فکر کی گنجائش ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ ابووائل کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قیل لعلي: استخلف.قال: ما استخلف، لكن ان يرد الله بالامه خيرا يجمعهم على خيرهم، كما جمعهم بعد نبيهم على خيرهم.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیں' انہوں نے فرمایا: میں کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کروں گا اگر اللہ تعالیٰ اس امت کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے گا' تو انہیں ان کے سب سے بہترین فرد پر اکٹھا کر دے گا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' انہیں ان کے سب سے بہترین فرد پر اکٹھا کر دیا تھا۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم یہ روایت مستند نہیں ہے۔

۳۷۳۴- شعیب بن واقد

اس نے نافع بن ہرمز سے روایات نقل کی ہیں' ابوحاتم نے اس سے سماع کیا ہے' جب کہ فلاس نے اس کی حدیث کو پرے کر دیا تھا۔

۳۷۳۵- شعیب بن یحییٰ (س) تجیبی

اس نے حیوہ بن شریح سے روایات نقل کی ہیں' یہ مصر کا رہنے والا ہے اور ''صدوق'' ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے' ابن یونس کہتے ہیں: یہ صالح اور عبادت گزار شخص ہے' اس کا انتقال 221 ہجری میں ہوا۔

۳۷۳۶- شعیب جبائی،

یہ روایات کا عالم لیکن ''متروک'' ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے' سلمہ بن وہرام نے اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں' جباء اصل میں ''یمن'' میں ایک جگہ ہے' تو یہ شعیب بن اسود ہے' جو تابعی ہے اور جس نے جنگوں میں حصہ لیا تھا۔

ابراہیم بن خالد صنعانی نے اپنی سند کے ساتھ شعیب جبائی کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی میں چھ ماہ اور کچھ دن تک رہے تھے' ان کی کشتی حضرت نوح علیہ السلام کو ساتھ لے کر آئی اور عرفہ میں ٹھہر گئی' انہوں نے مزدلفہ میں رات بسر کی' پھر اس کے

بعد انہوں نے جمرات پر وقوف کرنا شروع کیا اور انہوں نے اس کشتی پر ہی طواف کیا' کیونکہ اس وقت پانی زمین پر موجود سب سے اونچے پہاڑ سے بھی اوپر چلا گیا ہوا تھا' جس پہاڑ کے اونچائی پانچ ماہ کی مسافت جتنی تھی۔

رباح یہ کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ درخت جس کے ذریعے حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی تھی وہ اس وقت اگا تھا' جب حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے تھے' تو اس کی لمبائی تین سو بالشت تھی اور اس کی چوڑائی ساٹھ بالشت تھی۔

(شعیث، شفعه)

۳۷۳۷- شعیث بن شداد.

ابوبکر بن ابوسبرہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مدنی ہے اور یہ مجہول ہے۔

۳۷۳۸- شعیث بن عبیداللہ (د) بن زبیب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں یہ ایک دیہاتی ہے' جس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن یہ حجت نہیں ہے۔ نصر بن محمد اور ابوسلمہ تبوذکی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے حوالے سے دو منکر روایات نقل کی ہیں' پھر یہ بات بیان کی ہے: اس کے حوالے سے تقریباً پانچ روایات منقول ہیں' مجھے یہ امید ہے کہ یہ صدوق ہوگا۔

۳۷۳۹- شعیث بن محرز

یہ صدوق اور مشہور ہے' ابوخلیفہ جمحی نے اس کا زمانہ پایا ہے۔

۳۷۴۰- شفعه (بن) سمعی (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' شرحبیل بن مسلم اس کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(شقیق)

۳۷۴۱- شقیق بن حمزہ اسدی

۳۷۴۲- شقیق بن حیان

یہ دونوں (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۳۷۴۳- شقیق ضبی

یہ پرانے خارجیوں میں سے ایک ہے اپنی ذات کے حوالے سے "صدوق" ہے یہ کوفہ میں تقریریں کیا کرتا تھا' ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس کی مذمت کی ہے۔

۳۷۴۴- شقیق عقیلی (د)

- یہ عبداللہ کا والد ہے' اس نے عبداللہ بن ابوحمساء سے روایات نقل کی ہیں' اس کے بیٹے کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۳۷۴۵- شقیق (د)

اس نے عاصم بن کلیب سے' جب کہ اس سے ہمام نے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے۔

۳۷۴۶- شقیق بلخی.

یہ اکابر صوفیہ میں سے ایک ہے' یہ "منکر الحدیث" ہے'

اس نے اسرائیل، امام ابوحنیفہ، عباد بن کثیر، کثیر ابلی سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے حاتم اصم، محمد بن ابان بلخی، عبد الصمد بن مردویہ اور دوسرے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بات بیان کی گئی ہے: ان کے تین سو گاؤں تھے لیکن پھر بھی ان کا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ ان کے پاس کفن نہیں تھا' یہ اکابر مجاہدین میں سے ایک تھے' انہوں 194 ہجری میں جنگ کولان میں شرکت کی تھی' اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ان پر ضعیف ہونے کا حکم لگایا جائے' کیونکہ ان کے حوالے سے جو منکر روایات منقول ہیں' اس میں خرابی کی جڑ ان سے روایت نقل کرنے والا شخص ہے' ان کا نام شقیق بن ابراہیم ابوعلی ہے۔

(شمر)

۳۷۴۷- شمر بن ذی جوشن، ابوسابغہ ضبابی.

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ابواسحاق سبیعی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ روایت نقل کرنے کا اہل نہیں ہے' کیونکہ یہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والوں میں سے ایک ہے' مختار کے ساتھیوں نے اسے قتل کر دیا تھا۔

ابوبکر بن عیاش نے ابواسحاق کا یہ بیان نقل کیا ہے: شمر ہمارے ساتھ نماز پڑھتا تھا اور پھر یہ دعا کرتا تھا: اے اللہ! تو یہ جانتا ہے کہ میں ایک معزز آدمی ہوں' تو میری مغفرت کر دے' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کیسے کر سکتا ہے جب کہ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کرنے میں مدد کی ہے؟ اس نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو' پھر ہم کیا کرتے؟ ہمارے حکمرانوں نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا تھا'

ہم ان کی مخالفت نہیں کر سکتے تھے' اگر ہم ان کی مخالفت کرتے تو ہم اس گدھے سے زیادہ برے ہو جاتے جن پر پانی ڈھویا جاتا ہے۔

(مصنف کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: یہ عذر انتہائی قبیح ہے' کیونکہ فرمانبرداری صرف نیکی کے کام میں ہوتی ہے۔

۳۷۴۸- شمر بن عطیہ (ت)

اس نے ابووائل اور زر سے، جب کہ اس سے اعمش اور قیس بن ربیع نے روایات نقل کی ہیں' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' لیکن یہ غالی عثمانی ہے اور یہ چیز اہل کوفہ میں نادر طور پر پائی جاتی ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۷۴۹- شمر بن عکرمہ.

فضیل بن مرزوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۷۵۰- شمر بن نمیر مصری،

حدث عنہ ابن وہب نے اس سے روایات نقل کی ہیں' جوزجانی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' اس نے حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ روایات نقل کی ہیں' سفیان بن وکیع کہتے ہیں: اس پر تنقید کی گنجائش ہے۔

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب العقور.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باؤلے کتے کی قیمت کھانے سے منع کیا ہے''

(شملہ، شمیر، شمیلہ)

۳۷۵۱- شملہ بن منیب کلبی

یہ ہیثم بن عدی کا استاد ہے' یہ مجہول ہے' اس سے مشغول نہیں ہوا جائے گا۔

۳۷۵۲- شملہ بن ہزال

اس نے رجاء بن حیوہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ابوحرورش بصری ہے' یحییٰ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے'

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابن مدینی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ ضعیف ہے۔

۳۷۵۳- شمیر (د،ت).

اس نے حضرت ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ سمی بن قیس کے علاوہ اور کسی نے اس

سے روایت نقل نہیں کی ہے' یہ یمانی ہے۔

۳۷۵۴- شمیلہ بن محمد بن جعفر بن ابو ہاشم علوی حسنی مکی.

یہ مکہ کے گورنروں کی اولاد میں ہے سمانی کہتے ہیں: انہوں یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے شہاب قضائی سے سنی تھی اور یہ بات بیان کی کہ میرے والد مجھے مصر لے گئے اور انہوں نے مجھے مستنصر کے پاس چھوڑ دیا یہ انچاس ہجری کی بات ہے تو میں نے شہاب سے سماع کیا ہے انہوں نے ایک نسخہ بھی لکھایا جس میں ان کا قضائی سے سماع کا تذکرہ تھا اور جو ان کے بیٹے کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔

ان کے اس پر لکھے ہونے کے باوجود اس میں تاریکی اور اختلاط پایا جاتا ہے اس میں سے کچھ روایات وہ ہیں جو اس نے مجھ سے سنی ہیں پھر انہوں نے طبقے کے آخر میں یہ بات بیان کی ہے کہ عبداللہ بن محمد بن جعفر قضائی نے اسے لکھا ہے اور یہ ابن قضائی کی تحریر ہے ہو سکتا ہے کہ اس نے اس کا سماع مصنف سے کیا ہو۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ بعد کے زمانے کا ہے عبدالخالق بن اسد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

(شہاب)

۳۷۵۵- (صح) شہاب بن خراش (د)

یہ صدوق اور مشہور ہے اس سے کچھ منکر روایات منقول ہیں' یہ ابوصلت ہے، جو عوام بن حوشب کا بھتیجا ہے' امام ابن حبان ''کتاب الضعفاء'' میں کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے' ابن مبارک کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: 'اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابن معین اور نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے'

وامام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' مفضل غلابی، ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

ابوبکر بن ابوالاسود کہتے ہیں: میں عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جو حماد بن زید سے زیادہ سنت کا علم رکھتا ہو، اور نہ ہی کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے شہاب بن خراش سے زیادہ اس کی خوبی بیان کی ہو' اور نہ ہی کوئی شخص دیکھا ہے جس نے عبداللہ بن مبارک سے زیادہ اسے جمع کیا ہو۔

ہشام بن عمار کہتے ہیں: میں شہاب بن خراش کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: قدریہ فرقے کے لوگوں نے' جب اللہ تعالیٰ کی صفت بیان کرنا شروع کی' یعنی اس کے عدل کی صفت بیان کرنا شروع کی' تو انہوں نے اسے اس کے فضل سے الگ کر دیا۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے اور سنت کا عالم ہے' اس نے رملہ میں رہائش اختیار کی تھی۔

ابن عدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: شہاب بن خراش کہتے ہیں: میں نے اس امت کے پہلے کے لوگوں میں سے کچھ لوگوں کو پایا ہے' وہ لوگ یہ کہتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی اچھائیوں کا تذکرہ کرو' جس کی وجہ سے دل ان کی طرف مائل

ہوں اور ان کے آپس کے اختلافات کا ذکر نہ کرو' کہ لوگ ان سے بدگمان ہو جائیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تقوم الساعه الا نهارا.

''قیامت' صرف دن کے وقت ہی قائم ہوگی''

ابن عدی کہتے ہیں: شہاب کے حوالے سے بعض روایات وہ ہیں' جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے' میں نے متقدمین کا اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں دیکھا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتا تھا' یہاں تک کہ یہ اس حد سے باہر چلا گیا کہ اس سے استدلال کیا جائے۔

میں یہ کہتا ہوں: سنن سعید بن منصور میں اس کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول منقول ہے:

كنت مع ابن عمر، فلما طلعت الكوكبة جلس ينظر اليها ويسبها سبا شديدا، فقلت: رحمك الله ابا عبد الرحمن نجما سامعا مطيعا، ما باله يسب! قال: ها ان هذه كانت بغيا في بني اسرائيل، فلقي الملكان منها..الحديث،

''مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' اس دوران ایک ستارہ نمودار ہوا' وہ اس کی طرف دیکھنے لگے اور اسے برا کہنے لگے: میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے' یہ ایک ستارہ ہے جو سامنے آیا ہے اور یہ فرمانبردار ہے کیا وجہ ہے کہ اسے برا کہا جائے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں! یہ بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت تھی' تو دو فرشتوں نے اس سے ملاقات کی''

اس کے بعد پوری روایت ہے' اس اصل کا شاہد موجود ہے' جس کا ذکر سنید کے حالات میں ہو چکا ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: محدثین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۳۷۵۶- شہاب بن شرنفہ مجاشعی بصری مقریء

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: یہ اہل بصرہ کے نیک لوگوں میں سے ایک تھا' اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کیا ہے۔

مسلم بن ابراہیم کہتے ہیں: اس نے ہمیں حدیث بیان کی ہے اور یہ ''صدوق'' ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی سند قائم نہیں ہے' ابن مہدی کو اس کے بارے میں وہم ہوا ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے: شریفہ نے ہمیں حدیث بیان کی

۳۷۵۷- شہاب بن عباد (خ، م).

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' لیکن بھٹکا ہوا ہے'

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے داؤد عطار اور دیگر حضرات سے، جب کہ اس سے احمد اور ابوحاتم نے روایات نقل کی ہیں اور اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اس سے ایسی روایت بھی منقول ہے' جو شریک اور حماد بن زید سے منقول ہے' یہ کوفی ہے۔

۳۷۵۸- شہاب سہروردی

یہ فلسفی تھا' ''علم سیمیا'' کا ماہر تھا' اپنے برے اعتقادات کی وجہ سے قتل ہوگیا' لیکن یہ بڑے سمجھدار لوگوں میں سے ایک تھا' یہ جوانی میں ہی 586 ہجری میں ''حلب'' میں قتل ہوگیا تھا' اس نے کوئی چیز روایت نہیں کی۔

۳۷۵۹- شہاب

اس نے عمرو بن مرہ سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ شہاب بن خراش ہے' اگر یہ وہ نہ ہو' تو پھر اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۳۷۶۰- شہاب

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے اور اس سے لیث بن ابوسلیم نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

(شہر)

۳۷۶۱- (صح) شہر بن حوشب (ع،م، مقرونا) اشعری

اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے، جب کہ اس سے قتادہ، داؤد بن ابوہند، عبدالحمید بن بہرام اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے سیدہ اسماء بنت یزید کے حوالے سے حسن احادیث روایت کی ہیں۔

ابن ابوخیثمہ اور معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ وہ نہیں ہے' جو ابوزبیر کے بعد کا ہے' اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نضر بن شمیل نے' ابن عون کا یہ قول نقل کیا ہے: شہر کو محدثین نے ترک کردیا تھا' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

یحییٰ بن ابوبکیر کرمانی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: شہر' بیت المال کا نگران تھا' اس نے اس میں سے کچھ دراہم حاصل کرلیے تو کسی نے کہا: شہر نے اپنا دین کچھ چیزوں کے عوض میں فروخت کردیا ہے' تو اے شہر! اب تمہارے بعد کون علماء کو امین قرار دے گا؟

دولابی کہتے ہیں: شہر کی نقل کردہ احادیث' لوگوں کی حدیث کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی ہیں' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام کے

ساتھ بہت محبت کرنے والے کی طرح ہے' یہ بات سعدی نے بیان کی ہے۔

فلاس کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے شہر کے حوالے سے احادیث نقل نہیں کی ہیں، جب کہ عبدالرحمٰن نے اس کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میری ملاقات عطاء کے صاحبزادے سے ہوئی' میں نے ان سے سوال کیا' تو انہوں نے مجھے جواب دیا: زیادہ بن مخراق نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' پھر میں زیاد کے پاس آیا اس سے دریافت کیا' تو اس نے کہا بنولیث سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجاہد کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے' یہ روایت شہر کے حوالے سے منقول ہے اور یہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جو وضو کے بارے میں ہے۔

معاذ بن معاذ سے ہیں: میں نے ابن عون سے ہلال ابوزینب کے حوالے سے منقول اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' جو شہر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

لا تجف الارض من دم الشهيد حتى تبتدره زوجتاه.

''زمین پر شہید کا خون خشک ہونے سے پہلے' اس کی دو بیویاں لپک کر اس کی طرف آتی ہیں''

تو انہوں نے کہا: شہر کا کیا' کیا جائے؟ کیونکہ شعبہ نے تو شہر کو ترک کر دیا تھا۔

یحییٰ القطان نے عباد بن منصور کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے شہر بن حوشب کے ساتھ حج کیا' تو اس نے میرے کپڑے چوری کر لیے۔

علی بن حفص مدائنی کہتے ہیں: میں نے شعبہ سے عبدالحمید بن بہرام کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ ''صدوق'' ہے' البتہ یہ شہر کے حوالے سے روایات نقل کرے (تو پھر صدوق شمار نہیں ہوگا) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبدالحمید کی نقل کردہ حدیث شہر کی نقل کردہ حدیث کے قریب ہوتی ہے' وہ اسے یاد کیا کرتے تھے' یوں پڑھتے تھے' جیسے وہ کسی سورت کی تلاوت کرتے ہوں اور یہ کل 70 احادیث ہیں۔

سیار بن حاتم نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا' تو حضرت آدم علیہ السلام ایک سو سال تک ایسی حالت میں رہے کہ وہ اس دوران مسکرائے نہیں' پھر انہوں نے یہ شعر کہے:

''علاقے تبدیل ہو گئے اور وہاں کے رہنے والے بھی تبدیل ہو گئے اور زمین کا چہرہ غبار آلود اور برا ہو گیا' ہر چیز کا رنگ اور ذائقہ تبدیل ہو گیا اور خوب صورت چہرے کی بشاشت کم ہو گئی''

قال: لكل نبي حرم وحرمي المدينة

''ہر نبی علیہ السلام کا ایک حرم ہوتا ہے اور میرا حرم' مدینہ منورہ ہے''

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت محمد بن یحییٰ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شہر نامی راوی حسن الحدیث ہے اور اس کا معاملہ قوی ہے' احمد بن عبداللہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور شام کا رہنے والا ہے' عباس نے یحییٰ بن

معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثبت ہے۔

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: شہر نامی راوی ثقہ ہے، بعض حضرات نے اس کے بارے میں طعن کیا ہے، ابن عدی کہتے ہیں: شہر ان لوگوں میں سے ایک ہے، جن سے استدلال نہیں کیا جاسکتا اور ان کی نقل کردہ حدیث پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے استدلال کرنے کے طرف ایک جماعت گئی ہے، حرب کرمانی نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی حدیث کتنی عمدہ ہے؟ انہوں نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ حمص کا رہنے والا تھا۔

حنبل نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج ہیں ہے۔

نسوی کہتے ہیں: شہر کے بارے میں اگرچہ ابن عون نے کلام کیا ہے، لیکن پھر بھی یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک اس کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرنے کا تعلق ہے تو بظاہر وہ روایت "منقطع" ہوگی۔

صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ حجاج کے پاس آئے اور انہوں نے عراق میں احادیث بیان کیں، ان کی طرف سے کسی جھوٹ پر مطلع نہیں ہوا جاسکا، یہ ایک شخص تھے، جو عبادت گزار تھے۔

ثابت نے ان کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منفرد طور پر نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا: انه عمل غیر صالح

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: انه عمل غیر صالح

حکم بن عتیبہ نے شہر کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کل مسکر ومفتر.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور چیز اور ہر جھوٹی بات کہنے سے منع کیا ہے"

ثابت نے اس کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا: ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا، لا یبالی.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت کردے گا اور پھر یہ فرمایا: وہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا"۔

ابوعبید، خلیفہ بخاری اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: اس کا انتقال 100 ہجری میں ہوا تھا، جب کہ یحییٰ بن بکیر نے یہ کہا ہے: اس کا انتقال 111 ہجری میں ہوا ہے، واقدی اور ابن سعد کہتے ہیں: اس کا انتقال 112 ہجری میں ہوا تھا۔

(شوکر، شیبان)

۳۷۶۲- شوکر

یہ تاریخ کا عالم ہے مورخ ہے اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا' یہ شیعہ ہے یہ دوسری صدی سے تعلق رکھتا ہے۔

۳۷۶۳- (صح) شیبان نحوی (ع)

یہ ''ثقہ'' اور مشہور ہے' اس نے قتادہ اور یحییٰ بن ابوکثیر سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے ابن مہدی، ابونعیم، علی بن جعد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

صالح بن احمد کہتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ تمام مشائخ کے بارے میں ثبت ہے' ابن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے اور کتاب کا مصنف ہے اور اسرائیل سے بڑا ''حافظ الحدیث'' ہے اور یہ ایک نیک شخص ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۳۷۶۴- (صح) شیبان بن فروخ (م، د، س) ابلی

یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے' اس نے ہمام بن یحییٰ اور مخلوق، جب کہ اس سے مسلم، ابویعلی، بغوی اور بہت سی مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' یہ علم حدیث کا ماہر تھا اس میں معرفت رکھتا تھا اور اس کی اسناد عالی ہیں۔

امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا' لیکن لوگ آخر کار اس کی طرف جانے پر مجبور ہوئے۔

اس کا انتقال 236 میں' اور ایک اور قول کے مطابق 235) ہجری میں ہوا۔

۳۷۶۵- شیبان بن محرم

اس نے علی سے' جب کہ اس سے صرف میمون بن مہران نے روایات نقل کی ہیں۔

(شیبہ، شیخ)

۳۷۶۶- شیبہ بن نعامہ

یہ ابونعامہ ضبی ہے' اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یہ کوفی ہے' جریر اور ہشیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۷۶۷- شیبہ خضری (د)

اس نے عروہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اسحاق ابن عبداللہ اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۷۶۸- شیخ بن ابوخالد

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں' اس پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے اور اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

قال: كان نقش خاتم سليمان عليه السلام لا اله الا الله محمد رسول الله.

''حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا لا اله الا الله محمد رسول الله''

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اهل الجنه مرد الا موسیٰ فلحيته الى سرته.

''اہل جنت داڑھی مونچھ کے بغیر ہونگے' صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ ان کی داڑھی ناف تک آئی ہوگی''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

الشعر فى الانف امان من الجذام.

''ناک میں بال' آدمی کو جذام سے محفوظ رکھتے ہیں''

یہ روایات اس سے محمد بن ابوسری عسقلانی نے نقل کی ہیں' اور یہ شیخ مجہول ہے اور دجال ہے۔

اسحاق اسدی نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن حرب کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں ایک بزرگ کے پاس گیا' وہ رو رہے تھے' میں نے دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے چارسو احادیث ایجاد کی تھیں اور لوگوں کے صحیفوں کے درمیان شامل کروادی تھیں' اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں کیا کروں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بزرگ شیخ بن ابوخالد تھا' حاکم کہتے ہیں: اس نے حماد بن سلمہ سے صفات اور دیگر موضوعات کے بارے میں موضوع احادیث روایت کی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

﴿حرف الصاد﴾

(صاعد)

۳۷۶۹-صاعد بن حسن ربعی، ابوعلاء

یہ ادبیات کا ماہر تھا اس نے اندلس میں رہائش اختیار کی تھی' ابن بشکوال کہتے ہیں: اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔

۳۷۷۰-صاعد بن مسلم

ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام محمد ہے اور اس کی کنیت ابوالعلاء ہے۔ اس نے شعبی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' ابوزرعہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' فلاس کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ امام شعبی کا آزاد کردہ غلام ہے' صاعد بن مسلم بیان کرتے ہیں: انہوں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایسا مقتول جس کو ایسی حالت میں پایا جائے کہ اس کے اعضاء کاٹ دیے گئے ہوں' تو امام شعبی کہتے ہیں: تم اس کے جسم پر نماز ادا کرو۔

امام شعبی کہتے ہیں: اسلام میں سب سے پہلے کسی سر پر جو نمازِ جنازہ ادا کی گئی' وہ عبداللہ بن زبیر کا سر تھا' ابوحفص صیرفی بیان کرتے ہیں: یحییٰ اور عبدالرحمٰن، صاعد یشکری سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔

(صالح)

۳۷۷۱-صالح بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبیداللہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۳۷۷۲-صالح بن احمد بن ابومقاتل

اس نے یعقوب دورقی، یوسف بن موسیٰ القطان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''قیراطی بزاز'' کے نام سے معروف ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے، کذاب ہے اور دجال ہے' ہم نے اس کا زمانہ پایا' لیکن اس سے احادیث نوٹ نہیں کی

ہیں' یہ بعض اوقات ایسی روایات بیان کر دیتا ہے' جو اس نے سنی ہوئی نہیں ہوتی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ احادیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا ہے اس کے دادا کا نام یونس تھا' برقانی کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی' عبداللہ جنہوں نے امام ابوحنیفہ کی ''مسند'' جمع کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: صالح نے مجھے یہ حدیث تحریر کر کے بھیجی' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: بئس البیت الحمام، بیت لا یستر، ماء لا یطهر

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے برا گھر حمام ہے' ایک ایسا گھر جس میں کوئی پردہ نہیں ہوتا اور جس میں پاک پانی نہیں ہوتا''۔

یہ صالح نامی راوی کی ایجاد کردہ روایت ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 316 ہجری میں ہوا۔

۳۷۷۳- صالح بن احمد بن یونس ہروی.

اس نے محمد بن نطاح سے روایات نقل کی ہیں' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس میں غور فکر کی گنجائش ہے۔

۳۷۷۴- صالح بن ابواخضر (عو) بصری

یہ صالح الحدیث ہے' یحییٰ بن معین، نسائی اور بخاری نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' عباس اور عثمان نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' اس نے صالح' عبدالرحمٰن بن مہدی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

معاذ بن صالح کہتے ہیں: ہم نے صالح بن ابواخضر سے' ان کی زہری سے نقل کردہ روایت کے بارے میں درخواست کی' تو انہوں نے کہا: میں نے ان سے کچھ روایات سنی ہیں' کچھ میں نے ان کے سامنے پیش کی ہیں اور کچھ روایات ان سے نہیں سنی ہیں' تو یہ روایات میرے لیے خلط ملط ہو گئی ہیں۔

عیسیٰ بن یونس نے اپنی سند کے ساتھ صالح نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے' زہری نے مجھ سے کہا: اگر تمہارے پاس اعمش کی نقل کردہ کوئی حدیث ہے' تو اسے میرے سامنے بیان کر دو۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

رایت ابا بکر یقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما قبض.

''میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان ضعیف راویوں میں سے ایک ہے' جس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ہشام بن عبدالملک اموی کا آزاد کردہ غلام ہے' یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس سے استدلال نہ کیا جائے' احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' تاہم یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

جوزجانی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی وجہ سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ لین الحدیث ہے' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اسے حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

یحییٰ القطان اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کیا جائے گا اور اس پر اعتبار کیا جائے گا۔

۳۷۷۵- صالح بن اسحاق بجلی بصری.

اس نے عبدالوارث بن سعید سے روایت نقل کی ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔

۳۷۷۶- صالح بن ابوالاسود کوفی خیاط

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یہ واہی ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث مستقیم نہیں ہیں اور معروف بھی نہیں ہیں' اس نے اپنی سند کے ساتھ عطیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ لوگوں کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حیثیت کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ سب سے بہترین فرد تھے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید ان کی مراد یہ تھی کہ ان کے زمانے میں (یعنی زمانہ خلافت میں ایسا تھا)۔

۳۷۷۷- صالح بن بشر سدوسی

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۳۷۷۸- صالح بن بشیر (ت) الزاہد

اس کی کنیت ابوبشر المری ہے اور یہ واعظ تھا' اور بصرہ کا رہنے والا مشہور شخص ہے' اس نے حسن، ابن سیرین اور ثابت سے روایات نقل کی ہیں' ابن معین اور دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قصہ گوئی کیا کرتا تھا' یہ علم حدیث کا ماہر نہیں ہے اور نہ ہی علم حدیث سے واقفیت رکھتا تھا۔

فلاس کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' عباس نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ پانچ راویوں نے یحییٰ کے حوالے سے اس کا مجروح ہونا روایت کیا ہے۔

عفان بیان کرتے ہیں: ہم صالح کی محفل میں شریک ہوئے' تو جب وہ کوئی واقعہ بیان کرنا شروع کرتا تھا' تو وہ ایک غمزدہ شخص ہوتا تھا اور اس کا معاملہ اس کے غم کی شدت اور اس کے رونے کی وجہ سے یوں لگتا تھا' جیسے اس نے اپنے بچے کو کھو دیا ہے اور ایسا اللہ تعالیٰ کے خوف کی شدت کی وجہ سے ہوتا تھا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان ربكم حي كريم يستحي ان يمد احدكم يده اليه فيردهما خائبتين.

''تمہارا پروردگار زندہ ہے' اور مہربان ہے' وہ اس بات سے حیاء کرتا ہے کہ کوئی شخص اس کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے' تو وہ ان دونوں کو خالی واپس کردے''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا جلوسا مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يطلع عليكم من هذا الباب رجل من اهل الجنة فاذا سعد.

''ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' تو وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان عمار بيوت الله هم اهل الله.

''بے شک اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے والے لوگ ہی' اللہ والے ہیں''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان الله من علي فيما من به اني اعطيتك فاتحة الكتاب، هي من كنوز عرشي، ثم قسمتها بيني وبينك نصفين.

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان کیا ہے کہ اس نے فاتحۃ الکتاب عطا کی ہے اور وہ یہ فرماتا ہے: یہ میرے عرش کے خزانوں میں سے ایک ہے' پھر میں نے اسے اپنے اور تمہارے درمیان دو حصوں میں تقسیم کردیا ہے''۔

ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 173 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابه، اعلموا ان الله لا يستجيب دعاء من قلب لاه.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' تو اس کے قبول ہونے کا یقین رکھو' یہ بات جان لو! کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو قبول نہیں کرتا' جو غافل دل کی طرف سے کی گئی ہو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نتنازع في القدر فغضب.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت تقدیر کے موضوع پر بحث کررہے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار کیا''۔

۳۷۷۹-صالح بن بشیر بن فدیک

جہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ زہری کا استاد ہے البتہ اسے ضعیف قرار نہیں دیا گیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ہجرت کے بارے میں روایت منقول ہے۔

۳۷۸۰-صالح بن بیان

اس نے شعبہ اور سفیان سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے۔
ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ صالح نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے جو ایک نیک شخص تھا' وہ کہتا ہے: میں نے سفیان ثوری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: میں تمہیں اس وقت تک حدیث بیان نہیں کروں گا' جب تک تم مجھے اس بات کی ضمانت نہیں دیتے کہ تم بغداد سے نکل جاؤ گے' میں نے انہیں ضمانت دیدی' تو انہوں نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی:

قال: تبنى مدينه بين دجله ودجيل لهى اسرع ذهابا فى الارض من الوتد الحديد فى الارض الرخوه.

''دجلہ اور دجیل کے درمیان ایک شہر آباد کیا جائے گا' جو دنیا میں اس سے زیادہ تیزی سے ختم ہوگا' جتنی تیزی سے لوہے کا کیل نرم زمین کے اندر چلا جاتا ہے''۔

ابوعبیدہ نامی راوی میرے خیال میں حمید الطویل ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے۔
اس سے یہ روایت بھی منقول ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

من تكلم فى القدر، فاصاب اعطى ثواب الانبياء ، ان اخطا اكب على وجهه فى النار، ان سكت لم يساله الله عنه.

''جو شخص تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے صحیح بات بیان کرے اسے انبیاء کا ثواب ملتا ہے' اور اگر وہ غلطی کرے' تو اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اگر وہ خاموش رہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے سوال نہیں کرے گا''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۳۷۸۱-صالح بن جبلہ

اس نے قیس بن عبدہ کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' شہاب بن خراش نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۷۸۲-صالح بن جبیر

اس نے حضرت ابو جمعہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' یہ معروف نہیں

ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے معاویہ بن صالح، ہشام بن سعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔
ابوالحسین یونینی نے اپنی سند کے ساتھ صالح بن جبیر نامی اس راوی کا بیان نقل کیا ہے:

قدم علینا ابوجمعه الانصاری فقال: کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلنا: هل قوم اعظم منا اجرا؟ فقال: بلی، قوم یاتون من بعدکم یاتیهم کتاب بین لوحین فیؤمنون به ویعملون بما فیه، اولئك اعظم منکم اجرا ... وذکر الحدیث.

حضرت ابوجمعہ انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے انہوں نے فرمایا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے دریافت کیا: کیا کسی قوم کو ہم سے زیادہ اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے بعد آئیں گے ان کے پاس کتاب دو لوحوں کے درمیان آئے گی، وہ اس پر ایمان رکھیں گے اور جو احکام اس میں موجود ہیں ان پر عمل کریں گے ان لوگوں کو تم سے زیادہ اجر ملے گا''

۳۷۸۳-صالح بن ابوجبیر (ت)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ابن قطان نے اس پر تنقید کی ہے کیونکہ کسی نے بھی اس کی توثیق نہیں کی ہے ویسے اس بزرگ کا محل صدق ہے جہاں تک اس کے باپ کا معاملہ ہے تو اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔
اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کنت ارمی نخل الانصار ... الحدیث

''میں انصار کے علاقے میں تیراندازی کررہا تھا''

یہ روایت فضل بن موسیٰ سینانی نے اس سے نقل کی ہے یحییٰ بن واضح نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روایت کو نقل کیا ہے اور اس کے غریب ہونے کے ہمراہ اسے حسن قرار دیا ہے قطان کہتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ اسے حسن قرار دیا جائے بلکہ یہ ضعیف ہے کیونکہ صالح اور اس کا باپ دونوں کی حالت مجہول ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۷۸۴-صالح بن حریث

یحییٰ بن العلاء نے اس سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے

۳۷۸۵-صالح بن ابوحسان (ت،س)

اس نے سعید بن مسیب اور عروہ سے روایات نقل کی ہیں ایک قول کے مطابق اس کا نام صالح بن حسان نضری ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: (یہ ''منکر الحدیث'' اور ضعیف ہے ابن عدی کہتے ہیں: صالح بن حسان مدنی نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی عباس نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے ایک قول کے مطابق صالح بن

ابوحسان نامی راوی شخص کوئی اور ہے' لیکن بہرحال یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان سرك اللحوق بی فلا تخالطی الاغنياء ، لا تستبدلی بثوب حتی ترقعيه.

''اگر تمہیں یہ بات پسند ہو کہ تم مجھ سے آن ملو تو پھر تم خوشحال لوگوں کی ہم نشینی اختیار نہ کرنا اور کسی بھی کپڑے کو اس وقت تک تبدیل نہ کرنا (یعنی نیا کپڑا نہ پہننا) جب تک تم اس میں پیوند نہیں لگا لیتی ہو''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ولدت سبيعه بعد موت زوجها بليلتين، فاستاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها فنكحت.

''سبیعہ نامی خاتون نے اپنے شوہر کے انتقال کے دو دن بعد بچے کو جنم دے دیا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اگلی شادی کرنے کی اجازت دیدی''۔

ابن عدی کہتے ہیں: صالح نامی یہ شخص ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ہمارے شیخ نے اپنی کتاب ''تہذیب الکمال'' میں یہ بات نقل کی ہے: صالح بن حسان نضری مدنی نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حجاز کا رہنے والا تھا یہ بغداد آ گیا تھا اس نے اپنے والد سے' ابن مسیب، عروہ، محمد بن کعب سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے ابن ابی ذئب، ابوضمرہ، سعید بن محمد وراق، ابویحییٰ حمانی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۳۷۸۶- صالح بن ابوحسان مدنی

اس نے ابن مسیب اور ابوسلمہ سے، جب کہ اس سے ابن ابی ذئب، بکیر بن اشج اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: صالح بن حسان نامی راوی منکر الحدیث ہے' صالح بن ابوحسان' جس سے ابن ابوذئب نے روایات نقل کی ہیں' وہ ثقہ ہے، ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۳۷۸۷- صالح بن حسین بن صالح سواق

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' ابن ابوادلیس اور ہارون حمال نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۷۸۸- صالح بن حیان قرشی کوفی

اس نے ابن بریدہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا: یہ اس پائے کا نہیں ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

العجوه من فاكهة الجنة

''عجوہ کھجور جنت کے پھلوں میں سے ایک ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

كان حي من بني ليث على ميلين من المدينه، كان رجل قد خطب منهم في الجاهليه فلم يزوجوه، فاتاهم وعليه حله، فقال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كساني هذه، امرني ان احكم في اموالكم ودمائكم، ثم انطلق فنزل على تلك المراه التي كان خطبها، فارسل القوم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: كذب عدو الله، ثم ارسل رجلا فقال: ان وجدته حيا فاضرب عنقه، ان وجدته ميتا فاحرقه، فجاء فوجده قد لدغته افعى فمات، فحرقه بالنار، فذلك قول رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار تفرد به حجاج بن الشاعر، عن زكريا بن عدي، عنه.

''بنولیث قبیلے کا ایک گروہ مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر رہتا تھا' ان میں سے ایک شخص نے زمانہ جاہلیت میں شادی کا پیغام بھیجا تھا' لیکن انہوں نے اس کی شادی نہیں کروائی' پھر وہ ان کے پاس آیا' جب کہ اس نے حلہ پہنا ہوا تھا اس نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ پہننے کے لیے دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے اموال اور تمہاری جانوں کے بارے میں فیصلے کروں پھر وہ شخص گیا اور اس عورت کے ہاں مہمان ٹھہرا' جس کو اس نے شادی کا پیغام بھیجا تھا' ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحقیق کے لیے آدمی بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا اور فرمایا: اگر تم اسے زندہ پاؤ' تو اس کی گردن اڑا دینا اور اگر تم اسے مردہ پاؤ' تو اسے جلا دینا' جب وہ شخص آیا تو اس نے اسے پایا کہ ایک سانپ نے اسے ڈس لیا تھا اور وہ مر چکا ہے' تو اس شخص نے اسے جلا دیا، تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے تھا:

''جو شخص میری طرف جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات بیان کرے' وہ جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہے''۔

زکریا بن عدی سے اس روایت کو نقل کرنے میں حجاج بن شاعر نامی راوی منفرد ہے' جب کہ سوید نامی راوی نے علی نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کا آخری حصہ نقل کیا ہے۔

یہ تمام روایات ''الصارم المسلول'' نامی کتاب کے مصنف (ابن تیمیہ نے) بغوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ علی بن مسہر سے نقل کی ہیں اور انہیں صحیح قرار دیا ہے' لیکن یہ کسی بھی صورت کے حوالے سے مستند نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: صالح بن حیان قرشی نے ابووائل کے حوالے سے ابن بریدہ کے حوالے سے نافع سے روایات نقل کی ہیں اور اس سے مروان فزاری، یعلی بن عبید نے روایات نقل کی ہیں' جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو مجھے اس سے

استدلال کرنا پسند نہیں ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں۔

۳۷۸۹- صالح بن خیوان (د)

عبدالحق ازدی نے اس کے باپ کا نام حیوان نقل کیا ہے' وہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا' اس نے ابوسہلہ سائب کے حوالے سے اس شخص کی مذمت کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جس نے قبلہ کی سمت تھوک دیا تھا' یہ روایت اس کے حوالے سے بکر بن سوادہ نے نقل کی ہے۔

جہاں تک ابن ابوحاتم کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کے باپ کا نام خیوان نقل کیا ہے اور یہ دونوں اقوال ابن فرضی نے نقل کیے ہیں' احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: صالح بن خیوان' تابعی ہے اور ثقہ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بکر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۳۷۹۰- صالح بن دراج کاتب

اس نے عبداللہ بن نافع سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' میں اسے واقف نہیں ہوں۔

۳۷۹۱- صالح بن دعیم.

اس نے طبرانی اور بغوی سے روایات نقل کی ہیں' اس پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام عائد ہے۔

۳۷۹۲- صالح بن دینار (س).

اس نے عمرو بن شرید سے، جب کہ اس سے صرف عامر احول نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۷۹۳- صالح بن دینار (ق) تمار

اس نے حضرت ابوسعید خدری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے اس کے بیٹے داؤد کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی' جسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے' اس کے حوالے سے قیمت زیادہ کرنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔

۳۷۹۴- صالح بن راشد

اس نے عبداللہ بن ابومطرف سے روایات نقل کی ہیں' یہ شامی ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مستند نہیں ہے۔

۳۷۹۵- صالح بن رزیق (ق) عطار

اس نے سعید بن عبدالرحمٰن جمحی سے روایات نقل کی ہیں' کوسج نے اس کے حوالے سے صرف ایک منکر حدیث نقل کی ہے' جو اس نے اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن علی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان لقلب ابن آدم بکل واد شعبة فمن توکل علی اللہ کفاہ الشعب.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیشک ابن آدم کے دل میں ہر وادی کے لیے ایک شعبہ ہے تو جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تمام شعبوں کے حوالے سے اس کی کفایت کر لیتا ہے''۔

۳۷۹۶-(صح) صالح بن رستم (م،عو)، ابوعامر خزاز

اس نے حسن اور محمد سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' عباس نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے' اسی طرح امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی ایسی حدیث نہیں دیکھی جو انتہائی منکر ہو' ابن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے ابن مدینی سے اس کے حوالے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: اس نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں' یہ ضعیف ہے' یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال رجل: یا رسول اللہ مما اضرب منه یتیمی؟ قال: مما کنت ضاربا منه ولدك، غیر واق مالك من ماله ولا متاثل من ماله مالا.

''ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے زیر پرورش یتیم لڑکے کی کس بنیاد پر اس کی پٹائی کروں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس وجہ سے تم اپنی اولاد کی پٹائی کرتے ہو' جب کہ تم اپنے مال کو اس کے مال میں شامل کرنے سے بچتے ہو اور اس کے مال کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرنے کی کوشش نہ کرو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی وقد اقیمت صلاہ الصبح، فقال: اتصلی الصبح اربعا.

''نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صبح کی نماز کے لیے اقامت ہو جانے کے بعد نماز ادا کر رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم صبح کی نماز میں چار رکعات پڑھو گے؟''

ابوعامر خزاز نامی راوی کی روایات تقریباً پچاس تک پہنچی ہیں اور یہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ صالح الحدیث ہے۔

۳۷۹۷-صالح (بن رستم) (د)

اس نے مکحول شامی سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے دو ثقہ راویوں نے روایات نقل کی ہیں' اس حوالے سے اس کا مجہول ہونا کم ہو جاتا ہے اس کے حوالے سے ایک روایت ''سنن ابوداؤد'' میں منقول ہے' جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: ہمیں ایک بزرگ نے حدیث بیان کی' جس کی کنیت ابوعبدالسلام تھی' اس نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یوشك ان تداعی علیکم الامم کما تداعی الاکله الی قصعتها ... الحدیث.

''عنقریب ایسا وقت آئے گا جب مختلف قومیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو یوں دعوت دیں گی' جس طرح کھانے والوں کو پیالے کی طرف دعوت دی جاتی ہے''

یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ دمشقی اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نام بیان کیا ہے۔

۳۷۹۸- صالح بن ربیح (س)

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۳۷۹۹- صالح بن رؤبہ

یہ مجہول ہے' شبیب بن عمر نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۸۰۰- صالح بن رومان حجازی

اس نے ابوزبیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۳۸۰۱- صالح بن زیاد

اس نے عمرو بن دینار سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' یہ عبدالواحد کا بھائی ہے۔

۳۸۰۲- صالح بن سرج

اسلم منقری نے اس سے حکایت نقل کی ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ خارجی تھا۔

۳۸۰۳- صالح بن سلیمان

ابومحمد بن غلام زہری کہتے ہیں: محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے اور یہ پسندیدہ شخصیت نہیں ہے۔

۳۸۰۴- صالح بن شریح

اس نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۸۰۵-(صح) صالح بن صالح بن حی (ع)

یہ حسن بن صالح اور علی بن صالح کا والد ہے' یہ "صدوق" ہے' احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس نے امام شعبی سے احادیث کا سماع کیا ہے' امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

۳۸۰۶-صالح بن عامر (د)

یہ غیر معروف شخص ہے' بلکہ اس کا کوئی وجود نہیں ہے' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "مرفوع" حدیث نقل کی ہے:

انه نهى عن بيع المضطر.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مضطر سے منع کیا ہے"۔

یہ روایت منقطع ہے (اصل متن یوں ہے) صالح نے عامر سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۳۸۰۷-صالح بن عبداللہ بن صالح مدنی (ق)

امام ابن ماجہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے صرف ابراہیم بن منذر حزامی نے روایات نقل کی ہیں۔

۳۸۰۸-صالح بن عبداللہ قیروانی

اس نے امام مالک سے ایک منکر روایت نقل کی ہے اور اس سے اس کے بیٹے فضل نے روایت نقل کی ہے' خطیب کہتے ہیں: دونوں مجہول ہیں۔

۳۸۰۹-صالح بن عبداللہ کرمانی

اس نے حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا۔

۳۸۱۰-صالح بن ابوصالح (س) اسدی

اس نے روزہ دار کے (اپنی بیوی کو) بوسہ دینے کے بارے میں روایت نقل کی ہے' زکریا بن ابوزائدہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۸۱۱-صالح بن ابوصالح

یہ ایک دوسرا شخص ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۳۸۱۲-صالح بن عبداللہ، ابویحییٰ

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل

کی ہے:

ابن اخت القوم منهم

''قوم کا بھانجا' ان کا ایک فرد ہوتا ہے''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے' عقیلی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۳۸۱۳-صالح بن صہیب (ق) رومی

عبدالرحیم بن داود اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۸۱۴-صالح بن عبد جبار

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں' اس نے ایک انتہائی منکر روایت نقل کی ہے' جو ابن اعرابی نے اپنی ''معجم'' نے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

الرضاع يغير الطباع.

''رضاعت' طبیعت کو تبدیل کر دیتی ہے''

اس میں انقطاع پایا جاتا ہے' کیونکہ عبدالملک مدنی نامی راوی ضعیف ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

في الصداق، قال: ولو قضيب من اراك.

''مہر کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: یہ ضرور ہونا چاہیے' خواہ وہ پیلو کی ایک شاخ ہو''

یہ روایت ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے۔

۳۸۱۵-صالح بن عبدالقدوس، ابو فضل ازدی

یہ فلسفی اور زندیق تھا' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مجھے اس کے حوالے سے کسی روایت کا علم نہیں ہے' اس کے زندیق ہونے کی وجہ سے مہدی نے اسے قتل کروا دیا تھا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ بصرہ میں وعظ کرتا تھا اور قصہ گوئی کرتا تھا' مجھے اس کے حوالے سے حدیث کا علم نہیں ہے' اس سے صرف تھوڑی سی روایات اس سے منقول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے یہ اشعار کہے ہیں:

ما یبلغ الاعداء من جاھل ما یبلغ الجاھل من نفسه
والشیخ لا یترك اخلاقه حتی یواری فی ثری رمسه
اذا ارعوی عاد الی جھله کذی الضنا عاد الی نکسه
وان من ادبته فی الصبی کالعود یسقی الماء فی غرسه
حتی تراه مورقا ناضرا بعد الذی ابصرت من یبسه

جاہل کی طرف سے دشمنی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی جہاں تک جاہل بذاتِ خود پہنچ جاتا ہے۔ شیخ اپنے اخلاق کو نہیں چھوڑتا ہے جہاں تک کہ قبر کی مٹی میں چھپ جاتا ہے۔ اور جب اسے چھوڑ دیا جائے تو جہالت کی طرف لوٹ جاتا ہے جیسا کہ بیمار شخص کمزوری کی طرف بڑھتا ہے اور اگر کوئی شخص بچپن میں اس کو ادب سکھائے تو اس عود کے پودے کی طرح ہے، جس کو پانی سیراب کرتا ہے، یہاں تک کہ تو اسے خشک ہونے کے بعد بھی سرسبز دیکھے گا۔

اور اس نے یہ اشعار بھی کہے ہیں:

المرء یجمع والزمان یفرق ویظل یرقع والخطوب تمزق
ولان یعادی عاقلا خیر له من ان یکون له صدیق احمق
فارغب بنفسك لا تصادق احمقا ان الصدیق علی الصدیق مصدق
وزن الکلام اذا نطقت فانما یبدی عقول ذوی العقول المنطق
لا الفینك ثاویا فی غربه ان الغریب بکل سھم یرشق
ما الناس الا عاملان فعامل قد مات من عطش وآخر یغرق
واذا امرؤ لسعته افعی مره ترکته حین یجر حبل یفرق ب
قی الذین اذا یقولوا یکذبوا ومضی الذین اذا یقولوا یصدقوا

''لوگ جمع ہوتے ہیں اور زمانہ ان کو جدا کر دیتا ہے۔ وہ ملتے ہیں اور حالات انہیں بکھیر دیتے ہیں۔ بے وقوف دوست سے عقلمند دشمن بہتر ہے، تو اپنے آپ کو بچا کر رکھ بے وقوف آدمی کو دوست مت بنا۔ کیونکہ دوست ہی دوست کا مصدق ہوتا ہے۔ کلام کا وزن اس وقت معلوم ہوتا ہے جب تو بولے۔ اس لئے کہ عقل والوں کی عقل بولنے سے ظاہر ہوتی ہے، میں دوری کے مقام پر اقامت کرتے ہوئے نہ پاؤں اس لئے کہ غریب آدمی ہی تیروں کا نشانہ بنتا ہے۔ لوگوں پر دو قسم کے حالات کارفرما ہیں۔ کوئی تو پیاس سے مرجاتے ہیں اور کوئی ڈوب کر مرجاتا ہے۔ ایسے لوگ گزرے ہیں کہ (ان کے حکم پر) ایک مرتبہ وہ حرکت کرتا ہوا اژدھا بن جاتا ہے اور جب وہ اسے چھوڑتے تو واضح انہی کی شکل اختیار کر جاتے۔ اب وہ لوگ باقی رہ گئے کہ جب بولتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، ایسے لوگ گزر گئے جب بولتے تھے تو سچ بولتے تھے۔

بعض راویوں نے یہ روایت نقل کی ہے: میں نے صالح بن عبدالقدوس کو خواب میں مسکراتے ہوئے دیکھا تو میں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا اور تم پر جو الزامات عائد کیے جاتے تھے ان سے تمہیں کیسے نجات ملی؟ تو اس نے کہا میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے تو اس نے رحمت کے ذریعے میرا سامنا کیا اور فرمایا: مجھے یہ پتا ہے کہ تم اس سے بری ذمہ ہو جو تم پر الزامات عائد کیے جاتے ہیں۔

۳۸۱۶-صالح بن عبدالکبیر (ت) بن شعیب بن حجاب

میرے علم کے مطابق اس کے حوالے سے اس کے بھانجے عبدالقدوس بن محمد کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۳۸۱۷-صالح بن عبدالکبیر مسمعی

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں' احمد بن محمد بن السکن مقرئی اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۳۸۱۸-صالح بن عبیداللہ ازدی

اس نے ابوالجوزاء سے روایات نقل کی ہیں' ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

۳۸۱۹-صالح بن عبید، ابومصعب

اس نے وہب بن منبہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن مدینی نے اس سے ملاقات کی تھی' یہ مجہول ہے۔

۳۸۲۰-صالح بن عبید (د)

اس نے قبیصہ بن وقاص سے' ظالم حکمرانوں کے پیچھے نماز ادا کرنے کے بارے میں' روایت نقل کی ہے۔
اس سے ابوہاشم زعفرانی نے روایات نقل کی ہیں' ابن القطان کہتے ہیں: اس کی حالت کا پتہ نہیں چل سکا۔

۳۸۲۱-صالح بن عجلان (د، ق)

ازدی نے اس کا تذکرہ اس طرح مختصر طور پر کیا ہے اور یہ کہا ہے: لوگوں نے اس کی حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: فلیح بن سلیمان نے اس سے ملاقات کی ہے۔

۳۸۲۲-صالح بن ابوعریب (د، س، ق)

اس نے کثیر بن مرہ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہے:

من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ

''جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا' وہ جنت میں داخل ہوگا''

یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں: اس کی حالت کا پتا نہیں چل سکا اور نہ ہی عبدالحمید بن جعفر کے علاوہ کسی اور ایسے شخص کا پتا چل سکا ہے

،جس نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہو۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں اس کے حوالے سے حیوۃ بن شریح، لیث، ابن لہیعہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے کچھ اور احادیث بھی منقول ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۳۸۲۳- صالح بن عمران، ابوشعیب الدّعاء

اس نے ابوعبید اور ابونعیم سے، جب کہ اس سے احمد بن کامل اور ابوبکر شافعی نے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے' ابوالحسین بن منادی کہتے ہیں: لوگوں نے اس سے روایات نوٹ کی ہیں' لیکن یہ اتنا قوی کا نہیں ہے۔

۳۸۲۴- صالح بن عمرو

اس نے ابان سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۳۸۲۵- صالح بن قدامہ (س) حجازی

ابوبکر حمیدی اور دیگر حضرات نے اس سے احادیث روایت کی ہیں' یہ صالح الحدیث ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ازدی کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

۳۸۲۶- صالح بن کثیر

اس نے ابن شہاب سے روایات نقل کی ہیں' ابن ابوذئب اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے' ازدی کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

۳۸۲۷- صالح بن کندیر

یہ مجہول ہے

۳۸۲۸- (صح) صالح بن کیسان (ع).

یہ ثقہ اور علماء میں ایک ہے' اس پر قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے کا الزام ہے' البتہ اس کے بارے میں یہ روایت درست نہیں ہے۔

۳۸۲۹- صالح بن محمد (د، ت، ق) بن زائدہ، ابوواقد لیثی مدنی

اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں' یہ مقارب الحال ہے' احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے' یہ ضعیف ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' سلیمان بن حرب نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان ضعیف راویوں میں سے ایک ہے' جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينه بريدا فى بريد،امرنا ان نضرب من وجدناه يفعل ذلك، جعل لنا سلبة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو ایک' ایک برید تک حرم قرار دیا ہے اور آپ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم اس شخص کو سزا دیں' جس شخص کو اس کی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پائیں' تو اس کا سامان ہمیں مل جائے گا''

اس راوی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں:

ما رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم راسه الى السماء الا قال: يا مصرف القلوب، ثبت قلبى على دينك.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے تھے' تو یہ کہتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والی ذات! تو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا''۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں:

موضع سوط فى الجنة خير من الدنيا وما فيها.

''جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے سالم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

من غل فاحرقوا متاعه.

''جو شخص خیانت کرے' اس کا ساز و سامان جلا دو''

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ روایت جھوٹی ہے۔

اس نے سالم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من وجدتموه قد غل فاحرقوا متاعه

فرحلت مع سليمان بن عبد الملك، فوجد رجلا قد غل فى سبيل الله، فدعا سالما فحدثه بهذا فاحرق متاعه، وجد فى متاعه مصحفا، فامرهم فباعوه وتصدقوا بثمنه.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو تم پاؤ کہ اس نے خیانت کی ہو تو اس کا ساز و سامان جلا دو''۔
راوی کہتے ہیں: تو میں سلیمان بن عبدالملک کے ساتھ سفر کر رہا تھا' انہوں نے ایک شخص کو پایا' کہ اس نے اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران مال غنیمت میں) خیانت کی ہے تو انہوں نے سالم کو بلوایا' سالم نے ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی' تو سلیمان بن عبدالملک نے اس کا سامان جلوا دیا' اس کے ساز و سامان میں قرآن مجید کا ایک نسخہ ملا' تو اس کے بارے میں انہوں نے یہ حکم دیا کہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا جائے۔
صالح نامی شخص کا انتقال 145 ہجری میں' یا اس کے بعد ہوا' واقدی کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے' یہ جنگوں میں حصہ لینے والا شخص تھا۔

۳۸۳۰-صالح بن محمد ترمذی.

اس نے محمد بن مروان سدی اور دیگر حضرات سے روایت نقل کی ہیں' اس پر تہمت عائد کی گئی ہے اور یہ ساقط الاعتبار ہے۔
اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت یہ ہے' جس کو اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے اور جس کا متن یہ ہے۔

من اکل الطین حشا اللہ بطنه نارا

''جو شخص مٹی کھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو آگ سے بھر دے گا''۔
امام ابن حبان ''تاریخ الثقات'' میں کہتے ہیں: صالح بن عبداللہ ترمذی' سنت کا عالم اور فضیلت والا شخص ہے' یہ صالح بن محمد ترمذی نہیں ہے' کیونکہ وہ مرجئی تھا اور ایک دجال تھا' انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کی نقل کردہ احادیث کو نوٹ کرنا جائز نہیں ہے' کیونکہ وہ مرجئہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا' جہمی نظریات رکھتا تھا' ان کا داعی تھا' وہ شراب فروخت کرتا اور شراب پینے کو مباح قرار دیتا تھا' اس نے رشوت دی تو اس وقت کے حکمران نے اسے ترمذ کا قاضی مقرر کر دیا' تو یہ اس شخص کو سزا دیتا تھا' جو اس بات کا قائل تھا کہ ایمان قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے' یہاں تک کہ اس نے محدثین میں سے ایک نیک شخص کو پکڑا اور اس کی گردن میں رسی ڈال کر اس کو (گلی بازاروں کا) چکر لگوایا۔
حمیدی نے مکہ میں اس کے خلاف قنوتِ نازلہ پڑھی تھی' جب اسحاق بن راہویہ اس کا ذکر کرتے تھے' تو رو پڑتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کتنی جرات کا اظہار کرتا ہے۔
سلیمان کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' یہ خلق قرآن کا قائل تھا۔
ابوعون عصام بن حسین نے اس کے بارے میں ایک طویل قصیدہ کہا ہے' جس کے کچھ اشعار یہ ہیں:

یفتی بشرق الارض شیخ مفتتن	له قحم فی الصالحین اذا ذکر
اناف علی السبعین لا در دره	وعجله ربی الجلیل الی سقر
محلته لا یبعد اللہ غیره	محله جهم عند ملتطم النهر
علی شط جیحون بترمذ قاضیا	مرمی بالوان الفضائح والقذر

''زمین کے کنارے میں ایک شیخ ہے جو فتویٰ دیتا ہے۔ جب صالحین کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کا ذکر بھی شامل ہو جاتا ہے۔ یہ ستر پر بھاری ہے۔ اس کی خبر نہ ہو میرا رب جلیل نے اس کو جہنم میں جلد داخل کیا اللہ اس کے علاوہ کسی کو ہلاک نہ کرے۔ جہنم کے ٹھہرنے کی جگہ نہر کے قریب ہے۔ (علاوہ ازیں) جیجون کے کنارے ترمذ کا ایک قاضی ہے جو کہ رسوائی اور گندگی کو دور کرتا ہے۔

اس قصیدے میں انہوں نے صالح بن عبداللہ ترمذی کی تعریف کی ہے اور اس کی فضیلت کا تذکرہ کیا ہے۔

۳۸۳۱-صالح بن محمد

اس نے لیث بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ پہلے والا شخص ہے۔

۳۸۳۲-صالح بن محمد بن حرب.

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حالات نقل کیے ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۸۳۳-صالح بن مسلم

اس نے ابوزبیر سے روایات نقل کی ہیں' یہ مکی بزرگ ہے' ابن معین اور ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' یونس بن محمد اور تبوذ کی نے اس سے روایات نقل کی ہیں

۳۸۳۴-صالح بن ابوصالح (ت) مہران

یہ عمرو بن حریث کا آزاد کردہ غلام ہے' اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کی عمر طویل ہوئی تھی' ابوبکر بن عیاش نے اس کا زمانہ پایا ہے، یحییٰ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۸۳۵-صالح بن مقاتل

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یہ ابن قانع کے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۳۸۳۶-صالح بن موسیٰ (ت،ق)

(یہ صالح بن موسیٰ بن عبداللہ) بن اسحاق بن طلحہ بن عبیداللہ قرشی طلحی ہے' (یہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے) یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور ضعیف ہے۔

اس نے عبدالعزیز بن رفیع سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے' اس کی نقل کردہ احادیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ان افراد میں سے ایک ہے جو جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتے تھے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انی قد خلفت فیکم ثنتین لن تضلوا بعدھما: کتاب اللہ وسنتی، لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض.

''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں' جن کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے' اللہ کی کتاب اور میری سنت' یہ دونوں ایک دوسرے سے اس وقت تک جدا نہیں ہونگے' جب تک حوض پر (میرے پاس) نہیں آ جاتے''۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

قتل الرجل صبرا کفارة لما قبله من الذنوب

''آدمی کا باندھ کر مارا جانا' اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ستاتیکم احادیث مختلفه عنی، فما اتاکم موافقا لکتاب اللہ وسنتی فھو منی، ما اتاکم مخالفا لذلك فلیس ھو منی.

''عنقریب تمہارے سامنے میرے حوالے سے مختلف روایات آئیں گی' تو تمہارے پاس جو ایسی روایت آئے' جو اللہ کی کتاب اور میری سنت کے موافق ہو' تو وہ میری حدیث ہی ہو گی اور تمہارے پاس اس کے مخالف جو چیز آئے' تو وہ میری حدیث نہیں ہو گی''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: اسرع البر ثوابا صله الرحم، اسرع الشر عقوبة البغی.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ثواب کے اعتبار سے' سب سے زیادہ جلدی جس کا ثواب ملتا ہے' وہ نیکی' صلہ رحمی کرنا ہے۔

اور سب سے زیادہ تیزی سے سزا ملنے والی برائی' سرکشی ہے''۔

ابن ماجہ نے سوید کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، اور صالح سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے ابو حازم' اعرج' عاصم بن بہدلہ، اس کے چچا معاویہ بن اسحاق' اس کے والد اور عبد الملک بن عمیر سے نقل کی ہیں' جب کہ اس سے قتیبہ، منجاب بن حارث اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' ابو اسحاق جوز جانی کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے' اگرچہ یہ ایک اچھا آدمی ہے' امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے' اس نے ثقہ راویوں سے (منکر روایات نقل کی ہیں)۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔

۳۸۳۷- صالح بن میسرہ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے' یہ مجہول ہے' سعید بن واصل نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۸۳۸-صالح بن نبہان (د،ت،ق) مدنی

یہ توامہ کا آزاد کردہ غلام ہے وہ خاتون امیہ بن خلف کی صاحبزادی تھی۔

صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اصمعی کہتے ہیں: شعبہ اس کے حوالے سے روایات نقل نہیں کرتے تھے اور اس سے روایات نقل کرنے سے منع کرتے تھے۔

بشر بن عمر کہتے ہیں: میں نے امام مالک سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: یہ ثقہ نہیں ہے عبداللہ بن احمد نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ قوی نہیں ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مالک نے صالح نامی شخص کا زمانہ پایا تھا لیکن اس وقت یہ اختلاط کا شکار ہو چکا تھا اور اس کی عمر زیادہ ہو چکی تھی جس نے پہلے زمانے میں اس سے سماع کیا ہو اس کے حوالے سے مجھے اس کے بارے میں کسی خرابی کا علم نہیں ہے اس سے اکابر اہل مدینہ نے روایات نقل کی ہیں یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: میں صالح کے پاس بیٹھا میں نے اس سے دریافت کیا: تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیسے سماع کیا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیسے سماع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا تو اس سے اندازہ ہوا کہ وہ اختلاط کا شکار ہو گیا ہے اس لیے میں نے اسے ترک کر دیا جوزجانی کہتے ہیں: ابن ابوذئب نے اس سے پرانے زمانے میں سماع کیا تھا (جب اس کا حافظہ ٹھیک تھا) لیکن جہاں تک سفیان کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کے حافظے کے متغیر ہو جانے کے بعد اس کی ہم نشینی اختیار کی تھی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے لیکن اپنے مرنے سے پہلے خرافات بولنے لگ پڑا تھا تو اس سے پہلے جس نے اس سے سماع کیا ہے وہ ثبت ہوگا۔

احمد بن ابومریم نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ اور حجت ہے میں نے ان سے کہا: امام مالک نے اس کو ترک کر دیا تھا تو انہوں نے جواب دیا: امام مالک نے اسے اس زمانے میں پایا تھا جب یہ خرافات بولنے لگ پڑا تھا اور ثوری نے بھی اسے اس زمانے میں پایا تھا جب یہ خرافات بولنے لگ پڑا تھا انہوں نے اس سے منکر روایات سنیں (تو اسے ''متروک'' قرار دیا) لیکن ابن ابوذئب نے اس کے خرافات کا شکار ہونے سے پہلے اس سے سماع کیا تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے تاہم یہ عمر رسیدہ ہونے پر خرافات بکنے لگ پڑا تھا سفیان ثوری نے اس کے خرافات کا شکار ہونے کے بعد اس سے سماع کیا ہے جب کہ ابن ابوذئب نے اس سے پہلے اس سے سماع کیا تھا۔

عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے، امام بن حبان کہتے ہیں: یہ 125 ہجری میں تغیر کا شکار ہوا تھا اور اس نے ایسی روایات نقل کرنا شروع کر دیں جو ثقہ راویوں کے حوالے سے منقول موضوع روایات کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں تو اس کی آخری زمانے کی احادیث اختلاط کا شکار ہو گئیں جب کہ پہلے زمانے کی روایات ایسی نہیں ہیں تو ان کے درمیان امتیاز نہیں ہو سکتا اس حوالے سے اسے ترک کیے جانے کا مستحق قرار دیا گیا۔

حمیدی کہتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے صالح سے ملاقات 126 یا 125 ہجری میں کی تھی اس

وقت یہ تغیر کا شکار ہو چکا تھا۔

سفیان ثوری نے میرے بعد اس سے ملاقات کی، میں نے ان سے کہا: کیا تم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے؟ تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے؟ کیا تم نے فلاں سے سماع کیا ہے؟ تو اس نے مجھے اس کا کوئی جواب نہیں دیا' تو اس کے پاس موجود ایک عمر رسیدہ شخص نے کہا: یہ عمر رسیدہ ہو چکا ہے (اس لیے اسے تمہاری بات سمجھ نہیں آ رہی)

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے صالح نامی شخص کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ صالح الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من صلی علی المیت فی المسجد فلا شئی له.

''جو شخص مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے' اسے کچھ نہیں ملتا''

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے' اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

انه کان ینعت النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: کان شبح الذراعین، اهدب العینین، بعید ما بین المنکبین، اذا اقبل اقبل معا واذا ادبر ادبر جمیعا، بابی وامی! لم یکن فاحشا ولا متفحشا، لا سخابا فی الاسواق

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے ہوئے یہ بات کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم چوڑی کلائیوں کے مالک تھے' آپ کی آنکھیں سرمگیں تھیں' آپ کے کندھے چوڑے تھے' جب آپ مڑ جاتے تھے' تو مکمل مڑ جاتے تھے' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نہ تو آپ بدزبانی کرتے تھے اور نہ ہی تکلف کے ساتھ بدزبانی کا مظاہرہ کرتے تھے' نہ آپ چلا کر بازاروں میں بولا کرتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من انشد ضاله فی المسجد فقولوا: لا وجدت

''جو شخص مسجد میں کسی گم شدہ چیز کا اعلان کرے' تو تم کہو: اللہ کرے تمہیں یہ نہ ملے''

یہ تمام روایات یحییٰ بن معین کے نزدیک مستند ہیں' جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے۔

۳۸۳۹-صالح بن واقد لیثی

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس کے حالات نقل کیے گئے ہیں' تاہم شاید یہ صالح بن محمد ہو' اس کی کنیت ابوواقد ہے۔

۳۸۴۰-صالح بن ولید

اس نے اپنی دادی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ابوسلمہ تبوذکی نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۸۴۱- صالح بن یحییٰ (د، س، ق) بن مقدام

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: اس کی شناخت نہیں ہوسکی' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ثور، یحییٰ بن جابر، سلیمان بن سلیم نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

۳۸۴۲- صالح عبدی

اس نے ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۸۴۳- صالح سلمی

اس نے ابوشعثاء سے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں مجہول ہیں' (یعنی یہ اور سابقہ راوی)۔

۳۸۴۴- صالح شیبانی

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

۳۸۴۵- صالح قیراطی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ (کذاب) اور دجال ہے۔

۳۸۴۶- صالح بیاع اکیسہ

اس نے اپنی دادی سے روایات نقل کی ہیں' علی بن ہاشم بن برید کے علاوہ' اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

(صامت، صباح)

۳۸۴۷- صامت بن مخبل یشکری

اس نے رؤبہ بن عجاج سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۸۴۸- صباح بن سہل

اس نے حصین بن عبد الرحمٰن اور محمد بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوسہل بصری ''منکر الحدیث'' ہے' دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ کوفہ کا رہنے والا ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابوسہل واسطی

ہے' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات دس تک نہیں پہنچی ہیں اور یہ ایسی روایات ہیں' جن میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اهل الدرجات العلا يراهم من اسفل منهم، كما ترون الكوكب (الدرى)، ان ابا بكر وعمر منهم وانعما.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (جنت میں) بلند درجات والوں کو (نیچے کے درجات والے لوگ) اس طرح دیکھیں گے' جس طرح تم چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو' اور ابوبکر اور عمر' ان افراد میں سے ایک ہیں (جو بلند درجات میں ہوں گے) اور یہ دونوں اچھے آدمی ہیں''

۳۸۴۹- صباح بن عبداللہ عبدی

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے' اس کو ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے' صرف تبوذکی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' کوسج نے یحییٰ بن معین سے اس کی توثیق نقل کی ہے۔

۳۸۵۰- صباح بن عبداللہ

عدوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس نے بصرہ میں اس سے ملاقات کی ہے اور اس نے اسے احادیث بیان کی ہیں' شعبہ کہتے ہیں: عدوی نامی شخص کذاب ہے' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی' یہ بات ابن عساکر نے بیان کی ہے۔

۳۸۵۱- صباح بن مجالد

یہ بقیہ کا استاد ہے' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے' جسے دو ثقہ راویوں نے اس کے حوالے سے بقیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

قال: اذا كانت سنه خمس وثلاثين ومائه خرجت شياطين كان حبسهم سليمان في البحر فتذهب تسعة اعشارهم الى العراق يجادلونهم بالقرآن وعشر بالشام.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب 135 ہجری کا سال آجائے گا' تو شیاطین نکلیں گے' جنہیں حضرت سلمان علیہ السلام نے سمندر میں قید کیا ہوا تھا' ان میں سے' دس میں سے نو' عراق کی طرف چلے جائیں گے اور وہ ان لوگوں کے ساتھ قرآن کے بارے میں بحث کریں گے اور دسواں حصہ شام چلا جائے گا''

میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام صباح نامی اس راوی کے سر ہے۔

۳۸۵۲- صباح بن محارب (ق)، (تیمی) کوفی

اس نے ''رے'' میں سکونت اختیار کی تھی' یہ صالح الحدیث ہے' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعریف بیان کی ہے' امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ

اور امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

اس نے ہشام بن عروہ اور ان کے معاصرین سے، جب کہ اس سے سہل بن زنجلہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' عقیلی نے اس تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے: اس کی روایت میں بعض اوقات اس کے برخلاف لفظ استعمال کیے جاتے ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں: تمام ثقہ راوی جب کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں' تو اسی طرح کی صورتِ حال ہوتی ہیں۔

ایک عالی سند کے ساتھ' اس راوی کے حوالے سے یہ روایات ہم تک پہنچی ہے' جو اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس، لكن يقبضه بقبض العلماء ، فاذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤساء جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں سے الگ کر دے' بلکہ وہ علماء کو قبض کرنے کے ذریعے علم کو قبض کرے گا' تو جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا' تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے' ان سے مسائل دریافت کیے جائیں گے' وہ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے' وہ لوگ گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے''

۳۸۵۳-صباح بن محمد (ت) بجلی

اس نے مرہ طیب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس نے دو احادیث مرفوع احادیث کے طور پر نقل کی ہیں' جو دونوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں' ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے: ابان بن اسحاق اسدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' انہوں نے مزید کچھ نہیں کہا' انہوں نے اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کا ذکر نہیں کیا۔

۳۸۵۴-صباح بن موسیٰ

اس نے ابوداؤد سبیعی سے، جب کہ اس سے محمد بن ربیعہ اور اسحاق بن موسیٰ الخطمی نے روایات نقل کی ہیں' یہ اتنا قوی نہیں ہے' بعض حضرات نے اس بارے میں ان کا ساتھ دیا ہے۔

۳۸۵۵-صباح بن یحییٰ

اس نے حارث بن حصیرہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''متروک'' ہے' بلکہ اس پر (احادیث ایجاد کرنے) کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كان الناس من شجر شتى، كنت انا وعلى من شجرة واحدة.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ مختلف درختوں میں سے ہیں اور میں اور علی ایک درخت سے ہیں''

یہ روایت عقیلی نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۳۸۵۶- صباح عبدی

یہ (صباح) بن عبداللہ ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے؛ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے، امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

(صبیح)

۳۸۵۷- صبیح بن بزیع

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے، جب کہ اس سے ابن طباع نے روایات نقل کی ہیں، امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۳۸۵۸- صبیح بن دینار

عقیلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے کہ یہ حدیث کی سند میں دوسروں کے برخلاف روایت نقل کر دیتا ہے، بغوی نے اس سے روایات نقل کی ہے۔

۳۸۵۹- صبیح بن سعید

اس نے حضرت عثمان غنی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں،

ابوخیثمہ اور ابن معین کہتے ہیں: یہ خلد نامی جگہ پر پڑاؤ کرتا تھا۔ یہ کذاب اور خبیث شخص ہے، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۳۸۶۰- صبیح بن عبداللہ،

یہ احمد بن ابوخیثمہ کا استاد ہے، عبدالغنی مصری کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے، خطیب نے ''تلخیص'' میں یہ کہا ہے: اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۳۸۶۱- صبیح بن عبداللہ

ایک قول کے مطابق اس کے والد کا نام قاسم ہے (اور اس کی کنیت اور اسم منسوب) ''ابوجہم ایادی'' ہے، ہشیم نے اس سے روایات

نقل کی ہیں' اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا' اس کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

امرؤ القیس قائد الشعراء الی النار

''امرؤالقیس' جہنم میں جانے والے شاعروں کا قائد ہے''

۳۸۶۲- صبیح بن عبداللہ فرغانی

یہ احمد بن ابوخیثمہ کے استادوں میں سے ایک ہے، خطیب نے کتاب ''تلخیص'' میں یہ بات بیان کی ہے' اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔

۳۸۶۳- صبیح بن عمیر

اس نے تمام بن بزیع سے روایات نقل کی ہیں' ازدی کہتے ہیں: اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے۔

۳۸۶۴- صبیح بن محرز (د) مقرائی

ابن ماکولا نے اسے پہلے والے شخص کے ساتھ ملایا ہے' جب کہ اس کے برخلاف بھی نقل کیا گیا ہے' اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے ابومصبح مقرائی سے نقل کی ہیں' جب کہ محمد بن یوسف فریابی اس سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۸۶۵- صبیح - بالضم (ت،ق)

یہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے' اس راوی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انه قال لعلی وابنیه وفاطمه: انا حرب لمن حاربکم.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں صاحبزادوں اور بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا تھا: جو تمہارے ساتھ لڑائی رکھے گا' میں اس سے لڑائی کروں گا''۔

یہ روایت اس سے سدی نے نقل کی ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: صبیح' غیر معروف ہے۔

(صبی، صخر)

۳۸۶۶- صبی بن اشعث سلولی

اس نے عطیہ سے روایات نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں' اس میں کچھ ضعف پایا جاتا ہے اور اس بات کا احتمال بھی موجود ہے' ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے' احمد بن ابراہیم موصلی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے' جس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۳۸۶۷- صخر بن اسحاق (د) حجازی

ابوغصن ثابت کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۳۸۶۸- صخر بن بدر (د)

ابوتیاح ضبعی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۳۸۶۹- (صح) صخر بن جویریہ (خ، م)

اس نے ابورجاء عطاردی اور نافع سے، جب کہ عفان، علی بن جعد اور لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۳۸۷۰- صخر بن عبداللہ (ت) بن حرملہ

یہ حجاز کا رہنے والا عمر رسیدہ شخص ہے' جو علم الحدیث میں کم مہارت رکھتا تھا' (اس کی کنیت) ابوحاجب ہے' اس نے لیث بن سعد سے روایات نقل کی ہیں' اس پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے' اس کی شناخت بھی نہیں ہوسکی اس کے حوالے سے ''سنن دار قطنی'' میں ایک روایت منقول ہے' یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں: یہ ''مجہول الحال'' ہے، اس کی شناخت پتہ نہیں چل سکی ہے۔

بکر بن مضر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے نقل کی ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حالت کو حسن قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ دو آدمی ہیں' تو پھر یہ شریف ہوگا۔

۳۸۷۱- صخر بن ابوغلیظ

اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں' ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' لیث بن سعد اس سے ملے ہیں۔

۳۸۷۲- صخر بن محمد منقری حاجبی مروزی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' ابن طاہر کہتے ہیں: یہ کذاب ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابوحاجب ہے' یہ صخر بن عبداللہ ہے' جو کوفہ کا رہنے والا ہے' اس نے ''مرو'' میں رہائش اختیار کی تھی' یہ صخر بن حاجب ہے جس سے عبداللہ بن محمود مروزی نے ملاقات کی تھی۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں' جن

میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

قال لا عقل کالتدبیر.

"تدبیر کی طرح کی اور کوئی عقل مندی نہیں ہے"۔

اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اللّٰھم بارك لامتی فی بکورھا

"اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں ان کے لیے برکت رکھ دے"

ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

تبجیل المشایخ من اجلال اللہ

"عمر رسیدہ افراد کی عزت افزائی کرنا' اللہ تعالیٰ کا اکرام کرنے میں شامل ہے"

اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت بھی منقول ہے' جو اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: صخر بن عبداللہ حاجی نامی یہ شخص جرجان کا ظالم حکمران تھا' اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات جھوٹی ہیں' جو اس نے خود ہی ایجاد کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے' جو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے نقل کی ہے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن قرار دیا ہے' ابن جوزی نے صخر بن عبداللہ کے حالات میں غلطی کی ہے' اور یہ کہا ہے: صخر بن عبداللہ بن حرملہ ہے' یہ بھی کہا گیا ہے: یہ صخر بن محمد مدلجی کوفی ہے' جس نے مرو میں رہائش اختیار کی تھی۔

ابن عدی کہتے ہیں: لوگوں نے اس کی یہی کنیت بیان کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: اس کی کنیت "ابوحاجب ضریر" ہے۔

اس نے لیث، عمر بن عبدالعزیز، زیاد بن حبیب، عامر بن عبداللہ بن زبیر، ابوسلمہ سے، جب کہ اس سے بکر بن مضر نے روایات نقل کی ہیں' ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے' مصنف کہتے ہیں: میں نے ضیاء مقدسی کی تحریر میں سے اس کے حالات اسی طرح نقل کیے ہیں' لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ صخر بن عبداللہ بن حرملہ حجازی نامی راوی کا تعلق 130 ہجری کے آس پاس سے ہے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عامر بن عبداللہ، عمر بن عبدالعزیز سے جب کہ اس سے بکر بن مضر نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ صالح ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب "الثقات" میں کیا ہے'

جب کہ دوسرا شخص صخر بن عبداللہ، اور ایک قول کے مطابق صخر بن محمد مدلجی کوفی ہے' اس نے مرو میں رہائش اختیار کی تھی' اور امام مالک اور لیث بن سعد سے روایات نقل کی تھیں' یہ 230 ہجری تک زندہ رہا تھا۔

حاکم کہتے ہیں: صخر بن محمد ابوحاجب حاجی، مرو سے تعلق رکھنے والا شخص ہے' اس نے مالک، لیث، ابن لہیعہ کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں، اس سے عبداللہ بن محمود اور دیگر ثقہ راویوں نے روایات نقل کی ہیں۔

(صدقہ)

۳۸۷۳- صدقہ بن حسین بغدادی حنبلی ناسخ

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا عقیدہ برا تھا۔

۳۸۷۴- صدقہ بن رستم اسکاف

اس نے میتب بن رافع سے، جب کہ اس سے فضل بن موسیٰ، محمد بن فضیل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ "صدوق" ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے وہم کی وجہ سے ثبت راویوں کے حوالے سے' ایسی روایات نقل کی ہیں' جو ثقہ راویوں کی حدیث کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہوتی ہے۔

۳۸۷۵- صدقہ بن سعید (د، س، ق) حنفی

یہ مفضل بن صدقہ کا والد ہے' اس نے مصعب بن شیبہ، جمیع بن عمیر سے، جب کہ اس سے زائدہ، ابوبکر بن عیاش اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے' ساجی کہتے ہیں: یہ راوی "لیس بشیء" ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے حیران کن روایات منقول ہیں' محمد بن وضاح کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب "الثقات" میں کیا ہے۔

۳۸۷۶- صدقہ بن سہل، ابوسہل ہنائی

اس نے ابن سیرین، ابوعمرو جملی سے، جب کہ اس سے محمد بن معاذ عنبری، موسیٰ بن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں۔

کوسج نے ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ "ثقہ" ہے' میں نے اس کا تذکرہ اس لیے کیا ہے' کیونکہ نباتی نے اس کا ذکر کیا ہے، اور انہوں نے کسی سند کے بغیر یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' واللہ اعلم.

۳۸۷۷- صدقہ بن عبداللہ (س، ق، ت) سمین، ابومعاویہ دمشقی

اس نے ابن منکدر، علاء بن حارث اور ایک جماعت سے، جب کہ اس سے وکیع، ولید، اور فریابی نے روایات نقل کی ہیں' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور کمزور تھا' ابن نمیر کہتے ہیں یہ ضعیف ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے، اس پر صرف قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اعتراض ہے' عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے' اس طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن یزید کے پاس صدقہ بن عبداللہ کی تصانیف دیکھیں تو میں نے دحیم سے اس کے

بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: اس کا محل صدق ہے البتہ اس میں قدریہ فرقے کے نظریات کی کچھ آمیزش پائی جاتی ہے۔

سعید بن عروبہ کہتے ہیں: اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے پندرہ سو احادیث نوٹ کی تھیں' یہ علم حدیث کا ماہر تھا' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی طرف تقدیر کے بارے میں ایک خط بھی لکھا تھا' جس میں اسے وعظ ونصیحت کی تھی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا یہ کہنا کہ انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی' تو یہ غلطی ہے' کیونکہ دحیم کی اس سے ملاقات نہیں ہوئی' دوسری غلطی یہ ہے کہ تاریخ ابن عساکر میں اس کا ذکر ہے' حالانکہ اس میں ذکر اس شخص کا ہے' جس نے اس سے روایت نقل کی ہے اور وہ ابو عامر موسیٰ بن عامر ہے' موسیٰ نے ولید کے حوالے سے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

عمر بن عبداللہ نے صدقہ بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں کوفہ آیا' میں اعمش کے پاس آیا تو وہاں ایک موٹا تازہ شخص موجود تھا' مجھے اس پر اہل شام کے مخصوص لہجے کا گمان ہوا' اس نے میری لغت کو منکر قرار دیتے ہوئے کہا: تمہارے گھر والے کہاں ہیں؟ میں نے جواب دیا شام میں' اس نے کہا: شام میں کہاں؟ میں نے کہا: دمشق میں' اس نے دریافت کیا: تم کوفہ کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: تا کہ میں تم سے اور تمہارے جیسے لوگوں سے احادیث کا سماع کروں' تو اس نے جواب دیا: تم یہاں پر صرف کسی کذاب سے ہی ملو گے' جب تک یہاں سے نکل نہیں جاتے۔

سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس آئے انہوں مجھ سے کہا: تمہیں یہ احادیث کس نے بیان کی ہیں؟ میں نے کہا: ایک ایسے شخص نے' جو میرے اور آپ کے نزدیک ثقہ ہے اور وہ صدقہ بن عبداللہ ہے۔

ولید کہتے ہیں: اس کا انتقال 166 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

قال: اتانی ملك برساله من الله، ثم رفع رجله فوضعها فوق السماء والاخری ثابته فی الارض لم یرفعها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے پاس ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لے کے آیا' پھر اس نے اپنا پاؤں اٹھایا اور اسے آسمان کے اوپر رکھ لیا اور دوسرے کو زمین پر ہی رہنے دیا' اس نے اسے بلند نہیں کیا''۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات وہ ہیں' جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی ہے، اور یہ ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن سرجس کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: اذا اتی احدکم اهله فلیلق علی عجیزته وعجیزتها شیئا.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس (صحبت کرنے کے لیے) آئے تو وہ اس کی اور اپنی شرمگاہ پر کوئی چیز ڈال لے (یعنی مکمل برہنہ نہ ہو)۔

زہیر نامی راوی بھی ایسا ہے' جو منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۳۸۷۸-(صح) صدقہ بن ابوعمران (م، ق) کوفی

یہ اہواز کا قاضی تھا' اس نے ابویعفور، ابواسحاق سے، جب کہ اس سے ابواسامہ نے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک عمر رسیدہ اور نیک شخص تھا' یہ اس پائے کا نہیں ہے' امام ابوداؤد' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان یوم عاشوراء یصومه اهل خیبر، یلبسون فیه نساء هم حلیهم وشارتهم، فسئل النبی صلی اللہ علیه وسلم عن صومه فقال: صوموا.

''عاشورہ کے دن اہل خیبر روزہ رکھا کرتے تھے' وہ اس دن اپنی خواتین کو زیورات اور دیگر آرائش و زیبائش کی چیزیں پہنایا کرتے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ روزہ رکھو''۔

یہ روایت مسلم کی نقل کردہ غریب روایات میں سے ایک ہے۔

۳۸۷۹-صدقہ بن عمرو غسانی

اس نے ایک تابعی سے روایت نقل کی ہیں۔

۳۸۸۰-وصدقہ بن عمرو مکی.

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں' یہ دونوں راوی مجہول ہیں' (یعنی یہ اور سابقہ راوی)۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک غسانی کا تعلق ہے' تو اس کے حوالے سے ہشام بن عمار کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے اور مکی سے' ولید بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۳۸۸۱-صدقہ بن عیسیٰ حنفی

یہ مفضل کا والد ہے' اس نے نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' اس سے ابوبکر بن عیاش، عبیداللہ بن موسیٰ نے روایات نقل کی ہیں' درست یہ ہے کہ اس کا نام عیسیٰ بن صدقہ ہے' اس کا ذکر آگے آئے گا' یہ راوی ضعیف ہے۔

۳۸۸۲-صدقہ بن مثنیٰ کعبی

اس نے کعب بن مالک بن زید سے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۳۸۸۳-صدقہ بن مہلہل

یہ ''متروک الحدیث'' ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر

نہیں کیا ہے۔

۳۸۸۴-صدقہ بن موسیٰ (د، ت) دقیقی بصری، ابومغیرہ.

یحییٰ بن معین امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اس نے ابوعمران جونی اور ثابت سے، جب کہ اس سے مسلم، تبوذ کی، علی بن جعد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی احادیث کونوٹ کیا جائے گا' یہ قوی نہیں ہے۔

عبد بن حمید نے اپنی ''مسند'' میں یہ روایت نقل کی ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ t سے نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انكم لو ان الناس اطاعونى لما اسمعتم صوت الرعد.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری یہ صورتِ حال ہو' کہ تمام لوگ میری اطاعت کرلیں' تو تم لوگ بجلی کی کڑک کی آواز نہ سنو''۔

اس سند کے ساتھ ایک روایت بھی منقول ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: جددوا ايمانكم، اكثروا من قول لا اله الا الله

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہو اور بکثرت لا اله الا الله پڑھتے رہو''۔

اس کے حوالے سے ایک یہ روایت بھی منقول ہے جو اس نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

خصلتان لا تجتمعان فى مسلم: البخل وسوء الخلق

''دو چیزیں مسلمان میں اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں' بخل اور برے اخلاق''

۳۸۸۵-صدقہ بن موسیٰ بن تمیم

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حمید طویل سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' لیکن اس بزرگ سے احمد بن عبداللہ ذارع کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی اور وہ کذاب ہے اس نے اس کے حوالے سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

۳۸۸۶-صدقہ بن ہرمز زمانی

اس نے عاصم بن بہدلہ سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' مسلم اور تبوذ کی نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صدقہ بن ہرمز کی جریری سے نقل کردہ روایات اور صدقہ ابومحمد زمانی کی عاصم بن بہدلہ سے نقل کردہ روایات میں فرق کیا ہے۔

۳۸۸۷-صدقہ بن یزید خراسانی، ثم شامی.

اس نے رملہ میں رہائش اختیار کی تھی۔

اس نے حماد بن ابوسلیمان، علاء بن عبدالرحمٰن، ابراہیم الصائغ سے، جب کہ اس سے ولید بن مسلم، رواد بن جراح نے روایات نقل کی ہیں' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے' ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں مشغول نہیں ہوا جائے گا' اور نہ ہی اس سے استدلال کیا جائے گا' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: صدقہ بن یزید' بیت المقدس کے ایک کونے میں رہتا تھا اور یہ ضعیف ہے۔

ولید بن مسلم کہتے ہیں: اصدقہ بن یزید خراسانی نے ہمیں حدیث بیان کی' جو اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

قال اللہ عزوجل: ان عبدا اصححتہ ووسعت علیہ لم یزرنی فی کل خمسۃ اعوام لمحروم

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب کسی بندے کو میں تندرستی عطا کرتا ہوں اور اسے وسعت عطا کرتا ہوں اور وہ ہر پانچ سالوں میں ایک مرتبہ میری زیارت کے لیے نہیں آتا' تو وہ محروم ہے"۔

۳۸۸۸-(صح) صدقہ بن یسار (م،س)

یہ "ثقہ" ہے' اس نے مکہ میں سکونت اختیار کی، اس نے طاؤس اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' شعبہ، مالک، اور دونوں سفیانوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے' نباتی نے اس کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے: سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: میرے ماں باپ کے مقابلے میں' یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' یہ بات عقیلی نے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بات مستند طور پر منقول ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرتے ہیں: سفیان یہ کہتے ہیں: میں نے صدقہ بن یسار سے کہا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں' کہ آپ لوگ خارجی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں ان میں سے تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا کردی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثقہ ہے' لیکن وحشت کا شکار ہے' یہ ایک جمعہ مکہ میں ادا کرتا تھا اور ایک جمعہ مدینہ منورہ میں ادا کرتا تھا۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بات بیان کی گئی ہے' اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۸۸۹-صدقہ رمانی

یہ ابن ہرمز ہے' جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے' ابوداؤد طیالسی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یہ کمزور ہے۔

(صدیق)

۳۸۹۰- صدیق بن سعید صوناخی ترکی

اس نے محمد بن نصر مروزی، یحییٰ، امام مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

شفاعتی لاهل الكبائر منامتی.

''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہے''

یہ روایت ان حضرات نے کبھی نقل نہیں کی (جن کا ذکر سند میں ہے) یہ روایت صدیق کے حوالے سے ایسے شخص نے نقل کی ہے' جس کی حالت مجہول ہے' وہ شخص احمد بن عبداللہ بن محمد زینبی ہے' مجھے نہیں معلوم کہ اسے ایجاد کس نے کیا ہے؟

۳۸۹۱- صدیق بن موسیٰ (بن عبداللہ بن زبیر)

ابن جریج نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ حجت نہیں ہے (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عیینہ کہتے ہیں: یہ شریف اور متنی شخص تھا۔

(صرد، صعب، صعصعہ)

۳۸۹۲- صرد بن ابو منازل (د)

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں' یہ بصری ہے، اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے' انصاری نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۸۹۳- صعب بن حکیم بن شریک بن نملہ کوفی

لا يعرف، لكن ذكره ابن حبان رحمة الله عليه في الثقات، وروى البخاري في كتاب الادب له عنابيه، قال: اتيت عمر فجعل يقول: يابن اخي، ثم سالني، فانتسبت له، فعرفانابي لم يدرك الاسلام، فجعل يقول: يا بني، يا بني

اس کی شناخت نہیں ہو سکی' البتہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے' جب کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الادب المفرد'' میں نقل کی ہے' یہ اپنے والد کا بیان کرتا ہے: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے یہ کہنا شروع کیا: اے میرے بھتیجے! پھر انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: میں نے ان کے سامنے اپنا نسب بیان کیا' تو

انہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ میرے والد اسلام قبول نہیں کر سکے تو انہوں نے یہ کہنا شروع کیا: اے میرے بیٹے! اے میرے بیٹے!

۳۸۹۴- صعب بن زید

اس نے اپنے والد سے، جب کہ اس سے جریر بن حازم اور حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے' (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بزرگ ہے۔

۳۸۹۵- صعب بن عثمان

مغیرہ اسے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۳۸۹۶- صعصعہ بن صوحان (س)

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''ثقہ'' اور معروف ہے' جوز جانی نے اس کا ذکر کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور اس کا شمار خارجیوں میں کیا ہے' جب کہ یہ بات درست نہیں ہے' ابن سعد اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

(صعق)

۳۸۹۷- صعق بن حبیب (م،س)

اور ایک قول کے مطابق اس کا نام صقر ہے'
اس نے ابورجاء عطاردی سے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، اور یہ کہا ہے: یہ ثبت راویوں کے حوالے سے مقلوب روایات نقل کرتا ہے۔

۳۸۹۸- صعق بن حزن (م،س) بن قیس بکری بصری

اس نے حسن اور قتادہ سے، جب کہ اس سے عارم، شیبان اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ، ابوزرعہ، اور ابوداؤد نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: صعق اور مطر دونوں قوی نہیں ہیں' عارم کہتے ہیں: لوگ یہ کہتے تھے' اس کا شمار ابدال میں ہوتا ہے۔

(صغدی)

۳۸۹۹- صغدی بن سنان، ابومعاویہ بصری

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے' عباس نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' اس نے

خالد الحذاء اور اس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۹۰۰-صغدی کوفی

یہ ابونعیم کا استاد ہے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے ابن ابی حاتم نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔

۳۹۰۱-صغدی بن عبداللہ

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں اس سے ایک منکر روایت منقول ہے عقیلی کہتے ہیں: اس کی شناخت صرف ایک روایت کے حوالے سے ہوسکی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عنبسہ بن عبدالرحمٰن نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے: "بکری (میں) برکت ہوتی"۔

(صفوان)

۳۹۰۲-صفوان بن رستم

اس نے روح بن قاسم سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے ازدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

۳۹۰۳-صفوان بن ابوصہباء

اس نے بکیر بن عتیق سے روایات نقل کی ہیں امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے لیکن پھر ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ثقہ راویوں میں کیا ہے۔

۳۹۰۴-صفوان بن عمران اصم

اس نے زبردستی طلاق دلوانے کے بارے میں بعض صحابہ کرام سے روایت نقل کی ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۳۹۰۵-صفوان بن قبیصہ

اس نے طارق بن شہاب سے، جب کہ اس سے امی صیرفی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

۳۹۰۶-صفوان بن ہبیرہ (ق)، بصری

اس نے ابومکین سے ایک منکر روایت نقل کی ہے اس نے حسن حلوانی سے روایات نقل کی ہیں عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ

حدیث کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ صرف اس حدیث کے حوالے سے معروف ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن یحییٰ ذہلی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(صقر)

۳۹۰۷- صقر بن حبیب

اس نے ابورجاء عطاردی سے روایات نقل کی ہیں' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثبت راویوں سے مقلوب روایات نقل کرتا ہے' امام دارقطنی نے زکوٰۃ سے متعلق باب میں اس پر تنقید کی ہے' اس کی شناخت تقریباً نہیں ہوسکی۔
اس کا ذکر صعق کے نام کے تحت گزر چکا ہے۔

۳۹۰۸- صقر بن عبدالرحمٰن، ابوبہز

یہ مالک بن مغول کا پوتا ہے' اس نے عبداللہ بن ادریس، مختار بن فلفل کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے:

قم یا انس فافتح لابی بکر وبشرہ بالخلافۃ من بعدی، وکذا فی عمر، وعثمان.
''اے انس! تم اٹھو اور ابوبکر کے لیے (دروازہ) کھولو اور اسے میرے بعد خلیفہ بننے کی خوشخبری دو'' اسی طرح کی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: امام ابویعلی جب ہمیں اس کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے تو وہ اسے ضعیف قرار دیتے تھے۔
ابوبکر بن ابوشیبہ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا' ابوعلی جزرہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے'
ابن ابوحاتم کہتے ہیں: صقر بن عبدالرحمٰن بن مالک بن مغول' نے شریک اور خالد طحان سے روایات نقل کی ہیں' میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ اپنے والد کے مقابلے میں زیادہ اچھے حال کا مالک ہے' میرے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ ''صدوق'' ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے پاس صدق کہاں سے آ گیا؟

(صلت)

۳۹۰۹- صلت بن بہرام

اس نے ابووائل اور زید بن وہب سے' جب کہ اس سے مروان بن معاویہ، اور ابن عیینہ نے روایات نقل کی ہیں'
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوفی ہے اور ثقہ ہے' ابن عیینہ کہتے ہیں: اہل کوفہ میں یہ سب سے زیادہ سچا ہے'

ابن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ "ثقہ" ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "ارجاء" کے عقیدے کے اس میں اور کوئی عیب نہیں ہے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ارجاء" کے حوالے سے اس کے بارے میں اسی طرح کا کلام کیا ہے۔

۳۹۱۰- صلت بن حجاج

اس نے محمد بن جحادہ سے روایات نقل کی ہیں'

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات منکر ہیں' ایک اور جگہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایت میں کچھ منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "حدیث" نقل کی ہے:

جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فشكا اليه الوحشة، فامره ان يتخذ زوج حمام.

"ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وحشت کا شکار ہونے کی شکایت کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے پاس کبوتروں کا جوڑا رکھ لے"۔

اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "حدیث" نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعائشة: ما اكثر بياض عينيك

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہاری آنکھیں کتنی سفید ہیں"

۳۹۱۱- صلت بن دینار (ت،ق) ابوشعیب مجنون

یہ بصری ہے اور کمزور ہے' اس نے ابوعثمان نہدی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین نے عبداللہ بن احمد کے سوال کے جواب میں یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "متروک" ہے' فلاس بیان کرتے ہیں: یحییٰ اور ابن مہدی اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شعبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' جوزجانی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اسی طرح امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

فلاس بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں اور عوف' صلت بن دینار کی عیادت کرنے کے لیے گئے' تو صلت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں گستاخی کی' تو عوف بولے: اے ابوشعیب! تمہارا کیا کام (کہ تم یہ کہو) اللہ تعالیٰ تمہاری بردباری کو بلند نہیں کرے گا۔

علی بن ثابت جزری بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "حدیث" نقل کی ہے:

ان النبى صلى الله عليه وسلم توضا بنصف مد.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف مد (پانی) سے وضو کیا"

شبابہ نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب سفیان تمہیں کسی ایسے شخص کے حوالے سے حدیث بیان کرے جس سے تم واقف نہ ہو تو تم اس سے وہ روایت قبول نہ کرو کیونکہ وہ اس نے ابوشعیب مجنون جیسے شخص سے نقل کی ہوگی۔

۳۹۱۲- صلت بن سالم

اس نے زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' موسیٰ بن یعقوب نے اس سے روایت نقل کی ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی ہے۔

۳۹۱۳- صلت بن طریف

یہ بصری بزرگ ہے' ابن عجلان نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۳۹۱۴- صلت بن طریف معولی

یہ بصری بزرگ ہے'
اس نےحسن اور ابوشمر سے، جب کہ اس سے
ابوسلمہ، سہل بن بکار اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' یہ مستور ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے:

لا صلاۃ لملتفت

''(نماز کے دوران) اِدھر اُدھر دیکھنے والے کی نماز نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت دو دیگر اسناد سے بھی منقول ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث ''مضطرب'' ہے' ابن القطان کہتے ہیں: صلت کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۳۹۱۵- صلت بن عبدالرحمٰن انصاری

یہ ایک بزرگ ہے جس سے ابن عجلان نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۹۱۶- صلت بن عبدالرحمٰن زبیدی

ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: اس کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوسکتی، (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

۳۹۱۷- صلت بن عبدالرحمٰن

اس نے سفیان ثوری سے روایت نقل کی ہے' عقیلی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے' اس کی نقل کردہ روایت کی متابعت نہیں کی گئی، پھر انہوں

نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بعث عیاض بن حمار المجاشعی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفرس فقال: انی اکرہ زبد المشرکین.

''عیاض بن حمار مجاشعی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گھوڑا تحفے کے طور پر پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مشرکین کے تحائف کو ناپسند کرتا ہوں''۔

یہی روایت دو دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے۔

۳۹۱۸- صلت بن قوید

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیسا شخص ہے؟ اس کی نقل کردہ روایت ''منکر'' ہے' پھر انہوں نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے' جو ابن عرفہ کے جزء میں ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں)

لا تقوم الساعة حتی لا تنتطح ذات قرن جماء .

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی' جب تک سینگ والی بکری بغیر سینگ کے بکری کو سینگ نہیں مارے گی''۔

عمار بن محمد نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' البتہ عمار نامی راوی پر اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے' عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: یہ روایت ابراہیم بن عبداللہ نے عمار کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، جب کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ عمار کے حوالے سے نقل کی ہے، لیکن اس میں ''ابواحمر'' کا ذکر نہیں ہے۔

۳۹۱۹- (صح) صلت بن مسعود (م) جحدری

یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ایک ہے' عبدان کہتے ہیں: عباس عنبری نے میرے ایک جزء میں صلت نامی راوی کے حوالے سے منقول کچھ روایات دیکھیں' تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اس سے بچ کے رہو، ابن عدی کہتے ہیں: مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا' جس نے صلت کے بارے میں کوئی ایسا کلام کیا ہو' جو اسے ضعیف ہونے کی طرف منسوب کرتا ہو، میں اس کی نقل کردہ روایت کو قابل اعتماد قرار دیتا ہوں اور مجھے کوئی ایسی روایت نہیں ملی' جسے منکر قرار دیا جائے' میرے نزدیک اس میں حرج نہیں ہے' یہ اسماعیل کا بھائی ہے' صالح جزرہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

۳۹۲۰- صلت بن مہران

اس نے شہر بن حوشب، ابن ابی ملیکۃ، اور حسن سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے محمد بن بکر برسانی اور سہل بن حماد نے روایات نقل کی ہیں' یہ مستور ہے' ابن القطان کہتے ہیں: یہ مجہول الحال ہے۔

عبدالحق اپنی کتاب ''احکام'' میں نقل کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

لا صلاۃ لملتفت.

''(نماز کے دوران) ادھر ادھر دیکھنے والے کی نماز نہیں ہوتی''

یہ روایت ثابت نہیں ہے، اسے بزار نے اپنی ''امالی'' میں نقل کیا ہے اپنی ''مسند'' میں نقل نہیں کیا۔

۳۹۲۱- صلت بن یحییٰ

اس نے ابن ابوملیکہ سے روایت نقل کی ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اس کی نقل کردہ روایت درست نہیں ہے۔

۳۹۲۲- صلت سدوسی

یہ تابعی ہے' اس نے یہ ''مرسل'' روایت نقل کی ہے:

ذبیحة المسلم حلال، وان لم یسم

''مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے' خواہ اس نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو''

صرف ثور بن یزید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(صلہ)

۳۹۲۳- صلہ بن سلیمان عطار، ابوزید واسطی

اس نے ابن جریج اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابن جریج اور شعبہ کے حوالے سے اس نے جو روایات نقل کی ہیں' انہیں ترک کیا جائے گا اور اس کی وہ روایت معتبر ہوگی' جو اس نے اشعث حمرانی سے نقل کی ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت ہے' جو اس راوی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے

من حج عن والدیہ او قضی عنہما مغرما بعثہ اللہ مع الابرار

''جو شخص اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے' یا ان کا قرض ان کی طرف سے ادا کردے' اسے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) نیک لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

اخبرنی معاذ انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من امن رجلا ثم قتله وجبت له النار، وان کان المقتول کافرا.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی کو امان دے اور

پھراسے قتل کردے تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے اگرچہ مرنے والا کافر ہی کیوں نہ ہو"۔

(صہیب)

۳۹۲۴-صہیب بن مہران

عمرو بن صالح نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۹۲۵-صہیب

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں یہ دونوں روای مجہول ہیں۔

۳۹۲۶-صہیب عتواری

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی نعیم مجمر نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۳۹۲۷-صہیب مکی (س) الحذاء

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، جب کہ اس سے صرف عمرو بن دینار نے روایت نقل کی ہے بعض حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

من قتل عصفورا ساله الله عنه.

"جوشخص کوئی چڑیا مار دے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے بارے میں باز پرس کرے گا"۔

۳۹۲۸-صہیب، ابوصہباء (د،س،م) بکری

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، جب کہ اس سے طاؤس، سعید بن جبیر اور ابونضر نے روایات نقل کی ہیں ابوزرعہ نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے جب کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ بصری اور ضعیف ہے۔

۳۹۲۹-صہیب

اس نے اپنے آقا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے صرف ابوصالح السمان روایات نقل کی ہیں

﴿حرف الضاد﴾

(ضبارہ)

۳۹۳۰-ضبارہ بن عبداللہ (د،س،ق) بن ابوسلیل شامی

اس نے دوید بن نافع سے، جب کہ اس سے بقیہ بن ولید اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں اس کے حوالے سے چھ روایات نقل کی ہیں' اس کمزور ہونا پایا جاتا ہے۔

۳۹۳۱-ضبارہ بن مالک

ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ ہے اور اس کو اس کے دادا کی طرف سے منسوب کیا جاتا ہے' یہ بقیہ کا استاد ہے اور بقیہ کے استادوں میں یہ سب سے زیادہ مجہول ہے' لیکن اس کا ذکر ''الکامل'' کے مصنف نے کیا ہے' اور یہ کہا ہے: اس سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے اپنے والد سے نقل کی ہیں' اس سے اس کے صاحبزادے محمد اور بقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(ضبیعہ)

۳۹۳۲-ضبیعہ بن حصین (د)

ابوبردہ کے علاوہ، اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی،

(ضحاک)

۳۹۳۳-ضحاک بن ایمن کلبی (د).

یہ ابن لہیعہ کا استاد ہے، یہ پتہ نہیں چلا کہ یہ کون ہے؟ اس کے حوالے سے نصف شعبان کی رات کے بارے میں روایت منقول ہے۔

۳۹۳۴-ضحاک بن حمرہ (ت).

اس نے عمرو بن شعیب سے روایت نقل کی ہے' نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' بخاری کہتے ہیں: منکر الحدیث، یہ مجہول ہے' اس ر

اوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اغتسل يوم الجمعة كفرت عنه ذنوبه وخطاياه، واذااخذ في المشي الى الجمعة كان له بكل خطوة عمل عشرين سنة، فاذا فرغ من الجمعةاجيز بعمل مائتي سنة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اس کے گناہوں اور خطاؤں کو ختم کردیا جاتا ہے، اور جب وہ پیدل چل کر جمعہ کی طرف جاتا ہے' تو اسے ہر ایک قدم کے عوض میں بیس سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے، اور جب وہ جمعہ سے فارغ ہوتا ہے، تو اسے دوسال کے عمل کا بدلہ ملتا ہے''

یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الضعفاء'' میں، تعلیق کے طور پر، اسحاق بن راہویہ کے حوالے سے، بقیہ سے نقل کی ہے۔
اس راوی سے ابوسفیان سعید بن یحییٰ حمیری، ابومغیرہ، محمد بن حرب، محمد بن حمیر، یمان بن عدی حمصی نے بھی روایت نقل کی ہیں۔

اس سے ایسی روایات منقول ہیں، جو اس نے قتادہ، منصور بن زاذان اور دیگر حضرات سے نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''لیس بشیء'' ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من سبح مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حج مائة حجة.ومن حمد الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حمل على مائة فرس..الحديث.

''جو شخص ایک سو مرتبہ صبح اور ایک سو مرتبہ شام کے وقت ''سبحان اللہ'' پڑھتا ہے، تو یہ ایک سو مرتبہ حج کرنے کی مانند ہوگا اور جو شخص ایک سو مرتبہ صبح اور ایک سو مرتبہ شام کے وقت ''الحمد للہ'' پڑھتا ہے، تو یہ (اللہ کی راہ میں) ایک سو گھوڑے دینے کی مانند ہوگا'' (الحدیث)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت محمد بن وزیر کے حوالے سے نقل کی ہے، اور اسے ''حسن'' قرار دیا ہے، تو گویا اس نے کوئی چیز ایجاد نہیں کی۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الزكاة قنطرة الاسلام

''زکوٰۃ، اسلام کا ڈھیر ہے''

۳۹۳۵- ضحاک بن حجوہ

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایت نقل کی ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ احادیث ایجاد کرتا تھا' ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابوعبد

اللہ منجی ہے' اس کی تمام روایات یا تو متن کے حوالے سے، یا سند کے حوالے سے، منکر ہیں'
اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت وہ ہے، جو اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

من اکرم العلماء فقد اکرم اللہ ورسولہ.

"جس نے علماء کا اکرام کیا، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا اکرام کیا"

۳۹۳۶- ضحاک بن زید اہوازی

اس نے اسماعیل بن ابوخالد سے روایت نقل کی ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "مرسل" روایات کو "مرفوع" کے طور پر، اور "موقوف" روایات کو "مسند" کے طور پر نقل کیا کرتا ہے، اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔

۳۹۳۷- ضحاک بن شرحبیل (ق).

اس نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۳۹۳۸- ضحاک بن شرحبیل (د) مصری غافقی.

(اگر تو یہ وہ ہے، جو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کرتا ہے، تو پھر یہ "صدوق" ہے۔

۳۹۳۹- ضحاک بن شراحیل (خ،م)

اور ایک قول کے مطابق یہ ابن شرحبیل مشرقی ہے' مشرق، ہمدان کا علاقہ ہے'
اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، جب کہ اس سے زہری، اعمش اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یہ حجت ہے، لیکن اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۳۹۴۰- ضحاک بن عبدالرحمٰن (ت،ق) بن عرزب شامی

عجلی کہتے ہیں: یہ تابعی ہے اور ثقہ ہے۔

۳۹۴۱- ضحاک بن عبدالرحمٰن (س) بن حوشب نصری دمشقی

اس نے مکحول اور عطاء خراسانی سے روایات نقل کی ہیں' دحیم کہتے ہیں: یہ "ثقہ" اور ثبت ہے۔

۳۹۴۲- ضحاک بن عبدالرحمٰن (س) بن حوشب نصری دمشقی

اس نے مکحول اور عطاء خراسانی سے روایات نقل کی ہیں' دحیم کہتے ہیں: یہ "ثقہ" اور ثبت ہے۔

۳۹۴۳- ضحاک بن عثمان (م،عو) حزامی مدنی

اس نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے' یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے، تاہم اس کی حدیث میں ضعف پایا جاتا ہے' یحییٰ القطان نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے، باوجودیکہ انہوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا، امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، عثمان بن سعید نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے' جہاں تک اس کے پوتے کا تعلق ہے، (تو اس کا تذکرہ درج ذیل ہے)

۳۹۴۴- ضحاک بن عثمان بن ضحاک بن عثمان بن عبداللہ بن خالد،

یہ حکیم بن حزام کا بھائی ہے' (اس راوی کا اسم منسوب) اسدی حزامی مدنی ہے' یہ ''صدوق'' ہے'

اس نے اپنے دادا اور امام مالک سے روایات نقل کی ہیں' اس سے اس کے بیٹے محمد، ابراہیم بن منذر حزامی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' خطیب کہتے ہیں: یہ مدینہ منورہ میں، عربوں کی تاریخ اور ادبیات کا، قریش کا بڑا عالم تھا، یہ امام مالک کے اکابر شاگردوں میں سے ایک ہے۔

۳۹۴۵- ضحاک بن عثمان

یہ عمر رسیدہ شخص ہے، لیکن اس کا تعارف پتہ نہیں چل سکا'

محمد بن منذر ہروی نے محمد بن حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ضحاک بن عثمان' جن کا تعلق اہل زربہ سے ہے، انہوں نے ثوری کے خادم سے ایک حکایت نقل کی ہے:

۳۹۴۶- (صح) ضحاک بن مخلد (ع) ابوعاصم نبیل

یہ ''ثبت'' راویوں میں سے ایک ہیں، عقیلی نے یہ قابل انکار حرکت کی ہے کہ اس نے ان کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور ان کے حوالے سے ایک حدیث بھی نقل کی ہے، جس کی سند میں، ان کے برخلاف نقل کیا گیا ہے، ابوعباس نباتی نے اسی طرح بیان کیا ہے، البتہ میں نے عقیلی کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں پایا۔ نباتی بیان کرتے ہیں: ابوعاصم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی، یحییٰ بن سعید آپ کے بارے میں کلام کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نہ تو زندہ ہوں اور نہ ہی مردہ ہوں، تو پھر میرا ذکر کیوں نہ کیا جائے؟

علماء کا ابوعاصم کی توثیق پر اتفاق ہے، عمر بن شبہ تو یہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

۳۹۴۷- ضحاک بن مزاحم بلخی مفسر، ابوقاسم

یحییٰ بن معین نے ان کی یہ کنیت بیان کی ہے، فلاس نے ان کی کنیت ''ابومحمد'' ذکر کی ہے، یہ استاد تھے، یہ کہا جاتا ہے: ان کے مدرسہ میں تین ہزار بچے پڑھتے تھے، اور یہ گدھے پر بیٹھ کر ان کا جائزلیا کرتے تھے، یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: ضحاک، دو برس تک اپنی والدہ

کے پیٹ میں رہے تھے، یحییٰ القطان کہتے ہیں: شعبہ اس بات کا انکار کرتے تھے کہ ضحاک نے کبھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی ہو۔

طیالسی، شعبہ کے حوالے سے، عبدالملک بن عمیر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ضحاک نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات نہیں کی ہے، انہوں نے ''رے'' میں سعید بن جبیر سے ملاقات کی تھی، اور ان سے علم تفسیر حاصل کیا تھا۔ سلم بن قتیبہ، شعبہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے مشاش سے دریافت کیا: کیا ضحاک نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس نے تو انہیں دیکھا تک نہیں ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: ہمارے (محدثین) کے نزدیک یہ ضعیف ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ابوزرعہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین یہ کہتے ہے: ضحاک مشرقی (دراصل) ضحاک بن مزاحم ہے، یعقوب فسوی نے اس بارے میں ان کی پیروی کی ہے، حالانکہ ضحاک مشرقی (دراصل) ضحاک بن شراحیل ہے، اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، ''مشرق'' ہمدان کا ایک علاقہ ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں: ضحاک بن مزاحم، تفسیر کے حوالے سے معروف ہے، جہاں تک اس کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کرنے کا تعلق ہے، بلکہ اس سے جو بھی روایات نقل کی گئی ہیں، وہ سب محل نظر ہیں۔

جہاں تک عبداللہ بن احمد کا تعلق ہے، تو وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ضحاک بن مزاحم ثقہ اور مامون ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس کا انتقال 105 ہجری میں، اور ایک روایت کے مطابق 106 ہجری میں ہوا۔

۳۹۴۸- ضحاک بن مسافر

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے، جس کے حوالے سے ولید موقری نے روایات نقل کی ہیں، ولید بھی ضعیف ہے اور اس (ضحاک بن مسافر) کی شناخت بھی پتہ نہیں چل سکی۔

۳۹۴۹- ضحاک بن میمون ثقفی

ازدی کہتے ہیں: یہ (کچھ) معروف اور (کچھ) منکر ہے۔

۳۹۵۰- ضحاک بن نبراس، بصری

اس نے ثابت اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں'

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' نسائی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ''الادب المفرد'' میں روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

اقیمت الصلاۃ، فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ، فقارب فی الخطا وقال: انما فعلت ذلک لیکثر عدد خطای فی طلب الصلاۃ.

''نماز کے لیے اقامت کہی گئی، تو نبی اکرم ﷺ (گھر سے) باہر تشریف لائے، میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، نبی اکرم ﷺ چھوٹے قدم اٹھا رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا اس لیے کیا ہے، تاکہ ادائیگی میں، میرے قدموں کی تعداد زیادہ ہو جائے''

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

اقرء وا القرآن ولا تاکلوا بہ، ولا تستکثروا بہ، ولا تغلوا ؟ فیہ، ولا تجفوا عنہ.

''تم قرآن کی تلاوت کرو، اور اس کے عوض میں کچھ کھاؤ نہیں، اس کے عوض میں (مال کی) کثرت حاصل نہ کرو، اس میں غلو اختیار نہ کرو اور اس سے اعراض نہ کرو''۔

۳۹۵۱- ضحاک بن یربوع

ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث قائم نہیں ہے۔

ضحاک بن یسار بصری

(یہ الگ راوی ہے لیکن عربی نسخے میں اسی طرح ضمنی طور پر ذکر ہوا ہے جو شاید سہو کاتب ہے۔)

اس نے ابو عثمان نہدی، یزید بن شخیر اور ایک جماعت سے، جب کہ اس سے امام مسلم، ابو ولید اور حوضی نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اہل بصرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن عدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: میں اس کے حوالے سے منقول روایات سے واقف نہیں ہوں، صرف تھوڑی سی روایات ہیں (جو اس سے منقول ہیں)

۳۹۵۲- ضحاک ضبی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے یہ بات امام ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

۳۹۵۳- ضحاک معافری (ق)

اس نے سلیمان بن موسیٰ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی محمد بن مہاجر انصاری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہیں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے، اس کے حوالے سے دوبارہ زندہ کیے جانے کے بارے میں ایک روایت منقول ہے۔

(ضرار)

۳۹۵۴- ضرار بن سہل

اس نے حسن بن عرفہ کے حوالے سے، ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، یہ نہیں پتہ کہ ذوالحیو ان کون ہے؟

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قال علي: قال لي النبي صلى الله عليه وسلم: يا علي، ان الله امرني ان اتخذابا بكر والدا، وعمر مشيرا، وعثمان سندا، وانت ظهيرا، انتم قداخذ الله لكم الميثاق لا يحبكم الا (مؤمن) تقي، انتم خلفاء امتي، وعقد ذمتي.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ابوبکر کو والد، عمر کو مشیر، عثمان کو سند (ٹیک)، اور تمہیں مددگار بنالوں، تم وہ لوگ ہو، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ پختہ عہد لیا ہے، کہ صرف پرہیزگار مومن ہی تم سے محبت رکھے گا، تم میری امت کے خلفاء ہو اور میرے ذمہ کو مضبوط کرنے والے ہو''

یہ روایت عبدالوہاب کلابی نے اپنی سند کے ساتھ ضرار کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۳۹۵۵- ضرار بن صرد، ابونعیم طحان

اس نے ابراہیم بن سعد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' (ابوعبداللہ) بخاری اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ''متروک'' ہے'

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کوفہ میں دو کذاب تھے' یہ (یعنی ضرار) اور ابونعیم نخعی۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

علي عيبة علمي

''علی، میرے علم کا صندوق ہے''۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

انه صلى الله عليه وسلم قال لعلي: انت تبين لا متي ما اختلفوا فيه من بعدي.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میری امت میرے بعد جب اختلافات کا شکار ہو گی' اس وقت تم ان کے سامنے (حق) واضح کرو گے''

ابونعیم طحان کا انتقال 229 ہجری میں ہوا' مطین اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں' نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں

ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے، لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔
(نوٹ: اصل عربی متن میں 56 کی ترقیم شاید سہو کاتب کی وجہ سے رہ گئی)

۳۹۵۷- ضرار بن عمرو ملطی

اس نے یزید رقاشی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں'
احمد بن سعد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے' جب کہ دولابی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے' اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے، ایک روایت یہ ہے، جو اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "حدیث" نقل کی ہے:

اهل الجنة عشرون ومائة صف، هذه الامة ثمانون صفا.
"اہل جنت کی 120 صفیں ہوں گی، جن میں سے 80 صفیں اِس اُمت کی ہوں گی"
اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
لو ان آدم ومن دونه اشتركوا في دم مؤمنا كبهم الله في النار.
"اگر آدم اور ان کے علاوہ (تمام بنی نوع انسان) کسی ایک مومن کے قتل میں شریک ہوں، تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں ڈال دے گا"
ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "حدیث" نقل کی ہے:
من قال: انا في النار فهو في النار. ومن قال: انا في الجنة فهو في النار
"جو شخص یہ کہے: میں جہنمی ہوں، تو وہ جہنم میں جائے گا اور جو یہ کہے: میں جنتی ہوں' وہ بھی جہنم میں جائے گا"

۳۹۵۸- ضرار بن عمرو قاضی

یہ انتہا پسند معتزلی ہے، اس کے خبیث نظریات ہیں، یہ کہتا ہے: اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہ تمام لوگ جو بظاہر مومن ہیں، وہ درحقیقت کافر ہوں، کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں، اس بات کا احتمال موجود ہے۔
مروزی بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے قاضی سعید بن عبدالرحمان کے سامنے ضرار کے خلاف گواہی دی، تو قاضی نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دیا، تو ضرار بھاگ گیا، یہ بات بیان کی گئی ہے: یحییٰ بن خالد برمکی نے اسے چھپا دیا تھا۔ ابن حزم کہتے ہیں: ضرار، عذاب قبر کا انکار کرتا تھا۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: اس مدبر نے کوئی چیز روایت نہیں کی۔

۳۹۵۹- ضرار بن علی قاضی، ابومرجی

اس کی شناخت نہیں ہوسکی، اس کے حوالے سے صرف لاحق بن حسین نے روایات نقل کی ہیں اور یہ ساقط الاعتبار ہے۔

۳۹۶۰-ضرار بن مسعود

اس نے خوارزم کی فضیلت کے بارے میں تاریک سند کے ساتھ ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

(ضمام)

۳۹۶۱-ضمام بن اسماعیل مصری

یہ صالح الحدیث ہے اور بعض حضرات نے کسی حجت کے بغیر اسے ''لین'' قرار دیا ہے' اس نے ابوقبیل اور موسیٰ بن وردان سے، جب کہ اس سے ابن وہب، سوید بن سعید اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں' ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صدوق اور عبادت گزار تھا۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال اسکندریہ میں 185 ہجری ہوا، ابن عدی نے ''الکامل'' میں اس کا ذکر کیا ہے، اور اس کے حوالے سے حسن روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ضمام ''صالح الحدیث'' ہے، میں نے سوید کے حوالے سے ضمام کی روایات نوٹ کی ہیں' اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ہم زمانہ جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے: وقفے، وقفے سے ملا کرو، اس سے محبت میں اضافہ ہوگا، یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات ارشاد فرما دی''

اس نے اپنی سند کے ساتھ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''وہ جمعہ کے دن منبر پر چڑھے، انہوں نے خطبے میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک مال ہمارا مال ہے اور فے ہمارا فے ہے، ہم جسے چاہیں گے' اسے یہ دیں گے اور جسے چاہیں گے، نہیں دیں گے، تو کسی نے انہیں کچھ نہیں کہا، اگلے جمعہ انہوں نے پھر یہی بات کہی' تو پھر کسی نے انہیں کچھ نہیں کہا' تیسرے جمعے انہوں نے پھر یہی بات کہی، تو ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: اے معاویہ! ہرگز نہیں، یہ مال ہمارا مال ہے اور یہ فے ہمارا فے ہے، جو ہمارے اور اس کے درمیان رکاوٹ بننے کی کوشش کرے گا' ہم اپنی تلواروں کے ذریعے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اس کا فیصلہ کروائیں گے، جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترے، تو انہوں نے اس شخص کو اپنے (گھر) بلوایا، وہ شخص ان (کے گھر) لے جایا گیا، تو لوگوں نے کہا: یہ ہلاکت کا شکار ہوگیا، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دروازے کھلوائے، لوگ ان کے گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے اس شخص کو ان کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے پایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے مجھے زندگی دی ہے، اللہ تعالیٰ اسے زندگی دے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے، جن کو ٹوکا نہیں جائے گا، وہ جہنم میں اس طرح بڑھیں ماریں جسے بندر ماتے ہیں''۔

میں نے پہلے جمعہ میں ایک بات کہی تو کسی نے مجھے نہیں ٹوکا، تو مجھے یہ اندیشہ ہوا، کہیں میں ان میں سے نہ ہوں، پھر میں نے

دوسرے جمعہ میں وہی بات کہی، تو کسی نے مجھے نہیں ٹوکا، تو میں نے دل میں سوچا: میں ان سے ایک ہوں، پھر میں نے تیسرے جمعے وہی کلام کیا، تو یہ شخص کھڑا ہوا اور اس نے مجھے ٹوک دیا، تو اس نے مجھے زندگی دی، مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے نکال دیا ہے، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے عطیات دے کر رخصت کیا۔

ابن عدی نے یہ روایت بہلول بن اسحاق کے حوالے سے، اس سے نقل کی ہے' میں نے حافظ ضیاء مقدسی کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے: ہمام بن اسماعیل، جس نے موسیٰ بن وردان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں، وہ ''متروک'' ہے، یہ بات امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

(ضمرہ)

۳۹۶۲- ضمرہ بن حبیب مقدسی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اس نے مجہول سند کے ساتھ جھوٹا متن روایت کیا ہے' اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

یجتمع بعرفة جبرائیل ومیکائیل والخضر فیقول جبرائیل: ما شاء الله، فذکر خبرا طویلا.

''عرفہ میں حضرت جبرائیل، میکائیل اور حضرت خضر اکٹھے ہوئے' جبرائیل نے کہا: جو اللہ تعالیٰ چاہے'' اس کے بعد اس نے طویل روایت نقل کی ہے۔

۳۹۶۳- ضمرہ بن حبیب (عو) حمصی

یہ تابعی ہے اور ثقہ ہے' اس نے شداد بن اوس' ابوامامہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں'

۳۹۶۴- ضمرہ بن ربیعہ رملی

یہ مشہور شخص ہے اور اس پر کوئی تنقید نہیں کی گئی ہے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

ضمرہ نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من ملك ذا رحم محرم عتق.

''جو شخص اپنے کسی محرم رشتے دار کا مالک بن جائے' تو وہ محرم آزاد ہو جاتا ہے''۔ یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

(ضمضم)

۳۹۶۵- ضمضم بن زرعہ (د).

اس نے شریح بن عبید سے روایت نقل کی ہے' یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے، جب کہ ابوحاتم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۳۹۶۶- ضمضم بن عمرو (بخ)

یہ تبوذ کی کا استاد ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے' ازدی کہتے ہیں: یہ کمزور ہے' اس سے ایسی روایت منقول ہیں' جو اس نے کلیب بن منفعہ اور یزید رقاشی سے نقل کی ہیں' یہ بصری ہے۔

(ضوء)

۳۹۶۷- ضوء بن ضوء

ازدی کہتے ہیں: اس کی روایت رخصت ہونے والی ہے' اس کے بعد ازدی نے اس حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت نقل کی ہے (انہوں نے ایک دفعہ سفر کے دوران) ایک شخص کو دیکھا' جو اپنی قبر سے نکلا اور وہ آگ کا انگارہ چبا رہا تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، بعد میں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عمر! تمہیں نصیحت کی گئی' تو تم نصیحت حاصل کرو، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کوئی بھی شخص تنہا سفر نہ کرے۔

﴿حرف الطاء﴾

(طارق)

۳۹۶۸-طارق بن ابوحسناء

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے جب کہ اس سے اعمش نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے

۳۹۶۹-طارق بن زیاد

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خوارج کے بارے میں روایت نقل کی ہے' اس سے صرف ابراہیم بن عبدالاعلی نے روایت نقل کی ہے' عبدالرحمٰن بن خراش کہتے ہیں: یہ مجہول ہے

۳۹۷۰-طارق بن عبدالرحمٰن (ع) بجلی

اس نے سعید بن مسیب سے روایت نقل کی ہے' یہ ثقہ اور مشہور ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت زیادہ پائے کی نہیں ہے' یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ابراہیم بن مہاجر کی مانند ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اللّٰهم اذقت اول قريش نكالا فاذق آخرهم نوالا.

''اے اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو سزا کا ذائقہ چکھایا تھا' بعد والوں کو نعمتوں کا ذائقہ چکھا دے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزارعة وقال: انما يزرع ثلاثة: رجل له ارض فهو يزرعها، ورجل منح ارضا فهو يزرع ما منح منها، ورجل استكرى ارضا بذهب او فضة.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزارعہ سے منع کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تین طرح کے لوگ کھیتی باڑی کر سکتے ہیں: ایک وہ شخص جس کی اپنی زمین ہو اور وہ اس میں کھیتی باڑی کرے' ایک وہ شخص جو اپنی زمین کسی کو عطیے کے طور پر دیدے' تو جسے عطیے کے طور پر وہ زمین دی گئی ہے' وہ اس میں کھیتی باڑی کرے' اور ایک وہ شخص جو سونے اور چاندی کے عوض میں کسی زمین کو کرائے پر لے''۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: طارق نامی راوی میرے نزدیک ابن حرملہ سے زیادہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعبہ، ابوعوانہ، وکیع نے اس سے روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور عجلی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کی نقل کردہ روایت کو نوٹ کیا جائے گا' ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۷۱- طارق بن عبدالرحمٰن (د) بن قاسم

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں' اس سے عکرمہ بن عمار نے روایات نقل کی ہیں' اس کی شناخت نہیں ہوسکی، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، مجھے نہیں معلوم انہوں نے کیا مراد لی ہے؟ یہ والا شخص' یا اس سے پہلے والا شخص؟ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۳۹۷۲- طارق بن عمار

اس نے ابوزناد سے، جب کہ اس سے واقدی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۳۹۷۳- طارق بن مرقع (س)

اس نے حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کی چادر چوری ہونے کی روایت نقل کی ہے' جب کہ عطاء بن ابی رباح نے اس کے حوالے سے صرف یہ روایت نقل کی ہے۔

(طالب)

۳۹۷۴- طالب بن بشیر

یہ مدنی ہے' اور مجہول ہے

۳۹۷۵- طالب بن حبیب (د) بن سہل.

ضعا سے ضعیف قرار دیا گیا ہے' ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے' پھر یہ کہا ہے: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غوروفکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

قال: اکثر من یموت من امتی بعد کتاب اللہ وقضائہ وقدرہ بالانفس.

''میری امت میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کے فیصلے قدر وقضا کے ساتھ دل کی بیماری کی وجہ سے فوت ہوں گے''۔

۳۹۷۶-طالب بن حجیر (ت، ع)

اس نے ہود بن عبداللہ بن سعد، کے حوالے سے ان کے دادا حضرت مزیدہ عصری کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال دخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یوم الفتح وعلی سیفه ذھب وفضة، کانت قبیعة السیف فضة.

''نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی تلوار پر سونے اور چاندی کا کام ہوا تھا' اور تلوار کا دستہ چاندی سے بنا ہوا تھا''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت ''حسن غریب'' ہے' جب کہ ابوالحسن القطان کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ''ضعیف'' ہے ''حسن'' نہیں ہے اور ابوالحسن نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: طالب نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے' اگر اللہ نے چاہا تو اس کا معاملہ ٹھیک ہوگا' لیکن یہ روایت ''منکر'' ہے، کیونکہ ہمارے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی تلوار میں سونا نہیں لگا تھا۔

۳۹۷۷-طالب بن سمید ع

ازدی کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

۳۹۷۸-طالب (بن عبداللہ)

ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت قائم نہیں ہے، پھر انہوں نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

عن علی - انه نزل مسکن، فامر بنبیذ فنبذ فی الخوابی، فشرب وسقی اصحابه، فاخذ رجل قد سکر لیحده، فقال: یاامیر المؤمنین، تحدنی علی شراب انت قد سقیتنیه ؟ قال: لیس احدك علی الشراب، انما احدك علی السکر.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا' انہوں نے نبیذ تیار کرنے کے بارے میں حکم دیا' تو ان کے لیے خوابی میں نبیذ تیار کی گئی، انہوں نے اسے پی لیا اور اپنے اصحاب کو بھی پلائی' ان میں سے ایک شخص کو نشہ ہو گیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا' اس نے عرض کی: اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے ایک ایسے مشروب کی وجہ سے حد لگائیں گے، جو آپ نے مجھے پلایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں تم پر پینے کی وجہ سے حد جاری نہیں کر رہا' میں تو نشے کی وجہ سے تم پر حد جاری کر رہا ہوں''

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے اور یہ ایسی صورتِ حال کے بارے میں ہے، جس کا آدمی پابند نہیں ہے۔

(طالوت)

۳۹۷۹- طالوت بن طریف

ابو مطیع بلخی نے اس سے حدیث روایت کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۳۹۸۰- طالوت بن عباد صیرفی

یہ اس بلند نسخے کا مؤلف ہے' یہ ایک عمر رسیدہ بزرگ ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے'
یہ ''صدوق'' ہے جہاں تک ابن جوزی کا تعلق ہے' تو انہوں نے یہ بات کہی ہے: علم حدیث کے ماہرین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے'

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے اس کے بارے میں پوری تحقیق کی ہے' مجھے ایسا کوئی شخص نہیں مل سکا' جس نے اسے ضعیف قرار دیا ہو' اور مجھے کتاب ''المنتقی'' میں اس کے حوالے سے عالی سند والی ایک حدیث ملی ہے' جو اخلاص والے شخص کے بارے میں ہے۔

اس کا انتقال 238 ہجری میں ہوا' اس وقت اس کی عمر 90 سال سے زیادہ تھی۔

(طاہر)

۳۹۸۱- طاہر بن حماد بن عمرو نصیبی

اس نے امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں'
یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے' اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے' جو اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فجھروا ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی ہے' یہ حضرات بلند آواز میں ''بسم اللہ'' پڑھا کرتے تھے''۔

۳۹۸۲- طاہر بن خالد بن نزار ایلی

یہ ''صدوق'' ہے' لیکن اس سے منکر روایات منقول ہیں' ابن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے ہمراہ سامرا میں اس کے حوالے سے احادیث نوٹ کی ہیں' یہ ''صدوق'' ہے' اس کے لیے کتابیں خریدی جاتی تھیں اور وہ اسے دی جاتی تھیں تو یہ ان کے حوالے

سے احادیث بیان کیا کرتا تھا۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے منفرد اور غریب روایات منقول ہیں' خطیب کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

۳۹۸۳-طاہر بن رشید

اس نے سیف بن محمد کے حوالے سے اعمش سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے' ازدی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اس روایت میں جھوٹ اس نے بولا ہے' یا سیف نے؟

۳۹۸۴-طاہر بن سہل اسفراینی،

یہ ابن حرستانی کا استاد ہے' حافظ ابوالقاسم اس کے حالات میں یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہ ہونے کے باوجود ایک مشکل شخص تھا' اس نے اپنے بھائی کا نام شہاب کی کتاب سے مٹا دیا تھا اور اپنا نام نوٹ کر لیا تھا۔

۳۹۸۵-طاہر بن فضل حلبی

اس نے سفیان بن عیینہ اور حجاج اعور سے روایات نقل کی ہیں' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کرتا تھا' اس کی نقل کردہ روایت کو تحریر کرنا جائز نہیں ہے' البتہ صرف حیرانگی کے اظہار کے لیے نوٹ کیا جا سکتا ہے' محمد بن ایوب بن مشکان نیشاپوری نے اس کے حوالے سے حدیث ہمیں حدیث بیان کی ہے' پھر انہوں نے اس کے حوالے سے چار روایات نقل کی ہیں' امام حاکم کہتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

(طحرب، طرفہ)

۳۹۸۶-طحرب

یہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا غلام ہے' ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت کی سند قائم نہیں ہے۔

۳۹۸۷-طرفہ حضرمی

اس نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے' یہ بات ازدی نے بیان کی ہے۔

(طریف)

۳۹۸۸-طریف بن زید

اس نے ابن جریج سے روایت نقل کی ہے' یہ حران کا رہنے والا عمر رسیدہ شخص ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

من شاب شيبة فی الاسلام كانت له نورا يوم القيامة

''جوشخص اسلام میں بوڑھا ہوجائے (یعنی اس کے سفید بال آجائیں) تو یہ قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوں گے''

عقیلی کہتے ہیں: اس روایت میں اس کی متابعت نہیں کی گئی' البتہ اس بارے میں صالح سند کے ساتھ روایات منقول ہیں۔

۳۹۸۹- طریف بن سلمان ابوعاتکہ

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' یہ اس روایت کو نقل کرنے والا شخص ہے:

اطلبوا العلم ولو بالصين

''تم علم حاصل کرو خواہ وہ چین میں ہو''

یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے۔

غسان بن عبید بیان کرتے ہیں: ابوعاتکہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت فی النصف من رمضان..الی آخره.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے نصف حصے تک قنوت نازلہ پڑھا کرتے تھے''۔

۳۹۹۰- طریف بن شہاب (ق،ت) سعدی بصری اشل، ابوسفیان.

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام سفیان ہے اور ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام طریف بن سعد ہے' ابومعاویہ نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کا نام کچھ اور ہے۔

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابونضرہ سے روایات نقل کی ہیں' طریف اشل بیان کرتے ہیں: ہمارے ہاں ایک گونگا ہوتا تھا' میں نے تیس سال تک اسے گونگا ہی دیکھا' پھر ایک مرتبہ رمضان کی ستائیسویں رات میں اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اس کی زبان کو کھول دے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان کو کھول دیا، میں نے اس کے ساتھ بات چیت کی' اس نے بھی میرے ساتھ بات چیت کی۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة بين الاسطوانتين.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستونوں کے درمیان نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

۳۹۹۱- طریف بن عبید اللہ موصلی، ابو ولید

اس نے یحییٰ بن بشر حریری اور دیگر حضرات سے، جب کہ اس سے جعابی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے' اس کا انتقال 334 ہجری میں ہوا' یہ ابو یعلیٰ کے معاصرین میں سے ہے۔

۳۹۹۲- طریف بن عیسیٰ جزری

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھنے والا عمر رسیدہ شخص ہے' امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۳۹۹۳- طریف بن ناصح

اس نے معاویہ بن عمار سے روایت نقل کی ہے' یہ شیعہ ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت ''منکر'' ہے' امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن'' میں یہ روایت اپنی سند کے ساتھ ابو زبیر کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

سالت ابن عمر عمن طلق امراته ثلاثا وهي حائض، فقال: انی طلقت امراتی ثلاثا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وهي حائض، فردها رسول الله صلی الله علیه وسلم الی السنة.

''ابو زبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنی بیوی کو اس کے حیض کے دوران تین طلاقیں دے دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، میں نے بھی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی تھیں' وہ اس وقت حیض کی حالت میں تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ایک سال تک واپس کروا دیا تھا۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے تمام راوی شیعہ ہیں اور اس کو وہ روایت جھوٹ قرار دیتی ہے' جو ''صحیح'' میں منقول ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دی تھی۔

۳۹۹۴- طریف بن یزید

اس نے ابو موسیٰ سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے' اسی طرح اس کا استاد (بھی مجہول ہے۔)

۳۹۹۵- طریف کوفی

اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۳۹۹۶- طریف

یہ مسلم زنگی کا استاد ہے' عقیلی نے اسے کمزور قرار دیا ہے' یہ طریف بن دفاع ہے' اس سے ایک روایت منقول ہے' جو اس نے یحییٰ بن ابو کثیر سے شعبان کی فضیلت کے بارے میں نقل کی ہے۔

(طعمہ، طفیل)

۳۹۹۷- طعمہ بن عمرو (د، ت) جعفری کوفی

اس نے عمر بن بیان تغلبی سے روایت نقل کی ہے' سعید بن منصور اس سے ملے تھے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حجت نہیں ہے' یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

۳۹۹۸- طفیل بن عمرو تمیمی

اس نے حضرت صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی، عقیلی کہتے ہیں: اس حدیث کی متابعت نہیں کی گئی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث صحیح نہیں ہے، (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: العلاء بن فضل منقری نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت وعلمنی آیا من القرآن، فقلت: انی عملت اعمالا فی الجاھلیۃ، فھل لی فیھا من اجر ؟(انی احییت ثلاثمائۃ وستین من الموء ودۃ،اشتری کل واحدۃ بناقتین وجمل، فھل لی فی ذلک من اجر ؟) فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ھذا باب من البر، لک اجر، اذ من اللہ علیک بالاسلام.

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے اسلام قبول کر لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآن کی کچھ آیات کی تعلیم دی' میں نے عرض کی: میں نے زمانہ جاہلیت میں کچھ اعمال کیے تھے' تو کیا مجھے ان کا اجر ملے گا؟ میں نے 68 زندہ درگور ہونے والی لڑکیوں کو بچایا تھا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کو دو اونٹنیوں اور ایک اونٹ کے عوض خریدا تھا' تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نیکی کا کام ہے' اور تمہیں اس کا اجر یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ احسان کیا کہ تم نے اسلام قبول کر لیا۔

راوی کہتے ہیں: ان کے اس قول کا مصداق فرزدق کا یہ شعر ہے۔

وجدی الذی منع الوائدات فاحیا الوئید ولم یواد

''وہ شخص جو زندہ درگور کرنے سے منع کرتا ہے' میں نے اس کو درگور کی ہوئی بچیوں کو زندہ کرتے ہوئے پایا' حالانکہ ان کو زندہ درگور نہیں کیا گیا تھا''۔

۳۹۹۹- طفیل نخعی

یہ قاضی شریک کا چچازاد ہے' اس سے ابن فضیل نے روایات نقل کی ہیں' یہ مجہول ہے۔

۴۰۰۰- طفیل مؤذن

عون بن سلام نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ بھی مجہول ہے۔

(طلحہ)

۴۰۰۱- طلحہ بن جبر

اس نے مطلب بن عبداللہ سے روایت نقل کی ہے' جوزجانی نے اسے واہی قرار دیا ہے' وہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے' یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔

۴۰۰۲- طلحہ بن خراش (ت، ق) بن عبدالرحمٰن بن خراش بن صمہ انصاری سلمی

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے دراوردی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' یہ صالح الحدیث ہے' ازدی کہتے ہیں: اس سے ایسی روایات منقول ہیں' جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ نیک آدمی ہے۔

۴۰۰۳- طلحہ بن رافع

صالح بن کیسان نے اس سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے

۴۰۰۴- طلحہ بن زید

اس نے اعمش سے، جب کہ اس سے عبیداللہ بن عمرو اسدی نے روایت نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۰۰۵- طلحہ بن زید (ق) رقی

ایک قول کے مطابق یہ کوفہ کا رہنے والا ہے' ایک قول کے مطابق شام کا رہنے والا ہے' اس نے ''واسط'' میں رہائش اختیار کی تھی ایک قول کے مطابق یہ ''قریشی'' ہے' بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ پہلے والا راوی ہے' تاہم ابن ابوحاتم نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے۔

اس نے ہشام بن عروہ، ابراہیم بن ابوعبلہ، اوزاعی، (امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ) اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں' جب کہ اس سے احمد بن یونس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' نسائی کہتے ہیں: یہ ''متروک'' ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے' اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لعمر: انت ولی فی الدنیا وولی فی الآخرۃ.
نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دنیا میں میرے ولی ہو اور آخرت میں میرے ولی ہو گے''
یہ روایت ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:
بینا نحن مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی نفر من المهاجرین فیهم ابوبکر، وعمر، وعثمان، وعلی، وطلحۃ، والزبیر، وابن عوف، وسعد، فقال: لینهض کل رجل الی کفوه، ونهض هو صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی عثمان فاعتنقه، ثم قال: انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ.
''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ' کچھ مہاجرین کے درمیان موجود تھے' ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص اپنے ہم پلہ کے ساتھ اٹھ جائے' تو نبی اکرم ﷺ اٹھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے اور انہیں گلے لگایا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے ولی ہو''۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
من تکلم بالفارسیۃ زادت فی خبّه ونقصت من مروء ته.
''جو شخص فارسی میں کلام کرتا ہے اس کا فساد زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کے اندر مروت کم ہو جاتی ہے''۔
اسی سند کے ساتھ اس نے چھ موضوع روایات نقل کی ہیں۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:
یبعث اللّٰہ العلماء فیقول: انی لم اضع علمی فیکم الا لعلمی بکم، ولم اضع علمی فیکم لاعذبکم، انطلقوا، فقد غفرت لکم.
''(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ علماء کو زندہ کرے گا اور یہ فرمائے گا: میں نے تمہارے اندر اپنا علم اس لیے رکھا تھا کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں پتا تھا اور میں نے اپنا علم تمہارے اندر اس لیے نہیں رکھا تھا کہ تمہیں عذاب دوں' اب تم جاؤ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے''
یہ روایت جھوٹی ہے' یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی

ہے:

لا یبر من احد منکم امرا حتی یشاور.

''تم میں سے کوئی بھی شخص کسی بھی معاملے حسن تدبیر سے انجام نہیں دے سکتا' جب تک کہ وہ مشورہ نہیں کرتا''۔

یہ روایت جھوٹی ہے' یہ عقیل سے منقول ہے' علی بن مدینی کہتے ہیں: طلحہ بن زید بُرا شخص تھا' یہ احادیث ایجاد کرتا تھا، صالح جزرہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا، عقیلی کہتے ہیں: طلحہ بن زید قرشی شامی نامی شخص واسط میں ہوتا تھا' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: طلحہ بن زید قرشی نامی شخص منکر الحدیث ہے۔

طلحہ نامی شخص کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہے' یہ ایک قول کے مطابق ابو مسکین اور ایک قول کے مطابق ابو محمد ہے۔

۴۰۰۶- طلحہ بن سمرہ

یہ عبدالحکم بن محمد کا استاد ہے۔

۴۰۰۷- طلحہ بن صالح

یہ ابراہیم بن حمزہ زبیری کا استاد ہے۔

۴۰۰۸- طلحہ

اس نے زاذان سے روایات نقل کی ہیں' ایک قول کے مطابق یہ طلحہ بن عبداللہ ہے' یہ تمام (یعنی سابقہ تین راوی) مجہول ہیں۔

۴۰۰۹- طلحہ بن ابوطلحہ جوباری جرجانی

اس نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں' اسماعیلی کہتے ہیں: میں نے کم سنی میں اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی تھیں لیکن اس پر تنقید کی گئی ہے۔

۴۰۱۰- طلحہ بن عبداللہ (س، ق) بن عبدالرحمٰن بن حضرت ابوبکر صدیق

یہ شعیب اور محمد کا والد ہے' اس نے والد' اپنی والدہ عائشہ بنت طلحہ، معاویہ بن جاہمہ، اور اپنے والد کی پھوپھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں' اس سے اس کے دونوں بیٹوں اور عطاف بن خالد نے روایات نقل کی ہیں'

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: طلحہ کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

قلت: یا رسول اللہ، انعمل علی امر قد فرغ منہ ام علی امر مؤتنف؟ قال: بل علی امر قد فرغ

منه.قلت: ففیم العمل ؟ قال: کل میسر لما خلق له.

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم کسی ایسے معاملے کی بنیاد پر عمل کرتے ہیں' جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے' یا یہ کوئی ایسی صورت ہے' جو از سرنو پیدا ہوتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں' یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس سے فارغ ہوا جا چکا ہے' میں نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ایک کے لیے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے' جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے''

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی کتاب ''تقدیر کا بیان'' میں اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ سند صالح اور متصل ہے۔

۴۰۱۱- طلحہ بن عبدالرحمٰن مؤدب

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں'

یہ واسطی ہے' اس کی کنیت ابومحمد ہے' اور ایک قول کے مطابق ابوسلیمان ہے'

قاسم بن عیسیٰ واسطی اور محمد بن ابان نے اس سے روایت نقل کی ہیں' اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۴۰۱۲- طلحہ بن علاء احمسی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے' اسماعیل بن ابوخالد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۴۰۱۳- طلحہ بن عمرو (ق) حضرمی مکی

یہ عطاء کا شاگرد ہے' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے'

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مدینی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے'

فلاس کہتے ہیں: یحییٰ اور عبدالرحمٰن اس کے حوالے سے احادیث نقل نہیں کرتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: طلحہ بن عمرو آئے وہ مسند پر تشریف فرما ہوئے' لوگ اکٹھے ہو گئے' عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے خلوت میں ان سے ملاقات کی اور میں نے کہا: یہ کون سی احادیث ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں ان روایات کے حوالے سے توبہ کرتا ہوں، میں نے کہا: آپ مسند پر بیٹھیں اور اس کے بارے میں لوگوں کو بتائیں' تو وہ بولے: میری طرف تم لوگوں کو اس کے بارے میں بتادو۔

امام عبدالرزاق' معمر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں' شعبہ' سفیان اور ابن جریج اکٹھے ہوئے، ایک شیخ ہمارے پاس آیا، اس نے ہمیں اپنے حافظے کی بنیاد پر چار ہزار احادیث املاء کروائیں اس نے صرف دو جگہ پر غلطی کی اور یہ غلطی بھی نہ ہماری

طرف سے اور نہ اس کی طرف سے تھی' بلکہ اوپر کسی نے یہ غلطی کی ہوئی تھی' جب رات کا وقت ہوا' اور ہم نے تحریر پر مہر لگا دی اور اسے اپنے سر کے نیچے رکھا' تو ان روایات کو نوٹ کرنے والے شخص شعبہ تھے اور ہم اس تحریر میں غور وفکر کرتے جا رہے تھے جب کہ وہ بزرگ طلحہ بن عمرو تھا۔ یہ روایت ابن عدی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے البتہ میرے ذہن میں اس کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ما من عبد يلتفت في صلاته الا قال الله له: عبدي اين تلتفت ؟انا خير لك ممن تلتفت اليه.

''جو بھی بندہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے یہ فرماتا ہے: میرے بندے تم کہاں دیکھ رہے ہو؟ میں تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہوں' جسے تم دیکھ رہے ہو''

ابن عدی نے اس کے حوالے سے چند روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی، اور یہ وہ روایات ہیں' جن میں سے زیادہ تر میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان من الجبال التي تطايرت يوم موسىٰ عليه السلام سبعةاجبل لحقت بالحجاز واليمن، منها جبل احد.

''حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کے دن جو پہاڑ اُڑ گئے تھے' وہ سات پہاڑ تھے وہ حجاز اور یمن آ گئے تھے' ان میں سے ایک اُحد پہاڑ ہے''۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اطلبوا الخير عند حسان الوجوه.

''بھلائی کو خوبصورت چہرے والوں کے پاس تلاش کرو''

یہ روایت نقل کرنے میں قبیصہ نامی راوی منفرد ہے اور اس کا متن ''مسند عبد'' میں ہے، یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، جس میں محمد نامی راوی واہی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے' آدم بن موسیٰ کہتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: طلحہ بن عمرو محدثین کے نزدیک کمزور ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

زرغبا تزدد حبا.

''وقفے سے ملاقات کرو اس سے محبت زیادہ ہوگی''

یحییٰ بن ابوسلیمان مکی نے اس کی متابعت کی ہے اور یہ اس سے کم مرتبے کا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

طوبى لمن رآني وآمن بي، وطوبى لمن لم يرني وآمن بي يقولها ثلاث مرات.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کی خوش نصیبی ہے جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا اور اس شخص کے لیے بھی خوش نصیبی ہے، جس نے میری زیارت نہیں کی لیکن مجھ پر ایمان لے آیا'' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے طلحہ بن عمرو کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ مکہ کا رہنے والا ہے اور یہ قوی نہیں ہے محدثین کے نزدیک یہ حدیث میں کمزور ہے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے ابن سعد کہتے ہیں: اس کا انتقال 152 ہجری میں ہوا۔

۴۰۱۴- طلحہ بن ابوقنان

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ''مرسل'' روایت نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنا ہوتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نرم جگہ کے پاس تشریف لاتے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی لکڑی لے کر اس جگہ کو کھود لیتے' یہاں تک کہ اس میں گڑھا سا بن جاتا' تو پھر پیشاب کرتے۔

یہ پتا نہیں چل سکا کہ طلحہ نامی راوی کون ہے؟ ولید بن سلیمان بن ابوسائب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔

۴۰۱۵- طلحہ بن کیسان

یہ مجہول ہے۔

۴۰۱۶- طلحہ بن محمد شاہد

یہ بغداد کا رہنے والا ہے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں یہ مشہور حیثیت کا مالک تھا اس کا سماع صحیح ہے ابن ابی الفوارس اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ اعتزال کی طرف دعوت دیا کرتا تھا ازہری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۰۱۷- طلحہ بن نافع (م، ع، خ مقرونا)، ابوسفیان واسطی

یہ قریش کا غلام ہے اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں اس سے اعمش، شعبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: اس کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت ہی صحیفہ ہے

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے احمد بن زہیر کہتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے کہا: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوزبیر میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: محدثین اسے حدیث کے حوالے سے ضعیف قرار دیتے ہیں، ابوسفیان کی حدیث جو اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ صحیفہ ہے۔ امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں یہ کہوں کہ یہ ثقہ ہے، ثقہ تو سفیان اور شعبہ ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، جس میں اس کے ساتھ دوسرا راوی بھی شریک ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (لوگوں) کے دل' اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں' جنہیں وہ پلٹتا رہتا ہے''

یہ روایت صحیح اور غریب ہے۔

۴۰۱۸- طلحہ بن یحییٰ (م،عو) بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی کوفی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' یحییٰ القطان یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابن معین یہ بھی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے'

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنے والد، عروہ اور مجاہد سے روایات نقل کی ہیں' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے' اس نے یہ روایت نقل کی ہے: کہ وہ جنت کی چڑیاؤں میں سے ایک چڑیا ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

دعی رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جنازة غلام من الانصار ليصلي عليه، قلت: يارسول الله، طوبى له عصفور من عصافير الجنة. قال: يا عائشة، او غير هذا؟ ان الله خلق للجنة اهلا وخلقها لهم، وهم في اصلاب آبائهم.

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچے کے جنازے میں شرکت کے لیے بلایا گیا' تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھائیں' تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! اس کو مبارک ہو' یہ جنت کی ایک چڑیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اس کے علاوہ بھی تو ہو سکتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے اہل پیدا کیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جنت کو پیدا کیا ہے جب کہ وہ اس وقت اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے''

اس روایت کے ابتدائی حصے کو نقل کرنے میں طلحہ منفرد ہے جب کہ آخری حصہ دیگر حوالے سے بھی منقول ہے۔

۴۰۱۹- طلحہ بن یحییٰ (خ،م) بن نعمان بن ابوعیاش زرقی

اس نے یونس بن زید اور دیگر حضرات سے، جب کہ اس سے عثمان بن ابوشیبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مقارب الحدیث ہے امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے لیکن انتہائی ضعیف ہے بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

۴۰۲۰- طلحہ بن یزید شامی

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایک نسخے میں اسی طرح ہے جب کہ ایک نسخے میں (اس راوی کا نام طلحہ) بن زید ہے۔

۴۰۲۱- طلحہ بن یزید (خ،عو) ابوحمزہ کوفی

یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہے اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے نقل کی ہیں جب کہ اس سے صرف عمرو بن مرہ نے روایت نقل کی ہے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے علاوہ اور کسی نے اسے روایت نقل نہیں کی ہے

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے اس کے بارے میں عمرو نے یہ کہا ہے: تو اس کی نسبت ابن ابی لیلیٰ کی طرف کر دی گئی تو انہوں نے کہا: یہ زید کا گمان ہے ورنہ وہ روایت شعبہ نے عمرو سے نقل کی ہے جو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

قالت الانصار لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل قوم اتباعا، وانا قد اتبعناك، فادع الله ان يجعل اتباعنا منا .قال: اللهم اجعل اتباعهم منهم.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ہر قوم کے کچھ پیروکار ہوتے ہیں ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھی پیروکار بنادے اور وہ ہم میں سے ہی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان کے پیروکار ان میں سے ہی بنادے''۔

۴۰۲۲- طلحہ بن یزید

اس نے جعفر بن ابومغیرہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۴۰۲۳- طلحہ

اس نے ابوشہدہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ حکم بن محمد کا استاد ہے (طلحہ نامی یہ) دونوں راوی مجہول ہیں۔

۴۰۲۴- طلحہ القناد،

یہ واسطی (کوفی) بزرگ ہے ابوداؤد کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ (طلحہ) بن عمرو ہے، جو عمرو بن حماد بن طلحہ کا دادا ہے۔
اس نے شعبی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جب کہ اس سے وکیع اور ابواسامہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۰۲۴- طلحہ (د)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے سر کا مسح کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، ایک قول کے مطابق یہ طلحہ بن مصرف ہے اگر یہ وہ نہ ہو تو پھر یہ مجہول ہے۔

۴۰۲۵- طلحہ ابویسع

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی اس کے حوالے سے وہ روایت منقول ہے جس میں دودھ کے ساتھ گوشت کھانے کا ذکر ہے۔
اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے
عن ابن عباس انه كان يقول: ان الله اوحى الى نبى من الانبياء شكا اليه الضعف فقال: كل اللحم باللبن.
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی کی جس نے اس کی بارگاہ میں کمزوری کی شکایت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دودھ کے ساتھ گوشت کھاؤ''۔
عقیلی کہتے ہیں: یہ روایت درست نہیں ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ راوی طلحہ بن ابزود ہے اس کی عالی اسناد کے حوالے سے کچھ روایات مجھ تک پہنچی ہیں جو مخلص کے حوالے سے منقول ہیں اس میں کچھ مجہول ہونا پایا جاتا ہے تاہم اس کی روایت کو نوٹ کیا جائے گا۔

۴۰۲۶- طلحہ حارثی

اس نے ابوربیع سے روایت نقل کی ہے، اپنے استاد کی طرح یہ مجہول ہے۔

۴۰۲۷- طلحہ

جس نے ابوشہدہ سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے

(طلق)

۴۰۲۹- طلق بن حبیب (م،عو)

یہ عبادت گزار ہے نیک تابعین میں سے ایک ہے البتہ یہ ارجاء کا عقیدہ رکھتا تھا اس کی نقل کردہ روایات کم ہیں۔

- امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا' یہ ثقہ ہے' لیکن مرجئہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے' لیکن ارجاء کا عقیدہ رکھتا ہے۔

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے، جب کہ اس سے عمرو بن دینار، مختار بن فلفل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۴۰۳۰- طلق بن سمح

اس نے یحییٰ بن ایوب مصری اور ایک جماعت سے، جب کہ اس سے فضل رخامی اور ابوبکر بن زنجویہ نے روایات نقل کی ہیں' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مصر کا رہنے والا عمر رسیدہ شخص ہے' لیکن معروف نہیں' جب کہ ان کے علاوہ نے یہ کہا ہے: اس کا محل' اگر اللہ نے چاہا' تو صدوق ہوگا۔

۴۰۳۱- طلق بن غنام (خ،عو) بن طلق بن معاویہ نخعی،

یہ شریک کا کاتب (معتمد یا سیکرٹری) تھا' اس نے شریک، قیس اور اسرائیل سے، جب کہ اس سے امام بخاری، احمد دورقی، ابراہیم بن ابی بکر بن ابی شیبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے ایک منکر حدیث نقل کی ہے' اس راوی نے اپنی "سند" کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

اد الامانة الی من ائتمنك.

"جس نے تمہیں امین بنایا ہے' اسے تم امانت ادا کرو"۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے' ابن سعد کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے' اس کا انتقال رجب کے مہینے میں' 211 ہجری میں ہوا۔

۴۰۳۲- طلق بن معاویہ

اس نے سفیان ثوری سے روایت نقل کی ہے' یہ مجہول ہے۔

۴۰۳۳- طلق بن معاویہ

اگر تو یہ طلق کا دادا ہے' تو پھر یہ ثقہ ہے' اس نے ابوزرعہ بجلی سے روایت نقل کی ہے۔

(طلیق،طود)

۴۰۳۴-طلیق بن محمد (ق) بن عمران بن حصین

یہ منقطع ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' اس سے ایسی روایت منقول ہے' جو اس نے ابو بردہ سے نقل کی ہے' جب کہ اس سیا براہیم بن اسماعیل بن مجمع، اس راوی کے بیٹے خالد بن طلیق، اور سلیمان تیمی نے روایات نقل کی ہیں' ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۴۰۳۵-طود بن عبدالملک (س) قیسی

یہ ایک بزرگ ہے' ابن مبارک نے اس سے روایت نقل کی ہے، یہ مجہول ہے' اس نے اپنے والد سے سماع کیا ہے۔

(طیب)

۴۰۳۶-طیب بن زبان عسقلانی

اس نے (زیاد بن) سیار سے، جب کہ اس سے ابوحاتم اور ابوزرعہ نے روایت نقل کی ہے' ابن ابوحاتم کہتے ہیں: ابوزرعہ نے اس کے بارے میں ایسی حکایت نقل کی ہے' جو اسے کمزور قرار دیتی ہے' کہ یہ نہیں جانتا کہ حدیث کیا ہوتی ہے؟ تاہم یہ جھوٹا بھی نہیں ہے۔

۴۰۳۷-طیب بن سلیمان

اس نے عمر سے روایت نقل کی ہے' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بصری اور ضعیف ہے۔

۴۰۳۸-طیب بن محمد

اس نے عطاء بن ابورباح سے روایت نقل کی ہے' یہ یمامہ کا رہنے والا تھا' اس کی شناخت نہیں ہوسکی' اس سے ایسی روایات منقول ہیں' جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے، ایوب بن نجار نے اس کے حوالے سے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین پر لعنت کے بارے میں روایت نقل کی ہے، اس کا تذکرہ عقیلی نے کیا ہے۔

۴۰۳۹-طیب

اس نے سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے' اس کی شناخت نہیں ہوسکی۔

(طیفور)

۴۰۴۰۔طیفور بن عیسیٰ، بایزید بسطامی

یہ صوفیاء کے سردار ہیں' ان کے بارے میں بڑی حیران کن روایات منقول ہیں' یہ اکابر مشائخ میں سے ایک ہیں' ان کا درجہ ذیل قول نہایت عمدہ ہے۔

''اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ اسے کرامات عطا کی گئی ہوں' یہاں تک کہ وہ ہوا میں بلند ہو جاتا ہو' تو تم اس وقت تک اس کا اعتبار نہ کرو' جب تک تم یہ جائزہ نہیں لے لیتے کہ شرعی احکام کی پابندی اور شریعت اور ممنوعہ چیزوں سے رُکنے کی حدود کا خیال رکھنے کے حوالے سے وہ کیسا ہے''۔

لوگوں نے ان کے حوالے سے کچھ ایسی چیزیں بھی نقل کی ہیں' جن کا ان سے مستند طور پر منقول ہونا قابل اعتراض ہے' جس میں ایک یہ بات بھی ہے ''میں ہر عیب سے پاک ہوں' اور ''جبے کے اندر صرف اللہ تعالیٰ ہے''، آگ کیا ہے؟ کل میں خود اس تک پہنچ جاؤں گا، میں یہ کہتا ہوں: یا تو مجھے اہل جہنم کا فدیہ بنا دے' یا میں اس تک پہنچ جاتا ہوں' جنت کیا ہے؟ یہ بچوں کے کھیل کود کا سامان ہے، مجھے یہ یہودی ہبہ کر دے' یہ کیا ہیں کہ تو انہیں عذاب کرے گا؟ بعض حضرات نے ان کے حوالے سے ان روایات کو درست قرار دیا ہے۔اور یہ کہا ہے: کہ انہوں نے سکر کے دوران یہ اقوال کہے تھے۔

ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں: اہل بسطام نے ان کا انکار کیا' انہوں نے حسین بن عیسیٰ بسطامی کو یہ بتایا: کہ وہ (بایزید) یہ کہتے تھے: انہیں بھی اسی طرح معراج ہوئی تھی' جس طرح نبی اکرم ﷺ کو ہوئی تھی' تو حسین بن عیسیٰ بسطامی نے انہیں بسطام سے نکال دیا انہوں نے حج کیا' پھر یہ جرجان چلے گئے' جب حسین کا انتقال ہوا تو یہ بسطام واپس آ گئے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حسین بن عیسیٰ بسطامی علم حدیث کے ماہرین میں سے ایک ہیں، جہاں تک ''بایزید'' کا تعلق ہے' تو ان کی حالت تسلیم شدہ ہے اور اللہ تعالیٰ پوشیدہ معاملات کا نگران ہے اور ہم اللہ تعالیٰ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر اس چیز سے بری ذمہ ہونے کا اظہار کرتے ہیں' جو انہوں نے کتاب وسنت کے برخلاف جان بوجھ کر کہا ہو۔

بایزید کا انتقال 261 ہجری میں ہوا۔

﴿حرف الظاء﴾

(ظبیان)

۴۰۴۱-ظبیان بن صبیح ضبی

یہ مبارک بن فضالہ کا استاد ہے' یہ پتہ نہیں کہ یہ کون ہے؟

۴۰۴۲-ظبیان بن عمارہ کوفی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب کہ اس سے ابوقطبہ نے روایت نقل کی ہے' ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث قائم نہیں ہے۔

۴۰۴۳-ظبیان بن محمد حمصی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے' امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

من لم یکن له حسنة یرجوها فلینکح امراة من جهینة

''جس شخص کی کوئی ایسی نیکی نہ ہو' جس کی وجہ سے اسے (آخرت میں اجر و ثواب ملنا ہو) تو اسے جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی عورت کے ساتھ شادی کر لینی چاہیے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۴۰۴۴-ظبیان.

اس نے سعید بن جبیر سے ان کا قول روایت کیا ہے' اس کی شناخت نہیں ہو سکی' ابوعباس نباتی کہتے ہیں: اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

(ظریف)

۴۰۴۵-ظریف بن ناصح

اس تذکرہ طریف نامی راویوں کے حالات میں گزر چکا ہے' ہم یہاں اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

(ظفر)

۴۰۴۶- ظفر بن لیث

میں اس سے واقف نہیں ہوں، اس نے جھوٹی روایت نقل کی ہے، جو احمد بن عسا کرنے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے، (اور وہ درج ذیل ہے:)

عن ابی هريرة، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس فی امتی رياء ولا كبر اذا سجدوا، فان كان فی شیء من الاعمال مراء فان التوحيد فی القلب لا يراء ی فيه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب میری امت کے لوگ سجدے میں چلے جائیں تو پھر ان میں ریاکاری اور تکبر نہیں رہتا اور اگر اعمال میں سے کسی چیز میں دکھاوا ہو بھی سہی تو توحید کا عقیدہ تو دل میں ہوتا ہے، اس میں کوئی دکھاوا ہو نہیں ہوسکتا''۔

اس میں خرابی کی جڑ ظفر نامی یہ راوی ہے یا پھر اس کا استاد ہے۔

۴۰۴۷- ظفر

ابن بطہ نامی راوی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الابانة'' میں کیا ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلنا: يا رسول الله، من احب الناس اليك ؟ قال: عائشة.قلنا: من الرجال ؟ قال: ابوها.فقالت فاطمة: لم ارك قلت فی علی شيئا ! قال: ان عليا نفسی، هل رايت احدا يقول فی نفسه شيئا ؟

''ہم نے عرض کی: یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! ہم نے عرض کی: مردوں میں سے کون ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا والد، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے نہیں دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی' میری ذات کا حصہ ہے' تو کیا تم نے کسی شخص کو دیکھا ہے' جو اپنی ذات کے بارے میں کچھ کہتا ہو''

یہ الفاظ ایجاد کردہ ہیں اور اس میں خرابی کی جڑ ظفر نامی راوی ہے، یا پھر اس کا استاد ابوربیعی زہرانی ہے' کیونکہ ابوربیعی نامی راوی ثقہ نہیں ہے۔

(ظلیم)

۴۰۴۸- ظلیم بن حطیط، ابوقاسم جعضمی دبوسی

ابن عدی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ بیان کیا ہے: اس راوی نے اپنی ''سند'' کے ساتھ یہ ''حدیث'' نقل کی ہے:

دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وفي يده سفرجلة، فقال: دونكها، فانها تذكي الفؤاد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں سفرجل تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے استعمال کرو، کیونکہ یہ دل کو صاف کرتی ہے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے اور اس میں خرابی کی جڑ ظلیم نامی راوی ہے' یا پھر حسن بن علی رقی نامی راوی ہے' سفرجل کے بارے میں دوسری سند کے ساتھ روایات منقول ہے۔

نبوی ﷺ اخلاق و آدابِ زندگی

یعنی اردو ترجمہ و شرح

الادب المفرد

تصنیف

امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۲۵۶ھ

ترجمہ و تشریح

مُفتی محمد عبد القادر جیلانی

متخصص فی الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا (خانیوال)

تمرین افتاء، دار الافتاء جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی

متخصص فی الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

تائید و تصویب

مفتی عبد الحکیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نائب مفتی و استاذ جامعہ خیر المدارس ملتان

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7355743

MAKTABA-E-REHMANIA